چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علٰی کنز العرفان

عنوانات

نام کتاب : مَعْرِفَةُ الْقُرْآنْ عَلٰی كَنْزِ الْعِرْفَانْ (جلد پنجم)

مترجم : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی مدظلہ العالی

پہلی بار : ذوالحجہ ۱٤۳۸ھ، ستمبر 2017ء

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

شاخ		پتہ	فون
باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
مرکزالاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
کشمیر	:	چوک شہیداں، میرپور	058274-37212
حیدر آباد	:	فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
مدینۃ الاولیاء (ملتان)	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
سکھر	:	فیضان مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
گوجرانوالہ	:	فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
پشاور	:	فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

”مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1. قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔
2. مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخَط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصْحَف“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔
3. قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِمَّا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسَهُمْ“ میں ”اَنْفُسَ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔
4. بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔
5. صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْ“ اور ”لَا يَعْلَمُوْنَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوْا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔
6. ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلَامَ اللّٰهِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔
7. حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ“ میں مذکور ”وَ“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور

(حالانکہ)'' البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتَّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ''بِمُؤْمِنِیْنَ'' میں حرف ''ب'' اور ''مُؤْمِنِیْنَ'' کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ''صِرَاطُ الْجِنَان فِی تَفْسِیْرِ الْقُرْآن'' میں چھپا ہوا ''کَنْزُ الْعِرْفَان فِی تَرْجَمَۃِ الْقُرْآن'' لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ''بِھٰذَا مَثَلًا'' اور اس کا ترجمہ ''اس مثال کے ساتھ''

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ
21
www.dawateislami.net

تلاوتِ قرآن، اہتمامِ نماز کی تاکید اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو تسلی

اہلِ کتاب کے ساتھ مناظرہ سے متعلق ہدایات

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ

اُتْلُ	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	اَقِمِ
تم تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	کتاب	اور	قائم کرو

اس کتاب کی تلاوت کرو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز

الصَّلٰوةَؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ

الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	تَنْهٰى (1)	عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ	وَ	لَذِكْرُ اللّٰهِ
نماز	بیشک	نماز	روکتی ہے	بے حیائی اور بری بات سے	اور	بیشک اللہ کا ذکر

قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور بیشک اللہ کا ذکر

اَكْبَرُؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا

اَكْبَرُ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵	وَ	لَا تُجَادِلُوْۤا
سب سے بڑا (ہے)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو	اور	(اے مسلمانو) تم بحث نہ کرو

سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○ اور اے مسلمانو!

اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا

اَهْلَ الْكِتٰبِ	اِلَّا	بِالَّتِیْ	هِیَ	اَحْسَنُ (2)	اِلَّا
اہلِ کتاب (سے)	مگر	(اس انداز) سے جو	وہ	سب سے بہتر (ہو)	سوائے

اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر بہترین انداز پر سوائے

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ

الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْهُمْ	وَ	قُوْلُوْۤا	اٰمَنَّا	بِالَّذِیْۤ
ان لوگوں کے جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے	اور	تم کہو	ہم ایمان لائے	(اس) پر جو

ان میں سے ظالموں کے اور کہو: ہم اس پر ایمان لائے جو

(1)...... نماز کو پابندی سے اور ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ ادا کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر کار نمازی تمام برائیوں کو ترک کر دیتا ہے۔

(2)...... اس کا معنی یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب تمہاری اہلِ کتاب سے بحث ہو تو بہترین انداز سے بحث کرو البتہ ان میں سے جو زیادتی میں حد سے گزر گئے تو ان کے ساتھ سختی اختیار کرو۔ یاد رہے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں کے ساتھ دینی امور میں بحث کرنا فنِ مناظرہ میں انتہائی مہارت رکھنے والے علماء کا کام ہے دیگر مسلمانوں کے لئے یہ ناجائز و حرام ہے۔

اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ

اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ	وَ	اِلَیْكُمْ(1)	اُنْزِلَ	وَ	اِلَیْنَا	اُنْزِلَ
ہمارا معبود اور تمہارا معبود	اور	تمہاری طرف	نازل کیا گیا	اور	ہماری طرف	نازل کیا گیا

ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود

وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	وَ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	لَهٗ	نَحْنُ	وَّ	وَاحِدٌ
اسی طرح	اور	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اس کی	ہم	اور	ایک (ہے)

ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ اور اے حبیب! یونہی

قرآن پر ایمان لانے والوں کا بیان

اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

الْكِتٰبَ	اٰتَیْنٰهُمُ	فَالَّذِیْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَیْكَ	اَنْزَلْنَآ
کتاب	ہم نے عطا کی انہیں	تو وہ لوگ جو	کتاب	تمہاری طرف	ہم نے نازل فرمائی

ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل فرمائی تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ

یُّؤْمِنُ	مَنْ	مِنْ هٰۤؤُلَآءِ	وَ	بِهٖ	یُؤْمِنُوْنَ
ایمان لاتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان (دوسروں) میں سے	اور	اس پر	وہ ایمان لاتے ہیں

وہ اس پر ایمان لاتے ہیں، اور کچھ اِن دوسروں میں سے ہیں جو اس پر

بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

وَ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾	اِلَّا	بِاٰیٰتِنَاۤ	مَا یَجْحَدُ(2)	وَ	بِهٖ
اور	کفر کرنے والے	مگر	ہماری آیتوں کا	انکار نہیں کرتے	اور	اس پر

ایمان لاتے ہیں، اور کافر ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور

رسالتِ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک دلیل

(1)..... ہمارا ایمان قرآن کے علاوہ دیگر کتابوں پر بھی ہے لیکن احکامِ شریعت میں عمل صرف قرآن پر ہے نیز دیگر کتابوں پر جو ایمان ہے وہ ان پر ہے جو اللہ تعالٰی نے نازل فرمائیں اور موجودہ تحریف شدہ کتابوں پر یوں ایمان ہے کہ ان میں جو اللہ تعالٰی کا کلام ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(2)..... جُحُود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکر جانا۔ یہودیوں کا یہی حال تھا کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت اور قرآن کا حق ہونا پہچاننے کے باوجود انکار کرتے تھے۔

عظمتِ قرآن

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا	مِنْ قَبْلِهٖ	مِنْ كِتٰبٍ	وَّ	لَا تَخُطُّهٗ (1)	بِیَمِیْنِكَ
تم نہ پڑھتے تھے	اس سے پہلے	کوئی کتاب	اور	نہ لکھتے تھے اسے	اپنے دائیں ہاتھ سے

اس سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے اسے لکھتے تھے،

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸ بَلْ هُوَ

اِذًا	لَّارْتَابَ	الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸	بَلْ	هُوَ
(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور شک کرتے	باطل والے	بلکہ	وہ (قرآن)

(اگر ایسا ہوتا) تو اس وقت باطل والے ضرور شک کرتے ○ بلکہ وہ

اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ

اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ	فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ (2)	وَ
روشن آیتیں، نشانیاں (ہیں)	ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں	دیا گیا	علم	اور

ان لوگوں کے سینوں میں روشن نشانیاں ہیں جنہیں علم دیا گیا اور

کفارِ مکہ کا ایک اعتراض اور اس کے جوابات

مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ

مَا یَجْحَدُ	بِاٰیٰتِنَاۤ	اِلَّا	الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹	وَ	قَالُوْا	لَوْ لَاۤ
انکار نہیں کرتے	ہماری آیتوں کا	مگر	ظالم لوگ	اور	(کافروں نے) کہا	کیوں نہیں

ہماری آیتوں کا انکار صرف ظالم لوگ کرتے ہیں ○ اور کفار نے کہا: اس پر

اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ

اُنْزِلَ	عَلَیْهِ	اٰیٰتٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ	قُلْ	اِنَّمَا الْاٰیٰتُ
اتاری گئیں	اس (نبی) پر	کچھ نشانیاں	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	نشانیاں صرف

اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتریں؟ تم فرماؤ: نشانیاں

(1)...... قرآنِ مجید نازل ہونے سے پہلے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے کسی کتاب کا مطالعہ نہ فرمایا تھا اور نہ ہی کبھی اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پہلے سے اس کے عادی ہوتے تو لوگ کہتے کہ قرآن بھی اس نبی نے گزشتہ کتابوں کو سامنے رکھ کر لکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالٰی نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو شروع سے ہی اس سے محفوظ رکھا اور پھر بطورِ معجزہ کے عمر مبارک کے آخری ایام میں لکھنا پڑھنا سکھا دیا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ علماء اور حفاظ کا درجہ بہت بڑا ہے کہ ان کے سینوں میں قرآن موجود ہے۔

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾	اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ (1)
اللہ کے پاس (ہیں)	اور	میں تو صرف	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)	اور کیا کافی نہیں انہیں

تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ اور کیا انہیں یہ بات کافی نہیں

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اَنَّاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَیْكَ	الْكِتٰبَ	یُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
(یہ بات) کہ	ہم نے اتاری	تم پر	کتاب	جو پڑھی جاتی ہے	ان پر	بیشک	اس میں

کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے بیشک اس میں

لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى

لَرَحْمَةً	وَّ	ذِكْرٰى	لِقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾	قُلْ	كَفٰى
ضرور رحمت	اور	نصیحت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو	کافی ہے

ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے ○ تم فرماؤ: میرے

بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

بِاللّٰهِ	بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	شَهِیْدًا	یَعْلَمُ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
اللہ	میرے اور تمہارے درمیان	گواہ	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ

وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِالْبَاطِلِ	وَ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	باطل پر	اور	انہوں نے انکار کیا	اللہ کا	یہ لوگ

اور باطل پر ایمان لانے والے اور اللہ کے منکر

(1)...... اس آیت میں کفارِ مکہ کے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ قرآنِ کریم معجزہ ہے، گزشتہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات سے زیادہ کامل اور حق کے طلبگار کو تمام نشانیوں سے بے نیاز کرنے والا ہے کیونکہ دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات تو قصہ بن کر رہ گئے ہیں مگر یہ قرآن ایسا جیتا جاگتا معجزہ ہے جو ہمیشہ دیکھا جاتا رہے گا، اس پر ایمان نہ لانا انتہائی بدنصیبی ہے۔

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْلَاۤ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	يَسْتَعْجِلُوْنَكَ (1)	بِالْعَذَابِ	وَ	لَوْلَاۤ
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	اگر نہ ہوتی

ہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اگر

اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ

اَجَلٌ مُّسَمًّى	لَّجَآءَهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَيَاْتِيَنَّهُمْ	بَغْتَةً	وَّ
ایک مقررہ مدت	(تو) ضرور آجاتا ان پر	عذاب	اور	ضرور وہ آئے گا ان پر	اچانک	اور

ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور ان پر عذاب آجاتا اور ضرور ان پر اچانک عذاب آئے گا اور

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ

هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾	يَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالْعَذَابِ	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ
وہ	بے خبر ہوں گے	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	بیشک	جہنم

انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بیشک جہنم

لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ

لَمُحِيْطَةٌۢ	بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾	يَوْمَ	يَغْشٰهُمُ	الْعَذَابُ
ضرور گھیرنے والی (ہے)	کافروں کو	(جس) دن	ڈھانپ لے گا انہیں	عذاب

کافروں کو گھیرنے والی ہے ○ جس دن عذاب انہیں ان کے اوپر سے

مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ يَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا

مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ	وَ	يَقُوْلُ	ذُوْقُوْا	مَا
ان کے اوپر سے	اور	ان کے پاؤں کے نیچے سے	اور	(اللہ) فرمائے گا	تم چکھو	جو

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور (اللہ) فرمائے گا: اپنے اعمال کا

1 ...نضر بن حارث نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کروادو۔ اس کے جواب میں یہاں ارشاد ہوا کہ یہ کافر آپ سے جلد نزولِ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزولِ عذاب کی ایک مدت معین نہ ہوتی تو ان کے مطالبہ کرتے ہی ضرور ان پر عذاب آجاتا لیکن چونکہ ان کیلئے ایک مدت مقرر ہے تو وہ مدت پوری ہوتے ہی ضرور ان پر اچانک عذاب آجائے گا اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔

مظلوم مسلمانوں کو ہجرت کی ترغیب

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ

وَاسِعَةٌ(1)	اَرْضِيْ	اِنَّ	اٰمَنُوْۤا	يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾
وسعت والی (ہے)	میری زمین	بیشک	ایمان لائے	اے میرے وہ بندو جو	تم عمل کرتے تھے

مزہ چکھو ○ اے میرے مومن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے

موت اور بارگاہ الٰہی کی طرف لوٹنے کا بیان

فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ قف ثُمَّ اِلَيْنَا

اِلَيْنَا	ثُمَّ	ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ	كُلُّ نَفْسٍ	فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾	فَاِيَّايَ
ہماری ہی طرف	پھر	موت کو چکھنے والی (ہے)	ہر جان	تو تم عبادت کرو میری	تو میری ہی

تو میری ہی بندگی کرو ○ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف

باعمل مسلمانوں کی جزاء

تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	وَ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾
نیک، اچھے	انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اور	تمہیں پھیرا جائے گا

تم پھیرے جاؤ گے ○ اور بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِيْ	غُرَفًا(2)	مِّنَ الْجَنَّةِ	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
ان (بالاخانوں) کے نیچے	بہتی ہوں گی	بالاخانوں (پر)	جنت سے (کے)	ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں

ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٥٨﴾

اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٥٨﴾	نِعْمَ	فِيْهَا	خٰلِدِيْنَ	الْاَنْهٰرُ
عمل کرنے والوں کا اجر (ہے)	کیا ہی اچھا	ان میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں

بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے، عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی اچھا اجر ہے ○

(1) اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو اسے چاہئے کہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر جائے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور وہاں دین کی پابندی میں دشواریاں نہ ہوں۔ (2)...... حدیث پاک میں ہے "جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یہ بالاخانے کس کے لئے ہیں؟ ارشاد فرمایا" یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں، اللّٰہ تعالٰی کے لئے

باعمل لوگوں کے دو اوصاف صبر اور توکل

رزق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کی ترغیب

الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ كَاَیِّنْ

الَّذِیْنَ	صَبَرُوْا	وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	كَاَیِّنْ
وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	کتنے ہی

وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ اور زمین پر

مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۗ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ

مِّنْ دَآبَّةٍ	لَّا تَحْمِلُ	رِزْقَهَا	اَللّٰهُ	یَرْزُقُهَا (۱)	وَ
زمین پر چلنے والے	وہ اٹھائے نہیں پھرتے (اپنے ساتھ)	اپنی روزی	(بلکہ) اللہ	روزی دیتا ہے انہیں	اور

کتنے ہی چلنے والے ہیں جو اپنی روزی ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے (بلکہ) اللہ (ہی) انہیں اور

زمین و آسمان کے خالق سے متعلق سوال اور کفار کا جواب

اِیَّاكُمْ ۖ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اِیَّاكُمْ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾	وَ	لَئِنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ
تمہیں	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے

تمہیں روزی دیتا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	(کس نے) کام میں لگایا	سورج	اور	چاند (کو)

آسمان اور زمین کس نے بنائے اور سورج اور چاند کو کس نے کام میں لگایا

رزق کی وسعت اور تنگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ

لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى	یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾	اَللّٰهُ	یَبْسُطُ
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ الٹے پھرے جاتے ہیں	اللہ	وسیع کر دیتا ہے

تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تو کہاں الٹے پھرے جاتے ہیں؟ ○ اللہ اپنے بندوں میں

(بقیہ صفحہ کا حاشیہ) نماز پڑھی۔ (ترمذی، ۴/۲۳۶، الحدیث: ۲۵۳۵) (1)..... مکہ مکرمہ میں موجود اہلِ ایمان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا فرمایا تو اُن میں سے بعض نے عرض کی: ہم مدینہ شریف کیسے چلے جائیں، نہ وہاں ہمارا گھر ہے نہ مال، وہاں ہمیں کون کھلائے اور پلائے گا؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے معاملے میں خاص طور پر اپنے رزق کی فکر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ساری مخلوق کو رزق سے نوازنے والے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے، وہی حقیقی طور پر رزق دینے والا اور ہر جگہ اپنی مخلوق کو رزق دینے پر قدرت رکھتا ہے۔

الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗؕ

الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	یَقْدِرُ (۱)	لَهٗ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اس کیلئے

جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے جس کیلئے چاہے،

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ
بیشک	اللّٰه	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے

بیشک اللّٰه سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے

نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ

نَّزَّلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَحْیَا	بِهِ	الْاَرْضَ
اتارا	آسمان سے	پانی	پھر زندہ کیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)

آسمان سے پانی اُتارا پھر اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہونے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُؕ قُلِ الْحَمْدُ

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا	لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلِ	الْحَمْدُ
اس کے مردہ ہونے کے بعد	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللّٰه (نے)	تم کہو	تمام تعریفیں

زندہ کیا؟ ضرور کہیں گے: اللّٰه نے۔ تم فرماؤ: سب تعریفیں

لِلّٰهِؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ؑ وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ

لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾	وَ	مَا	هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ
اللّٰه کے لئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	وہ سمجھتے نہیں	اور	نہیں	یہ دنیا کی زندگی

اللّٰه کیلئے ہیں، بلکہ ان میں اکثر نہیں سمجھتے ○ اور یہ دنیا کی زندگی تو

دنیا اور آخرت کی حقیقت

ع ۲ ۲

(1)......دنیا میں تمام انسانوں کو ایک جیسا رزق عطا نہ فرمانے میں اللّٰه تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے، جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: اللّٰه تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۷/۹۶)

اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُۘ

اِلَّا	لَهْوٌ	وَّ	لَعِبٌ (1)	وَ	اِنَّ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	لَهِیَ	الْحَیَوَانُ
مگر	کھیل	اور	تماشا	اور	بیشک	آخرت کا گھر	ضرور وہی	سچی زندگی (ہے)

صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے۔

لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ

لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾	فَاِذَا	رَكِبُوْا	فِی الْفُلْكِ
(کیا ہی اچھا تھا) اگر	وہ جانتے ہوتے	پھر جب	وہ سوار ہوتے ہیں	کشتی میں

کیا ہی اچھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے ○ پھر جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا

دَعَوُا	اللّٰهَ	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ	فَلَمَّا
(تو) پکارتے ہیں	اللہ (کو)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	پھر جب

تو اللہ کو پکارتے ہیں اس حال میں کہ اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہیں پھر جب

نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ۙ لِیَكْفُرُوْا

نَجّٰىهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اِذَا	هُمْ	یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾	لِیَكْفُرُوْا
وہ بچا کر لاتا ہے انہیں	خشکی کی طرف	جبھی	وہ	شرک کرنے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں

وہ انہیں خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو اس وقت شرک کرنے لگتے ہیں ○ تاکہ ہماری دی ہوئی

بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۛ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا ۥ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

بِمَاۤ	اٰتَیْنٰهُمْ	وَ	لِیَتَمَتَّعُوْا	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
(اس) کی جو	ہم نے عطا کیا انہیں	اور	تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں	تو عنقریب وہ جان لیں گے

نعمت کی ناشکری کریں اور تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں تو عنقریب جان لیں گے ○

مصیبت آنے اور نجات ملنے کے وقت کفار کا حال اور انہیں تنبیہ

(1)...... دنیا کی زندگی کھیل کود کی طرح عارضی اور جلد زائل ہونے والی ہے جبکہ اُخروی زندگی پائیدار اور دائمی ہے اور حقیقی طور پر زندگانی کہلانے کے لائق بھی وہی ہے۔ عقلمند وہ ہے جو فانی دنیا کو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی پر ترجیح نہ دے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، ۷/۱۶۴، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

کفارِ مکہ پر احسانِ الٰہی اور ان کی ناشکری

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ

وَّ	اٰمِنًا	حَرَمًا	جَعَلْنَا	اَنَّا	اَوَلَمْ یَرَوْا
اور	امن وامان والی	حرمت والی زمین	ہم نے بنائی	کہ	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

اور کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین، امن وامان والی بنائی اور

یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ

وَ	یُؤْمِنُوْنَ	اَفَبِالْبَاطِلِ	مِنْ حَوْلِهِمْ	النَّاسُ	یُتَخَطَّفُ
اور	وہ یقین کرتے ہیں	تو کیا باطل پر	ان کے آس پاس سے	لوگوں (کو)	اچک لیا جاتا ہے

ان کے آس پاس والے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ تو کیا وہ باطل پر یقین کرتے ہیں اور

بڑے ظالم کی نشاندہی اور کفار کا ٹھکانہ

بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

افْتَرٰی	مِمَّنِ	اَظْلَمُ	مَنْ	وَ	یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾	بِنِعْمَةِ اللّٰهِ
بہتان باندھے	(اس) سے جو	زیادہ ظالم	کون	اور	ناشکری کرتے ہیں	اللہ کی نعمت کی

اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ

اَلَیْسَ	جَآءَهٗ	لَمَّا	بِالْحَقِّ	كَذَّبَ	اَوْ	كَذِبًا[1]	عَلَى اللّٰهِ
کیا نہیں ہے	وہ آئے اس کے پاس	جب	حق کو	جھٹلائے	یا	جھوٹ	اللہ پر

جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کیلئے

راہِ خدا میں کوشش کرنے والوں کو بشارت

فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا

فِیْنَا	جَاهَدُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾	مَثْوًى	فِیْ جَهَنَّمَ
ہماری (راہ) میں	کوشش کی	وہ لوگ جنہوں نے	اور	کافروں کیلئے	ٹھکانہ	جہنم میں

جہنم میں ٹھکانہ نہیں؟ ○ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی

[1] ....اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی بہت سی صورتیں ہیں، جیسے کافر کا بت پرستی کرکے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور کہنا کہ مجھے خدا نے نبی بنایا ہے۔ کتابُ اللہ میں اپنی طرف سے خلط ملط کر دینا اور کہہ دینا کہ یہ کلامِ الٰہی ہے۔ نبی کا انکار کرنا اور کہنا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے نبی نہیں بنایا۔ جھوٹا مسئلہ بیان کرکے کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، وغیرہ۔ ہر جھوٹ برا ہے لیکن اگر جھوٹ کی نسبت کسی بڑی ہستی کی طرف کی جائے تو بڑا گناہ ہے، لہٰذا جھوٹی حدیث گھڑ کر یہ کہہ دینا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے، یہ بھی سخت جرم ہے۔

لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾	اللّٰهَ	اِنَّ	وَ	سُبُلَنَا	لَنَهْدِيَنَّهُمْ
ضرور نیکی کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	اللہ	بیشک	اور	اپنے راستے	ضرور ہم دکھادیں گے انہیں

ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے○

آیات:60 — سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ — رکوع: 06

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رومیوں کے غلبہ کی پیشگوئی

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ

هُمْ	وَ	فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ	الرُّوْمُ ﴿۲﴾	غُلِبَتِ	الٓمّٓ ﴿۱﴾
وہ	اور	قریب کی زمین میں	رومی	مغلوب ہوگئے	الٓمّٓ

الٓمّٓ○ رومی مغلوب ہوگئے○ قریب کی زمین میں اور وہ

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ۬ لِلّٰهِ الْاَمْرُ

الْاَمْرُ	لِلّٰهِ	فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ	سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ (1)	مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ
حکم	اللہ ہی کا (ہے)	چند سالوں میں	عنقریب غالب آجائیں گے	اپنی مغلوبی، شکست کے بعد

اپنی شکست کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے○ چند سالوں میں۔ پہلے اور بعد

(1)..... اسلام کے ابتدائی زمانے میں ایران اور روم کے درمیان جنگ جاری تھی، اس میں ایرانی (جو مشرک تھے)، رومیوں پر غالب آگئے (جو عیسائی اہلِ کتاب تھے) تو کفارِ قریش بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہا کہ جیسے ہمارے ایرانی بھائی تمہارے رومی بھائیوں پر غالب آئے ہیں ایسے ہم بھی جنگ میں تم پر غالب آجائیں گے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ان میں آئندہ چند سالوں کے دوران رومیوں کے ایرانیوں پر غلبے کی غیبی خبر دی گئی۔ یہ خبر سات سال بعد پوری ہوئی اور رومی ایرانیوں پر غالب آگئے۔ یہ غیبی خبر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت صحیح ہونے اور قرآنِ کریم کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔

مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ یَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ

مِنْ قَبْلُ	وَ	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	یَوْمَىٕذٍ	یَّفْرَحُ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾	بِنَصْرِ اللّٰهِ
پہلے	اور	بعد	اور	اس دن	خوش ہوں گے	ایمان والے	اللہ کی مدد سے

حکم اللہ ہی کا ہے اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے ○ اللہ کی مدد سے۔

یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ

یَنْصُرُ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾	وَعْدَ اللّٰهِ
وہ مدد کرتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اللہ کا وعدہ

وہ جس کی چاہے مدد کرتا ہے اور وہی غالب، مہربان ہے ○ اللہ کا وعدہ ہے۔

وعدہ خلافی اللہ تعالیٰ کی شان نہیں

لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

لَا یُخْلِفُ	اللّٰهُ	وَعْدَهٗ	وَ لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾
خلاف نہیں کرتا	اللہ	اپنے وعدے (کے)	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے

اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ○

کفار کا علمی اور عملی حال

یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚۖ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

یَعْلَمُوْنَ	ظَاهِرًا [1]	مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	هُمْ	عَنِ الْاٰخِرَةِ	هُمْ	غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾
وہ جانتے ہیں	ظاہر (کو)	دنیا کی زندگی میں سے	اور	وہ	آخرت سے	وہ	غافل (ہیں)

آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بالکل غافل ہیں ○

تخلیقِ کائنات میں غور و فکر کی دعوت

اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ قف مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور کیا انہوں نے غور و فکر نہیں کیا	اپنے دلوں میں	(کہ) پیدا نہیں کیا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور

کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور

[1] ...... اس آیت میں کفار کے علم کی حد بیان کی گئی کہ وہ لوگ بس اپنے معاشی معاملات کے بارے میں جانتے ہیں کہ کیسے کام کئے جائیں، کس طرح تجارت کی جائے اور کس وقت باغبانی اور کاشتکاری کی جائے اور کب کٹائی کی جائے، جبکہ وہ اپنی آخرت سے بالکل غافل ہیں، نہ اس میں کوئی غور و فکر کرتے ہیں اور نہ ہی آخرت کی تیاری رکھتے ہیں۔ کفار کے متعلق بیان کی گئی اس علمی اور عملی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے فی زمانہ مسلمانوں کو بھی اپنی علمی اور عملی حالت پر غور کرنے اور اسے سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَ
زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ	اور

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا اور

اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۸

اِنَّ	كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ	بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ	لَكٰفِرُوْنَ ۸
بیشک	بہت سے لوگ	اپنے رب سے ملاقات کا	ضرور انکار کرنے والے (ہیں)

بیشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں ○

پچھلی امتوں کے انجام میں غور و فکر کی ہدایت

اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ

اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا (۱)	فِی الْاَرْضِ	فَیَنْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ
اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو

اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا

مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْۤا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَّ	اَثَارُوا
ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور	انہوں نے ہل چلائے

انجام کیسا ہوا؟ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں

الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ

الْاَرْضَ	وَ	عَمَرُوْهَاۤ	اَكْثَرَ مِمَّا	عَمَرُوْهَا	وَ
زمین (میں)	اور	آباد کیا اسے	(اس) سے زیادہ جتنا	انہوں نے آباد کیا اسے	اور

ہل چلائے اور انہوں نے زمین کو اس سے زیادہ آباد کیا جتنا انہوں نے آباد کیا ہے اور

(۱) یعنی کیا کفارِ مکہ نے زمین میں سفر نہیں کیا تاکہ وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ وہ لوگ اہلِ مکہ سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں ہل چلائے اور زمین کو اہلِ مکہ سے زیادہ آباد کیا، لیکن جب رسولوں کے روشن نشانیوں کے ساتھ تشریف لانے کے باوجود کافروں نے ان کا انکار کیا تو انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ کسی کو جرم کے بغیر ہلاک کرے اور کسی پر ظلم کرے، ہاں لوگ رسولوں کی تکذیب کرکے خود کو عذاب کا مستحق بناتے تھے اور یوں خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)

اُن کے رسول اُن کے پاس روشن نشانیاں لائے تو اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ

گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنے کا انجام

لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ﴿۹﴾ ثُمَّ كَانَ

لِیَظْلِمَهُمْ	وَلٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾	ثُمَّ	كَانَ
وہ ظلم کرتا ان پر	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	ہوا

ان پر ظلم کرتا ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر برائی کرنے والوں کا

عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا

عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ	اَسَآءُوْا	السُّوْٓاٰۤى [1]	اَنْ	كَذَّبُوْا
ان لوگوں کا انجام جنہوں نے	برائی کی	سب سے برا	(اس لیے) کہ	انہوں نے جھٹلایا

انجام سب سے برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو

مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کی یقینی خبر

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ؑ اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾	اَللّٰهُ	یَبْدَؤُا	الْخَلْقَ
اللہ کی آیتوں کو	اور	وہ ان (آیتوں) کا مذاق اڑاتے تھے	اللہ	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)

جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے ○ اللہ پہلے بناتا ہے

بروزِ قیامت مجرموں کی مایوسی

ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ یَوْمَ

ثُمَّ	یُعِیْدُهٗ	ثُمَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	یَوْمَ
پھر	وہ لوٹائے گا اسے	پھر	اسی کی طرف	تمہیں پھیرا جائے گا	اور	(جس) دن

پھر وہ دوبارہ بنائے گا پھر اس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○ اور جس دن

[1] ..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنے والوں کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی، حتی کہ برے اعمال کی وجہ سے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے اور ان آیتوں کا مذاق اڑانے لگ گئے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے (یعنی کفر کیا تو) ان کا انجام سب سے برا ہوا کہ دنیا میں انہیں (عذاب نازل کر کے) ہلاک کر دیا گیا اور آخرت میں ان کے لئے جہنم ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے۔

بروزِ قیامت باطل معبودوں کا رویہ

تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ

تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	یُبْلِسُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ (1)	وَ	لَمْ یَكُنْ	لَّهُمْ
قائم ہو گی	قیامت	مایوس ہو جائیں گے	جرم کرنے والے	اور	نہ ہوں گے	ان کے لیے

قیامت قائم ہو گی مجرم مایوس ہو جائیں گے ○ اور ان کے شریک

مِّنْ شُرَكَآىٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَ كَانُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ

مِّنْ شُرَكَآىٕهِمْ	شُفَعٰٓؤُا (2)	وَ	كَانُوْا	بِشُرَكَآىٕهِمْ
ان کے شریکوں میں سے	سفارش کرنے والے	اور	وہ ہو جائیں گے	اپنے شریکوں کا

ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

بروزِ قیامت لوگوں میں جدائی

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَىٕذٍ

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	یَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	یَوْمَىٕذٍ
انکار کرنے والے	اور	(جس) دن	قائم ہو گی	قیامت	اس دن

منکر ہو جائیں گے ○ اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن

باعمل مسلمانوں کا باغاتِ جنت میں اعزاز و اکرام

یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
لوگ الگ الگ ہو جائیں گے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

لوگ الگ ہو جائیں گے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے

کفار کی عذاب میں حاضری

الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ

الصّٰلِحٰتِ	فَهُمْ	فِیْ رَوْضَةٍ	یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ
اچھے، نیک	تو وہ	(جنت کے) باغ میں	خوش رکھے جائیں گے	اور	بہر حال	وہ لوگ جنہوں نے

اچھے کام کئے تو وہ (جنت کے) باغ میں خوش رکھے جائیں گے ○ اور جو کافر ہوئے

1 ...... یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں اور معنی یہ ہے کہ جس دن قیامت قائم ہو گی تو مشرکوں کو کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی۔

2 ...... یعنی سفارش کی امید پر مشرکین جن بتوں کو پوجتے تھے وہ قیامت کے دن سفارش کرکے انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچائیں گے اور مشرکین اپنے معبودوں سے مایوس ہو کر ان کا انکار کریں گے اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ

كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ	فَاُولٰٓئِكَ	فِی الْعَذَابِ
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو	تو یہ لوگ	عذاب میں

اور انہوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے ملنے کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾	فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ [1]	حِیْنَ	تُمْسُوْنَ	وَ	حِیْنَ	تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾
حاضر کئے جائیں گے	تو اللہ کی پاکی (بیان کرو)	جب	تم شام کرو	اور	جب	تم صبح کرو

حاضر کئے جائیں گے ○ تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو ○

مخصوص اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّ

وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	عَشِیًّا	وَّ
اور	اسی کیلئے	تعریف (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	(جب) دن کا کچھ حصہ باقی ہو	اور

اور اسی کیلئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور اس وقت جب دن کا کچھ حصہ باقی ہو اور

حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ

حِیْنَ	تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾	یُخْرِجُ	الْحَیَّ	مِنَ الْمَیِّتِ	وَ	یُخْرِجُ	الْمَیِّتَ
جب	تم دوپہر کرو	وہ نکالتا ہے	زندہ (کو)	بے جان سے	اور	نکالتا ہے	بے جان (کو)

جب تم دوپہر کرو ○ وہ زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے

مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کے دلائل

مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ

مِنَ الْحَیِّ	وَ	یُحْیِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	وَ	كَذٰلِكَ
زندہ سے	اور	زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	اور	اسی طرح

نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یوں ہی

[1] ......اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد نماز ادا کرنا ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ حمد و تسبیح بہت پیاری عبادت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ''دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزانِ عمل میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ (وہ دو کلمے یہ ہیں) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ'' (بخاری، ۴/۲۹۷، الحدیث: ۶۶۸۲)

انسان کی پیدائش سے قدرت و وحدانیت پر استدلال

تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖۤ	اَنْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ (1)
تمہیں نکالا جائے گا	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	مٹی سے

تم نکالے جاؤ گے ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا

انسان کی ذات میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ

ثُمَّ	اِذَاۤ	اَنْتُمْ	بَشَرٌ	تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖۤ
پھر	جبھی	تم	انسان (ہو)	(دنیا میں) پھیلے ہوئے ہو	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

پھر جبھی تم انسان ہو جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہو ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا

اَنْ	خَلَقَ	لَكُمْ	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	اَزْوَاجًا	لِّتَسْكُنُوْۤا (2)
کہ	اس نے بنائے	تمہارے لئے	تمہاری جانوں سے	جوڑے	تاکہ تم آرام پاؤ

کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف

اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اِلَیْهَا	وَ	جَعَلَ	بَیْنَكُمْ	مَّوَدَّةً	وَّ	رَحْمَةً	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
ان کی طرف	اور	اس نے رکھی	تمہارے درمیان	محبت	اور	رحمت	بیشک	اس میں

آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں

کائنات کی تخلیق اور انسان کی ذات کی صفات میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	(جو) غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور آسمانوں اور

1 ...... یہاں سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر مختلف دلائل بیان کئے جارہے ہیں، اس آیت میں "تمہیں مٹی سے پیدا کیا" سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مٹی سے پیدا کیا اور چونکہ تمام انسانوں کی اصل آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں تو گویا ہر انسان کی بنیاد مٹی سے ہی ہوئی۔

2 ...... اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے رشتے میں عورت کو شوہر کے سکون اور آرام کا ذریعہ بنایا۔ اگرچہ دونوں ہی ایک دوسرے سے سکون پاتے ہیں لیکن مردوں کو تسکین کیلئے عورت کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

فِیْ ذٰلِكَ	اِنَّ	اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ (۱)	وَ	خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اس میں	بیشک	تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف	اور	آسمانوں اور زمین کی پیدائش

زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ

مَنَامُكُمْ (۲)	مِنْ اٰیٰتِهٖ	وَ	لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾	لَاٰیٰتٍ
تمہارا سونا	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	اور	علم والوں کے لئے	ضرور نشانیاں (ہیں)

علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور رات اور دن میں تمہارا سونا

بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

لَاٰیٰتٍ	فِیْ ذٰلِكَ	اِنَّ	مِّنْ فَضْلِهٖ	ابْتِغَآؤُكُمْ	وَ	بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ
ضرور نشانیاں (ہیں)	اس میں	بیشک	اس کا فضل	تمہارا تلاش کرنا	اور	دن اور رات میں

اور اس کا فضل تلاش کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں سننے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ

یُرِیْكُمُ	مِنْ اٰیٰتِهٖ	وَ	یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾	لِّقَوْمٍ
(کہ) وہ دکھاتا ہے تمہیں	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	اور	(جو) سنتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے

نشانیاں ہیں ○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

مَآءً	مِنَ السَّمَآءِ	یُنَزِّلُ	وَّ	طَمَعًا	وَّ	خَوْفًا	الْبَرْقَ
پانی	آسمان سے	وہ اتارتا ہے	اور	(بارش کی) امید دلانے (کیلئے)	اور	ڈرانے	بجلی

اور (بارش کی) امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے

انسان کے عارضی اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

کائنات کے عارضی اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

(1)..... خدا کی قدرت کی نشانی ہے کہ ایک آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہونے کے باوجود زبانیں مختلف ہیں کہ کوئی عربی بولتا ہے، کوئی فارسی اور کوئی ان کے علاوہ دوسری زبان بولتا ہے اور یونہی رنگوں میں اختلاف ہے کہ کوئی گورا ہے، کوئی کالا، کوئی گندمی۔ (2)..... رات میں عادت کے مطابق نیند آنا اور ضرورت کے وقت دن میں بھی سو جانا جس سے تھکن دور اور بدن کو راحت حاصل ہوتی ہے، یونہی دن میں سفر کرنا اور اپنی معیشت کے اسباب کو تلاش کرنا، نیز ہزاروں برس سے انسانوں کا یہ معمول اور ان کا یہ فطری نظام صرف اسی اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے جو یکتا معبود ہے اور اس کی قدرت کامل ہے۔

کائنات کے لازمی اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

فَيُحْيِ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فَيُحْيِ	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تو زندہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	بیشک	اس میں

تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ

لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	مِنْ اٰيٰتِهٖۤ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) عقل رکھتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

اَنْ	تَقُوْمَ [1]	السَّمَآءُ	وَ	الْاَرْضُ	بِاَمْرِهٖ	ثُمَّ	اِذَا	دَعَاكُمْ [2]
کہ	قائم ہیں	آسمان	اور	زمین	اس کے حکم سے	پھر	جب	وہ ندا فرمائے گا تمہیں

کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں

اللہ تعالیٰ کی شانِ ملکیت

دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ

دَعْوَةً	مِّنَ الْاَرْضِ	اِذَاۤ	اَنْتُمْ	تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾	وَ	لَهٗ	مَنْ
ایک ندا	زمین سے	جبھی	تم	نکل پڑو گے	اور	اسی کا (ہے)	جو کوئی

زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے ○ اور اسی کی ملکیت میں ہیں جو کوئی

مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر قدرت کی عقلی و نقلی دلیل اور شانِ الٰہی

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	كُلٌّ	لَّهٗ	قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	هُوَ
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سب	اسی کی	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)

آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیرِ حکم ہیں ○ اور وہی ہے

[1] اس کا معنیٰ یہ ہے کہ قیامت آنے تک آسمان و زمین کا اسی ہیئت پر قائم رہنا اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے سے ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں قائم کرنے والا کوئی ایک ہے اور وہ اسباب سے بے نیاز ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کے حکم سے یہ دونوں قائم ہیں۔

[2] ندا فرمانے اور قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کی صورت یہ ہو گی کہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قبر والوں کو اُٹھانے کے لئے (دوسری بار) صور پھونکیں گے اور کہیں گے کہ اے قبر والو! کھڑے ہو جاؤ، تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو نہ اُٹھے۔

الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ

الَّذِیْ	یَبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	یُعِیْدُهٗ	وَ	هُوَ	اَهْوَنُ
جو	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	لوٹائے گا اسے	اور	وہ	زیادہ آسان ہے

جو اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور (تمہاری عقلوں کے اعتبار سے) دوسری مرتبہ بنانا اللہ پر

عَلَیْهِؕ وَ لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ هُوَ

عَلَیْهِ	وَ	لَهُ	الْمَثَلُ الْاَعْلٰى	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
اس پر	اور	اسی کی	سب سے بلند شان (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی

پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب سے بلند شان اسی کی ہے اور وہی

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ۧ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْؕ

الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾	ضَرَبَ	لَكُمْ	مَّثَلًا [1]	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عزت والا	حکمت والا (ہے)	اس نے بیان فرمائی	تمہارے لئے	ایک مثال	تمہاری جانوں سے

عزت والا حکمت والا ہے ○ اللہ نے تمہارے لئے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

هَلْ	لَّكُمْ	مِّنْ مَّا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُكُمْ	مِّنْ شُرَكَآءَ
کیا	تمہارے لئے	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	کوئی شریک (ہیں)

(وہ یہ کہ) ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے کیا تمہارے غلاموں میں سے

فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ

فِیْ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	فَاَنْتُمْ	فِیْهِ	سَوَآءٌ
(اس) میں	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	تو تم (سب)	اس (رزق) میں	برابر (کے حق دار ہو)

کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس رزق میں برابر شریک ہو جاؤ۔

[1] ...یعنی اے مشرکو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ ہم نے تمہیں جو مال و اسباب دیا، کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس مال و اسباب میں برابر کے شریک بن جاؤ؟ تم اس صورتِ حال سے بہت ڈرتے ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تم کسی بھی صورت غلاموں کو اپنا شریک بنانا پسند نہیں کرتے حالانکہ وہ تمہاری طرح کے انسان اور مخلوق ہیں تو تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک کیسے قرار دیتے ہو؟ جبکہ وہ سب تو اللہ کے بندے اور مملوک ہیں۔

تَخَافُوۡنَهُمۡ كَخِيۡفَتِكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	اَنۡفُسَكُمۡ	كَخِيۡفَتِكُمۡ	تَخَافُوۡنَهُمۡ
اسی طرح	اپنی جانوں (اپنے لوگوں سے)	جیسے تمہارا ڈرنا	تم ڈرتے ہو ان (غلاموں کی شرکت) سے

تم ان غلاموں (کی شرکت) سے اسی طرح ڈرتے ہو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو۔ ہم

خواہشات کے پیروکار کفار کا انجام

نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ

بَلِ	يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ (1)	لِقَوۡمٍ	الۡاٰيٰتِ	نُفَصِّلُ
بلکہ	(جو) عقل رکھتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے	نشانیاں	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں

عقل والوں کے لئے اسی طرح مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں ○ بلکہ

اتَّبَعَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ۚ فَمَنۡ

فَمَنۡ	بِغَيۡرِ عِلۡمٍ	اَهۡوَآءَهُمۡ	ظَلَمُوۡۤا	الَّذِيۡنَ	اتَّبَعَ
تو کون	علم کے بغیر	اپنی خواہشات (کی)	ظلم کیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	پیروی کی

ظالموں نے جہالت سے اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو جس کو

يَّهۡدِىۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمۡ

لَهُمۡ	مَا	وَ	اللّٰهُ	اَضَلَّ (2)	مَنۡ	يَّهۡدِىۡ
ان کے لیے	نہیں	اور	اللہ (نے)	گمراہ کردیا	(اس کو) جسے	ہدایت دے سکتا ہے

اللہ نے گمراہ کیا ہو اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا

دینِ فطرت پر قائم رہنے کی ہدایت

مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ

حَنِيۡفًا	لِلدِّيۡنِ	وَجۡهَكَ	فَاَقِمۡ	مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۹﴾
ہر باطل سے جدا (ہوکر)	دین (اللہ کی اطاعت) کیلئے	اپنا چہرہ	تو تم سیدھا رکھو	کوئی مددگار

کوئی مددگار نہیں ○ تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔

1 ...نشانیوں کا تفصیلی بیان عمومی طور پر تو سب کے لئے ہے البتہ عقل استعمال کرنے والوں کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہی لوگ درحقیقت نشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

2 ...اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو شرک و کفر اور گمراہی پر اصرار کرے اور اسی خصلت پر قائم رہے تو اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے دل پر کفر و گمراہی کی مہر لگا دیتا ہے اور ایسے شخص کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ

لَا تَبْدِیْلَ	عَلَیْهَا	النَّاسَ	فَطَرَ	الَّتِیْ	فِطْرَتَ اللّٰهِ [1]
نہ تبدیلی کرنا	اس پر	لوگوں (کو)	اس نے پیدا کیا	وہ جو	اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت (ہے)

(یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں

لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙۗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

اَكْثَرَ النَّاسِ	وَلٰكِنَّ	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	ذٰلِكَ	لِخَلْقِ اللّٰهِ [2]
اکثر لوگ	لیکن	سیدھا دین (ہے)	یہ	اللہ کے بنائے ہوئے میں

تبدیلی نہ کرنا۔ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ۟ۙ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

الصَّلٰوةَ	اَقِیْمُوا	وَ	اتَّقُوْهُ	وَ	اِلَیْهِ	مُنِیْبِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۳۰
نماز	قائم رکھو	اور	ڈرو اس سے	اور	اس کی طرف	توبہ کرتے ہوئے	نہیں جانتے

نہیں جانتے ○ اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۟ۙ مِنَ الَّذِیْنَ

مِنَ الَّذِیْنَ	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۳۱	لَا تَكُوْنُوْا	وَ
ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے	مشرکوں میں سے	تم نہ ہونا	اور

اور مشرکوں میں سے نہ ہونا ○ ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا

بِمَا	كُلُّ حِزْبٍ	شِیَعًا	كَانُوْا	وَ	دِیْنَهُمْ	فَرَّقُوْا
(اس) پر جو	ہر گروہ	گروہ گروہ	وہ ہوگئے	اور	اپنا دین	ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے۔ ہر گروہ اس پر

مشرکوں میں سے نہ ہونے کا حکم

1 ...... فطرت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توحید اور دینِ اسلام قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور فطری طور پر انسان نہ اس دین سے منہ موڑ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا انکار کر سکتا ہے اور لوگوں میں سے جو گمراہ ہوگا وہ جنوں اور انسانوں کے شیاطین کے بہکانے سے گمراہ ہوگا۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے، پھر اس بچے کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ (بخاری، ۱/۴۵۷، الحدیث: ۱۳۵۸) 2 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم شرک کرکے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی نہ کرو بلکہ اسی دین پر قائم رہو جس پر اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

مصیبت وراحت میں مشرکین کا حال اور انہیں تنبیہ

لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝٣٢ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ

ضُرٌّ	النَّاسَ	مَسَّ	اِذَا	وَ	فَرِحُوْنَ ۝٣٢ (1)	لَدَيْهِمْ
تکلیف	لوگوں (کو)	پہنچتی ہے	جب	اور	خوش ہورہے ہیں	اس کے پاس (ہے)

خوش ہے جو اس کے پاس ہے ○ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے

دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ

اَذَاقَهُمْ	اِذَآ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	مُّنِيْبِيْنَ	رَبَّهُمْ	دَعَوْا
وہ چکھاتا ہے انہیں	جب	پھر	اس کی طرف	رجوع کرتے ہوئے	اپنے رب (کو)	(تو) وہ پکارتے ہیں

تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے

مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

بِرَبِّهِمْ	مِّنْهُمْ	فَرِيْقٌ	اِذَا	رَحْمَةً	مِّنْهُ
اپنے رب کے ساتھ	ان میں سے	ایک گروہ (کے لوگ)	اس وقت	رحمت	اپنی طرف سے

رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو اس وقت ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا

يُشْرِكُوْنَ ۝٣٣ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ وقفة

فَتَمَتَّعُوْا	اٰتَيْنٰهُمْ	بِمَآ	لِيَكْفُرُوْا	يُشْرِكُوْنَ ۝٣٣
تو تم فائدہ اٹھالو	ہم نے عطا کیا انہیں	(اس) کی جو	تاکہ وہ ناشکری کریں	شریک ٹھہرانے لگتے ہیں

شریک ٹھہرانے لگتا ہے ○ تاکہ ہمارے دیئے ہوئے کی ناشکری کریں تو فائدہ اٹھالو

وحدانیت کی ایک نقلی دلیل

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣٤ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ

يَتَكَلَّمُ	فَهُوَ	سُلْطٰنًا	عَلَيْهِمْ	اَنْزَلْنَا	اَمْ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣٤
بتارہی ہے	تو وہ	کوئی دلیل	ان پر	ہم نے اتاری ہے	یا، کیا	تو عنقریب تم جان جاؤ گے

تو عنقریب تم جان لوگے ○ یا کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ دلیل

نے جس کامل خلقت پر تمہیں پیدا فرمایا ہے تم اس میں تبدیلی نہ کرو۔ 1 ..... اس آیت میں مشرکوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے معبود کے بارے میں اختلاف کرکے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے، ان میں سے ہر گروہ اپنے مذہب پر خوش اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔ اسلامی فقہاء کے اختلاف سے اس آیت کا کوئی تعلق نہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونا دین میں اختلاف نہیں بلکہ فروعی مسائل میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف بھی نفسانیت کی وجہ سے نہیں بلکہ تحقیق کی بنا پر ہے، البتہ اس آیت میں گمراہ فرقے ضرور داخل ہیں خواہ وہ پرانے زمانے کے ہوں یا نئے زمانے کے۔

نعمت ملنے اور آفت پہنچنے پر لوگوں کا حال

بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ

بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ [1]	وَ	اِذَاۤ	اَذَقْنَا	النَّاسَ
انہیں اس (اللہ) کے شریک	اور	جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں (کو)

انہیں ہمارے شریک بتا رہی ہے ○ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ

رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا

رَحْمَةً	فَرِحُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	بِمَا
رحمت	(تو) وہ خوش ہو جاتے ہیں	اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سبب جو

دیتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے

رزق کی وسعت اور تنگی قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳٦﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا

قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	اِذَا	هُمْ	يَقْنَطُوْنَ ﴿۳٦﴾ [2]	اَوَ لَمْ يَرَوْا
آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)	(تو) اس وقت	وہ	ناامید ہو جاتے ہیں	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

کوئی برائی پہنچے تو اس وقت وہ ناامید ہو جاتے ہیں ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ

اَنَّ	اللّٰهَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ
کہ	اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے

کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور تنگ فرما دیتا ہے،

حق داروں کو ان کا حق دینے کا حکم

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾	فَاٰتِ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	تو تم دو

بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ تو رشتے دار کو

[1] ...... یعنی کیا ہم نے مشرکوں پر کوئی حجت یا کوئی کتاب اتاری ہے کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتاتی اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے، ایسا ہر گز نہیں ہے، ان کے پاس اپنے شرک کی نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند بلکہ وہ کسی سند و دلیل کے بغیر ہی ایسا کر رہے ہیں۔

[2] ...... اس آیت میں کافروں کا وصف بیان کیا گیا ہے کہ جب انہیں کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اس پر اتراتے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ مومن کا حال اس کے بر خلاف ہوتا ہے کہ اُسے نعمت ملے تو شکر گزاری کرتا اور سختی پہنچے تو رحمتِ الٰہی کا اُمیدوار رہتا ہے۔

ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ

ذَاالْقُرْبٰى	حَقَّهٗ	وَ	الْمِسْكِیْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِیْلِ	ذٰلِكَ
قرابت والے، رشتہ دار (کو)	اس کا حق	اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	یہ

اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ

خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

خَیْرٌ	لِلَّذِیْنَ	یُرِیْدُوْنَ	وَجْهَ اللّٰهِ (1)	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ
بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	چاہتے ہیں	اللہ کی رضا	اور	یہ لوگ	وہی

ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاۡ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	مَاۤ	اٰتَیْتُمْ	مِّنْ رِّبًا (2)	لِّیَرْبُوَاۡ
کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	جو	تم (لوگوں کو) دو	سود	تاکہ وہ بڑھتا رہے

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو مال تم (لوگوں کو) دو تاکہ وہ لوگوں کے مالوں میں

فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِۚ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ	فَلَا یَرْبُوْا	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اٰتَیْتُمْ	مِّنْ زَكٰوةٍ
لوگوں کے مالوں میں	تو وہ نہیں بڑھتا	اللہ کے نزدیک	اور	جو	تم دو	زکوٰۃ

بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے

تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ

تُرِیْدُوْنَ	وَجْهَ اللّٰهِ (3)	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ
چاہتے ہوئے	اللہ کی رضا	تو یہ لوگ	وہی	(اپنے مال) بڑھانے والے (ہیں)	اللہ	جس نے

زکوٰۃ دیتے ہو تو وہی لوگ (اپنے مال) بڑھانے والے ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے

بارگاہِ الٰہی میں مقبول مال

پیدا کرنے، روزی دینے، مارنے اور زندہ کرنے سے توحید پر استدلال

1 ..... رشتہ داروں سے حسنِ سلوک اور صدقہ وخیرات محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تو ہی ان پر ثواب ملے گا، اگر نام ونمود یا محض دنیاوی مفاد یا رسم رشتہ داری نبھانے کیلئے ہو تو اس پر کوئی ثواب نہ ملے گا۔ 2 ..... اس سے مراد سود ہے یعنی تم قرض دے کر جو سود لیتے اور اپنے مالوں میں اضافہ کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اضافہ نہیں ہے۔ یا یہاں اس سے وہ تحفے مراد ہیں جو زیادہ ملنے کی نیت سے دیئے جاتے تھے۔ ان پر نہ ثواب ملے گا اور نہ ان میں برکت ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہوا۔ 3 ..... زکوٰۃ وصدقات میں رضائے الٰہی کی نیت کا ذکر فرمایا گیا ہے کیونکہ ثواب اسی نیت کی صورت میں ملتا ہے۔

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ

خَلَقَكُمْ	ثُمَّ	رَزَقَكُمْ	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ	هَلْ
پیدا کیا تمہیں	پھر	روزی دی تمہیں	پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	زندہ کرے گا تمہیں	کیا

تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا

مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ	مَّنْ	يَّفْعَلُ	مِنْ ذٰلِكُمْ	مِّنْ شَیْءٍ
تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	کر سکے	ان (کاموں میں) سے	کچھ

تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۟۴۰ ع ظَهَرَ

سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ۟۴۰	ظَهَرَ
اسے پاکی (ہے)	اور	وہ بلند و بالا ہے	(ان) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	ظاہر ہو گیا

اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے ○ خشکی اور تری میں

الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِی النَّاسِ

الْفَسَادُ (1)	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	بِمَا	كَسَبَتْ	اَيْدِی النَّاسِ
فساد	خشکی اور تری میں	(اس) کی وجہ سے جو	کمایا	لوگوں کے ہاتھوں (نے)

فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ

لِيُذِيْقَهُمْ	بَعْضَ	الَّذِیْ	عَمِلُوْا	لَعَلَّهُمْ
تاکہ اللہ چکھائے انہیں	(اس کے) بعض (کا مزہ)	جو	انہوں نے عمل کئے	تاکہ وہ

تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ

(1) ... فساد سے مراد ہر وہ خرابی اور بگاڑ ہے جس سے انسانی معاشرہ میں امن و سکون تباہ ہو جائے جیسے نعمتوں کا زائل ہونا، آفات و مصائب آنا مثلاً بارشوں کا رک جانا، زمین میں پیداوار نہ ہونا، سمندری طوفانوں اور دریاؤں میں سیلاب آنا، فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہونا، زلزلے آنا، آگ لگ جانا، ڈوب جانا، مال چھن جانا، قتل و غارت گری اور دہشت گردی عام ہونا وغیرہ۔ اس فساد کا بڑا سبب بندوں کے اپنے برے اعمال ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ برے اعمال سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ برے اعمال کے سبب آنے والی آزمائشوں سے بچ سکے۔

عذاب یافتہ قوموں کے آثار دیکھنے کا حکم

يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۱﴾ قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ

كَانَ	كَيۡفَ	فَانۡظُرُوۡا	فِى الۡاَرۡضِ	سِيۡرُوۡا	قُلۡ	يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۱﴾
ہوا	کیسا	تو دیکھو	زمین میں	سفر کرو	تم کہو	(نافرمانی سے) باز آجائیں

باز آجائیں ○ تم فرماؤ: زمین پر چل کر دیکھو کہ

دینِ مستقیم پر قائم رہنے کی ہدایت

عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّشۡرِكِيۡنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمۡ

فَاَقِمۡ (1)	مُّشۡرِكِيۡنَ ﴿۴۲﴾	اَكۡثَرُهُمۡ	كَانَ	مِنۡ قَبۡلُ	عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ
تو تم سیدھا کرلو	شرک کرنے والے	ان میں اکثر	تھے	(ان سے) پہلے (تھے)	ان لوگوں کا انجام جو

ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ ان میں اکثر لوگ مشرک تھے ○ تو اس دن

وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ الۡقَيِّمِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ

لَّا مَرَدَّ	يَوۡمٌ (2)	يَّاۡتِىَ	اَنۡ	مِنۡ قَبۡلِ	لِلدِّيۡنِ الۡقَيِّمِ	وَجۡهَكَ
نہیں ٹلنا	(وہ) دن	آجائے	کہ	(اس) سے پہلے	دینِ مستقیم کے لئے	اپنا چہرہ

کے آنے سے پہلے اپنا منہ دینِ مستقیم کیلئے سیدھا کرلو جس دن کو

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال سے بے نیاز ہے

لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوۡمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوۡنَ ﴿۴۳﴾ مَنۡ كَفَرَ

كَفَرَ	مَنۡ	يَّصَّدَّعُوۡنَ ﴿۴۳﴾	يَوۡمَئِذٍ	مِنَ اللّٰهِ	لَهٗ
کفر کیا	جس نے	لوگ الگ الگ ہو جائیں گے	اس دن	اللہ کی طرف سے	اس کو

اللہ کی طرف سے ٹلنا نہیں ہے۔ اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے ○ جس نے کفر کیا

فَعَلَيۡهِ كُفۡرُهٗ ۚ وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنۡفُسِهِمۡ

فَلِاَنۡفُسِهِمۡ (3)	صَالِحًا	عَمِلَ	مَنۡ	وَ	كُفۡرُهٗ	فَعَلَيۡهِ
تو اپنی جانوں کیلئے	اچھا، نیک	عمل کیا	جس نے	اور	اس کے کفر کا وبال	تو اسی پر (ہے)

تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی کیلئے

(1)..... اس کا معنی یہ ہے کہ دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، یا یہ معنی ہے کہ دینِ اسلام کو پھیلانے میں مشغول رہیں اور کافروں کے ایمان نہ لانے پر غمزدہ نہ ہوں۔ (2)..... اس سے مراد قیامت کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنا نہیں ہے اور اس دن حساب کے بعد لوگ یوں الگ الگ ہو جائیں گے کہ جنتی جنت کی طرف اور دوزخی دوزخ کی طرف چلے جائیں گے۔

(3)..... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال سے بے نیاز ہے اور ہم اچھا یا برا جو عمل کریں گے اس کا فائدہ یا نقصان ہمیں ہی ہوگا۔

بروزِ قیامت لوگوں کو جدا جدا کئے جانے کا مقصد

یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾	لِیَجْزِیَ [1]	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
وہ تیاری کر رہے ہیں	تاکہ (اللہ) جزا عطا فرمائے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور

تیاری کر رہے ہیں ○ تاکہ اللہ ان لوگوں کو

ہواؤں کی چند حکمتیں

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	اپنے فضل سے	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	کافروں (کو)	اور

اپنے فضل سے جزا عطا فرمائے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ اور

مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ

مِنْ اٰیٰتِهٖۤ	اَنْ	یُّرْسِلَ	الرِّیَاحَ	مُبَشِّرٰتٍ	وَّ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ	وہ بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری دیتی ہوئی	اور

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہوئی ہوائیں بھیجتا ہے اور

لِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ

لِیُذِیْقَكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	لِتَجْرِیَ	الْفُلْكُ	بِاَمْرِهٖ	وَ
تاکہ وہ چکھائے تمہیں	اپنی رحمت سے	اور	تاکہ چلے	کشتی	اس کے حکم سے	اور

تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتی چلے اور

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَقَدْ

لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ [2]	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ [3]	وَ	لَقَدْ
تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	ضرور بیشک

تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ○ اور بیشک

1 ... بندے کو اس کے نیک اعمال کا صلہ دینا اور نیک اعمال کے بدلے ثواب و جزا دینا اللہ تعالیٰ پر لازم نہیں، وہ نیک لوگوں کو جو بھی اجر عطا فرمائے گا وہ صرف اس کا فضل و کرم ہے۔

2 ... فضل تلاش کرنے سے مراد رزق تلاش کرنا ہے۔

3 ... یعنی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا کر اور نیک اعمال کر کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	رُسُلًا (1)	اِلٰى قَوْمِهِمْ	فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	کئی رسول	ان کی قوموں کی طرف	تو وہ لائے ان کے پاس کھلی نشانیاں

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا

فَانْتَقَمْنَا	مِنَ الَّذِیْنَ	اَجْرَمُوْا	وَ	كَانَ	حَقًّا
پھر ہم نے انتقام لیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	جرم کئے	اور	ہے	لازم

پھر ہم نے مجرموں سے انتقام لیا اور مسلمانوں کی مدد کرنا

عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ

عَلَیْنَا	نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	یُرْسِلُ	الرِّیٰحَ
ہمارے (ذمۂ کرم) پر	ایمان والوں کی مدد کرنا	اللّٰہ (ہی ہے)	جو	بھیجتا ہے	ہوائیں

ہمارے ذمۂ کرم پر ہے ○ اللّٰہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ

فَتُثِیْرُ	سَحَابًا	فَیَبْسُطُهٗ	فِی السَّمَآءِ	كَیْفَ	یَشَآءُ	وَ
تو وہ ابھارتی (اٹھاتی) ہیں	بادل (کو)	پھر اللّٰہ پھیلا دیتا ہے اسے	آسمان میں	جیسا	وہ چاہتا ہے	اور

تو وہ ہوائیں بادل ابھارتی ہیں پھر اللّٰہ اس بادل کو آسمان میں جیسا چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور

یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

یَجْعَلُهٗ	كِسَفًا	فَتَرَى	الْوَدْقَ	یَخْرُجُ	مِنْ خِلٰلِهٖ
(کبھی) کر دیتا ہے اسے	ٹکڑے ٹکڑے	تو تو دیکھتا ہے	بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے بیچ میں سے

(کبھی) اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلتی ہے

رحمتِ الٰہی "بارش" کا بیان

1 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کفارِ مکہ کو دلائل و براہین کے ساتھ تبلیغ و نصیحت فرماتے اور وہ قبول نہیں کرتے تو اس پر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غم ہوتا تھا، چنانچہ اس آیت میں اللّٰہ تعالٰی نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں، رسولوں کی تکذیب کرنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔

فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا

اِذَا	مِنْ عِبَادِهٖۤ	یَّشَآءُ	مَنْ	بِهٖ	اَصَابَ	فَاِذَاۤ
(تو) جبھی	اپنے بندوں میں سے	وہ چاہتا ہے	جسے	اس (بارش) کو	وہ پہنچاتا ہے	پھر جب

پھر جب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس تک وہ بارش پہنچاتا ہے تو جبھی

هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ	كَانُوْا	وَاِنْ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	هُمْ
ان پر	(بارش کو) اتارے جانے سے پہلے	وہ ہوتے ہیں	اگرچہ	خوش ہو جاتے ہیں	وہ

وہ خوش ہو جاتے ہیں ○ اگرچہ اس بارش کے اتارے جانے سے پہلے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ	فَانْظُرْ (1)	لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾	مِّنْ قَبْلِهٖ
اللہ کی رحمت کے نشانات کی طرف	تو دیکھو	ضرور ناامید ہونے والے (ہوتے ہیں)	اس سے پہلے

وہ بڑے ناامید ہوتے ہیں ○ تو اللہ کی رحمت کے نشانات دیکھو

كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	اِنَّ	بَعْدَ مَوْتِهَا	الْاَرْضَ	یُحْیِ	كَیْفَ
وہ	بیشک	اس کے مردہ ہونے کے بعد	زمین (کو)	وہ زندہ کرتا ہے	کس طرح

کہ وہ کس طرح زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک وہ

لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ

وَ	قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	هُوَ	وَ	الْمَوْتٰى	لَمُحْیِ
اور	قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	وہ	اور	مردوں (کو)	ضرور زندہ کرنے والا (ہے)

مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور

رحمتِ الٰہی کے آثار میں غور کرنے کی ہدایت

مصیبت آنے پر لوگوں کی ناشکری

1 ...... یعنی اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی رحمت یعنی بارش نازل ہونے پر مرتب ہونے والے نشانات دیکھو کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے، پھر اس سے سبزہ نکلتا ہے، سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں اور پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے جسمانی نظام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کر کے کس طرح خشک زمین کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے اور جس نے خشک زمین کو سرسبز کر دیا وہ بے شک مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر اس چیز پر قادر ہے جو اس کی قدرت کے تحت آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

دل کے مُردوں اور بہروں کی قبولِ نصیحت سے محرومی

لَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

مُصْفَرًّا	فَرَاَوْهُ	رِیْحًا	اَرْسَلْنَا	لَىِٕنْ
زرد	پھر وہ دیکھیں اس (کھیتی) کو	کوئی ہوا	ہم بھیجیں	ضرور اگر

اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى

الْمَوْتٰى (1)	لَا تُسْمِعُ	فَاِنَّكَ	لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾
مردوں (کو)	نہیں سنا سکتے	پس بیشک تم	(تو) ضرور اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگیں گے

تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے ○ پس بیشک تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے

وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

وَلَّوْا	اِذَا	الدُّعَآءَ	الصُّمَّ	لَا تُسْمِعُ	وَ
وہ پھر جائیں	جب	پکار	بہروں (کو)	نہیں سنا سکتے	اور

اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر

دل کے اندھوں کی حصولِ ہدایت سے محرومی اور اہلِ ایمان کا حال

مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ

الْعُمْیِ (2)	بِهٰدِ	اَنْتَ	مَاۤ	وَ	مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾
اندھوں (کو)	سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو	تم	نہ	اور	پیٹھ پھیرتے ہوئے

پھریں ○ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ

یُّؤْمِنُ	مَنْ	اِلَّا	تُسْمِعُ	اِنْ	عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ
ایمان لاتا ہے	(اسے) جو	مگر	تم سنا سکتے	نہیں	ان کی گمراہی سے

سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو تو تم اسی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر

(1) ...یہاں مُردوں سے مراد موت کا شکار ہونے والے لوگ نہیں بلکہ مردہ دل کفار مراد ہیں، انہیں مُردوں سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جیسے بے جان جسم وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتے اسی طرح مردہ دل کفار بھی اس سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتے۔ لہٰذا یہ آیت مُردوں کے نہ سننے پر بطورِ دلیل پیش کرنا درست نہیں، بکثرت احادیث سے مُردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لئے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے۔

(2) ...یہاں بھی اندھوں سے دل کے اندھے مراد ہیں۔

رکوع ۵ ، ۸

انسان کے مختلف احوال اور قدرتِ الٰہی

قرء حفص بضم الضاد و فتحها في الثلاثة لكن الضم مختار

بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

بِاٰيٰتِنَا (1)	فَهُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾	اَللّٰهُ	الَّذِيْ
ہماری آیتوں پر	پھر وہ	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اللہ (ہی ہے)	جس نے

ایمان لاتے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً

خَلَقَكُمْ	مِّنْ ضُعْفٍ (2)	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ	قُوَّةً (3)
پیدا کیا تمہیں	کمزور	پھر	اس نے بنائی (تمہارے لیے)	کمزوری کے بعد	قوت

تمہیں کمزور پیدا فرمایا پھر تمہیں کمزوری کے بعد قوت بخشی

ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَيْبَةً ؕ

ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ	ضُعْفًا	وَّ	شَيْبَةً
پھر	اس نے بنایا (تمہارے لیے)	قوت کے بعد	کمزوری	اور	بڑھاپا

پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾

يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَلِيْمُ	الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اور	وہی	بڑے علم والا	بڑی قدرت والا (ہے)

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہی علم والا، بڑی قدرت والا ہے ○

دنیا میں ٹھہرنے کے متعلق مجرموں کا قول

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬

وَ	يَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	يُقْسِمُ	الْمُجْرِمُوْنَ
اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	(اس دن) قسم کھائیں گے	مجرم

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے

(1)...... اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دل کے مردوں، بہروں اور اندھوں کو تو نہیں سنا سکتے البتہ آیاتِ الٰہیہ پر ایمان لانے والوں کو سنا سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن دل کا زندہ ہے اور وہ سن سکتا ہے۔

(2)...... اس سے انسان کی پیدائش اور بچپن کی حالت مراد ہے کیونکہ اس وقت اس کا جسم اور بدن کمزور ہوتا ہے۔

(3)...... کمزوری کے بعد قوت دینے سے جوانی کی حالت مراد ہے۔

مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ [2]	كَذٰلِكَ	غَیْرَ سَاعَةٍ [1]	مَا لَبِثُوْا
وہ پھیرے جاتے تھے	اسی طرح	ایک گھڑی کے سوا	(کہ دنیا یا قبر میں) وہ نہیں رہے

کہ وہ تو صرف ایک گھڑی ہی رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اوندھے جاتے تھے ○

مجرموں کے قول کی تردید

وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ الْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ

لَبِثْتُمْ	لَقَدْ	الْاِیْمَانَ	وَ	الْعِلْمَ [3]	اُوْتُوا	الَّذِیْنَ	قَالَ	وَ
تم رہے ہو	ضرور بیشک	ایمان	اور	علم	دیا گیا	وہ لوگ جنہیں	کہیں گے	اور

اور جنہیں علم اور ایمان دیا گیا وہ کہیں گے: بیشک اللہ کے لکھے ہوئے میں

فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى یَوْمِ الْبَعْثِ٘ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ

یَوْمُ الْبَعْثِ	فَهٰذَا	اِلٰى یَوْمِ الْبَعْثِ	فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ
مرنے کے بعد اٹھنے کا دن (ہے)	تو یہ	مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک	اللہ کے لکھے ہوئے میں

تم مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک رہے ہو تو یہ مرنے کے بعد اٹھنے کا دن ہے

بروزِ قیامت ظالموں کا معافی مانگنا بیکار ہے

وَ لٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	لَّا یَنْفَعُ	فَیَوْمَىٕذٍ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾	لٰكِنَّكُمْ	وَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	نفع نہ دے گا	تو اس دن	نہ جانتے تھے	لیکن تم	اور

لیکن تم نہ جانتے تھے ○ تو اس دن ظالموں کو

کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کا انجام

ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾	هُمْ	لَا	وَ	مَعْذِرَتُهُمْ	ظَلَمُوْا
ضرور بیشک	اور	رجوع کا مطالبہ کیا جائے گا	وہ (ان سے)	نہ	اور	ان کا معافی مانگنا	ظلم کیا

ان کا معافی مانگنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے رجوع کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا ○ اور بیشک

[1] ...... آخرت کو دیکھ کر مجرموں کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی، اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔

[2] ...... یعنی جیسے یہ لوگ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے، حق سے پھرتے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے۔

[3] ...... یہاں علم والوں سے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا فرشتے مراد ہیں۔

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَ لَىٕنْ

لَىٕنْ	وَ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (١)	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِلنَّاسِ	ضَرَبْنَا
ضرور اگر	اور	ہر (قسم کی) مثال	اس قرآن میں	لوگوں کے لئے	ہم نے بیان کی

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی اور اگر

جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

اِنْ	كَفَرُوْۤا	الَّذِیْنَ	لَّیَقُوْلَنَّ	جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ
نہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	(تو) ضرور کہیں گے	تم لاؤ ان کے پاس کوئی نشانی

تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو

اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝٥٨ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ

اللّٰهُ	یَطْبَعُ	كَذٰلِكَ	مُبْطِلُوْنَ ۝٥٨	اِلَّا	اَنْتُمْ
اللہ	مہر لگا دیتا ہے	اسی طرح	باطل والے	مگر	تم

نہیں مگر باطل پر ○ اسی طرح اللہ جاہلوں کے دلوں پر مہر

عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٥٩ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

وَعْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	فَاصْبِرْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٥٩	عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِیْنَ
اللہ کا وعدہ	بیشک	تو تم صبر کرو	علم نہیں رکھتے	ان لوگوں کے دلوں پر جو

لگا دیتا ہے ○ تو صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ

حَقٌّ وَّ لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ۝٦٠ ع

لَا یُوْقِنُوْنَ ۝٦٠	الَّذِیْنَ	لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ	وَّ	حَقٌّ
یقین نہیں کرتے	وہ لوگ جو	طیش پر نہ ابھاریں تمہیں	اور	حق (ہے)

سچا ہے اور یقین نہ کرنے والے تمہیں طیش پر نہ ابھاریں ○

(١)...... یعنی ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثال بیان فرما دی جس کی انہیں دین و دنیا میں حاجت ہے اور اس میں غور و فکر کرنے والا ہدایت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور مثالیں اس لئے بیان فرمائی گئیں کہ کافروں کو تنبیہ ہو اور انہیں عذاب سے ڈرانا اپنے کمال کو پہنچے، لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اس کا انکار کر دیا۔

رکوع: 04 | آیات: 34

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآن کی عظمت و شان

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّ رَحْمَةً

رَحْمَةً	وَّ	هُدًى	اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾	تِلْكَ	الٓمّٓ ﴿۱﴾
رحمت (ہیں)	اور	ہدایت	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	یہ	الٓمّٓ

الٓمّٓ ○ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ نیکوں کیلئے

نیک لوگوں کی صفات اور ان کا صلہ

لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳﴾ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

وَ	الزَّكٰوةَ	یُؤْتُوْنَ	وَ	الصَّلٰوةَ (2)	یُقِیْمُوْنَ	الَّذِیْنَ	لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳﴾ (1)
اور	زکوٰۃ	ادا کرتے ہیں	اور	نماز	قائم رکھتے ہیں	وہ لوگ جو	نیکوں کیلئے

ہدایت اور رحمت ہیں ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

مِّنْ رَّبِّهِمْ (3)	عَلٰى هُدًى	اُولٰٓىٕكَ	یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ
اپنے رب کی طرف سے	ہدایت پر (ہیں)	یہ لوگ	یقین رکھتے ہیں	وہ	آخرت پر	وہ

آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں

(1)...... قرآنِ مجید اگرچہ تمام انسانوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے البتہ یہاں نیک لوگوں کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ہدایت و رحمت سے یہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (2)...... نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور آخرت پر یقین رکھنا نیک لوگوں کے اوصاف ہیں، لہٰذا مبارک ہیں وہ بندے جو ان اوصاف کو اختیار کرکے حقیقی کامیابی پانے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔ (3)...... ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور جب تک وہ کسی کو ہدایت نہ دے تب تک کوئی ہدایت نہیں پاسکتا، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتا اور نیک اعمال کی توفیق مانگتا رہے۔

کامیاب لوگ

وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ

مَنْ	مِنَ النَّاسِ	وَ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾	هُمُ	اُولٰٓىٕكَ	وَ
(کوئی وہ ہے) جو	لوگوں میں سے	اور	کامیاب ہونے والے (ہیں)	وہی	یہ لوگ	اور

اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور کچھ لوگ

یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ﳓ وَّ

وَّ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	لِیُضِلَّ	لَهْوَ الْحَدِیْثِ (2)	یَّشْتَرِیْ (1)
اور	علم کے بغیر	اللہ کی راہ سے	تاکہ وہ گمراہ کردے	کھیل کی باتیں	خریدتا ہے

کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں اور

یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۶﴾ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۶﴾	لَهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	هُزُوًا	یَتَّخِذَهَا
جب	اور	ذلیل کرنے والا عذاب (ہے)	ان کے لیے	یہ لوگ	ہنسی مذاق	بنالے اسے

انہیں ہنسی مذاق بنالیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

كَاَنْ	مُسْتَكْبِرًا	وَلّٰى	اٰیٰتُنَا	عَلَیْهِ	تُتْلٰى
گویا کہ	تکبر کرتے ہوئے	(تو) وہ پھر جاتا ہے	ہماری آیتیں	اس پر	پڑھی جاتی ہیں

اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا پھر جاتا ہے جیسے

لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ

فَبَشِّرْهُ	وَقْرًا	فِیْۤ اُذُنَیْهِ	كَاَنَّ	لَّمْ یَسْمَعْهَا
تو خوشخبری دے دو اسے	بوجھ (ہے)	اس کے کانوں میں	گویا کہ	اس نے نہیں سنا ان (آیات) کو

اس نے ان (آیات) کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں بوجھ ہے تو اسے دردناک عذاب کی

(1)... یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی، یہ عجمی لوگوں کی قصے کہانیوں پر مشتمل کتابیں خریدتا اور قریش کو سنا کر کہا کرتا تھا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تمہیں عاد اور ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں تمہیں رستم، اسفند یار اور ایران کے شہنشاہوں کی کہانیاں سناتا ہوں۔ کچھ لوگ اُن کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآنِ پاک سننے سے رہ گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (2)... لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ اس میں بے مقصد و بے اصل اور جھوٹے قصے، کہانیاں، افسانے، جادو، ناجائز لطیفے اور گانا بجانا وغیرہ سب داخل ہے۔ اس قسم

باعمل مسلمانوں کا صلہ

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
دردناک عذاب کی	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

خوشخبری دے دو ۝ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ

لَهُمْ	جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقًّا	وَ
ان کے لیے	نعمتوں کے باغات (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اللہ کا وعدہ (ہے)	سچا	اور

ان کے لیے نعمتوں کے باغات ہیں ۝ ہمیشہ ان میں رہیں گے، (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور

قدرتِ الٰہی کی وسعتوں پر چار دلائل

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ

هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَیْرِ عَمَدٍ [1]
وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اس نے بنایا	آسمانوں (کو)	(ان) ستونوں کے بغیر

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ۝ اس نے آسمانوں کو ان ستونوں کے بغیر بنایا

تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ

تَرَوْنَهَا	وَ	اَلْقٰى	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ
جنہیں تم دیکھ سکو	اور	اس نے ڈال دیئے	زمین میں	(پہاڑوں کے) لنگر	کہ

جو تمہیں نظر آئیں اور زمین میں لنگر ڈال دیئے تاکہ

تَمِیْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ

تَمِیْدَ	بِكُمْ	وَ	بَثَّ	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ	وَ
حرکت (نہ) کرتی رہے	تمہارے ساتھ	اور	پھیلائے	اس میں	ہر (قسم کے) جانور	اور

زمین تمہیں لے کر ہلتی نہ رہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور

(پچھلے صفحے کا بقیہ) کے آلاتِ لھو و لعب کو بیچنا، خریدنا دونوں ممنوع ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ہر وہ بات جو اللہ کے راستے سے غافل کر کے ممنوعہ کام کی طرف لے جائے وہ لہو الحدیث ہے اور گانا بھی اسی قسم سے ہے۔ (تفسیر ثعلبی، لقمان، تحت الآیۃ: ۶، ۷/۳۱۰)

1 ... آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بنانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کوئی ستون ہے ہی نہیں اور تمہاری نظر خود اس چیز کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمانوں کے ستون تو ہیں لیکن وہ ایسے نہیں جنہیں تم دیکھ سکو اس لئے وہ گویا ایسا ہے جیسے ستونوں کے بغیر ہی بنا ہوا ہے۔

اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِیۡمٍ ﴿۱۰﴾

مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِیۡمٍ ﴿۱۰﴾	فِیۡهَا	فَاَنۡۢبَتۡنَا	مَآءً	مِنَ السَّمَآءِ	اَنۡزَلۡنَا
ہر نفیس (قسم کا) جوڑا	اس (زمین) میں	تو اگایا	پانی	آسمان سے	ہم نے اتارا

ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین میں ہر نفیس قسم کا جوڑا اگایا○

هٰذَا خَلۡقُ اللّٰهِ فَاَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیۡنَ

الَّذِیۡنَ	خَلَقَ	مَاذَا	فَاَرُوۡنِیۡ	خَلۡقُ اللّٰهِ	هٰذَا
انہوں نے جو	پیدا کیا	کیا	تو (اے مشرکو) دکھاؤ مجھے	اللہ کا بنایا ہوا (ہے)	یہ

یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے تو (اے مشرکو!) تم مجھے کوئی ایسی چیز دکھاؤ جو اللہ کے سوا

مِنۡ دُوۡنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۱﴾ ع وَ لَقَدۡ

لَقَدۡ	وَ	فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۱﴾	الظّٰلِمُوۡنَ	بَلِ	مِنۡ دُوۡنِهٖ
ضرور بیشک	اور	کھلی گمراہی میں (ہیں)	ظالم	بلکہ	اس کے سوا (تمہارے معبودوں)

اوروں نے بنائی ہو بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ○ اور بیشک

اٰتَیۡنَا لُقۡمٰنَ الۡحِكۡمَةَ اَنِ اشۡكُرۡ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنۡ یَّشۡكُرۡ

یَّشۡكُرۡ	مَنۡ	وَ	لِلّٰهِ	اشۡكُرۡ	اَنِ	الۡحِكۡمَةَ	لُقۡمٰنَ[1]	اٰتَیۡنَا
شکر کرتا ہے	جو	اور	اللہ کا	شکر ادا کر	کہ	حکمت	لقمان (کو)	ہم نے عطا کی

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو شکر ادا کرے

فَاِنَّمَا یَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	فَاِنَّ	كَفَرَ	مَنۡ	وَ	لِنَفۡسِهٖ[2]	یَشۡكُرُ	فَاِنَّمَا
اللہ	تو بیشک	ناشکری کی	جس نے	اور	اپنی ذات کے لیے	وہ شکر کرتا ہے	تو صرف

تو وہ اپنی ذات کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ

شرکین سے ایک سوال

حضرت لقمان کو عطائے حکمت اور شکر کی تاکید

شکر کا فائدہ اور اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی

ع ۱۰

(1)..... حضرت لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نبی ہونے میں اختلاف ہے، اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔ حکمت کا عام معنی عقل اور فہم و فراست ہے اور قرآن کریم میں اس کے علاوہ معانی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے علم، حلم و بردباری، نبوت اور رائے کی درستی۔ علماء نے اس کی بہت سی تعریفات بھی کی ہیں، ایک تعریف یہ ہے کہ حکمت وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ عقل میں رکھ دیتا ہے جس سے عقل ایسے روشن ہو جاتی ہے جیسے نگاہ روشن ہوتی ہے اور وہ دیکھی جانے والی چیز کو پالیتی ہے۔ اس کے حصول کا ایک عمدہ طریقہ علم پر عمل کرنا ہے۔ (2)..... یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کا فائدہ اور ناشکری کا وبال بندے کو ہی ہو گا اللہ تعالیٰ

حضرت لقمان کی بیٹے کو شرک سے بچنے کی نصیحت

غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ

غَنِیٌّ	حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	لُقْمٰنُ	لِابْنِهٖ	وَ
بے پرواہ	حمد کے لائق (ہے)	اور	(یاد کرو) جب	کہا	لقمان (نے)	اپنے بیٹے سے	اور

بے پرواہ ہے، حمد کے لائق ہے ○ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے

هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ

هُوَ	یَعِظُهٗ	یٰبُنَیَّ	لَا تُشْرِكْ	بِاللّٰهِ	اِنَّ	الشِّرْكَ
وہ	نصیحت کر رہا تھا اسے	اے میرے بیٹے	تم شریک نہ ٹھہرانا	اللہ کا	بیشک	شرک

فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا، بیشک شرک

اللہ تعالیٰ اور والدین کا شکر ادا کرنے کی تاکید

لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ

لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾	وَ	وَصَّیْنَا	الْاِنْسَانَ	بِوَالِدَیْهِ
یقیناً بڑا ظلم (ہے)	اور	ہم نے تاکید فرمائی	آدمی (کو)	اس کے ماں باپ کے بارے میں

یقیناً بڑا ظلم ہے ○ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ

حَمَلَتْهُ	اُمُّهٗ	وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ (۱)	وَّ
پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	کمزوری پر کمزوری (برداشت کرتے ہوئے)	اور

اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور

فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ

فِصٰلُهٗ	فِیْ عَامَیْنِ	اَنِ	اشْكُرْ	لِیْ	وَ	لِوَالِدَیْكَ (۲)
اس کا دودھ چھڑانا	دو سال میں (ہے)	کہ	شکر ادا کرو	میرا	اور	اپنے ماں باپ کا

اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

(بقیہ صفحہ کا حاشیہ) ان کے شکر اور ناشکری سے بے پرواہ ہے۔ (1)......ماں اپنی اولاد کیلئے تین ایسی مشقتیں برداشت کرتی ہے جو یقیناً باپ نہیں کرتا، کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے بچے کو دورانِ حمل پیٹ میں اٹھائے رکھنا، بچہ جننا اور پھر دودھ پلانا۔ اسی لئے ماں کو باپ پر تین درجے فضیلت حاصل ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی: میری اچھی خدمت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا ''تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا ''تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا ''تمہارا باپ۔ (صحیح بخاری، ۴/۹۳، الحدیث: ۵۹۷۱) (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ والدین کا مقام

شرک میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کی ہدایت

اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ

عَلٰۤى اَنْ	جَاهَدٰكَ	اِنْ	وَ	الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾	اِلَيَّ
(اس بات) پر کہ	وہ دونوں کوشش کریں تجھ پر	اگر	اور	لوٹنا (ہے)	میری ہی طرف

میری ہی طرف لوٹنا ہے ○ اور اگر وہ دونوں تجھ پر کوشش کریں کہ

تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ

عِلْمٌ (1)	بِهٖ	لَكَ	لَيْسَ	مَا	بِيْ	تُشْرِكَ
کوئی علم	اس کا	تجھے	نہیں ہے	(اسے) جو	میرے ساتھ	تو شریک ٹھہرائے

تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں

فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّ اتَّبِعْ

اتَّبِعْ	وَّ	مَعْرُوْفًا	فِي الدُّنْيَا	صَاحِبْهُمَا	وَ	فَلَا تُطِعْهُمَا (2)
پیروی کر	اور	اچھی طرح	دنیا میں	ساتھ دے ان کا	اور	تو تم بات نہ ماننا ان کی

تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور میری طرف

سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

مَرْجِعُكُمْ	اِلَيَّ	ثُمَّ	اِلَيَّ	اَنَابَ	مَنْ	سَبِيْلَ
تمہارا لوٹنا (ہے)	میری طرف	پھر	میری طرف	رجوع کیا	جس نے	(اس کے) راستے (کی)

رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل پھر میری ہی طرف تمہیں پھر کر آنا ہے

حضرت لقمان کی بیٹے کو نصیحتیں

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ

اِنَّهَاۤ	يٰبُنَيَّ	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾	بِمَا	فَاُنَبِّئُكُمْ
بیشک وہ (برائی)	اے میرے بیٹے	تم عمل کرتے تھے	جو	تو میں بتادوں گا تمہیں

تو میں تمہیں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ○ اے میرے بیٹے!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انتہائی بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ بندے کے والدین کا ذکر فرمایا اور ایک ساتھ دونوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا، اب اگر کوئی بد قسمت اپنے والدین کی خدمت نہ کرے اور انہیں تکلیفیں دے تو یہ اس کی بد نصیبی اور محرومی ہے۔ 1 ...اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شریک محال ہے، ہو ہی نہیں سکتا، لہٰذا جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا کہے گا تو وہ بے علمی ہی سے کہے گا۔ 2 ....والدین کی خدمت اگرچہ عظیم چیز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے معاملے میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کیا جائے گا اور اسی کی اطاعت کی جائے گی، لہٰذا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک

اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ

اِنْ	تَكُ	مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	فَتَكُنْ	فِیْ صَخْرَةٍ	اَوْ	فِی السَّمٰوٰتِ
اگر	ہو	رائی کے دانے کے برابر	پھر وہ ہو	پتھر کی چٹان میں	یا	آسمانوں میں

برائی اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں

اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

اَوْ	فِی الْاَرْضِ	یَاْتِ بِهَا(1)	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَطِیْفٌ	خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾
یا	زمین میں	لے آئے گا اسے	اللہ	بیشک	اللہ	ہر باریکی کا جاننے والا	خبردار (ہے)

یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ○

نماز، نیکی اور صبر سے متعلق نصیحت

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ

یٰبُنَیَّ	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	وَاْمُرْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَانْهَ
اے میرے بیٹے	قائم رکھ	نماز	اور حکم دے	اچھی بات کا	اور منع کر

اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	اصْبِرْ	عَلٰی	مَاۤ	اَصَابَكَ	اِنَّ	ذٰلِكَ
بری بات سے	اور	صبر کر	(اس) پر	جو	مصیبت آئے تجھے	بیشک	یہ

منع کر اور تجھے جو مصیبت آئے اس پر صبر کر، بیشک یہ

دوسروں کو حقیر نہ جاننے اور اکڑ کر نہ چلنے کی نصیحت

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾	وَ	لَا تُصَعِّرْ(2)	خَدَّكَ	لِلنَّاسِ	وَ
ہمت والے کاموں میں سے (ہے)	اور	ٹیڑھا نہ کر	اپنا رخسار	لوگوں سے (بات کرتے وقت)	اور

ہمت والے کاموں میں سے ہے ○ اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر اور

(بقیہ صفحہ حاشیہ) اور کفر کرنے کا حکم دیں تو ان کا یہ حکم نہیں مانا جائے گا، اسی طرح اگر وہ کسی فرض و واجب مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کو چھوڑنے کا کہیں یا داڑھی منڈانے یا کسی گناہ کا کہیں تو ان کا حکم ماننے کی اجازت نہیں۔ ❶..... اس آیت میں ہم سب کیلئے عبرت ہے کہ ہمارا معمولی سے معمولی عمل بھی بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور ہمیں اس کا حساب دینا ہوگا۔ ❷..... امیر و غریب کسی شخص کو حقیر نہیں جاننا چاہئے بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور اچھے انداز میں بات چیت کرنا چاہئے۔ غریبوں کو حقیر جان کر ان سے منہ موڑنا اور حقارت آمیز انداز میں گفتگو کرنا، اسی طرح امیروں کو نگاہِ حقارت سے دیکھنا سب تکبر

لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ

لَا یُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	مَرَحًا (1)	فِی الْاَرْضِ	لَا تَمْشِ
پسند نہیں کرتا	اللہ	بیشک	اکڑتے ہوئے	زمین میں	نہ چل

زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل، بیشک اللہ کو ہر اکڑنے والا،

درمیانی چال چلنے اور آواز پست رکھنے کی نصیحت

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ

اغْضُضْ	وَ	فِیْ مَشْیِكَ	اقْصِدْ	وَ	كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ (2)
پست رکھ	اور	اپنی چال میں	درمیانی صورت اختیار کر	اور	ہر اکڑنے والے تکبر کرنے والے (کو)

تکبر کرنے والا ناپسند ہے ○ اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی آواز

قدرت اور وحدانیت الٰہی پر دلالت کرنے والی نعمتیں

مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۠﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا

اَلَمْ تَرَوْا	لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ (3)	اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ	اِنَّ	مِنْ صَوْتِكَ
کیا تم نے نہ دیکھا	ضرور گدھے کی آواز (ہے)	آوازوں میں سب سے بری	بیشک	اپنی آواز

کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا

ع ۲ / ۸ / ۱۱

اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

مَا	وَ	فِی السَّمٰوٰتِ	مَّا	لَكُمْ	سَخَّرَ	اللّٰهَ	اَنَّ
جو	اور	آسمانوں میں	(ان چیزوں کو) جو	تمہارے لیے	کام میں لگا رکھا ہے	اللہ (نے)	کہ

کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کو

اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑنے والوں کا حال

فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ

وَ	بَاطِنَةً	وَّ	ظَاهِرَةً	نِعَمَهٗ	عَلَیْكُمْ	اَسْبَغَ	وَ	فِی الْاَرْضِ
اور	باطنی	اور	ظاہری	اپنی نعمتیں	تم پر	اس نے پوری کردیں	اور	زمین میں (ہیں)

اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کردیں اور

(بچھلے صفحے کا حاشیہ) کی علامات ہیں، ان سے ہر ایک کو بچنا چاہئے۔ ❶..... اکڑ کر چلنا انتہائی مذموم ہے۔ حدیث پاک میں ہے "جو آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور اکڑ کر چلتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ (مسند امام احمد، ۲/۴۶۱، الحدیث: ۶۰۰۲) ❷..... اندرونی عظمت پر اکڑنا فخر ہے جیسے علم، حسن، نسب وغیرہ اور بیرونی عظمت پر اکڑنا اختیال ہے جیسے مال، جائیداد، لشکر، نوکر چاکر وغیرہ۔ ❸ ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرکے اور چلا چلا کر گفتگو کرنا ایک ناپسندیدہ فعل ہے اور اس کی مذمت کے لئے اسے گدھے کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

بے دلیل بحث کرنے والوں کی اندھی تقلید

مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُّجَادِلُ	فِي اللّٰهِ[1]	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَّ
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور

کچھ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ (انہیں) نہ علم ہے اور نہ

لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٢٠ وَ اِذَا قِيْلَ

لَا	هُدًى	وَّ	لَا	كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٢٠	وَ	اِذَا	قِيْلَ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت، عقل (ہے)	اور	نہ	کوئی روشن کتاب	اور	جب	کہا جائے

عقل اور نہ کوئی روشن کتاب ○ اور جب ان سے کہا جائے

لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ

لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ
ان سے	تم پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا	اللہ (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بلکہ

کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ

نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ

نَتَّبِعُ	مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ	اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ	كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ
ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جس پر ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	شیطان بلا رہا ہو انہیں

ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ شیطان ان کو

مخلص اور نیک مومن کو بشارت

اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٢١ وَ مَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٢١	وَ	مَنْ	يُّسْلِمْ	وَجْهَهٗۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَ
عذابِ دوزخ کی طرف	اور	جو	جھکا دے	اپنا منہ	اللہ کی طرف	اور

عذابِ دوزخ کی طرف بلا رہا ہو ○ تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے اور

[1] ...... یہ آیت ان کفار کی مذمت میں نازل ہوئی جو بے علم اور جاہل ہونے کے باوجود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ذات و صفاتِ الٰہی کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔ فی زمانہ میڈیا پر لوگوں نے سیاست و ریاست کے ہر مسئلے پر کلام کرنے کو اپنا حق سمجھنے کی طرح دین، اسلام، قرآن، ایمان، آخرت اور خدا کے بارے میں بھی بغیر علم و مطالعہ و سمجھ کے کلام کر لینے کو آسان سمجھ لیا ہے۔ یہ بہت خطرناک روش ہے۔ سیاست وغیرہ میں لوگ مختلف نکتہ ہائے نظر رکھ سکتے ہیں لیکن عقائد اور دین کا معاملہ ایسا نہیں ہے، وہاں متعین طور پر وہی عقیدہ رکھنا فرض ہے جو قرآن و حدیث میں آیا ہے اور جسے امتِ مسلمہ کی

هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

هُوَ	مُحْسِنٌ (۱)	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ	بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى	وَ	اِلَى اللّٰهِ
وہ	نیکی کرنے والا (ہو)	تو بیشک	اس نے تھام لیا	مضبوط سہارے کو	اور	اللہ ہی کی طرف (ہے)

وہ نیک ہو تو بیشک اس نے مضبوط سہارا تھام لیا اور سب کاموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَلَا يَحْزُنْكَ	كُفْرُهٗ
تمام کاموں کا انجام	اور	جس نے	کفر کیا	تو غمگین نہ کرے تجھے	اس کا کفر

اللہ ہی کی طرف ہے ○ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔

اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ

اِلَیْنَا	مَرْجِعُهُمْ	فَنُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا
ہماری ہی طرف	انہیں پھرنا (ہے)	تو ہم بتادیں گے انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے

انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے تو ہم انہیں بتادیں گے جو انہوں نے کیا ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِیْلًا

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾	نُمَتِّعُهُمْ	قَلِیْلًا
بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی (بات) کو	ہم فائدہ اٹھانے دیں گے انہیں	کچھ

بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○ ہم انہیں کچھ فائدہ اٹھانے دیں گے

ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۲۴﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

ثُمَّ	نَضْطَرُّهُمْ	اِلٰى عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۲۴﴾	وَ	لَئِنْ	سَاَلْتَهُمْ
پھر	مجبور کریں گے انہیں	سخت عذاب کی طرف	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے

پھر انہیں سخت عذاب کی طرف مجبور کریں گے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو

کافروں سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

خالقِ کائنات سے متعلق مشرکین کا اقرار

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اکثریت نے اپنایا ہے۔

1 آخرت میں اچھی جزا پانے کے لئے صحیح ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، لہٰذا جو ایمان والا نہیں اس کا کوئی بھی عمل صالح نہیں اور جو صحیح ایمان لانے کے بعد نیک عمل نہیں کررہا وہ خود کو خطرے پر پیش کررہا ہے کیونکہ برے اعمال اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان

ایک مثال کے ذریعے عظمتِ الٰہی کی وضاحت

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُؕ-قُلِ

مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلِ
کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو

کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے: ''اللہ نے ''تم فرماؤ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِؕ-بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ(۲۵) لِلّٰهِ مَا

الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ(۲۵)	لِلّٰهِ	مَا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اللہ ہی کا ہے جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ(۲۶) وَ لَوْ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِیُّ	الْحَمِیْدُ(۲۶)	وَ	لَوْ
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	بیشک	اللہ	وہی	بے پرواہ	تعریف کے لائق (ہے)	اور	اگر

آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک اللہ ہی بے نیاز، تعریف کے لائق ہے ○ اور

اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ

اَنَّ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مِنْ شَجَرَةٍ	اَقْلَامٌ[1]	وَّ	الْبَحْرُ
یہ کہ	جتنے	زمین میں (ہیں)	درخت	(وہ بن جاتے) قلمیں	اور	سمندر (ان کی سیاہی)

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جاتے اور سمندر (ان کی سیاہی، پھر)

یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِؕ

یَمُدُّهٗ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	سَبْعَةُ اَبْحُرٍ	مَّا نَفِدَتْ	كَلِمٰتُ اللّٰهِ
(پھر) مزید بڑھادیتے اس (پہلی سیاہی) کو	اس کے بعد	سات سمندر	(تو بھی) ختم نہ ہوتیں	اللہ کی باتیں

اس کے بعد اس (پہلی سیاہی) کو سات سمندر مزید بڑھادیتے تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوتیں

[1] ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک مثال کے ذریعے اپنی عظمت بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ساری زمین میں موجود تمام درختوں کو قلمیں بنادیا جائے جو کھربوں سے بھی کھربوں گنا زیادہ ہوں گی اور لکھنے کے لئے سمندر بلکہ سات سمندروں کو سیاہی بنالیا جائے اور ان قلموں اور سیاہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت مثلاً علم، قدرت، صفات کو لکھا جائے تو سارے قلم اور سمندر ختم ہوجائیں لیکن عظمتِ الٰہی کے کلمات ختم نہ ہوں کیونکہ سمندر سات ہوں یا کروڑوں، جتنے بھی ہوں بہر حال وہ محدود ہیں اور ان کی کوئی نہ کوئی انتہاء ہے جبکہ عظمتِ الٰہی کی کوئی انتہاء نہیں، تو متناہی چیز غیر متناہی کا احاطہ کرہی نہیں سکتی۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا

لَا	وَ	خَلْقُكُمْ	مَا	حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾	عَزِیْزٌ	اللّٰهَ	اِنَّ
نہیں	اور	تمہیں پیدا کرنا	نہیں	حکمت والا (ہے)	عزت والا	اللہ	بیشک

بیشک اللہ عزت والا، حکمت والا ہے O تم سب کا پیدا کرنا اور

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾

بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾	سَمِیْعٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ (1)	اِلَّا	بَعْثُكُمْ
جاننے والا (ہے)	سننے والا	اللہ	بیشک	ایک جان جیسا	مگر	تمہیں (قیامت میں) اٹھانا

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا، بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے O

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ

وَ	فِی النَّهَارِ	الَّیْلَ	یُوْلِجُ	اللّٰهَ	اَنَّ	اَلَمْ تَرَ
اور	دن میں	رات (کو)	داخل کر دیتا ہے	اللہ	کہ	کیا تم نے نہ دیکھا

اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور

یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ٘

الْقَمَرَ	وَ	الشَّمْسَ	سَخَّرَ	وَ	فِی الَّیْلِ	النَّهَارَ	یُوْلِجُ
چاند (کو)	اور	سورج	اس نے کام میں لگا دیا	اور	رات میں	دن (کو)	داخل کر دیتا ہے

دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا،

كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	اللّٰهَ	اَنَّ	وَّ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى (2)	یَّجْرِیْ	كُلٌّ
تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	اللہ	یہ کہ	اور	ایک مقررہ مدت تک	چلتا ہے	ہر ایک

ہر ایک ایک مقررہ مدت تک چلتا ہے اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے

بروزِ قیامت دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کا بیان

وحدانیتِ باری تعالیٰ کے آفاقی دلائل کی طرف اشارہ

(1) ...اس آیت میں کفارِ مکہ سے فرمایا گیا کہ تم سب کو پیدا کرنا اور بروزِ قیامت دوبارہ زندہ کرکے اٹھانا اللہ تعالیٰ کیلئے ایک جان کو پیدا کرنے کے برابر ہے۔

(2) ...مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے یا یہ مراد ہے کہ سورج اور چاند اپنے اپنے معین اوقات تک چلتے ہیں جیسے سورج سال کے آخر تک اور چاند مہینے کے آخر تک چلتا ہے۔

خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا

خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّ	مَا
خبردار (ہے)	یہ	(اس) لئے ہے کہ	اللّٰہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ	جن کی

خبردار ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ اللّٰہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهِ	الْبَاطِلُ [1]	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْعَلِيُّ
وہ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	(وہ سب) باطل (ہیں)	اور	یہ کہ	اللّٰہ	وہی	بلندی والا

لوگ پوجتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ کہ اللّٰہ ہی بلندی والا،

الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ

الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	الْفُلْكَ	تَجْرِيْ	فِي الْبَحْرِ	بِنِعْمَتِ اللّٰهِ
بڑائی والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	کشتی	چلتی ہے	دریا میں	اللّٰہ کے فضل سے

بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ دریا میں کشتی اللّٰہ کے فضل سے چلتی ہے

لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

لِيُرِيَكُمْ	مِّنْ اٰيٰتِهٖ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ
تاکہ وہ دکھائے تمہیں	اپنی کچھ نشانیاں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے بیشک اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے،

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾	وَ	اِذَا	غَشِيَهُمْ	مَّوْجٌ
ہر بڑے صبر کرنے والے بڑے شکر گزار کیلئے	اور	جب	ڈھانپ لیتی ہے انہیں	کوئی موج

بڑے شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور جب پہاڑوں جیسی کوئی موج ان پر

[1] ...اللّٰہ تعالیٰ نے لفظ ”مَا“ ذکر فرمایا ہے اور یہ عربی زبان میں بے عقل چیزوں کے لئے آتا ہے تو آیت کا مطلب یہ ہوا کہ جن پتھروں اور درختوں وغیرہ بے جان چیزوں کو لوگ پوجتے ہیں وہ باطل ہیں لہٰذا بعض کفار اگرچہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پوجتے ہیں تو ان کی پوجا باطل ہے مگر ان بزرگوں کو باطل نہیں کہا جاسکتا، وہ بالکل حق ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور قیامت سے ڈرنے کا حکم

كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬

كَالظُّلَلِ	دَعَوُا	اللّٰهَ (1)	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ
پہاڑوں جیسی	(تو) وہ پکارتے ہیں	اللہ (کو)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لیے	دین

آپڑتی ہے تو اللہ ہی پر اعتقاد رکھتے ہوئے اسے پکارتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ

فَلَمَّا	نَجّٰىهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	فَمِنْهُمْ	مُّقْتَصِدٌ
پھر جب	(اللہ) بچالاتا ہے انہیں	خشکی کی طرف	تو ان میں کوئی	اعتدال پر رہنے والا (ہوتا ہے)

پھر جب (اللہ) انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو ان میں کوئی (ہی) اعتدال پر رہتا ہے

وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

وَ	مَا یَجْحَدُ	بِاٰیٰتِنَاۤ	اِلَّا	كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ
اور	انکار نہیں کرے گا	ہماری آیتوں کا	مگر	ہر بڑا بے وفا، ناشکرا	اے	لوگو

اور ہماری آیتوں کا انکار صرف ہر بڑا بے وفا، ناشکرا ہی کرے گا○ اے لوگو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ

اتَّقُوْا	رَبَّكُمْ	وَ	اخْشَوْا	یَوْمًا	لَّا یَجْزِیْ	وَالِدٌ
ڈرو	اپنے رب (سے)	اور	خوف کرو	(اس) دن (کا جس میں)	کام نہ آئے گا	کوئی والد

اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے

عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ

عَنْ وَّلَدِهٖ (2)	وَ	لَا	مَوْلُوْدٌ	هُوَ	جَازٍ	عَنْ وَّالِدِهٖ
اپنی اولاد سے (کے)	اور	نہ	کوئی بچہ	وہ	کچھ نفع دینے والا (ہوگا)	اپنے والد سے (کو)

کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا

1..... صرف مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور آرام میں بھول جانا کافروں کا عمل ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو بچنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔

2..... قیامت کے دن عقیدے کی درستی کے بغیر نہ باپ اپنی اولاد کو، نہ اولاد اپنے باپ کو بلکہ کوئی بھی کسی کو نفع نہ دے سکے گا، ہاں عقیدہ درست ہو تو نیک دوست، نیک والدین، نیک اولاد سب کی طرف سے فائدہ متوقع ہے۔

شَیْــٴًـاؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاٙ وَ

شَیْــٴًـا	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	وَ
کچھ	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	دنیا کی زندگی	اور

ہوگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور

لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

لَا یَغُرَّنَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ (۱)
ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے تمہیں	اللہ (کے علم) پر	بڑا دھوکا دینے والا	بیشک	اللہ	اسی کے پاس (ہے)

ہرگز بڑا دھوکا دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے○ بیشک قیامت کا علم

عِلْمُ السَّاعَةِۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِؕ

عِلْمُ السَّاعَةِ	وَ	یُنَزِّلُ	الْغَیْثَ	وَ	یَعْلَمُ	مَا	فِی الْاَرْحَامِ
قیامت کا علم	اور	وہ اتارتا ہے	بارش	اور	جانتا ہے	جو کچھ	ماؤں کے پیٹوں میں (ہے)

اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے

وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًاؕ وَ مَا تَدْرِیْ

وَ	مَا تَدْرِیْ	نَفْسٌ	مَّا ذَا	تَكْسِبُ	غَدًا	وَ	مَا تَدْرِیْ
اور	نہیں جانتی	کوئی جان	کیا	وہ کمائے گی	کل	اور	نہیں جانتی

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص

نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾

نَفْسٌ	بِاَیِّ اَرْضٍ	تَمُوْتُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾
کوئی جان	کس زمین میں	وہ مرے گی	بیشک	اللہ	علم والا	خبردار (ہے)

نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ علم والا، خبردار ہے○

پانچ امورِ غیبیہ کا بیان

(۱)...... قیامت کا علم، بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے، بندہ کل کیا کرے گا اور وہ کہاں مرے گا، ان پانچوں امور کے بارے میں ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بطورِ معجزہ اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو بطورِ کرامت ان امور کی خبریں عطا ہوتی ہیں اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے، لہٰذا اس آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا اور اس کے یہ معنی مراد لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا، محض غلط اور بیسیوں احادیث و آیات و واقعاتِ بزرگانِ دین کے خلاف ہے۔

آیات:30 | رکوع: 03

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن یقینی طور پر اللہ کا کلام ہے

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	لَا	رَيْبَ	فِيْهِ
الٓمّٓ	کتاب کا اتارنا	نہیں	کوئی شک	اس میں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ کتاب کا اتارنا بیشک

قرآن پر اعتراض کا جواب اور نزولِ قرآن کا مقصد

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ[1]
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو

پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے ﴿۲﴾ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس نبی نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

بَلْ	هُوَ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ	لِتُنْذِرَ	قَوْمًا
(ایسا ہرگز نہیں) بلکہ	وہی	حق (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	تاکہ تم ڈر سناؤ	(ان) لوگوں (کو)

بلکہ یہی تمہارے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ڈر سناؤ

[1]...... جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قرآنِ پاک لے کر نازل ہوئے تو کفارِ قریش نے اس کا انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ یہ کتاب محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پاس سے بنالی ہے، اس پر اللّٰه تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ کیا مشرکین یہ کہتے ہیں کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اس لئے نازل ہوا تاکہ جن لوگوں کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا آپ انہیں اس امید پر عذابِ الٰہی سے ڈرائیں کہ وہ گمراہی سے نجات پاجائیں۔

مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ③

مَّاۤ اَتٰىهُمْ (1)	مِّنْ نَّذِیْرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ③
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا	تم سے پہلے	تاکہ وہ	ہدایت پائیں

جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا اس امید پر (ڈراؤ) کہ وہ ہدایت پائیں○

اوصافِ باری تعالیٰ اور کفار کو تنبیہ

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ

اَللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
اللّٰہ (وہی ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

اللّٰہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے

مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

مَا	بَیْنَهُمَا	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوٰى
جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا

سب کچھ چھ دن میں بنایا پھر عرش پر

عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا

عَلَى الْعَرْشِ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا
عرش پر	نہیں	تمہارے لیے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ

استواء فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اس کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں اور نہ

ہر کام کی تدبیر فرمانے اور بارگاہِ الٰہی میں اعمال کی پیشی کا بیان

شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ④ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ

شَفِیْعٍ (2)	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ④	یُدَبِّرُ	الْاَمْرَ
کوئی سفارش کرنے والا	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	وہ تدبیر فرماتا ہے	ہر کام (کی)

کوئی سفارش کرنے والا ہے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟○ وہ آسمان سے زمین تک

1 ... ان لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں۔ اہلِ عرب کے لئے اس زمانے کی مدت حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک تھی اور دیگر لوگوں کے لئے وہ زمانہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔ 2 ... یہاں کفار سے فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تمہیں کوئی مددگار ملے گا، نہ کوئی سفارشی، تو کیا تم اللّٰہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نصیحت قبول نہیں کرتے۔

مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ

مِنَ السَّمَآءِ	اِلَى الْاَرْضِ	ثُمَّ	يَعْرُجُ	اِلَيْهِ	فِيْ يَوْمٍ[1]
آسمان سے	زمین تک	پھر	(ہر کام) بلند ہوگا (لوٹے گا)	اسی کی طرف	(اس) دن میں

(ہر) کام کی تدبیر فرماتا ہے پھر (ہر کام) اُس دن میں اسی کی طرف رجوع کرے گا

كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵ ذٰلِكَ

كَانَ	مِقْدَارُهٗۤ	اَلْفَ سَنَةٍ	مِّمَّا	تَعُدُّوْنَ ۝۵	ذٰلِكَ
ہے	اس کی مقدار	ایک ہزار سال	(اس) سے جو	تم گنتے ہو	یہ (ہے اللہ)

جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار سال ہے ○ یہ ہے (اللہ)

اللہ تعالیٰ کی تین صفات

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶ الَّذِيْۤ اَحْسَنَ

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ[2]	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ۝۶	الَّذِيْۤ	اَحْسَنَ
ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا	عزت والا	رحمت والا	جس نے	بہت اچھا بنایا

ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا، عزت والا، رحمت والا ○ وہ جس نے

تخلیقِ انسان کی ابتداء اور مختلف مراحل کا بیان

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷

كُلَّ شَيْءٍ	خَلَقَهٗ	وَ	بَدَاَ	خَلْقَ الْاِنْسَانِ	مِنْ طِيْنٍ ۝۷
ہر چیز (کو)	جسے اس نے پیدا کیا	اور	اس نے ابتدا کی	انسان کی پیدائش (کی)	مٹی سے

جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی ○

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸ ثُمَّ

ثُمَّ	جَعَلَ	نَسْلَهٗ	مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸	ثُمَّ
پھر	اس نے بنائی	اس (انسان) کی نسل	ایک بے قدر پانی کے خلاصہ (یعنی نطفہ) سے	پھر

پھر اس کی نسل ایک بے قدر پانی کے خلاصے سے بنائی ○ پھر

1 ..... اس سے مراد قیامت کا دن ہے، اس کی درازی سے متعلق قرآنِ مجید میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں (1) یہ ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ (2) پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ ان میں تطبیق یہ ہے کہ بعض کافروں کے لئے اس دن کی درازی شدت کے اعتبار سے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ 2 ..... "عالمُ الغیب" اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے، مخلوق میں کسی کو بھی عالم الغیب کہنا جائز نہیں حتّٰی کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی "عالمُ الغیب" نہیں کہہ سکتے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے زیادہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب عطا فرمایا ہے۔

سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ

سَوّٰىهُ	وَ	نَفَخَ	فِيْهِ	مِنْ رُّوْحِهٖ	وَ	جَعَلَ	لَكُمُ
ٹھیک بنایا اُسے	اور	پھونکی	اس میں	اپنی طرف کی روح	اور	بنائے	تمہارے لیے

اسے ٹھیک بنایا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور تمہارے کان

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹

السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْـِٕدَةَ	قَلِيْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ۝۹
کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت تھوڑا	تم شکر ادا کرتے ہو

اور آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو ○

وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا

وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا	ضَلَلْنَا	فِي الْاَرْضِ	ءَاِنَّا
اور	(منکرینِ آخرت نے) کہا	کیا جب	ہم گم ہو جائیں گے	زمین میں	کیا بیشک ہم

اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم مٹی میں گم ہو جائیں گے تو کیا

لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰

لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ	بَلْ	هُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ	كٰفِرُوْنَ ۝۱۰
ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	بلکہ	وہ	اپنے رب کی ملاقات کا	انکار کرنے والے (ہیں)

پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟ بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں ○

قیامت سے متعلق منکرین کا ایک شبہ اور اس کا جواب

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ

قُلْ	يَتَوَفّٰىكُمْ	مَّلَكُ الْمَوْتِ[1]	الَّذِيْ	وُكِّلَ	بِكُمْ	ثُمَّ
تم کہو	موت دیتا ہے تمہیں	موت کا فرشتہ	جو	مقرر کیا گیا ہے	تم پر	پھر

تم فرماؤ: تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے پھر

[1]..... اس فرشتہ کا نام حضرت عزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں، اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے اور جس کی موت کا وقت آجائے، بلا تاخیر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ

اَلْمُجْرِمُوْنَ	اِذِ	تَرٰۤى	لَوْ	وَ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾	اِلٰى رَبِّكُمْ
مجرم	جب	تم دیکھتے	اگر	اور	تمہیں لوٹایا جائے گا	تمہارے رب کی طرف

تم اپنے رب کی طرف واپس کئے جاؤ گے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب مجرم

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ

وَ	اَبْصَرْنَا	رَبَّنَاۤ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	رُءُوْسِهِمْ	نَاكِسُوْا
اور	ہم نے دیکھا	اے ہمارے رب	اپنے رب کے پاس	اپنے سر	نیچے جھکائے ہوئے (ہوں گے)

اپنے رب کے پاس اپنے سروں کو نیچے جھکائے ہوں گے (اور کہتے ہوں گے:) اے ہمارے رب! ہم نے دیکھا اور

سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾(1)	اِنَّا	صَالِحًا	نَعْمَلْ	فَارْجِعْنَا	سَمِعْنَا
یقین کرنے والے (ہیں)	بیشک ہم	نیک	ہم عمل کریں گے	پس تو واپس بھیج دے ہمیں	ہم نے سنا

سنا تو ہمیں واپس بھیج دے تاکہ نیک کام کریں، بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں ○

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	هُدٰىهَا(2)	كُلَّ نَفْسٍ	لَاٰتَيْنَا	شِئْنَا	لَوْ	وَ
لیکن	اور	اس کی ہدایت	ہر جان (کو)	(تو) ضرور دیدیتے	ہم چاہتے	اگر	اور

اور اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو اس کی ہدایت دیدیتے مگر

حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ	جَهَنَّمَ	لَاَمْلَئَنَّ	مِنِّیْ	اَلْقَوْلُ	حَقَّ
جنوں اور انسانوں سے	جہنم	میں ضرور بھر دوں گا	میری طرف سے	بات	طے ہوچکی

میری یہ بات طے ہوچکی ہے کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے

(1) قیامت کے دن کفار اس بات کا اعتراف کرلیں گے کہ وہ دنیا میں کفر و باطل پر تھے، لیکن اس وقت یہ اعتراف انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ وہ امورِ غیبیہ کا مشاہدہ کرچکے ہوں گے جبکہ ایمان وہ معتبر ہے جو بن دیکھے اور غیب پر ہو۔

(2) ارشاد فرمایا کہ اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو ایمان کی ہدایت اور توفیق دیدیتے لیکن ہم نے ایسا نہ کیا، کیونکہ دنیا امتحان کا گھر ہے اور یہاں جس نے ہدایت یا گمراہی اختیار کرنی ہے اپنے اختیار سے کرنی ہے۔

عذابِ کفار ان کے اپنے اعمال کا بدلہ ہے

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾	فَذُوْقُوْا	بِمَا	نَسِیْتُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا
سب (سے)	تو چکھو	(اس کا) بدلہ کہ	تم نے بھلا دیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)

بھر دوں گا○ تو اب چکھو اس بات کا بدلہ کہ تم نے اپنے اس دن کی حاضری کو بھلا دیا تھا،

اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا

اِنَّا	نَسِیْنٰكُمْ [1]	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْخُلْدِ	بِمَا
بیشک	ہم نے چھوڑ دیا تمہیں	اور	چکھو	ہمیشہ کا عذاب	(اس کے) بدلے جو

بیشک ہم نے تمہیں چھوڑ دیا اور اپنے اعمال کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب کا

قرآن پر ایمان لانے والوں کے اوصاف

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِنَّمَا	یُؤْمِنُ	بِاٰیٰتِنَا	الَّذِیْنَ	اِذَا
تم عمل کرتے تھے	صرف	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	وہ لوگ جو	جب

مزہ چکھو○ ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان آیتوں کے ذریعے

ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا

ذُكِّرُوْا	بِهَا	خَرُّوْا	سُجَّدًا [2]	وَّ	سَبَّحُوْا
انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان (آیتوں) کے ذریعے	(تو) وہ گر جاتے ہیں	سجدہ (میں)	اور	پاکی بیان کرتے ہیں

ان آیتوں کے ذریعے انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدۃ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	هُمْ	لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾	تَتَجَافٰی	جُنُوْبُهُمْ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	وہ	تکبر نہیں کرتے	جدا رہتی ہیں	ان کی کروٹیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے○ ان کی کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے

1 ...... اللہ تعالیٰ بھول سے پاک ہے، یہاں اس کا معنی یہ ہے کہ بیشک ہم نے تمہیں عذاب میں چھوڑ دیا، اب تمہاری طرف کوئی نظرِ رحمت نہ ہوگی۔

2 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر "سجدۂ تلاوت" کرنا واجب ہے۔

عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ

وَّ	طَمَعًا	وَّ	خَوْفًا	رَبَّهُمْ	یَدْعُوْنَ	عَنِ الْمَضَاجِعِ (1)
اور	امید کرتے ہوئے	اور	ڈرتے ہوئے	اپنے رب (کو)	وہ پکارتے ہیں	خوابگاہوں سے

جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ

مَّآ	نَفْسٌ	فَلَا تَعْلَمُ	یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾	رَزَقْنٰهُمْ	مِمَّا
جو	کوئی جان	تو نہیں جانتی	وہ خرچ کرتے ہیں	ہم نے رزق دیا انہیں	(اس میں) سے جو

ہمارے دیئے ہوئے میں سے خیرات کرتے ہیں ○ تو کسی جان کو معلوم نہیں

جنتی نعمتیں آدمی کے تصور سے باہر ہیں

اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ٘ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾	بِمَا	جَزَآءًۢ	مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ	لَهُمْ	اُخْفِیَ (2)
وہ عمل کرتے تھے	(اس) کا جو	بدلہ	آنکھوں کی ٹھنڈک	ان کیلئے	چھپا رکھی گئی

وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا رکھی ہے ○

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾	فَاسِقًا	كَانَ	كَمَنْ	مُؤْمِنًا	كَانَ	اَفَمَنْ
وہ برابر نہیں ہیں	نافرمان	ہے	(وہ ہو جائے گا اس) جیسا جو	ایمان والا	ہے	تو کیا جو

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے؟ یہ برابر نہیں ہیں ○

مومن اور کافر برابر نہیں

وقف غفران

اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

فَلَهُمْ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اَمَّا
تو ان کے لیے	نیک، اچھے	انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بہرحال

بہر حال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے

نیک مسلمانوں کا ٹھکانا

(1)...... ایمان والے رات کے وقت نوافل پڑھنے کے لئے نرم و گداز بستروں کی راحت کو چھوڑ کر اٹھتے ہیں اور ذکر و عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(2)...... جنت کی نعمتیں آدمی کے تصور سے بڑھ کر ہیں، اللہ تعالٰی نے ایمان والوں کے لئے نیک اعمال کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے کسی جان کو اس کا تفصیلی علم نہیں۔ حدیثِ قدسی میں ہے "اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خطرہ گزرا۔" (بخاری، ۲/۳۹۱، الحدیث: ۳۲۴۴)

نافرمانوں کا ٹھکانہ

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى	نُزُلًا	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	اَمَّا
رہنے کے باغات (ہیں)	مہمانی (کے طور پر)	(اس کے) بدلے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	بہرحال

ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ

الَّذِیْنَ	فَسَقُوْا	فَمَاْوٰىهُمُ	النَّارُ	كُلَّمَاۤ	اَرَادُوْۤا	اَنْ
وہ لوگ جنہوں نے	نافرمانی کی	تو ان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	جب کبھی	وہ ارادہ کریں گے	کہ

وہ جو نافرمان ہوئے تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے، جب کبھی اس میں سے

یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ

یَّخْرُجُوْا	مِنْهَاۤ	اُعِیْدُوْا	فِیْهَا	وَ	قِیْلَ	لَهُمْ
نکل جائیں	اس (آگ) سے	(تو) انہیں پھیر دیا جائے گا	اس میں	اور	کہا جائے گا	ان سے

نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا:

کفار کو دنیاوی عذاب میں مبتلا کئے جانے کی خبر

ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ

ذُوْقُوْا	عَذَابَ النَّارِ	الَّذِیْ	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	لَنُذِیْقَنَّهُمْ
چکھو	آگ کا عذاب	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے	اور	ضرور ہم چکھائیں گے انہیں

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور ضرور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى	دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (1)	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾
قریب کا کچھ عذاب	بڑے عذاب سے پہلے	(جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ وہ لوگ	باز آجائیں گے

قریب کا عذاب چکھائیں گے (جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ یہ لوگ باز آجائیں گے ○

(1) ...بڑے عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہے اور قریب کے عذاب سے مراد دنیا کے مصائب، آفات اور بیماریاں ہیں جن میں بندوں کو اس لئے مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ توبہ کرلیں۔ کفارِ مکہ کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا کہ وہ امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے، سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں، مردار اور کتے تک کھاگئے اور غزوۂ بدر میں قتل اور گرفتار بھی ہوئے۔

آیاتِ الٰہی سے اعراض کرنا بہت بڑا ظلم ہے

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ

ثُمَّ	بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ	ذُكِّرَ	مِمَّنْ	اَظْلَمُ	مَنْ	وَ
پھر	اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	نصیحت کی جائے	(اس) سے جسے	زیادہ ظالم	کون	اور

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے پھر (بھی)

ع ١٥ / ٢

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تورات کا بیان

اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾	مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ	اِنَّا	عَنْهَا	اَعْرَضَ
ضرور بیشک	اور	انتقام لینے والے (ہیں)	مجرموں سے	بیشک ہم	ان سے	وہ منہ پھیر لے

وہ ان سے منہ پھیر لے۔ بیشک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں ○ اور بیشک

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىِٕهٖ وَ

وَ	مِّنْ لِّقَآىِٕهٖ (1)	فِیْ مِرْیَةٍ	فَلَا تَكُنْ	الْكِتٰبَ	مُوْسٰى	اٰتَیْنَا
اور	اس کی ملاقات سے	شک میں	تو تم نہ ہو	کتاب	موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کی

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو اور

بنی اسرائیل کے صبر کا ثمرہ

جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾ۚ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ

مِنْهُمْ	جَعَلْنَا	وَ	لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾	هُدًى	جَعَلْنٰهُ
ان میں سے	ہم نے بنادیے	اور	بنی اسرائیل کے لیے	ہدایت	ہم نے بنایا اسے

ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا ○ اور جب بنی اسرائیل نے صبر کیا

اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ۫ وَ

وَ	صَبَرُوْا	لَمَّا	بِاَمْرِنَا	یَهْدُوْنَ	اَىِٕمَّةً (2)
اور	(بنی اسرائیل نے) صبر کیا	جب	ہمارے حکم سے	وہ رہنمائی کرتے تھے	امام

تو ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور

(1)...... اس کا معنی یہ ہے کہ آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تورات ملنے میں شک نہ کرنا۔ یا یہ معنی ہے کہ شبِ معراج حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آپ کی جو ملاقات ہوئی اس میں شک نہ کرنا۔ (2)...... صبر کا ثمر دلچسپ نوعیت کے اعتبار سے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو امامت اور پیشوائی نصیب ہو جاتی ہے۔ بے صبر آدمی کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔ حدیث پاک میں ہے "بندے کو صبر سے زیادہ کوئی بھلائی عطا نہیں کی گئی۔" (مستدرک، ۳/۱۸۷، الحدیث: ۳۶۰۵) لہٰذا آفت و مصیبت اور پریشانی میں مبتلا شخص کو چاہئے کہ اس پر صبر کرے اور رضائے الٰہی پر راضی رہے۔

بروزِ قیامت اختلافات کا فیصلہ کر دیا جائے گا

كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ

كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	یَفْصِلُ(1)	بَیْنَهُمْ
وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	وہ	فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان

وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں

گزشتہ قوموں کی ہلاکت سے نصیحت حاصل نہ کرنے کی مذمت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا	كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾	اَوَلَمْ یَهْدِ	لَهُمْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	اور کیا رہنمائی نہ کی	ان کی

اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے ○ اور کیا اس بات نے ان کی رہنمائی نہیں کی

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ

كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ(2)	یَمْشُوْنَ
(اس بات نے کہ) کتنی ہی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	یہ چل پھر رہے ہیں

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جن کے رہائشی مقامات میں

فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

فِیْ مَسٰكِنِهِمْ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾
ان کے رہائشی مقامات میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	تو کیا وہ سنتے نہیں

یہ چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا یہ سنتے نہیں؟ ○

مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

اَوَلَمْ یَرَوْا	اَنَّا	نَسُوْقُ	الْمَآءَ	اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ	فَنُخْرِجُ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم چلاتے ہیں	پانی	خشک زمین کی طرف	پھر نکالتے ہیں

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم خشک زمین کی طرف پانی بھیجتے ہیں پھر اس سے

1 ..... یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اور اُن کی اُمتوں میں یا مومنین اور مشرکین کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا امتیاز کر دے گا۔ 2 ..... اس آیت میں سابقہ امتوں کی تباہی کے آثار دیکھنے کے باوجود ہدایت حاصل نہ کرنے پر کفارِ مکہ کی مذمت کی گئی ہے۔ برباد شدہ لوگوں کی بستیاں نگاہِ عبرت سے دیکھنا بہت اچھا ہے، اسی طرح مقبول بندوں کے آثار یعنی مزارات کی زیارت بھی بہت عمدہ ہے۔ پہلے سے گناہوں کا خوف اور دوسرے سے نیکیوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ

بِهٖ	زَرْعًا	تَاْكُلُ	مِنْهُ	اَنْعَامُهُمْ	وَ	اَنْفُسُهُمْ
اس سے	کھیتی	کھاتے ہیں	اس سے	ان کے چوپائے	اور	ان کی ذاتیں

کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں

اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا الْفَتْحُ [1]	اِنْ	كُنْتُمْ
تو کیا وہ دیکھتے نہیں	اور	وہ کہتے ہیں	کب (ہوگا)	یہ فیصلہ	اگر	تم ہو

تو کیا وہ دیکھتے نہیں؟ ○ اور وہ کہتے ہیں: یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۸﴾	قُلْ	یَوْمَ الْفَتْحِ [2]	لَا یَنْفَعُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا
سچے	تم کہو	فیصلے کے دن	نفع نہیں دے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

سچے ہو ○ تم فرماؤ: فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا

اِیْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ

اِیْمَانُهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾	فَاَعْرِضْ
ان کا ایمان لانا	اور	نہ	وہ	انہیں مہلت دی جائے گی	تو منہ پھیر لو

نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے گی ○ تو ان سے

عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

عَنْهُمْ	وَ	انْتَظِرْ	اِنَّهُمْ	مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾
ان سے	اور	انتظار کرو	بیشک وہ (بھی)	انتظار کرنے والے (ہیں)

منہ پھیر لو اور انتظار کرو بیشک وہ بھی منتظر ہیں ○

قیامت سے متعلق کفار کی جلد بازی اور انہیں جواب

جلد باز کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت

الثلثة

ع ۲ ـ ۱۶/۸

[1] ...... مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو اُن کے عمل کے مطابق جزا دے گا۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا، اس پر کافر مذاق اڑانے کے طور پر کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اس کا وقت کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی طرف سے انہیں یہ جواب دیا کہ جب وہ دن آئے گا اس وقت کافروں کا ایمان لانا انہیں کوئی نفع نہ دے گا اور نہ ہی انہیں توبہ و معذرت کی مہلت ملے گی۔ [2] ...... فیصلے کے دن سے مراد قیامت کا دن، یا غزوۂ بدر کا دن ہے۔

آیات:73 | رکوع:09

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ سے ڈرتے رہنے اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرنے کی تاکید

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ

یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ[1]	اتَّقِ	اللّٰهَ	وَ	لَا تُطِعِ[2]	الْكٰفِرِیْنَ
اے	نبی	ڈرتے رہنا	اللہ (سے)	اور	بات نہ ماننا	کافروں

اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی

وَ الْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۱﴾

وَ	الْمُنٰفِقِیْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِیْمًا	حَكِیْمًا ﴿۱﴾
اور	منافقوں (کی)	بیشک	اللہ	ہے	علم والا	حکمت والا

بات نہ سننا۔ بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

اتباعِ وحی کی تاکید

وَّ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

وَّ	اتَّبِعْ	مَا	یُوْحٰۤی	اِلَیْكَ	مِنْ رَّبِّكَ
اور	پیروی کرتے رہنا	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے

اور اس کی پیروی کرتے رہنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی کی جاتی ہے۔

[1]...... "نبی" حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے القاب میں سے ایک لقب بھی ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے اصل نام کی بجائے لقب سے ندا فرمائی، اس سے مقصود حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت و وجاہت کو ظاہر کرنا ہے۔ [2]...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود بھی کافروں اور منافقوں کے طریقوں کی مخالفت کی اور اپنی امت کو بھی ان کی مخالفت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر تمام کفار کے طریقوں کی مخالفت کرے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور اکابر بزرگانِ دین کے طریقوں کی پیروی کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًاۙ(۲)

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا (۲)
بیشک	اللہ	ہے	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبردار

(اے لوگو!) بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○

وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ-وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا(۳)

وَّ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِیْلًا (۳)
اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور	کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا

اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کام بنانے والا ہے ○

اللہ پر توکل کرنے کا حکم

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖۚ

مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لِرَجُلٍ	مِّنْ قَلْبَیْنِ (1)	فِیْ جَوْفِهٖ
نہیں بنائے	اللہ (نے)	کسی آدمی کیلئے	دو دل	اس کے اندر میں

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ بنائے

کسی انسان کے اندر دو دل نہیں ہوتے

وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ اڵّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ

وَ	مَا جَعَلَ	اَزْوَاجَكُمُ	اڵّٰٓـِٔیْ	تُظٰهِرُوْنَ (2)
اور	اس نے نہیں بنایا	تمہاری بیویوں (کو)	وہ جو	تم ظہار کرتے ہو

اور اس نے تمہاری ان بیویوں کو تمہاری حقیقی مائیں نہیں بنادیا

مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْۚ-وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ

مِنْهُنَّ	اُمَّهٰتِكُمْ	وَ	مَا جَعَلَ	اَدْعِیَآءَكُمْ
ان سے	تمہاری مائیں	اور	نہیں بنایا	تمہارے منہ بولے بیٹوں (کو)

جنہیں تم ماں جیسی کہہ دو اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو

ظہار اور منہ بولے بیٹے سے متعلق زمانہ جاہلیت کی اصلاح

1 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دل میں دو متضاد چیزیں جیسے ایمان اور کفر، ہدایت اور گمراہی وغیرہ جمع نہیں ہو سکتیں، اور اگر ظاہری دو دل مراد ہوں یعنی یہ کہ ایک انسان کے اندر دو ایک قسم کے دل نہیں ہو سکتے تو یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ اگر کسی میں بالفرض یہ نظر آئے کہ اس میں دل کی شکل کے دو گوشت کے لوتھڑے ہیں تو ان میں ایک حقیقی دل ہوگا اور دوسرا محض ایک اضافی گوشت ہوگا یعنی اُس آدمی کا نظامِ بدن صرف ایک حقیقی دل کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

2 ..... ظہار کا معنی یہ ہے کہ شوہر کا اپنی بیوی یا اُس کے کسی جزوِ شائع (جیسے نصف، چوتھائی یا تیسرے حصے کو) یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ

اَبْنَآءَكُمْ	ذٰلِكُمْ (۱)	قَوْلُكُمْ	بِاَفْوَاهِكُمْ	وَ
تمہارے (حقیقی) بیٹے	یہ	تمہارا کہنا (ہے)	اپنے مونہوں سے	اور

تمہارا حقیقی بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور

اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴

اللّٰهُ	يَقُوْلُ	الْحَقَّ	وَ	هُوَ	يَهْدِي	السَّبِيْلَ ۝۴
اللہ	فرماتا ہے	حق	اور	وہی	ہدایت دیتا ہے	راستے (کی)

اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ○

منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپ کے نام سے پکارنے کا حکم

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

اُدْعُوْهُمْ	لِاٰبَآىِٕهِمْ	هُوَ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ
تم پکارو انہیں	ان کے (حقیقی) باپوں (کے نام) سے	وہ (بات)	زیادہ انصاف والی (ہے)	اللہ کے نزدیک

انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

فَاِنْ	لَّمْ تَعْلَمُوْۤا	اٰبَآءَهُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ
پھر اگر	تم نہیں جانتے	ان کے باپوں (کو)	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)

پھر اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو وہ دین میں

منہ بولے بیٹے کو قصداً اپنا بیٹا کہنا گناہ ہے

فِي الدِّيْنِ وَ مَوَالِيْكُمْ ؕ وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

فِي الدِّيْنِ	وَ	مَوَالِيْكُمْ	وَ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ
دین میں	اور	تمہارے دوست (ہیں)	اور	نہیں ہے	تمہارے اوپر

تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں اور تم پر اس میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً یوں کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے، یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پشت کی مثل ہے۔ نوٹ: ظہار کے احکام کی تفصیل جاننے کے لئے فقہی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

1 ..... آیت کے اس حصے میں اشارہ بیوی کو ماں کہہ دینے اور کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے دونوں کی طرف ہے یا صرف کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے کی طرف ہے کیونکہ سابقہ کلام سے مقصود یہی ہے، یعنی تمہارا کسی کو "اے میرے بیٹے" کہنا تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا

جُنَاحٌ	فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ	وَ	لٰكِنْ	مَّا
کوئی گناہ	(اس) میں جس کو تم نے غلطی سے کیا	اور	لیکن (اس میں گناہ ہے)	جس کا

کچھ گناہ نہیں جو لاعلمی میں غلطی ہوئی لیکن اس میں گناہ ہے جس کا

تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

تَعَمَّدَتْ	قُلُوْبُكُمْ (۱)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا
ارادہ کیا	تمہارے دلوں (نے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا

تمہارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ۝ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

رَّحِيْمًا ۝	اَلنَّبِيُّ	اَوْلٰى	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	مِنْ اَنْفُسِهِمْ
مہربان	(یہ) نبی	زیادہ حقدار، زیادہ مالک، زیادہ قریب (ہے)	ایمان والوں کا، سے	ان کی جانوں سے

مہربان ہے ۝ یہ نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں

مسلمانوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جان اور ذات پر طرح طرح کے اختیارات حاصل ہیں

وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

وَ	اَزْوَاجُهٗۤ	اُمَّهٰتُهُمْ (۲)	وَ	اُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ
اور	اس کی بیویاں	اُن کی مائیں (ہیں)	اور	(نسبی) رشتے والے	ان کے بعض

اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور مومنوں اور مہاجروں سے زیادہ

میراث کے حقدار حقیقی رشتہ دار ہیں

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ

اَوْلٰى بِبَعْضٍ	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ
بعض سے زیادہ قریب (ہیں)	اللہ کی کتاب میں	ایمان والوں اور مہاجروں سے

اللہ کی کتاب میں رشتے دار ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں

(۱)...... بچہ گود لینا جائز ہے لیکن یہ یاد رہے کہ گود لینے والا عام بول چال میں یا کاغذات وغیرہ میں اس بچے کے حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا بلکہ سب جگہ اس بچے کے اصلی والد ہی کا نام استعمال کرنا ہوگا اور اگر کوشش کے باوجود اصلی باپ کا نام معلوم نہ ہو سکے تو بھی کسی جگہ حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا، اس پر لازم ہے کہ سرپرست کے طور پر اپنا نام استعمال کرے۔ (۲)...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا تعظیم و حرمت میں اور ان سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہونے میں وہی حکم ہے جو سگی ماں کا ہے جبکہ اس کے علاوہ دوسرے احکام جیسے وراثت اور پردہ وغیرہ میں ان کا وہی حکم ہے جو

غیر وارث کے ساتھ حسن سلوک کی اجازت

اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ

مَّعْرُوْفًا(۱)	اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ	تَفْعَلُوْۤا	اَنْ	اِلَّاۤ
کوئی احسان	اپنے دوستوں کی طرف	تم کرو	یہ کہ	مگر

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو۔

انبیاء سے عہد لیے جانے کا بیان

كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَ اِذْ اَخَذْنَا

اَخَذْنَا	اِذْ	وَ	مَسْطُوْرًا ۝۶	فِی الْكِتٰبِ	ذٰلِكَ	كَانَ
ہم نے لیا	جب	اور	لکھاہوا	کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں	یہ	ہے

یہ کتاب میں لکھاہوا ہے ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب ہم نے

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ

وَّ	مِنْ نُّوْحٍ	وَ	مِنْكَ	وَ	مِيْثَاقَهُمْ	مِنَ النَّبِيّٖنَ
اور	نوح سے	اور	تم سے	اور	ان کا عہد	نبیوں سے

نبیوں سے اُن کا عہد لیا اور تم سے اور نوح اور

اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا

اَخَذْنَا	وَ	عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	وَ	مُوْسٰى	وَ	اِبْرٰهِيْمَ
ہم نے لیا	اور	مریم کے بیٹے عیسیٰ (سے عہد لیا)	اور	موسیٰ	اور	ابراہیم

ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے (عہد لیا) اور ہم نے

انبیاء سے عہد لینے کی حکمت

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷ ۙ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ

الصّٰدِقِيْنَ	لِّيَسْـَٔلَ	مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷	مِنْهُمْ
سچوں (سے)	تاکہ اللہ سوال کرے	بڑا مضبوط عہد	ان (سب) سے

ان (سب) سے بڑا مضبوط عہد لیا ○ تاکہ اللہ سچوں سے ان کے سچ کا

(بقیہ صفحہ سابقہ حاشیہ) اجنبی عورتوں کا ہے یعنی ان سے پردہ بھی کیا جائے گا اور عام مسلمانوں کی وراثت میں وہ بطورِ ماں شریک نہ ہوں گی، نیز امہاتُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں، خالہ نہ کہا جائے گا۔

1 ... ہجرت کے بعد مہاجرین و انصار دینی اخوت کے رشتے کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث ہوا کرتے تھے، پھر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمادیا گیا کہ میراث حقیقی رشتہ داروں کا حق ہے اور انہی کو ملے گی، ایمان یا ہجرت کے رشتے سے جو میراث ملتی تھی وہ اب نہیں ملے گی البتہ تم کچھ مال کی وصیت کرکے دوستوں پر احسان کرسکتے ہو۔

عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ

عَنْ صِدْقِهِمْ (1)	وَ	اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِیْنَ
ان کے سچ کے بارے میں	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے

سوال کرے اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِیْمًا ۟۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

عَذَابًا اَلِیْمًا ۸	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اذْكُرُوْا (2)
دردناک عذاب	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو

تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کا احسان

غزوۂ احزاب میں احسانِ الٰہی کا بیان

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	اِذْ	جَآءَتْكُمْ	جُنُوْدٌ	فَاَرْسَلْنَا
اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	آئے تم پر	کچھ لشکر	تو ہم نے بھیجی

اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر

عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ

عَلَیْهِمْ	رِیْحًا	وَّ	جُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	كَانَ
ان پر	آندھی	اور	(وہ) لشکر	جنہیں تم نے نہ دیکھا	اور	ہے

آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے اور

غزوۂ احزاب میں کفار کی آمد اور بعض مسلمانوں پر صورتحال کا اثر

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۟ۚ۹ اِذْ جَآءُوْكُمْ

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرًا ۹	اِذْ	جَآءُوْكُمْ
اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا	جب	کافر آئے تم پر

اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ○ جب کافر تم پر

1 ...... سچوں سے مراد انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان سے سچ کا سوال کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور جس کی انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے، یا اس کے یہ معنی ہیں کہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی امتوں نے جو جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کو ذلیل و رسوا کرنا ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک سچوں سے مراد مومنین ہیں اور سچ کا سوال کرنے سے مراد ان کی تصدیق کے بارے میں سوال کرنا ہے۔ 2 ...... یہاں سے غزوۂ احزاب کے احوال بیان کیے جارہے ہیں جسے غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں اور یہ واقعہ جنگِ احد کے ایک سال بعد پیش آیا۔

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ

مِّنْ فَوْقِكُمْ	وَ	مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَ	اِذْ	زَاغَتِ
تمہارے اوپر سے	اور	تمہارے نیچے سے	اور	جب	ٹھٹک کر رہ گئیں

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے آئے اور جب آنکھیں

الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ

الْاَبْصَارُ	وَ	بَلَغَتِ	الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	وَ	تَظُنُّوْنَ
آنکھیں	اور	پہنچ گئے	دل	گلوں کے پاس	اور	تم گمان کرنے لگے

ٹھٹک کر رہ گئیں اور دل گلوں کے پاس آگئے اور تم اللہ پر

اہل ایمان کی سخت آزمائش

بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا

بِاللّٰهِ	الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾	هُنَالِكَ (1)	ابْتُلِیَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	زُلْزِلُوْا
اللہ پر	طرح طرح کے گمان	وہیں	آزمایا گیا	ایمان والوں (کو)	اور	انہیں جھنجھوڑ دیا گیا

طرح طرح کے گمان کرنے لگے ○ وہیں مسلمانوں کو آزمایا گیا اور انہیں خوب سختی سے

منافقوں کا اللہ و رسول کے وعدے سے متعلق پروپیگنڈا

زِلْزَالًا شَدِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ

زِلْزَالًا شَدِیْدًا ﴿۱۱﴾	وَ	اِذْ	یَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ
بہت سخت جھنجھوڑنا	اور	جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو

جھنجھوڑا گیا ○ اور جب منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا

فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	مَّا وَعَدَنَا	اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ	اِلَّا
ان کے دلوں میں	مرض (تھا)	نہیں وعدہ کیا ہم سے	اللہ اور اس کے رسول (نے)	مگر

وہ کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے دھوکے کا

1 ..... یعنی اسی دہشت ناک جگہ اور ہولناک حالات میں رعب اور محاصرے کے ذریعے مسلمانوں کے صبر و اخلاص کو آزمایا گیا اور اس جنگ میں ناداری، داخلی دشمنوں یعنی یہودِ مدینہ کا خطرہ، خارجی دشمنوں کی یلغار، اس کے علاوہ اپنی بے سروسامانی وغیرہ سب مسائل جمع ہوگئے تھے اور یہ ایسی چیزیں تھیں جن سے بہادر سے بہادر کے دل چھوٹ جاتے ہیں مگر سچے غلامانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی آفات میں بھی اللہ تعالٰی کی دی ہوئی توفیق سے ثابت قدم رہے۔

منافقوں کی مسلمانوں کو وطن واپس جانے کی ترغیب

منافقوں کا محاذِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنے کی تدبیر

منافقوں کے عقیدے کی کمزوری

غُرُوْرًا ⑫ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ

مِّنْهُمْ	طَّآىِٕفَةٌ	قَالَتْ	اِذْ	وَ	غُرُوْرًا ⑫
ان میں سے	ایک گروہ (نے)	کہا	جب	اور	دھوکے (کا)

وعدہ کیا○ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ

وَ	فَارْجِعُوْا	لَكُمْ	مُقَامَ	لَا	یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ [1]
اور	تو تم لوٹ چلو	تمہارے لئے	ٹھہرنے کی جگہ	نہیں	اے یثرب والو

اے مدینہ والو! (یہاں) تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں، تو تم واپس چلو اور

یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ

اِنَّ	یَقُوْلُوْنَ	النَّبِیَّ	مِّنْهُمُ	فَرِیْقٌ	یَسْتَاْذِنُ
(کہ) بیشک	(یہ) کہتے ہوئے	نبی (سے)	ان میں سے	ایک گروہ	اجازت مانگ رہا تھا

ان میں سے ایک گروہ نبی سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگ رہا تھا کہ بیشک

بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ

اِنْ	بِعَوْرَةٍ	هِیَ	مَا	وَ	عَوْرَةٌ	بُیُوْتَنَا
نہیں	غیر محفوظ	وہ	نہیں (تھے)	اور (حالانکہ)	غیر محفوظ (ہیں)	ہمارے گھر

ہمارے گھر بے حفاظت ہیں حالانکہ وہ بے حفاظت نہ تھے۔ وہ تو

یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ⑬ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	دُخِلَتْ	لَوْ	وَ	فِرَارًا ⑬	اِلَّا	یُّرِیْدُوْنَ
ان (کہنے والوں) پر	(فوجیں) داخل کر دی جاتیں	اگر	اور	فرار ہونا	مگر	وہ چاہتے تھے

صرف فرار ہونا چاہتے تھے○ اور اگر ان پر مدینہ کی (مختلف) طرفوں سے

مع

[1] ...منافقوں نے مدینہ طیبہ کو "یثرب" کہا اور انہیں کا قول قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کو "یثرب" نہ کہیں کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ۲۱/ ۱۱۶)

مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا

لَاٰتَوْهَا	الْفِتْنَةَ	سُئِلُوا	ثُمَّ	مِّنْ اَقْطَارِهَا
(تو) ضرور وہ دیدیتے اسے	فتنہ	ان سے طلب کیا جاتا	پھر	اس (مدینہ) کے اطراف سے

فوجیں آجاتیں پھر ان سے فتنے کا مطالبہ کیا جاتا تو ضرور ان کا مطالبہ دیدیتے

وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا

كَانُوْا عَاهَدُوا	لَقَدْ	وَ	يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ (1)	اِلَّا	بِهَآ	مَا تَلَبَّثُوْا	وَ
انہوں نے عہد کیا تھا	ضرور بیشک	اور	تھوڑی سی	مگر	اس میں	دیر نہ کرتے	اور

اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی سی ○ اور بیشک اس سے پہلے وہ اللہ سے

منافقوں کی بدعہدی اور انکی نیت

اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

عَهْدُ اللّٰهِ	كَانَ	وَ	الْاَدْبَارَ	لَا يُوَلُّوْنَ	مِنْ قَبْلُ	اللّٰهَ (2)
اللہ کا عہد	ہے	اور	پیٹھیں	(کہ) وہ نہ پھیریں گے	(اس) سے پہلے	اللہ (سے)

عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کے وعدے کا

مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ

فَرَرْتُمْ	اِنْ	الْفِرَارُ	لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ	قُلْ	مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾
تم فرار ہو رہے ہو	اگر	فرار ہونا	ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	تم کہو	پوچھا جانا

پوچھا جائے گا ○ تم فرماؤ: اگر موت یا قتل سے بھاگ رہے ہو

مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا

اِلَّا	لَّا تُمَتَّعُوْنَ	اِذًا	وَ	مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ
مگر	تمہیں (دنیا سے) فائدہ اٹھانے نہیں دیا جائے گا	اس وقت	اور	موت یا قتل سے

تو ہرگز تمہیں یہ بھاگنا نفع نہ دے گا اور اس وقت بھی تمہیں تھوڑی سی دنیا ہی

موت کے خوف سے فرض کی ادائیگی سے بھاگنا حماقت ہے

(1) ...جب بندہ یقین اور صبر کی کمی کا شکار ہو، بزدلی اور انسانوں کا خوف اس پر غالب ہو، ہر دینی چیز میں شک کرنے لگے اور کسی دینی حکم پر عمل کرنے کی صورت میں اگر اذیت پہنچنے کا صرف احتمال ہی ہو تو اس سے گھبرانے لگ جائے، تو اس وقت اس کا دل عقیدے کی کمزوری اور نفاق کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ہلکی سی تکلیف سے ڈرا کر اس سے کفر و شرک کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اسے پورا کرنے میں دیر نہیں لگاتا۔ افسوس! فی زمانہ اسی طرح کی صورتِ حال مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہے اور ان میں بھی عقیدے کی کمزوری کا مرض عام ہوتا نظر آرہا ہے۔ (2) ...منافقوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اللہ کی طرف سے پہنچنے والی رحمت اور برائی کو کوئی ٹال نہیں سکتا

قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ

قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾	قُلْ	مَنْ	ذَا	الَّذِیْ	یَعْصِمُكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	اِنْ
تھوڑا	تم کہو	کون (ہے)	وہ	جو	بچائے گا تمہیں	اللہ سے	اگر

فائدہ اٹھانے کو دی جائے گی ○ تم فرماؤ: وہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچائے گا اگر

اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ

اَرَادَ	بِكُمْ	سُوْٓءًا	اَوْ	اَرَادَ	بِكُمْ	رَحْمَةً	وَ
وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	برائی (کا)	یا	ارادہ کرے	تم پر	رحم فرمانے (کا)	اور

وہ تمہارا برا چاہے یا تم پر رحم فرمانا چاہے اور

منافقوں کی ایک اور سازش کی طرف اشارہ

لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ

لَا یَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِیًّا	وَّ	لَا	نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾	قَدْ
وہ نہیں پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حامی	اور	نہ	مددگار	بیشک

وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے اور نہ ہی مددگار ○ بیشک

یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ

یَعْلَمُ	اللّٰهُ	الْمُعَوِّقِیْنَ [1]	مِنْكُمْ	وَ	الْقَآىٕلِیْنَ	لِاِخْوَانِهِمْ
جانتا ہے	اللہ	روکنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	کہنے والوں (کو)	اپنے بھائیوں سے

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں:

دورانِ جنگ اور جنگ کے بعد منافقوں کا حال

هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾ ۙ اَشِحَّةً

هَلُمَّ	اِلَیْنَا	وَ	لَا یَاْتُوْنَ	الْبَاْسَ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾	اَشِحَّةً
آؤ	ہماری طرف	اور	وہ نہیں آتے	لڑائی (میں)	مگر	تھوڑے	بخل کرتے ہوئے

ہماری طرف چلے آؤ اور وہ لڑائی میں تھوڑے ہی آتے ہیں ○ تمہارے اوپر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ عہد کیا جسے یہاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کسی چیز کا عہد کرنا گویا ربّ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرنا ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ربّ تعالیٰ کے نائبِ اعظم اور مختارِ مطلق ہیں، لہٰذا آپ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔

[1] ..... یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں پیغام بھیج کر یہودیوں نے ابوسفیان اور اس کے لشکر کے ہاتھوں ہلاکت سے ڈرایا اور انہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ یہ خبر پا کر عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں نے مسلمانوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے سے روکنے کی

عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ

عَلَيْكُمْ	فَاِذَا	جَآءَ	الْخَوْفُ	رَاَيْتَهُمْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَيْكَ
تمہارے اوپر	پھر جب	آتا ہے	ڈر (کا وقت)	(تو) تم دیکھو گے انہیں	وہ دیکھتے ہیں	تمہاری طرف

بخل کرتے ہوئے آتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تم انہیں دیکھو گے

تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا

تَدُوْرُ	اَعْيُنُهُمْ	كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاِذَا
گھوم رہی ہوتی ہیں	ان کی آنکھیں	(اس) کی طرح جس پر چھائی ہو	موت	پھر جب

کہ تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً

ذَهَبَ	الْخَوْفُ	سَلَقُوْكُمْ	بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ	اَشِحَّةً
نکل جاتا ہے	ڈر (کا وقت)	(تو) طعنے دینے لگتے ہیں تمہیں	تیز زبانوں کے ساتھ	حرص کرتے ہوئے

ڈر کا وقت نکل جاتا ہے تو مالِ غنیمت کی لالچ میں تیز زبانوں کے ساتھ تمہیں

عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ

عَلَى الْخَيْرِ [1]	اُولٰٓئِكَ	لَمْ يُؤْمِنُوْا	فَاَحْبَطَ	اللّٰهُ
بھلائی (یعنی مالِ غنیمت) پر	یہ لوگ	ایمان نہیں لائے	تو برباد کر دیئے	اللہ (نے)

طعنے دینے لگتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ہیں تو اللہ نے

منافقوں کا ایمان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا

اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ

اَعْمَالَهُمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾	يَحْسَبُوْنَ	الْاَحْزَابَ
ان کے اعمال	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	وہ سمجھ رہے ہیں	(کہ) لشکر

ان کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ وہ سمجھ رہے ہیں کہ لشکر

منافقوں کی بزدلی کا مزید بیان

(بقیہ حاشیہ) بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

1 ..... اس آیت میں منافقوں کا جو حال بیان ہوا اس سے معلوم ہوا کہ وقت پر ساتھ نہ دینا اور زبان سے محبت کا دعویٰ کرنا منافقوں کا کام ہے جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیتا ہے اور زبانی دعوے کرنے کی بجائے عملی مظاہرہ زیادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بولنے کیلئے زبان ایک اور دیگر کام کرنے کیلئے اعضاء دو دو دیئے ہیں لہٰذا آدمی کو چاہئے کہ وہ کلام کم اور کام زیادہ کرے۔

لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ

لَمْ يَذْهَبُوْا	وَ	اِنْ	يَّاْتِ	الْاَحْزَابُ	يَوَدُّوْا	لَوْ
(ابھی تک) نہیں گئے	اور	اگر	(دوبارہ) آئیں	لشکر	(تو) وہ تمنا کریں گے	کاش

ابھی نہ گئے اور اگر وہ لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی خواہش ہوگی کہ کاش،

اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ ؕ

اَنَّهُمْ	بَادُوْنَ	فِی الْاَعْرَابِ	يَسْاَلُوْنَ	عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ
کہ وہ	گاؤں میں رہنے والے	دیہاتیوں میں (ہوتے)	پوچھ لیتے	تمہاری خبروں کے بارے میں

وہ کسی گاؤں میں ہوتے (اور وہیں سے) تمہاری خبروں کے بارے میں پوچھ لیتے

وَ لَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِيْلًا ۠(۲۰) لَقَدْ كَانَ

وَ	لَوْ	كَانُوْا	فِيْكُمْ	مَّا قٰتَلُوْۤا	اِلَّا	قَلِيْلًا (۲۰)	لَقَدْ	كَانَ
اور	اگر	وہ ہوتے	تم میں	(تو) نہ لڑائی کرتے	مگر	تھوڑے	ضرور بیشک	ہے

اور اگر وہ تم میں رہتے تو جب بھی تھوڑے ہی لڑتے ○ بیشک تمہارے لئے

لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ

لَكُمْ	فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[1]	لِّمَنْ	كَانَ يَرْجُوا	اللّٰهَ
تمہارے لئے	اللہ کے رسول میں	بہترین نمونہ	(اس) کے لئے جو	امید رکھتا ہے	اللہ

اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو اللہ اور

وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ(۲۱) وَ لَمَّا رَاَ

وَ	الْيَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ	ذَكَرَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا (۲۱)	وَ	لَمَّا	رَاَ
اور	آخرت کے دن (کی)	اور	یاد کرتا ہے	اللہ (کو)	بہت	اور	جب	دیکھے

آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے ○ اور جب مسلمانوں نے

سیرتِ رسول اکرم ﷺ بہترین نمونہ ہے

کفار کے لشکر دیکھ کر مخلص مسلمانوں کا ردِ عمل

ع ۲ / ۱۸

[1] ......عبادات، معاملات، اخلاقیات، سختیوں اور مشقتوں پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں، الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر پہلو کے اعتبار سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی اور سیرت میں ایک کامل نمونہ موجود ہے، لہٰذا ہر ایک کو اور بطورِ خاص مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اقوال میں، افعال میں، اخلاق میں اور اپنے دیگر احوال میں سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سیرت پر عمل پیرا ہوں اور اپنی زندگی کے تمام معمولات میں سیدُ العالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا

اَلْمُؤْمِنُوْنَ	الْاَحْزَابَ	قَالُوْا	هٰذَا	مَا	وَعَدَنَا
ایمان والوں (نے)	لشکر	(تو) کہنے لگے	یہ (ہے)	وہ جس کا	وعدہ کیا ہم سے

لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہ ہے جس کا ہمیں

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	وَ	صَدَقَ	اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	وَ
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور	سچ فرمایا	اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور

اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور

مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

مَا زَادَهُمْ	اِلَّاۤ	اِیْمَانًا	وَّ	تَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اس نے زیادہ نہیں کیا انہیں	مگر	ایمان	اور	راضی ہونے (میں)	ایمان والوں میں سے

اس بات نے ان کے ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونے کو اور زیادہ کر دیا ○ مسلمانوں میں

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ

رِجَالٌ	صَدَقُوْا[1]	مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ	فَمِنْهُمْ
کچھ مرد (ہیں)	انہوں نے سچ کر دکھایا	(اس کو) جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا	تو ان میں سے

کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی

مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۫

مَّنْ	قَضٰى	نَحْبَهٗ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	یَّنْتَظِرُ
(کوئی وہ ہے) جو	پوری کر چکا	اپنی منت	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	انتظار کر رہا ہے

اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے

عہد الٰہی کی عظیم الشان پاسداری کرنے والے

[1] ..... حضرت عثمانِ غنی، حضرت طلحہ، حضرت سعید بن زید، حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور دیگر چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے نذر مانی تھی کہ وہ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں شرکت کا موقع پائیں گے تو شہید ہونے تک ثابت قدم رہیں گے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ

بِصِدْقِهِمْ (1)	الصّٰدِقِیْنَ	اللّٰهُ	لِّیَجْزِیَ	تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾	مَا بَدَّلُوْا	وَ
ان کے سچ کا	سچوں (کو)	اللہ	تاکہ صلہ دے	کوئی تبدیلی	انہوں نے تبدیلی نہ کی	اور

اور وہ بالکل نہ بدلے ○ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے

وَ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ (2)	اَوْ	شَآءَ	اِنْ	الْمُنٰفِقِیْنَ	یُعَذِّبَ	وَ
اللہ	بیشک	توبہ کی توفیق دے انہیں	یا	وہ چاہے	اگر	منافقوں (کو)	عذاب دے	اور

اور منافقوں کو عذاب دے اگر چاہے یا انہیں توبہ کی توفیق دے۔ بیشک اللہ

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۴﴾ۚ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	اللّٰهُ	رَدَّ	وَ	رَّحِیْمًا ﴿۲۴﴾	غَفُوْرًا	كَانَ
کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	اللہ (نے)	لوٹا دیا	اور	مہربان	بخشنے والا	ہے

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ

بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ

اللّٰهُ	كَفَى	وَ	خَیْرًا	لَمْ یَنَالُوْا	بِغَیْظِهِمْ
اللہ	کافی ہوگیا	اور	کوئی بھلائی	انہوں نے نہ پائی	ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ

واپس لوٹا دیا، انہیں کچھ بھی بھلائی نہ ملی اور اللہ مسلمانوں کیلئے

الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ﴿۲۵﴾ۚ وَ اَنْزَلَ

اَنْزَلَ	وَ	عَزِیْزًا ﴿۲۵﴾	قَوِیًّا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	الْقِتَالَ	الْمُؤْمِنِیْنَ
(اللہ نے) اتارا	اور	عزت والا	قوت والا	اللہ	ہے	اور	لڑائی (میں)	ایمان والوں (کو)

لڑائی میں کافی ہوگیا اور اللہ قوت والا، عزت والا ہے ○ اور جن اہل کتاب نے

غزوۂ احزاب سے حاصل ہونے والے امور کی حکمت

کافروں کی پسپائی اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی

بنو قریظہ کی عہد شکنی اور ان کا عبرتناک انجام

(1) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو قربانیاں دیتے ہیں اور اس راہ میں آنے والی سختیوں، تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں فرماتا بلکہ اپنی شانِ کریمی سے اُن ایمان والوں کو دنیا میں بھی بہترین صلہ عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اعلیٰ ترین اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ (2) جو منافق دنیا میں اپنے نفاق سے سچی توبہ کر لیں گے ان پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے آخرت میں عذاب نہ فرمائے گا اور جو اپنے کفر و نفاق سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو اسے آخرت میں عذاب ضرور ہوگا۔

الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ

الَّذِيْنَ	ظَاهَرُوْهُمْ (1)	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ صَيَاصِيْهِمْ	وَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	مدد کی اُن (مشرکوں) کی	اہلِ کتاب میں سے	ان کے قلعوں سے	اور

اُن (مشرکوں) کی مدد کی تھی (اللہ نے) انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور

قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ

قَذَفَ	فِيْ قُلُوْبِهِمُ	الرُّعْبَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَ	تَاْسِرُوْنَ
ڈال دیا	ان کے دلوں میں	رعب	ایک گروہ (کو)	تم قتل کرتے ہو	اور	قید کرتے ہو

ان کے دلوں میں رُعب ڈال دیا، ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو

فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾ وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَ

فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾	وَ	اَوْرَثَكُمْ	اَرْضَهُمْ	وَ	دِيَارَهُمْ	وَ
ایک گروہ (کو)	اور	(اللہ نے) وارث بنادیا تمہیں	ان کی زمین	اور	ان کے مکانات	اور

قید کرتے ہو ○ اور اللہ نے تمہیں ان کی زمین اور ان کے مکانات اور

اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اَمْوَالَهُمْ	وَ	اَرْضًا (2)	لَّمْ تَطَـُٔوْهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
ان کے مالوں (کا)	اور	(اس) زمین (کا بھی)	جس پر تم نے قدم نہیں رکھا	اور	ہے	اللہ

ان کے مالوں کا وارث بنادیا اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	اِنْ
ہر چیز پر	قدرت والا	اے	نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اگر

ہر چیز پر قادر ہے ○ اے نبی! اپنی بیویوں سے فرمادو: اگر

بنو قریظہ کی سرزمین و اموال پر مسلمانوں کا قبضہ اور ایک بشارت

ازواجِ مصطفٰے رضی اللہ تعالٰی عنہن کو طلاق کا اختیار

(1)...اس آیت سے بنو قریظہ کے یہودیوں کے ساتھ ہونے والی جنگ کے حالات بیان کئے جارہے ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں قریش اور غطفان وغیرہ کے لشکروں کی مدد کی تھی۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے صراط الجنان، ج7، ص596 کا مطالعہ فرمائیں۔

(2)...اس زمین کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں (1) اس سے مراد خیبر کی زمین ہے جو غزوۂ بنو قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضے میں آئی۔ (2) مکہ کی زمین مراد ہے۔ (3) روم و فارس کی زمین مراد ہے۔ (4) اس سے مراد ہر وہ زمین ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے۔

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	وَ	زِيْنَتَهَا	فَتَعَالَيْنَ	اُمَتِّعْكُنَّ	وَ
تم چاہتی ہو	دنیا کی زندگی	اور	اس کی آرائش	تو آجاؤ	میں مال دوں تمہیں	اور

تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ تاکہ میں تمہیں مال دوں اور

اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اُسَرِّحْكُنَّ	سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُنَّ تُرِدْنَ (1)	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ
چھوڑ دوں تمہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور	اگر	تم چاہتی ہو	اللہ	اور	اس کے رسول

تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں ○ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول

وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

وَ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِلْمُحْسِنٰتِ
اور	آخرت کے گھر (کو)	تو بیشک	اللہ (نے)	تیار کر رکھا ہے	نیکی کرنے والیوں کے لیے

اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

مِنْكُنَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾	يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	مَنْ	يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ (2)
تم میں سے	بڑا اجر	اے نبی کی بیویو	جو	کرے تم میں سے حیا کے خلاف کھلی جرأت

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی کی بیویو! جو تم میں حیا کے خلاف کوئی کھلی جرأت کرے

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو تنبیہ

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

يُّضٰعَفْ	لَهَا	الْعَذَابُ	ضِعْفَيْنِ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾
(تو) بڑھا دیا جائے گا	اس کیلئے	عذاب	دُگنا	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان

تو اسے دوسروں کے مقابلے میں دُگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○

(1) ...حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی، جبکہ یہاں تو دنیا سے بے رغبتی اپنے کمال پر تھی اور دنیا کا سامان اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا، اس لئے ان کا یہ مطالبہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر پر گراں گزرا اور یہ آیت نازل ہوئی جس میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو اختیار دیا گیا۔ (2)... یہاں آیت میں "حیا کے خلاف کھلی جرأت" سے زنا مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش نہ آنا ہے کیونکہ اللہ تعالٰی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیویوں کو بدکاری سے پاک رکھتا ہے۔

وَمَنۡ یَّقۡنُتۡ
22
www.dawateislami.net

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کو دگنے ثواب کی بشارت

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

وَ	مَنْ	يَّقْنُتْ	مِنْكُنَّ	لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	وَ	تَعْمَلْ	صَالِحًا
اور	جو	فرمانبردار رہے	تم میں سے	اللہ اور اس کے رسول کی	اور	عمل کرے	نیک، اچھا

اور جو تم میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے اور اچھے

نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا

نُّؤْتِهَاۤ	اَجْرَهَا	مَرَّتَيْنِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لَهَا
(تو) ہم دیں گے اسے	اس کا ثواب	دو مرتبہ (دگنا)	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	اس کے لیے

عمل کرے تو ہم اسے دوسروں سے دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کا مقام اور گفتگو کرنے سے متعلق ایک خصوصی ہدایت

رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ

رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾	يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ	كَاَحَدٍ	مِّنَ النِّسَآءِ	اِنِ
عزت کی روزی	اے نبی کی بیویو	تم نہیں ہو	کسی ایک کی طرح	عورتوں میں سے	اگر

عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ○ اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ

اتَّقَيْتُنَّ	فَلَا تَخْضَعْنَ (1)	بِالْقَوْلِ	فَيَطْمَعَ	الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ
تم (اللہ سے) ڈرتی ہو	تو تم نرمی نہ کرو	بات کرنے میں	(اگر ایسا کیا) تو لالچ کرے گا	وہ جس کے دل میں

تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات کرنے میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا مریض آدمی

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کو پردے اور عبادت سے متعلق چند احکام

مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ ج وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ

مَرَضٌ	وَّ	قُلْنَ	قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾	وَ	قَرْنَ	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (2)	وَ
بیماری (ہے)	اور	تم کہو	اچھی بات	اور	ٹھہری رہو	اپنے گھروں میں	اور

کچھ لالچ کرے اور تم اچھی بات کہو ○ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور

1 ...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ امت کی مائیں ہیں اور کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں بری اور شہوانی سوچ رکھنے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کو بات کرتے وقت نرم لہجہ اپنانے سے منع کیا گیا تاکہ منافق لوگ کوئی لالچ نہ کر سکیں اور جب ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کیلئے یہ حکم ہے تو بقیہ کیلئے یہ حکم کس قدر زیادہ ہو گا کیونکہ دوسروں کیلئے تو فتنوں کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ 2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔

لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ

اٰتِيْنَ	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقِمْنَ	وَ	تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (1)	لَا تَبَرَّجْنَ
ادا کرو	اور	نماز	قائم رکھو	اور	(جیسے) پہلی جاہلیت کی بے پردگی	بے پردہ نہ رہو

بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو

الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

اللّٰهُ	يُرِيْدُ	اِنَّمَا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	اَطِعْنَ	وَ	الزَّكٰوةَ (2)
اللہ	چاہتا ہے	صرف	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اطاعت کرو	اور	زکوٰۃ

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ

يُطَهِّرَكُمْ	وَ	اَهْلَ الْبَيْتِ (3)	الرِّجْسَ	عَنْكُمُ	لِيُذْهِبَ
پاک کردے تمہیں	اور	(اے نبی کے) گھر والو	ہر ناپاکی	تم سے	کہ وہ دور کردے

کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا

تَطْهِيْرًا ۳۳ۚ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ	يُتْلٰى	مَا	اذْكُرْنَ	وَ	تَطْهِيْرًا ۳۳
تمہارے گھروں میں	پڑھی جاتی ہے	(اسے) جو	یاد کرو	اور	خوب پاک کرنا

کردے ○ اور اللہ کی آیات اور حکمت یاد کرو

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۳۴ۧ اِنَّ

اِنَّ	خَبِيْرًا ۳۴	لَطِيْفًا	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ
بیشک	خبردار	ہر باریکی جاننے والا	ہے	اللہ	بیشک	اللہ کی آیتوں اور حکمت میں سے

جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ ہر باریکی کو جاننے والا، خبردار ہے ○ بیشک

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو تقویٰ و دیگر نیک کاموں کی ترغیب

تلاوتِ قرآن اور احادیث بیان کرنے کا حکم

عورتوں اور مردوں کے دس اچھے اوصاف

ع ۱

1 ...اس سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے جس میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتیں اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ 2 ...ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت کے باعث اگر کوئی نماز اور زکوٰۃ کا تارک ہوگا تو اس سے کسی قسم کی پوچھ نہیں ہوگی۔ اس سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے تارک ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اچھوں کے ساتھ نسبت کو بہانہ بنا کر عمل سے دور رہتے

اَلْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ

اَلْمُسْلِمِیْنَ	وَ	اَلْمُسْلِمٰتِ	وَ	اَلْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	اَلْمُؤْمِنٰتِ	وَ
مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	اور	ایمان والے	اور	ایمان والیاں	اور

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور

اَلْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ

اَلْقٰنِتِیْنَ	وَ	اَلْقٰنِتٰتِ	وَ	الصّٰدِقِیْنَ	وَ
فرمانبرداری کرنے والے	اور	فرمانبرداری کرنے والیاں	اور	سچ بولنے والے	اور

فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور

الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ

الصّٰدِقٰتِ	وَ	الصّٰبِرِیْنَ	وَ	الصّٰبِرٰتِ	وَ	الْخٰشِعِیْنَ	وَ
سچ بولنے والیاں	اور	صبر کرنے والے	اور	صبر کرنے والیاں	اور	عاجزی کرنے والے	اور

سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور

الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ

الْخٰشِعٰتِ	وَ	الْمُتَصَدِّقِیْنَ	وَ	الْمُتَصَدِّقٰتِ	وَ	الصَّآىٕمِیْنَ
عاجزی کرنے والیاں	اور	خیرات کرنے والے	اور	خیرات کرنے والیاں	اور	روزہ رکھنے والے

عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے

وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ

وَ	الصّٰٓىٕمٰتِ	وَ	الْحٰفِظِیْنَ	فُرُوْجَهُمْ	وَ
اور	روزہ رکھنے والیاں	اور	حفاظت کرنے والے	اپنی شرمگاہوں (کی)	اور

اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں۔ 3 اِس آیت میں اہلِ بیت سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سب سے پہلے مراد ہیں کیونکہ آگے پیچھے سارا کلام ہی اُن کے متعلق ہو رہا ہے۔ بقیہ نفوسِ قدسیہ یعنی حضرت فاطمہ زہرا، حضرت علی المرتضٰی اور حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا اہلِ بیت میں داخل ہونا بھی دلائل سے ثابت ہے۔

الْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ

الْحٰفِظٰتِ	وَ	الذّٰكِرِيْنَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّ	الذّٰكِرٰتِ
حفاظت کرنے والیاں	اور	یاد کرنے والے	اللہ (کو)	بہت	اور	یاد کرنے والیاں

حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ

اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾	وَ	مَا كَانَ
تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب	اور	نہیں ہے

ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ○ اور

لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ

لِمُؤْمِنٍ	وَّ	لَا	مُؤْمِنَةٍ	اِذَا	قَضَى	اللّٰهُ	وَ
کسی مومن مرد کے لئے	اور	نہ	مومنہ عورت (کے لئے)	جب	فیصلہ کردے	اللہ	اور

کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور

رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

رَسُوْلُهٗۤ	اَمْرًا	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	مِنْ اَمْرِهِمْ (1)
اس کا رسول	کسی کام (کا)	یہ کہ	رہے	ان کے لئے	کچھ اختیار	اپنے معاملے سے (کا)

اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ

وَ	مَنْ	يَّعْصِ	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	ضَلَّ
اور	جو	نافرمانی کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	وہ بھٹک گیا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو وہ بیشک صریح گمراہی میں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی فیصلے کی خلاف ورزی جائز نہیں

(1)...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زینب بنت جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت زینب اور ان کے بھائی نے بعض وجوہات کی بنا پر انکار کر دیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں، (1) آدمی پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے۔ (2) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ (3) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم اور مشورے میں فرق ہے، حکم پر سب کو سر جھکانا پڑے گا

ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾	وَ	اِذْ	تَقُوْلُ (1)	لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
کھلی گمراہی (میں)	اور	جب	تم کہہ رہے تھے	(اس) سے جس پر انعام فرمایا اللہ (نے)

بھٹک گیا○ اور اے محبوب! یاد کرو جب تم اس سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے انعام فرمایا

وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ

وَ	اَنْعَمْتَ (2)	عَلَيْهِ	اَمْسِكْ	عَلَيْكَ	زَوْجَكَ	وَ	اتَّقِ
اور	تو نے انعام کیا	اس پر	(کہ) روک کر رکھ	اپنے پاس	اپنی بیوی	اور	ڈر

اور جس پر آپ نے انعام فرمایا کہ اپنی بیوی اپنے پاس روک رکھ اور اللہ سے

اللّٰهَ وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ

اللّٰهَ	وَ	تُخْفِيْ	فِيْ نَفْسِكَ	مَا	اللّٰهُ	مُبْدِيْهِ
اللہ (سے)	اور	تم چھپارہے تھے	اپنے دل میں	وہ (بات) جو	اللہ	ظاہر کرنے والا تھا اسے

ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپارہے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا

وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ

وَ	تَخْشَى	النَّاسَ	وَ	اللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ	تَخْشٰىهُ
اور	تمہیں اندیشہ تھا	لوگوں (کا)	اور (حالانکہ)	اللہ	زیادہ حقدار ہے	کہ	تم ڈرو اس سے

اور تمہیں لوگوں کا اندیشہ تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ

فَلَمَّا	قَضٰى	زَيْدٌ (3)	مِّنْهَا	وَطَرًا	زَوَّجْنٰكَهَا	لِكَيْ
پھر جب	پوری کرلی	زید (نے)	اس سے	حاجت	(تو) ہم نے نکاح کردیا تمہارا اس سے	تاکہ

پھر جب زید نے اس سے حاجت پوری کرلی تو ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کردیا تاکہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور مشورہ قبول کرنے یا نہ کرنے کا حق ہوگا۔

(1)...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں یہ نعمت دی ہے۔ (3)...... حضرت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ شرف حاصل ہے کہ تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے صرف ان کا نام صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا

لَا يَكُوْنَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	حَرَجٌ	فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ (1)	اِذَا
نہ ہو	ایمان والوں پر	کوئی حرج	ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں	جب

مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ حرج نہ رہے جب

قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۳۷ مَا كَانَ

قَضَوْا	مِنْهُنَّ	وَطَرًا	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا ۝۳۷	مَا كَانَ
وہ پوری کرلیں	ان سے	حاجت	اور	ہے	اللہ کا حکم	ہونے والا	نہیں ہے

ان سے اپنی حاجت پوری کرلیں اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے ○ نبی پر

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

عَلَى النَّبِيِّ (2)	مِنْ حَرَجٍ	فِيْمَا	فَرَضَ	اللّٰهُ	لَهٗ
نبی پر	کوئی حرج	(اس) میں جو	مقرر کیا	اللہ (نے)	اس کے لیے

اس بات میں کوئی حرج نہیں جو اللہ نے اس کے لیے مقرر فرمائی۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

سُنَّةَ اللّٰهِ	فِي الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ
اللہ کا دستور (رہا ہے)	ان لوگوں میں جو	گزر چکے	پہلے	اور	ہے	اللہ کا کام

اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے، اور اللہ کا ہر کام

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۟ۙ ۝۳۸ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝۳۸	الَّذِيْنَ	يُبَلِّغُوْنَ	رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَخْشَوْنَهٗ
مقرر کی ہوئی تقدیر	وہ لوگ جو	پہنچاتے ہیں	اللہ کے پیغامات	اور	ڈرتے ہیں اس سے

مقرر کی ہوئی تقدیر ہے ○ وہ جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں

حضرات انبیاء کے نکاح سے متعلق سنت الٰہی

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صفات

(1)..... رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمانے کی ایک حکمت معاشرے میں رائج اس بری رسم کا خاتمہ کرنا تھا کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ (2)..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام امت کو یہ بتادیا کہ اس نے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی نکاح کے معاملے میں وسعت فرمائی اور انہیں کثیر عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثیر خواتین سے شادیاں فرمانا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خاص اجازت سے تھا اور آپ کا یہ

وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

وَ	لَا يَخْشَوْنَ	اَحَدًا	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
اور	خوف نہیں کرتے	کسی ایک (کا)	سوائے	اللہ (کے)	اور	کافی ہے	اللہ

اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں کرتے اور اللہ کافی

حَسِيْبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ

حَسِيْبًا ﴿٣٩﴾	مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	اَبَاۤ اَحَدٍ	مِّنْ رِّجَالِكُمْ (1)	وَ	لٰكِنْ
حساب لینے والا	نہیں ہے	محمد	کسی ایک کا (بھی) باپ	تمہارے مردوں میں سے	اور	لیکن

حساب لینے والا ہے ○ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

رَّسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (2)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ
اللہ کا رسول (ہے)	اور	تمام نبیوں میں آخری (نبی)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو

اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ

عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّ

عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾	وَّ
جاننے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت زیادہ یاد کرنا	اور

جاننے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو ○ اور

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ

سَبِّحُوْهُ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِيْلًا ﴿٤٢﴾	هُوَ	الَّذِيْ	يُصَلِّيْ	عَلَيْكُمْ
پاکی بیان کرو اس کی	صبح	اور	شام	وہی (ہے)	جو	رحمت بھیجتا ہے	تم پر

صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو ○ وہی (اللہ) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور ختمِ نبوت کا بیان

مسلمانوں کو بکثرت ذکرِ الٰہی اور صبح و شام تسبیح کرنے کی تاکید

امتِ مصطفٰی کی فضیلت و شرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عمل انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستور کے عین مطابق تھا۔

1 ...... اس آیت میں مذکر اولاد کی نفی نہیں بلکہ "رِجَال" یعنی بڑی عمر کے مردوں میں سے کسی کے باپ ہونے کی نفی ہے۔ حضرت قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں رجال یعنی مرد کہا جائے کیونکہ وہ بچپن میں ہی وفات پاگئے تھے۔ 2 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آخری نبی ہونا قطعی ہے اور یہ بات قرآن و حدیث و اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ لہٰذا جو

وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ

وَ	مَلٰٓىٕكَتُهٗ	لِيُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ
اور	اس کے فرشتے (دعا کرتے ہیں)	تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	اجالے کی طرف

اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے

وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ

وَ	كَانَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾	تَحِيَّتُهُمْ	يَوْمَ
اور	وہ ہے	ایمان والوں پر	مہربان	ان کا ملاقات کے وقت ابتدائی کلام	(جس) دن

اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے ○ جس دن وہ اللہ سے ملاقات کریں گے

اللہ سے ملاقات کے وقت ابتدائی کلام سلام ہوگا

يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ

يَلْقَوْنَهٗ	سَلٰمٌ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ
وہ ملاقات کریں گے اس سے	سلام (ہوگا)	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

اس وقت ان کے لیے ملتے وقت کا ابتدائی کلام سلام ہوگا اور اللہ نے ان کے لیے عزت کا ثواب

اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنٰكَ	شَاهِدًا[1]	وَّ
عزت والا ثواب	اے	نبی	بیشک	ہم نے بھیجا تجھے	گواہ، حاضر و ناظر	اور

تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرائض منصبی اور عظمت و شان

مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ

مُبَشِّرًا	وَّ	نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾	وَّ	دَاعِيًا	اِلَى اللّٰهِ	بِاِذْنِهٖ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	اور	بلانے والا	اللہ کی طرف	اس کے حکم سے

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا ○ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

1 ...... شاہد کا ایک معنی ہے حاضر و ناظر یعنی مشاہدہ فرمانے والا اور ایک معنی ہے گواہ۔ اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر و ناظر ہیں اور یہ عقیدہ آیات، احادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے ثابت ہے۔ حاضر کے لغوی معنی ہیں سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا اور ناظر کے کئی معنی ہیں جیسے دیکھنے والا، آنکھ کا تل، نظر وغیرہ اور عالَم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قدسی قوت والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالَم کو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مسلمانوں کو بڑے فضل کی بشارت

وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ

وَ	سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾	وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	بِاَنَّ
اور	چمکا دینے والا چراغ، سورج (بنا کر بھیجا)	اور	خوشخبری دو	ایمان والوں (کو)	کہ

اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ○ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیدو کہ

کفار و منافقین کی ایذا سے درگزر کرنے اور توکل کرنے کا حکم

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾	وَ	لَا تُطِعِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ
ان کے لیے	اللہ کی طرف سے	بڑا فضل (ہے)	اور	تم بات نہ مانو	کافروں	اور

ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے ○ اور کافروں اور

الْمُنٰفِقِيْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ

الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	دَعْ	اَذٰىهُمْ	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ [1]	وَ
منافقوں (کی)	اور	چھوڑ دو (درگزر کرو)	ان کی ایذا (پر)	اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور

منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کی ایذا پر درگزر کر دو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور

ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے دی جانے والی طلاق کا شرعی حکم

كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ

كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نَكَحْتُمُ
کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم نکاح کرو

اللہ کافی کام بنانے والا ہے ○ اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا

الْمُؤْمِنٰتِ	ثُمَّ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	فَمَا
ایمان والیوں (سے)	پھر	تم طلاق دیدو انہیں	(اس) سے پہلے	کہ	تم چھوؤ انہیں	تو نہیں

نکاح کرو پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے طلاق دیدو تو ان پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور سینکڑوں میل دور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔ یہ رفتار خواہ روحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ ہو یا اسی جسم سے ہو جو قبر میں مدفون ہے یا کسی جگہ موجود ہے۔

[1]...... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا عظیم کام ہے لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اسی پر بھروسہ رکھے۔

لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ

لَكُمْ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ عِدَّةٍ [1]	تَعْتَدُّوْنَهَا	فَمَتِّعُوْهُنَّ [2]	وَ	سَرِّحُوْهُنَّ
تمہاری وجہ سے	ان پر	کوئی عدت	جسے تم شمار کرو	تو فائدہ پہنچاؤ انہیں	اور	چھوڑ دو انہیں

تمہاری وجہ سے کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو تو انہیں فائدہ پہنچاؤ اور انہیں اچھے طریقے سے

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ [3]	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِنَّاۤ	اَحْلَلْنَا	لَكَ	اَزْوَاجَكَ
اچھی طرح چھوڑنا	اے	نبی	بیشک	ہم نے حلال کیں	تمہارے لیے	تمہاری بیویاں

چھوڑو ○ اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں

الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ

الّٰتِيْ	اٰتَيْتَ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ	مَا	مَلَكَتْ	يَمِيْنُكَ	مِمَّاۤ
جنہیں	تم دو	ان کے مہر	اور	جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	(ان میں) سے جو

جنہیں تم مہر دو اور تمہاری مملوکہ کنیزیں جو

اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ

اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلَيْكَ	وَ	بَنٰتِ عَمِّكَ	وَ	بَنٰتِ عَمّٰتِكَ
غنیمت میں دیں	اللہ (نے)	تجھے	اور	تمہارے چچا کی بیٹیاں	اور	تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

اللہ نے تمہیں مالِ غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ

وَ	بَنٰتِ خَالِكَ	وَ	بَنٰتِ خٰلٰتِكَ	الّٰتِيْ	هَاجَرْنَ	مَعَكَ
اور	تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں	اور	تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں	جنہوں نے	ہجرت کی	تمہارے ساتھ

اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی

نکاح سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت

[1] ...... اگر عورت کو ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں، البتہ خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے، لہٰذا اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہوئی تو عدت واجب ہوگی اگرچہ ازدواجی تعلق قائم نہ ہوا ہو۔ [2] ...... فائدہ پہنچانے سے مراد یہ ہے کہ اگر عورت کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو خلوت سے پہلے طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔

[3] ...... اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے۔

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ

وَ	امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً	اِنْ	وَّهَبَتْ	نَفْسَهَا	لِلنَّبِیِّ	اِنْ	اَرَادَ
اور	ایمان والی عورت	اگر	وہ ہبہ کردے	اپنی جان	نبی کے لئے	اگر	ارادہ کرے

اور ایمان والی عورت (تمہارے لئے حلال کی) اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے، اگر نبی

النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ

النَّبِیُّ	اَنْ	یَّسْتَنْكِحَهَا	خَالِصَةً (1)	لَّكَ	مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
نبی	کہ	نکاح کرلے اس سے	(یہ) خاص	تمہارے لیے (ہے)	(دیگر) ایمان والوں کے سوا

اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص تمہارے لیے ہے، دیگر مسلمانوں کیلئے نہیں۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا

قَدْ	عَلِمْنَا	مَا	فَرَضْنَا	عَلَیْهِمْ	فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ	وَ	مَا
بیشک	ہمیں معلوم ہے	جو	ہم نے مقرر کیا	ان (مسلمانوں) پر	ان کی بیویوں میں	اور	جن کے

ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور ان کی

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ ؕ وَ كَانَ

مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	لِكَیْلَا یَكُوْنَ	عَلَیْكَ	حَرَجٌ	وَ	كَانَ
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	(تمہاری یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ نہ ہو	تجھ پر	کوئی تنگی	اور	ہے

مملوکہ کنیزوں میں مقرر کیا ہے۔ (یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝۵۰ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ

اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ۝۵۰	تُرْجِیْ (2)	مَنْ	تَشَآءُ	مِنْهُنَّ	وَ
اللّٰه	بخشنے والا	مہربان	تم پیچھے ہٹاؤ	جسے	تم چاہو	ان (بیویوں) میں سے	اور

اللّٰه بخشنے والا مہربان ہے ○ ان میں سے جسے چاہو پیچھے ہٹاؤ اور

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے نکاح کی خصوصی رعایت کی حکمت

حقوقِ زوجیت سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے خصوصی اختیار

1 ......یعنی مہر کے بغیر نکاح کرنا خاص آپ کے لئے جائز ہے اُمت کے لئے نہیں۔ امت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا جان بوجھ کر مہر کی نفی کر دیں۔

2 ......اس سے پہلی آیت میں ان عورتوں کا بیان ہوا جن سے نکاح کرنا اللّٰه تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے حلال فرمایا اور اس آیت میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُن کے ساتھ سلوک کے حوالے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیئے گئے خصوصی اختیار بیان کئے جا رہے ہیں۔

تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ

تُـْٔوِیْۤ	اِلَیْكَ	مَنْ	تَشَآءُ (1)	وَ	مَنِ	ابْتَغَیْتَ	مِمَّنْ
جگہ دو	اپنی طرف	جسے	تم چاہو	اور	جسے	تم چاہو (قریب کرلو)	(ان میں) سے جسے

ان میں سے جسے چاہو اپنے پاس جگہ دو اور جنہیں تم نے علیحدہ کر دیا تھا ان میں سے جسے

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ

عَزَلْتَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَیْكَ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ
تم نے علیحدہ کر دیا	تو نہیں	کوئی گناہ	تجھ پر	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

تمہارا جی چاہے (اپنے قریب کرلو) تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ نزدیک ہے کہ

تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ

تَقَرَّ	اَعْیُنُهُنَّ	وَ	لَا یَحْزَنَّ	وَ	یَرْضَیْنَ	بِمَاۤ	اٰتَیْتَهُنَّ
ٹھنڈی ہوں	ان کی آنکھیں	اور	وہ غم نہ کریں	اور	راضی رہیں	(اس) پر جو	تم دو انہیں

ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب

كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

كُلُّهُنَّ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	فِیْ قُلُوْبِكُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
وہ سب (تمام کی تمام)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اور	ہے	اللہ

راضی رہیں اور (اے لوگو!) اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ

عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾ لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ

عَلِیْمًا	حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾	لَا یَحِلُّ	لَكَ	النِّسَآءُ	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	لَاۤ	اَنْ
علم والا	حلم والا	حلال نہیں	تمہارے لئے	(مزید) عورتیں	(ان کے) بعد	اور	نہ	یہ کہ

علم والا، حلم والا ہے ○ ان کے بعد (مزید) عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ

نکاح سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے پابندیاں

(1)...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُن میں عدل کرنے یا نہ کرنے سے متعلق خصوصی اختیار ملنے کے باوجود حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک عمل یہ تھا کہ آپ تمام ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُن کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عمل مبارک میں بعد والے لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اختیار ملنے کے باوجود اپنی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُن میں عدل فرمایا تو جن لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں بلکہ ان پر عدل کرنا ہی لازم ہے تو انہیں کس درجہ عدل کرنے کی ضرورت ہے۔

تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا

تَبَدَّلَ	بِهِنَّ	مِنْ اَزْوَاجٍ	وَّلَوْ	اَعْجَبَكَ	حُسْنُهُنَّ	اِلَّا
تم بدل لو	ان کے بدلے	(دوسری) بیویاں	اگرچہ	پسند آئے تمہیں	ان کا حسن	سوائے

ان کی جگہ اور بیویاں بدل لو اگرچہ تمہیں ان کا حسن پسند آئے مگر

مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ ع

مَا	مَلَكَتْ	يَمِيْنُكَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾
(ان کے) جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان

تمہاری کنیزیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتَ النَّبِيِّ (1)	اِلَّاۤ	اَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم داخل نہ ہو	نبی کے گھروں (میں)	مگر	یہ کہ

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک

يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ

يُّؤْذَنَ (2)	لَكُمْ	اِلٰى طَعَامٍ	غَيْرَ نٰظِرِيْنَ	اِنٰىهُ	وَ
اجازت دی جائے	تمہیں	کھانے (وغیرہ) کی طرف	نہ (یوں کہ) تم انتظار کرتے رہو	اس کے پکنے (کا)	اور

اجازت نہ ہو جیسے کھانے کیلئے بلایا جائے۔ یوں نہیں کہ خود ہی اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو۔

لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

لٰكِنْ	اِذَا	دُعِيْتُمْ	فَادْخُلُوْا	فَاِذَا	طَعِمْتُمْ	فَانْتَشِرُوْا
لیکن	جب	تمہیں بلایا جائے	تو داخل ہو جاؤ	پھر جب	کھانا کھالو	تو اٹھ کر چلے جاؤ

ہاں جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھالو تو چلے جاؤ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھروں میں جانے سے متعلق آداب

1 ..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب خود بیان فرمائے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مقام حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاصل ہے وہ مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہیں۔ 2 ..... اجازت ملنے پر گھر میں جانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ یاد رہے کہ یہ آیت اگرچہ خاص حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے حق میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے۔

وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ

النَّبِيَّ	كَانَ يُؤْذِي	ذٰلِكُمْ	اِنَّ	لِحَدِيْثٍ	مُسْتَاْنِسِيْنَ	لَا	وَ
نبی (کو)	تکلیف دیتا ہے	یہ (عمل)	بیشک	باتوں سے	دل بہلاتے رہو	نہ	اور

اور یہ نہ ہو کہ باتوں سے دل بہلاتے ہوئے بیٹھے رہو۔ بیشک یہ بات نبی کو ایذا دیتی تھی

فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا

اِذَا	وَ	مِنَ الْحَقِّ	لَا يَسْتَحْيٖ	اللّٰهُ	وَ	مِنْكُمْ	فَيَسْتَحْيٖ
جب	اور	حق (بیان کرنے) سے	شرماتا نہیں	اللہ	اور	تم سے	پس وہ شرماتے ہیں

تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں شرماتا نہیں اور جب

سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ

ذٰلِكُمْ	مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ [1]	فَسْـَٔلُوْهُنَّ	مَتَاعًا	سَاَلْتُمُوْهُنَّ
یہ	پردے کے پیچھے سے	تو مانگو ان سے	کوئی سامان	تم مانگو ان (ازواجِ مطہرات) سے

تم نبی کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ تمہارے

اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ

اَنْ	لَكُمْ	مَا كَانَ	وَ	لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ	اَطْهَرُ
کہ	تمہارے لئے	(ہرگز جائز) نہیں ہے	اور	تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے	زیادہ پاکیزہ ہے

دلوں اور ان کے دلوں کیلئے یہ زیادہ پاکیزگی کی بات ہے اور تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ

تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ

اَزْوَاجَهٗ	تَنْكِحُوْۤا	اَنْ	لَاۤ	وَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	تُؤْذُوْا
اس کی بیویوں (سے)	تم نکاح کرو	یہ کہ	نہ	اور	اللہ کے رسول (کو)	تم ایذا دو

رسولُ اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے

دلوں کو پاکیزہ رکھنے کا اہتمام

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اذیت دینا اور ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے نکاح کرنا حرام ہے

[1] ...ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ امت کی مائیں ہیں اور ان کے بارے میں کوئی شخص اپنے دل میں برا خیال لانے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان سے کوئی چیز مانگنی ہے تو پردے کے پیچھے سے مانگو تاکہ کسی کے دل میں کوئی شیطانی خیال پیدا نہ ہو۔ جب امت کی ماؤں کے بارے میں یہ حکم ہے تو عام عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ عام عورتوں کو پردہ کرنے اور اجنبی مردوں کو ان سے پردہ کرنے کی حاجت زیادہ ہے کیونکہ لوگوں کی نظر میں ان کی وہ حیثیت اور مقام نہیں جو ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا ہے، اس لئے یہاں دل میں شیطانی وسوسے آنے اور بیہودہ

اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے

مِنۡۢ بَعۡدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمًا ﴿۵۳﴾ اِنۡ

مِنۡۢ بَعۡدِهٖۤ	اَبَدًا	اِنَّ	ذٰلِكُمۡ	كَانَ	عِنۡدَ اللّٰهِ	عَظِيۡمًا ﴿۵۳﴾	اِنۡ
اس کے بعد	کبھی	بیشک	یہ (بات)	ہے	اللہ کے نزدیک	بہت بڑی	اگر

نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ○ اگر

تُبۡدُوۡا شَيۡـًٔا اَوۡ تُخۡفُوۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۵۴﴾

تُبۡدُوۡا	شَيۡـًٔا	اَوۡ	تُخۡفُوۡهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُلِّ شَيۡءٍ	عَلِيۡمًا ﴿۵۴﴾
تم ظاہر کرو	کوئی چیز	یا	چھپاؤ اسے	تو بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز کو	جاننے والا

تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ○

ان لوگوں کا بیان جن سے پردہ نہیں

لَا جُنَاحَ عَلَيۡهِنَّ فِیۡۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآئِهِنَّ

لَا	جُنَاحَ	عَلَيۡهِنَّ	فِیۡۤ اٰبَآئِهِنَّ (1)	وَ	لَاۤ	اَبۡنَآئِهِنَّ
نہیں	کوئی حرج	ان (عورتوں) پر	ان کے باپوں (سے پردہ نہ کرنے) میں	اور	نہ	ان کے بیٹوں

عورتوں پر ان کے باپوں اور بیٹوں

وَلَاۤ اِخۡوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآءِ اِخۡوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ

وَ	لَاۤ	اِخۡوَانِهِنَّ	وَ	لَاۤ	اَبۡنَآءِ اِخۡوَانِهِنَّ	وَ	لَاۤ	اَبۡنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
اور	نہ	ان کے بھائیوں	اور	نہ	ان کے بھائیوں کے بیٹوں	اور	نہ	ان کی بہنوں کے بیٹوں

اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں

وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ ۚ

وَ	لَا	نِسَآئِهِنَّ	وَ	لَا	مَا	مَلَكَتۡ	اَيۡمَانُهُنَّ
اور	نہ	ان کی (ہم مذہب) عورتوں	اور	نہ	(ان کنیزوں سے) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ

اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں کے بارے میں (پردہ نہ کرنے میں) کوئی مضائقہ نہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خیالات پیدا ہونے کا امکان زیادہ ہے۔

(1)...... جب پردہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ، بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا ہم اپنی ماؤں اور بیٹیوں کے ساتھ پردے کے باہر سے گفتگو کریں؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں ان لوگوں کا بیان کر دیا گیا جن سے پردہ نہیں ہے۔ نوٹ: یہاں آیت میں چچا اور ماموں کا صراحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔

وَ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اتَّقِيْنَ	وَ
ہر چیز پر	ہے	اللہ	بیشک	اللہ (سے)	تم ڈرتی رہو	اور

اور اللہ سے ڈرتی رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر

شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا

يٰۤاَيُّهَا	عَلَى النَّبِيِّ	يُصَلُّوْنَ	مَلٰٓئِكَتَهٗ	وَ	اللّٰهَ[1]	اِنَّ	شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾
اے	نبی پر	درود بھیجتے ہیں	اس کے فرشتے	اور	اللہ	بیشک	نگہبان

نگہبان ہے ○ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ

اِنَّ	تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾	سَلِّمُوْا	وَ	عَلَيْهِ	صَلُّوْا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ
بیشک	خوب سلام	سلام بھیجو	اور	اس (نبی) پر	درود بھیجو	ایمان لائے	وہ لوگو جو

ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ○ بیشک

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ

اللّٰهُ	لَعَنَهُمُ	رَسُوْلَهٗ	وَ	اللّٰهَ	يُؤْذُوْنَ[2]	الَّذِيْنَ
اللہ (نے)	لعنت فرمادی ان پر	اس کے رسول (کو)	اور	اللہ	ایذا دیتے ہیں	وہ لوگ جو

جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں

فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَ

وَ	عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾	لَهُمْ	اَعَدَّ	وَ	فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ
اور	رسوا کر دینے والا عذاب	ان کے لیے	تیار کر رکھا ہے	اور	دنیا اور آخرت میں

اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود اور مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایذا دینے والوں کا انجام

مسلمانوں کو ناحق ایذا دینا سخت گناہ ہے

1 ...... یہ آیتِ مبارکہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صریح نعت ہے، جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اور اے مسلمانو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو یعنی رحمت و سلامتی کی دعائیں کرو۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے سکے یا اسے کسی سے ایذا پہنچے، اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے سے مراد اس کے حکم کی مخالفت کرنا اور گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے یا یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے

مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم اور اس کا فائدہ

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ

الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ[1]	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	بِغَيْرِ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	ایمان والوں	اور	ایمان والیوں (کو)	(اس کے) بغیر

جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے

مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

مَا اكْتَسَبُوْا	فَقَدِ	احْتَمَلُوْا	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾	يٰۤاَيُّهَا
کہ انہوں نے (کچھ غلط کام) کیا	تو بیشک	انہوں نے اٹھایا	بہتان	اور	کھلا گناہ	اے

ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے ○ اے

النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	وَ	بَنٰتِكَ	وَ	نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اور	اپنی بیٹیوں	اور	ایمان والوں کی عورتوں (سے)

نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ

يُدْنِيْنَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ
وہ ڈال کر رکھیں	اپنے اوپر	اپنی چادروں سے (کچھ حصہ)	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ

يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

يُّعْرَفْنَ	فَلَا يُؤْذَيْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾
وہ پہچانی جائیں	تو انہیں ستایا نہ جائے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رسول کو ایذا دینے سے مراد خاص رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینا ہے۔

1 ...... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں ایمان والوں کو اذیت دینے کا ذکر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا جیسا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے کا ذکر اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو اذیت دینا گویا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا گویا کہ اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ

منافقوں کو ایذاء رسانی سے باز نہ آنے پر تنبیہ

لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ

لَئِنۡ	لَّمۡ يَنۡتَهِ	الۡمُنٰفِقُوۡنَ	وَ	الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ
ضرور اگر	باز نہیں آئے	منافقین	اور	وہ لوگ جن کے دلوں میں

منافق اور وہ کہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ

مَّرَضٌ وَّالۡمُرۡجِفُوۡنَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لَنُغۡرِيَنَّكَ

مَّرَضٌ	وَّ	الۡمُرۡجِفُوۡنَ[1]	فِى الۡمَدِيۡنَةِ	لَنُغۡرِيَنَّكَ
بیماری (ہے)	اور	جھوٹی خبریں پھیلانے والے	مدینہ میں	(تو) ہم ضرور اکسائیں گے تجھے

جو مدینے میں جھوٹی خبریں پھیلانے والے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں ان کے خلاف

بِهِمۡ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوۡنَكَ فِيۡهَاۤ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿٦٠﴾

بِهِمۡ	ثُمَّ	لَا يُجَاوِرُوۡنَكَ	فِيۡهَاۤ	اِلَّا	قَلِيۡلًا ﴿٦٠﴾
ان پر	پھر	وہ پاس نہ رہیں گے تمہارے	اس (شہر) میں	مگر	تھوڑے (دن)

اکسائیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ○

مَّلۡعُوۡنِيۡنَ ۛۚ اَيۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا اُخِذُوۡا وَ

مَّلۡعُوۡنِيۡنَ	اَيۡنَمَا	ثُقِفُوۡۤا	اُخِذُوۡا	وَ
(وہ) اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ (ہیں)	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	انہیں پکڑ لیا جائے	اور

اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ ہیں، جہاں کہیں پائے جائیں انہیں پکڑ لیا جائے اور

معانقة ۱۳

کفار و منافقین سے متعلق دستور الٰہی

قُتِّلُوۡا تَقۡتِيۡلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِى الَّذِيۡنَ خَلَوۡا

قُتِّلُوۡا	تَقۡتِيۡلًا ﴿٦١﴾	سُنَّةَ اللّٰهِ	فِى الَّذِيۡنَ	خَلَوۡا
قتل کر دیا جائے	خوب قتل کرنا	اللہ کا طریقہ	ان لوگوں کے بارے میں جو	گزر گئے

گن گن کر انہیں قتل کر دیا جائے ○ اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے والا دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہے اسی طرح ایمان والوں کو اذیت دینے والا بھی دونوں جہاں میں لعنت و رسوائی کا حقدار ہے۔ (روح البیان، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۸، ۷/ ۲۳۹)

[1] ...غلط خبریں پھیلا کر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کرنے والے دل کے منافقوں کی حالت کو آج کے دور میں آسانی سے سمجھنا ہو تو چند دن اخبار پڑھ کر دیکھ لیں کہ مغرب کے غلام لکھاری، مسلمانوں کو اپنے مغربی آقاؤں سے ڈرانے کیلئے ان کی طاقت، ترقی، تہذیب کو کیسے بڑھا چڑھا کر اور مسلمانوں کی طاقت، تہذیب

قیامت ضرور آئے گی اگرچہ اس کا وقت معلوم نہیں

مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْـَٔلُكَ

مِنْ قَبْلُ	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾	يَسْـَٔلُكَ
پہلے	اور	تم ہرگز نہیں پاؤ گے	اللہ کے دستور میں	کوئی تبدیلی	سوال کرتے ہیں تم سے

گزر گئے اور تم اللہ کے دستور کیلئے ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ○ لوگ تم سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا

النَّاسُ	عَنِ السَّاعَةِ	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ اللّٰهِ [1]	وَ	مَا
لوگ	قیامت کے متعلق	تم کہو	صرف	اس کا علم	اللہ کے پاس (ہے)	اور	کیا

قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم

کافروں کا انجام

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ

يُدْرِيْكَ	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	تَكُوْنُ	قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَنَ
جانو تم	شاید	قیامت	ہو	قریب	بیشک	اللہ (نے)	لعنت فرمائی

کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ بیشک اللہ نے کافروں پر

الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ

الْكٰفِرِيْنَ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾	خٰلِدِيْنَ
کافروں (پر)	اور	اس نے تیار کر رکھی ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ	ہمیشہ رہنے والے

لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اس میں

عذابِ جہنم کی کیفیت اور کافروں کی حسرت

فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ

فِيْهَاۤ	اَبَدًا	لَا يَجِدُوْنَ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾	يَوْمَ
اس میں	ہمیشہ	وہ نہیں پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	کوئی مددگار	(جس) دن

ہمیشہ رہیں گے (اس میں) نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار ○ جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور ماضی و حال کو کس طرح تاریک بنا کر پیش کرتے ہیں۔

1 ...... علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یہ فرمانے کا حکم اس وقت دیا گیا جب ان سے قیامت کے بارے میں سوال ہوا تھا ورنہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جب دنیا سے تشریف لے گئے اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام غیبوں کا علم عطا فرما دیا تھا اور ان میں سے ایک قیامت کا علم ہے لیکن انہیں یہ علم چھپانے کا حکم دیا گیا تھا (اس لئے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے امت کو قیامت کا معین وقت

تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا					
تُقَلَّبُ	وُجُوْهُهُمْ (1)	فِي النَّارِ	يَقُوْلُوْنَ	يٰلَيْتَنَآ	اَطَعْنَا
بار بار الٹے جائیں گے	ان کے چہرے	آگ میں	وہ کہیں گے	اے کاش	ہم نے حکم مانا ہوتا
ان کے چہرے آگ میں بار بار الٹے جائیں گے تو کہتے ہوں گے: ہائے! اے کاش! ہم نے					

اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَآ						
اللّٰهَ	وَ	اَطَعْنَا	الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾	وَ	قَالُوْا	رَبَّنَآ
اللہ (کا)	اور	ہم نے حکم مانا ہوتا	رسول (کا)	اور	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب
اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ○ اور کہیں گے: اے ہمارے رب!						

اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا					
اِنَّآ	اَطَعْنَا	سَادَتَنَا	وَ	كُبَرَآءَنَا	فَاَضَلُّوْنَا
بیشک	ہم نے بات مانی	اپنے سرداروں	اور	اپنے بڑوں (کی)	تو انہوں نے بھٹکا دیا ہمیں
ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے					

السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ					
السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾	رَبَّنَآ	اٰتِهِمْ	ضِعْفَيْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَالْعَنْهُمْ
راستے (سے)	اے ہمارے رب	دے انہیں	دُگنا	عذاب	اور لعنت کر ان پر
بھٹکا دیا ○ اے ہمارے رب! انہیں دُگنا عذاب دے اور ان پر					

لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ					
لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا (2)	كَالَّذِيْنَ
بڑی لعنت	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ ہونا	ان لوگوں جیسے جنہوں نے
بڑی لعنت کر ○ اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے					

پیروکار کافروں کی طرف سے اپنے [illegible] کا عذر اور [illegible] گمراہوں [illegible] کی درخواست

مسلمانوں کو بنی اسرائیل کے طرزِ عمل سے بچنے کی نصیحت

ع ۸ / ۵

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں بتایا۔) (صاوی، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۶۳، ۵/ ۱۶۵۸)

1 ..... جہنم میں کافروں کے پورے جسم پر عذاب ہو گا اور یہاں آیت میں چہرے کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کے جسم کا سب سے مکرم اور معظم عضو ہوتا ہے اور جب ان کا چہرہ آگ میں بار بار الٹ رہا ہو گا تو یہ ان کے لئے بہت زیادہ ذلت اور رسوائی کا باعث ہو گا۔ 2 ..... سورت کی ابتداء سے لے کر یہاں تک منافقین کی انواع واقسام کی ایذاؤں کا ذکر تھا اور اب یہاں سے بنی اسرائیل کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تنبیہ کی جا رہی ہے۔

اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ

اٰذَوْا(1)	مُوْسٰى	فَبَرَّاَهُ	اللّٰهُ	مِمَّا	قَالُوْا	وَ
ستایا	موسیٰ (کو)	تو بری ہونا ظاہر کر دیا اس کا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	انہوں نے کہا	اور

موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے موسیٰ کا اس شے سے بری ہونا دکھا دیا جو انہوں نے کہا تھا اور

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ؕ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوا	اللّٰهَ
وہ تھا	اللہ کے ہاں	بڑی وجاہت والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)

موسیٰ اللہ کے ہاں بڑی وجاہت والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو

وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

وَ	قُوْلُوْا	قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾(2)	يُّصْلِحْ	لَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ
اور	کہا کرو	سیدھی بات	(اللہ) سنوار دے گا	تمہارے لیے	تمہارے اعمال

اور سیدھی بات کہا کرو ○ اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا

وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ

وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	مَنْ	يُّطِعِ
اور	بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	جو	فرمانبرداری کرے

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	فَازَ	فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾	اِنَّا	عَرَضْنَا
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس نے کامیابی پائی	بڑی کامیابی	بیشک	ہم نے پیش کی

فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی ○ بیشک ہم نے آسمانوں

اللہ سے ڈرنے اور حق بات کہنے کا حکم اور اس پر عمل کا ثمرہ

انسان امانتِ الٰہی کا امین ہے

1 ...... یہ ضروری نہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کوئی ایسا کام سرزد ہوا ہو جس سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت پہنچی تھی اور اس پر انہیں یہاں آیت میں تنبیہ کی گئی، بلکہ عین ممکن ہے کہ آئندہ ایسے کام سے بچانے کے لئے پیش بندی کے طور پر انہیں تنبیہ کی گئی ہو۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ زبان ٹھیک رکھنا، جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے اسے بچانا بڑا اہم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے بعد زبان سنبھالنے کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے ورنہ اس کا ذکر بھی ضمنی طور پر تقویٰ میں آ چکا تھا۔

الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ

الْاَمَانَةَ (1)	عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ	فَاَبَيْنَ	اَنْ
امانت	آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر	تو انہوں نے انکار کیا	(اس سے) کہ

اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے

يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

يَّحْمِلْنَهَا	وَ	اَشْفَقْنَ	مِنْهَا	وَ	حَمَلَهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّهٗ	كَانَ
وہ اٹھائیں اسے	اور	ڈر گئے	اس سے	اور	اٹھالیا اسے	انسان (نے)	بیشک وہ	ہے

انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس امانت کو اٹھالیا بیشک وہ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

ظَلُوْمًا	جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾	لِّيُعَذِّبَ	اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ
بہت زیادتی کرنے والا	بڑا نادان	تاکہ عذاب دے	اللہ	منافق مردوں	اور	منافقہ عورتوں

زیادتی کرنے والا، بڑا نادان ہے ○ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

وَ	الْمُشْرِكِيْنَ	وَ	الْمُشْرِكٰتِ	وَ	يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اور	مشرک مردوں	اور	مشرکہ عورتوں (کو)	اور	اللہ توبہ قبول فرمائے ایمان والوں

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع

وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾
اور	ایمان والیوں (کی)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور مسلمان عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

انسان پر امانت پیش کرنے کی حکمت

ع ۹ / ۶ / ۵

(1)...... اس آیت میں امانت سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے 2 قول یہ ہیں۔ (1) امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا، انہیں کو آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے اور نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔ (2) امانت سے مراد نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج کرنا، سچ بولنا، ناپ تول میں اور لوگوں کی امانتوں میں عدل کرنا ہے۔

آیات:54

رکوع: 06

سُوْرَةُ سَبَا مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	وہ جو	اس کیلئے (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

فِي الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ①

فِي الْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِي الْاٰخِرَةِ (1)	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ①
زمین میں (ہے)	اور	اسی کی	تعریف (ہے)	آخرت میں	اور	وہی	حکمت والا	خبردار (ہے)

اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور وہی حکمت والا، خبردار ہے ○

تمام تعریفوں کا حقیقی مستحق صرف اللہ ہے

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

يَعْلَمُ	مَا	يَلِجُ	فِي الْاَرْضِ (2)	وَ	مَا	يَخْرُجُ	مِنْهَا	وَ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور	جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے	اور

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور

اللہ تعالیٰ کے علم، رحمت اور مغفرت کا بیان

1 ...یعنی جیسے دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسے ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

2 ...''جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے'' سے مراد بارش کا پانی، مردے اور دفینے وغیرہ ہیں، ''جو زمین سے نکلتا ہے'' سے مراد سبزہ، درخت، چشمے، کانیں اور حشر کے وقت مردے وغیرہ ہیں۔

قیامت اور علمِ الٰہی کا بیان

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ

مَا	يَنْزِلُ	مِنَ السَّمَآءِ (1)	وَ	مَا	يَعْرُجُ	فِيْهَا	وَ	هُوَ
جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہی

جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی

الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

الرَّحِيْمُ	الْغَفُوْرُ ۝۲	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
رحم فرمانے والا، مہربان	بخشنے والا (ہے)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

مہربان بخشنے والا ہے ○ اور کافروں نے کہا:

لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ

لَا تَاْتِيْنَا	السَّاعَةُ	قُلْ	بَلٰى	وَرَبِّيْ	لَتَاْتِيَنَّكُمْ
نہ آئے گی ہم پر	قیامت	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم	وہ ضرور آئے گی تم پر

ہم پر قیامت نہ آئے گی۔ تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم جو غیب جاننے والا ہے

عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا

عٰلِمِ الْغَيْبِ	لَا يَعْزُبُ (2)	عَنْهُ	مِثْقَالُ ذَرَّةٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا
غیب جاننے والا	پوشیدہ نہیں	اس سے	ذرہ برابر (کوئی چیز)	آسمانوں میں	اور	نہ

بیشک وہ (قیامت) تم پر ضرور آئے گی۔ آسمانوں میں اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا

فِي الْاَرْضِ	وَ	لَاۤ	اَصْغَرُ	مِنْ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكْبَرُ	اِلَّا
زمین میں	اور	نہیں	چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور	نہ	بڑی	مگر

ذرہ برابر بھی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور ذرہ سے بھی کوئی چھوٹی اور بڑی چیز نہیں ہے مگر

1 ...... "جو کچھ آسمان کی طرف سے اترتا ہے" سے مراد بارش، برف، اولے، طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے ہیں "جو آسمانوں میں چڑھتا ہے۔" سے مراد فرشتے، دعائیں اور بندوں کے عمل ہیں۔ 2 ...... منکرینِ قیامت کا ایک اعتراض یہ تھا کہ انسانوں کے اجزا بکھرنے کے بعد اس طرح کیسے جمع ہو سکیں گے کہ کسی کے بدن کا کوئی جز دوسرے کے بدن میں نہ پہنچنے پائے۔ یہاں اس اعتراض کا انتہائی نفیس طریقے سے جواب دیا گیا کہ تم نے مخلوق کی پراگندگی کو دیکھا ہے جبکہ خالق کی قدرت و علم کا اندازہ نہ کیا کہ وہ ہر بدن کے ہر ذرے کو جانتا ہے۔

قیامت کا مقصد

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۟ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۳ [1]	لِّيَجْزِيَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
(وہ) ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)	تاکہ اللہ صلہ دے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور

وہ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے ۝ تاکہ اللہ ایمان لانے والوں اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۴

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۴
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)

اچھے اعمال کرنے والوں کو بدلہ دے، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ۝

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کا انجام

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ

وَ	الَّذِيْنَ	سَعَوْ [2]	فِيْٓ اٰيٰتِنَا	مُعٰجِزِيْنَ	اُولٰٓئِكَ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	یہ لوگ

اور جنہوں نے ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کی

قرآن سے متعلق اہلِ ایمان کا عقیدہ

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۵ وَيَرَى الَّذِيْنَ

لَهُمْ	عَذَابٌ	مِّنْ رِّجْزٍ	اَلِيْمٌ ۵	وَ	يَرَى	الَّذِيْنَ
ان کے لئے	عذاب (ہے)	سخت عذاب میں سے	دردناک	اور	سمجھتے ہیں	وہ لوگ جنہیں

ان کے لئے سخت عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ۝ اور جنہیں علم دیا گیا ہے

اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ

اُوْتُوا	الْعِلْمَ	الَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	هُوَ
دیا گیا	علم	جو	نازل کیا گیا	تمہاری جانب	تمہارے رب کی طرف سے	وہی

وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہی

[1] ...... اس کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔

[2] ...... اللہ تعالٰی کی آیتوں میں کوشش دو طرح کی ہے۔ ایک اچھی اور دوسری بری۔ قرآنِ پاک کی آیات کو سمجھنے یا سمجھانے کی کوشش، ان سے مسائل و اسرار نکالنے کی کوشش اچھی اور عبادت ہے، لیکن انہیں غلط ثابت کرنے، ان میں باہمی ٹکراؤ دکھانے اور انہیں جھٹلانے کی کوشش بری اور کفر ہے۔ یہاں آیت میں یہ دوسری کوشش مراد ہے۔

الْحَقَّ ۙ وَ يَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝ وَ قَالَ

الْحَقَّ	وَ	یَهْدِیْۤ	اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝	وَ	قَالَ
حق (ہے)	اور	وہ رہنمائی کرتا ہے	عزت والے، حمد کے مستحق کے راستے کی طرف	اور	بولے

حق ہے اور وہ عزت والے، حمد کے مستحق (اللہ) کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے ○ اور کافر

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	هَلْ	نَدُلُّكُمْ	عَلٰى رَجُلٍ	یُّنَبِّئُكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیا	ہم رہنمائی کریں تمہاری	ایک مرد پر	وہ بتادے تمہیں

بولے: کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتادیں جو تمہیں خبر دے

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ۚ

اِذَا	مُزِّقْتُمْ	كُلَّ مُمَزَّقٍ	اِنَّكُمْ	لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝
جب	تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے	بالکل ریزہ ریزہ	(تو پھر) بیشک تم	ضرور نئی پیدائش میں (ہوگے)

کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تم دوبارہ نئی پیدائش میں ہوگے ○

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ

اَفْتَرٰى (1)	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَمْ	بِهٖ	جِنَّةٌ	بَلِ
(کیا) اس (نبی) نے بہتان باندھا	اللہ پر	جھوٹ	یا	اس کو	جنون کا مرض (ہے)	بلکہ

کیا اس (نبی) نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے پاگل پن کا مرض ہے؟ بلکہ

الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ۝

الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	فِی الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ۝
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	(وہ) عذاب اور دور کی گمراہی میں (ہیں)

وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں ○

(1)..... اس آیت میں ایک احتمال یہ ہے کہ یہ کفار کی گفتگو کا بقیہ حصہ ہے اور ایک احتمال یہ ہے کہ جو کفار گفتگو سن رہے تھے، انہوں نے کہا کہ کیا اس نبی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ بات منسوب کر کے اس پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون کا مرض ہے جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان دونوں باتوں سے پاک اور بری ہیں البتہ قیامت و حساب کے منکر کفار عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

کفار کو تنبیہ

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ

اَفَلَمْ يَرَوْا (1)	اِلٰى	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ
تو کیا انہوں نے نہ دیکھا	(اس) کی طرف	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے (ہے)

تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو آسمان اور زمین

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اِنْ	نَّشَاْ	نَخْسِفْ	بِهِمُ	الْاَرْضَ	اَوْ	نُسْقِطْ
آسمان اور زمین سے	اگر	ہم چاہیں	(تو) دھنسادیں	ان کو	زمین (میں)	یا	گرادیں

ان کے آگے اور پیچھے ہے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسادیں یا ان پر

عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

عَلَيْهِمْ	كِسَفًا	مِّنَ السَّمَآءِ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً
ان کے اوپر	ایک ٹکڑا	آسمان سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

آسمان کا ٹکڑا گرادیں بیشک اس میں ہر رجوع لانے والے بندے

حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر اور فضائل

لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۹ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا

لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۹	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	مِنَّا
ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیا	داؤد (کو)	اپنی طرف سے

کے لیے نشانی ہے ۝ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے

فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَ

فَضْلًا	يٰجِبَالُ	اَوِّبِيْ	مَعَهٗ	وَ	الطَّيْرَ	وَ
بڑا فضل	اے پہاڑو	(اللہ کی طرف) رجوع کرو	اس کے ساتھ	اور	(اے) پرندو	اور

بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو اور پرندو! اس کے ساتھ (اللہ کی طرف) رجوع کرو اور

1 ...... کفار کا رد کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان وزمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کی تکذیب وانکار کی سزا میں قارون کی طرح انہیں زمین میں دھنسادیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادیں۔ بیشک زمین و آسمان کی طرف نظر کرنے اور ان میں غور و فکر کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع لانے والے ہر بندے کے لئے نشانی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے، منکر کو عذاب دینے اور ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زرہ سازی اور اہلِ خانہ کو نیک اعمال کی ہدایت

اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ

اَلَنَّا	لَهُ	الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾	اَنِ	اعْمَلْ [1]	سٰبِغٰتٍ	وَّ	قَدِّرْ
ہم نے نرم کردیا	اس کے لیے	لوہا	کہ	بناؤ	کشادہ زرہیں	اور	اندازے کا لحاظ رکھو

ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کردیا ○ کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور بنانے میں

فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

فِي السَّرْدِ	وَ	اعْمَلُوْا	صَالِحًا	اِنِّيْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
بنانے میں	اور	عمل کرو	نیک	بیشک میں	(اس) کو جو	تم عمل کررہے ہو

اندازے کا لحاظ رکھو اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فضائل و معجزات

بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ

بَصِيْرٌ ﴿١١﴾	وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ	غُدُوُّهَا	شَهْرٌ
دیکھنے والا (ہوں)	اور	سلیمان کے (قابو میں دیدی)	ہوا	اس کا صبح کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)

دیکھ رہا ہوں ○ اور ہوا کو سلیمان کے قابو میں دیدیا، اس کا صبح کا چلنا ایک مہینہ کی راہ

وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهُ

وَّ	رَوَاحُهَا	شَهْرٌ	وَ	اَسَلْنَا	لَهُ
اور	اس کا شام کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	ہم نے بہادیا	اس کے لیے

اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ (کے برابر) ہوتا تھا اور ہم نے اس کے لیے

عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

عَيْنَ الْقِطْرِ	وَ	مِنَ الْجِنِّ	مَنْ	يَّعْمَلُ	بَيْنَ يَدَيْهِ
پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ	اور	کچھ جن (قابو میں دیدیے)	جو	کام کرتے تھے	اس کے آگے

پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جن (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے

[1]...... حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ہاتھ سے زرہیں بناکر بیچا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضیلت کسی شخصیت کا ذریعۂ معاش کے لئے کوئی صنعت اور فن سیکھنا جائز ہے، اِس سے اُس کے مرتبے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ عمومی طور پر ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کمائے اور اس سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کسی نے ہرگز اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ تعالٰی کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (بخاری، ۲/۱۱، الحدیث: ۲۰۷۲)

جنات کا مسخر ہونا اور آلِ داؤد کو شکر کی تاکید

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا

عَنْ اَمْرِنَا	مِنْهُمْ	یَّزِغْ	مَنْ	وَ	بِاِذْنِ رَبِّهٖ
ہمارے حکم سے	ان میں سے	پھرے	جو	اور	اس کے رب کے حکم سے

اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے پھرے

نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾ یَعْمَلُوْنَ لَهٗ

لَهٗ	یَعْمَلُوْنَ	مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾	نُذِقْهُ
اس (سلیمان) کے لیے	وہ (جنات) بناتے تھے	بھڑکتی آگ کا عذاب	ہم چکھائیں گے اسے

ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ○ وہ جنات سلیمان کے لیے

مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ

جِفَانٍ كَالْجَوَابِ	وَ	تَمَاثِیْلَ(1)	وَ	مِنْ مَّحَارِیْبَ	یَشَآءُ	مَا
بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے	اور	تصویریں	اور	اونچے اونچے محل	وہ چاہتا تھا	(ہر وہ چیز) جو

ہر وہ چیز بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا، اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

وَ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِیْلٌ

قَلِیْلٌ	وَ	شُكْرًا	اٰلَ دَاوٗدَ	اِعْمَلُوْۤا	قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ	وَ
کم (ہیں)	اور	شکر کرنے (کیلئے)	(اے) داؤد کی آل	عمل کرو	ایک جگہ جمی ہوئی دیگیں	اور

اور ایک ہی جگہ جمی ہوئی دیگیں۔ اے داؤد کی آل! شکر کرو اور میرے بندوں میں

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات اور جنات پر کشفِ حقیقت

مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ

الْمَوْتَ(2)	عَلَیْهِ	قَضَیْنَا	فَلَمَّا	الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾	مِّنْ عِبَادِیَ
موت (کا)	اس (سلیمان) پر	ہم نے حکم بھیجا	پھر جب	شکر کرنے والے	میرے بندوں میں سے

شکر والے کم ہیں ○ پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا

(1)...... حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا، ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔

(2)...... حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات اس پر مطلع نہ ہوئے یہاں تک کہ حکمِ الٰہی سے دیمک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عصا کھا لیا اور اس کے سہارے قائم آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جسمِ مبارک زمین پر تشریف لے آیا۔ اس وقت جنات کو وفاتِ سلیمان کا علم ہوا۔

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ

مَا دَلَّهُمْ	عَلٰى مَوْتِهٖۤ	اِلَّا	دَآبَّةُ الْاَرْضِ	تَاْكُلُ
(تو) نہ راہنمائی کی ان (جنوں) کی	اس کی موت پر	مگر	زمین کے جانور (دیمک نے)	وہ کھاتی رہی

توجنوں کو اس کی موت زمین کی دیمک نے ہی بتائی جو اس کا عصا

مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ

مِنْسَاَتَهٗ	فَلَمَّا	خَرَّ	تَبَیَّنَتِ	الْجِنُّ	اَنْ	لَّوْ
اس کا عصا	پھر جب	(سلیمان) زمین پر آرہا	(تو یہ حقیقت) واضح ہوگئی	جنوں (پر)	کہ	اگر

کھارہی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آرہا تو جنوں پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اگر

كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ

كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ	الْغَیْبَ(1)	مَا لَبِثُوْا	فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾	لَقَدْ	كَانَ
وہ جانتے ہوتے	غیب	(تو) نہ رہتے	ذلیل کردینے والے عذاب میں	ضرور بیشک	تھی

وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت وخواری کے عذاب میں نہ رہتے ○ بیشک

لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا

لِسَبَاٍ(2)	فِیْ مَسْكَنِهِمْ	اٰیَةٌ	جَنَّتٰنِ	عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ	كُلُوْا
(قومِ) سبا کے لیے	ان کی آبادی میں	نشانی	دوباغ (تھے)	دائیں طرف اور بائیں طرف سے	کھاؤ

قومِ سبا کے لیے ان کی آبادی میں نشانی تھی، دوباغ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ اپنے رب کا رزق

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ	بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ	وَّ	رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾
اپنے رب کے رزق میں سے	اور	شکر ادا کرو	اس کا	پاکیزہ شہر (ہے)	اور	بخشنے والا رب

کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب ○

قومِ سبا پر انعاماتِ الٰہی اور نعمتیں چھن گئیں

(1)...... جنات غیب کا علم نہیں رکھتے، ان سے غیب کی بات دریافت کرنا حرام ہے اور آئندہ کی بات پوچھنا عقلاً حماقت، شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر ہے۔

(2)...... سبا عرب کے علاقے یمن کی حدود میں واقع ایک قبیلے کا نام ہے اور یہ قبیلہ اپنے دادا سبا بن یَشْجُب بن یَعْرُب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کثیر نعمتوں سے نوازا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگ گئے تو اس نے انہیں سیلاب کے ذریعے ہلاک کر دیا۔

قومِ سبا کی شکر سے روگردانی اور ان کا انجام

فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنٰهُمۡ

فَاَعۡرَضُوۡا	فَاَرۡسَلۡنَا	عَلَيۡهِمۡ	سَيۡلَ الۡعَرِمِ (1)	وَ	بَدَّلۡنٰهُمۡ
توانہوں نے منہ پھیرا	توہم نے بھیجا	ان پر	زور کا سیلاب	اور	ہم نے بدل دیئے انہیں

توانہوں نے منہ پھیرا توہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض

بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ وَّشَىۡءٍ

بِجَنَّتَيۡهِمۡ	جَنَّتَيۡنِ	ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ	وَّ	اَثۡلٍ	وَّ	شَىۡءٍ
ان کے دوباغوں کے بدلے	دوباغ	کڑوے پھل والے	اور	جھاؤ (والے)	اور	کچھ

دوباغ انہیں بدل دیئے جو کڑوے پھل والے اور جھاؤ والے اور کچھ

ناشکری کا نتیجہ

مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِيۡلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيۡنٰهُمۡ بِمَا كَفَرُوۡا ؕ

مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِيۡلٍ ﴿۱۶﴾	ذٰلِكَ	جَزَيۡنٰهُمۡ	بِمَا	كَفَرُوۡا (2)
تھوڑی سی بیریوں (والے)	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ناشکری کی

تھوڑی سی بیریوں والے تھے ○ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کی وجہ سے یہ بدلہ دیا

قومِ سبا کو دی گئی نعمتوں کی تفصیل

وَهَلۡ نُجٰزِىۡۤ اِلَّا الۡكَفُوۡرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلۡنَا

وَ	هَلۡ	نُجٰزِىۡۤ	اِلَّا	الۡكَفُوۡرَ ﴿۱۷﴾	وَ	جَعَلۡنَا
اور	کیا (یعنی نہیں)	ہم سزا دیتے	مگر	بڑے ناشکرے (کو)	اور	ہم نے بنادیں

اور ہم اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا ہو ○ اور ہم نے

بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡقُرَى الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ

بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡقُرَى	الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا	قُرًى ظَاهِرَةً	وَّ
ان کے اور (اُن) شہروں کے درمیان	جن میں ہم نے برکت رکھی	نمایاں بستیاں	اور

اِن (سباوالوں) اور اُن شہروں کے درمیان بہت سی نمایاں بستیاں بنادیں جن میں ہم نے برکت رکھی تھی اور

1 ...... انبیاءِ کرام عَلَيۡهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے اور نعمتوں کی ناشکری کے سبب اللہ تعالیٰ نے سباوالوں پر عظیم سیلاب بھیجا جس سے ان کے باغ اور اموال سب ڈوب گئے، مکانات ریت میں دفن ہوگئے اور وہ اس طرح تباہ ہوئے کہ اُن کی تباہی عرب کے لئے مثال بن گئی۔ اور ان کے خوبصورت باغوں کو ایسے دو باغوں میں بدل دیا جو کڑوے اور انتہائی بدمزہ پھل والے تھے اور ان میں جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں جیسی ویرانوں میں اُگ آتی ہیں۔ 2 ...... سباوالوں کے حالات وانجام سے معلوم ہوا کہ نعمتوں کی ناشکری ان کے زوال اور مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتی ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہئے۔

قَدَّرۡنَا فِیۡهَا السَّیۡرَ ؕ سِیۡرُوۡا فِیۡهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا

قَدَّرۡنَا	فِیۡهَا	السَّیۡرَ	سِیۡرُوۡا	فِیۡهَا	لَیَالِیَ	وَ	اَیَّامًا
ایک اندازے پر رکھا	ان میں	سفر (کو)	(اور فرمایا) چلو	ان میں	راتوں	اور	دنوں (کو)

ان بستیوں میں سفر کو ایک اندازے پر رکھا (اور انہیں فرمایا:) ان میں راتوں اور دنوں کو

اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا

اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۸﴾	فَقَالُوۡا	رَبَّنَا	بٰعِدۡ	بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا
بے خوف ہو کر	تو انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	دوری ڈال دے	ہمارے سفروں کے درمیان

امن وامان سے چلو○ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارے سفروں میں دوری ڈال دے

وَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِیۡثَ وَ مَزَّقۡنٰهُمۡ

وَ	ظَلَمُوۡۤا	اَنۡفُسَهُمۡ	فَجَعَلۡنٰهُمۡ	اَحَادِیۡثَ	وَ	مَزَّقۡنٰهُمۡ
اور	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو ہم نے بنادیا انہیں	قصے کہانیاں	اور	جدا کردیا انہیں

اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں قصے کہانیاں بنادیا اور انہیں بالکل

کُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۱۹﴾

کُلَّ مُمَزَّقٍ [1]	اِنَّ	فِیۡ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۱۹﴾
بالکل جدا جدا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، بڑے شکر والے کے لئے

جدا جدا کردیا۔ بیشک اس میں ہر بڑے صبر والے، ہر بڑے شکر والے کے لئے ضرور نشانیاں ہیں○

وَ لَقَدۡ صَدَّقَ عَلَیۡهِمۡ اِبۡلِیۡسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوۡهُ

وَ	لَقَدۡ	صَدَّقَ	عَلَیۡهِمۡ	اِبۡلِیۡسُ	ظَنَّهٗ [2]	فَاتَّبَعُوۡهُ
اور	ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اُن پر	ابلیس (نے)	اپنا گمان	تو انہوں نے پیروی کی اس کی

اور بیشک ابلیس نے ان پر اپنا گمان سچ کر دکھایا تو وہ لوگ شیطان کے پیروکار بن گئے

(1)...... امن وعافیت اور سکون وراحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں اور جسے یہ نعمتیں حاصل ہوں اسے ان پر تکبر وغرور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں بے امنی اور مشقت کی تمنا اور دعا نہیں کرنی چاہئے۔ (2)...... شیطان یہ گمان رکھتا تھا کہ وہ بنی آدم کو شہوت وحرص اور غضب کے ذریعے گمراہ کردے گا، اس نے یہ گمان اہلِ سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے پیروکار ہوگئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔ حقیقی عقلمندی یہ ہے کہ شیطان کے چیلنج اور گمان کو جاننے کے بعد اس کے مکروفریب سے ہوشیار رہا جائے۔

شیطان کو اختیارات دیے جانے کی حکمت

اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ

اِلَّا	فَرِیْقًا	مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مَا كَانَ	لَهٗ	عَلَیْهِمْ
سوائے	ایک گروہ (کے)	ایمان والوں میں سے	اور	نہیں تھا	اس (شیطان) کا	ان پر

سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے ○ اور شیطان کا ان پر

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ

مِّنْ سُلْطٰنٍ[1]	اِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَنْ	یُّؤْمِنُ	بِالْاٰخِرَةِ	مِمَّنْ
کچھ قابو	مگر	اس لیے کہ ہم (جدا) دکھادیں	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	آخرت پر	(اس) سے جو

کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا اور کون

کفار مکہ کے عقیدے کی برائی کا بیان

هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾ ع قُلِ

هُوَ	مِنْهَا	فِیْ شَكٍّ	وَ	رَبُّكَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾	قُلِ
وہ	آخرت سے (متعلق)	شک میں (ہے)	اور	تمہارا رب	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	تم کہو

اس کے بارے میں شک میں ہے اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

ادْعُوا	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا یَمْلِكُوْنَ[2]	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
پکارو	ان کو جنہیں	تم (معبود) سمجھتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	ذرہ برابر (کسی چیز کے)

انہیں پکارو جنہیں اللہ کے سوا تم (معبود) سمجھتے ہو، وہ آسمانوں میں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَهُمْ	فِیْهِمَا	مِنْ شِرْكٍ
آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	اور	نہ (ہے)	ان کا	ان دونوں میں	کچھ حصہ

ذرہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ ہے

1 ...... شیطان لوگوں کو زبردستی راہِ حق سے نہیں روک سکتا بلکہ صرف اس سے بہکا اور پھسلا سکتا ہے اور شیطان کو یہ اختیار ملنا بھی کائناتی نظام کا حصہ ہے کہ حق کی دعوت دینے والوں کے مقابلے میں باطل کی طرف بلانے والے بھی موجود ہوں تاکہ امتحان کامل طور پر متحقق ہو اور لوگوں کی پوری آزمائش ہو کہ انہوں نے اپنے اختیار سے کس کو منتخب کیا۔ 2 ...... یعنی بت آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ اس آیت کا اللہ تعالیٰ کے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مخلوق کو نفع پہنچانے اور ان سے نقصان دور کرنے کی طاقت

اہلِ شفاعت کا بیان

وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَا تَنْفَعُ

وَّ	مَا	لَهٗ	مِنْهُمْ	مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾	وَ	لَا تَنْفَعُ
اور	نہ (ہے)	اس (اللہ) کا	ان میں سے	کوئی مددگار	اور	فائدہ نہیں دیتی

اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے ○ اور اللہ کے پاس

الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا

الشَّفَاعَةُ[1]	عِنْدَهٗۤ	اِلَّا	لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ	حَتّٰۤى	اِذَا
شفاعت	اس کے پاس	مگر	(اس کی) جس کے لیے اس نے اجازت دی	یہاں تک کہ	جب

شفاعت کام نہیں دیتی مگر (اس کی) جس کے لیے وہ اجازت دیدے یہاں تک کہ جب

فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ

فُزِّعَ	عَنْ قُلُوْبِهِمْ	قَالُوْا	مَاذَا	قَالَ
گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے	ان کے دلوں سے	(تو) وہ کہتے ہیں	کیا	فرمایا

ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے

رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾

رَبُّكُمْ	قَالُوا	الْحَقَّ	وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾
تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	حق (فرمایا ہے)	اور	وہی	بلندی والا	بڑائی والا (ہے)

کیا فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○

رازقِ حقیقی اللہ ہی عَزَّوَجَلَّ ہے

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ

قُلْ	مَنْ	یَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	قُلِ	اللّٰهُ	وَ	اِنَّاۤ
تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمانوں اور زمین سے	تم کہو	اللہ	اور	بیشک ہم

تم فرماؤ: کون ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ تم خود ہی فرماؤ: ''اللہ'' اور بیشک ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آصف بن برخیا کی نفع رسانی مذکور ہے۔

1 ...... کفار یہ کہتے تھے کہ بت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس صرف اسی کی شفاعت کام دے گی جس کو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا۔

ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا

اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ

قُلْ (2)	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ (1)	اَوْ	لَعَلٰى هُدًى	اِيَّاكُمْ	اَوْ
تم کہو	کھلی گمراہی میں (ہے)	یا	(کوئی ایک) ضرور ہدایت پر (ہے)	تم	یا

یا تم (کوئی ایک) ضرور ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں ○ تم فرماؤ:

لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ

لَا نُسْـَٔلُ	وَ	اَجْرَمْنَا	عَمَّاۤ	لَّا تُسْـَٔلُوْنَ
ہم سے سوال نہ ہوگا	اور	ہم نے جرم کیا	(اس) کے متعلق جو	تم سے سوال نہیں کیا جائے گا

ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے

کفار مکہ پر اتمام حجت

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ

ثُمَّ	رَبُّنَا	بَيْنَنَا	يَجْمَعُ	قُلْ	تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾	عَمَّا
پھر	ہمارا رب	ہمارے درمیان	جمع کر دے گا	تم کہو	تم عمل کرتے ہو	(اس) کے بارے میں جو

تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا ○ تم فرماؤ: ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر

يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ

الْفَتَّاحُ	هُوَ	وَ	بِالْحَقِّ	بَيْنَنَا	يَفْتَحُ
بہترین فیصلہ کرنے والا	وہی	اور	حق کے ساتھ	ہمارے درمیان	وہ فیصلہ کر دے گا

ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا،

بت ہرگز اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں

الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ

بِهٖ	اَلْحَقْتُمْ	الَّذِيْنَ	اَرُوْنِيَ	قُلْ	الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾
اس (اللہ) کے ساتھ	تم نے ملا رکھا ہے	وہ جنہیں	دکھاؤ مجھے	تم کہو	خوب جاننے والا (ہے)

سب کچھ جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ: مجھے دکھاؤ تو (اپنے) وہ (معبود) جنہیں تم نے اللہ کے ساتھ شریک بنا کر

1 ...... یہ ظاہر و یقینی اور قطعی بات ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا، بارش برسانے والا، سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی ان بتوں کو پوجے جو ذرہ بھر کسی چیز کے مالک نہیں وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔ 2 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا بلکہ ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا لہٰذا تم اپنی فکر اور اصلاح کی کوشش کرو۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالتِ عامہ کا بیان

شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَ

شُرَكَآءَ	كَلَّا	بَلْ	هُوَ	اللّٰهُ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾	وَ
شریک	ہرگز نہیں	بلکہ	وہ	اللہ (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور

ملا رکھاہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ اللہ ہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور

مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ

مَآ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	كَآفَّةً[1] لِّلنَّاسِ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	وَّ
ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر	تمام لوگوں کیلئے	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بناکر)	اور

اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے

قیامت سے متعلق مشرکین کا مطالبہ اور انہیں جواب

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا الْوَعْدُ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	وہ کہتے ہیں	کب (آئے گا)	یہ وعدہ

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ○ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾	قُلْ	لَّكُمْ	مِّيْعَادُ يَوْمٍ[2]
اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	تمہارے لیے	ایک دن کا وعدہ (ہے)

اگر تم سچے ہو ○ تم فرماؤ: تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے

کفار کا اعلانیہ قرآن کا انکار اور ایمان سے انکار

النصف ۳ ع ۹

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّ لَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَ قَالَ

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ	عَنْهُ	سَاعَةً	وَّ	لَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	قَالَ
تم پیچھے نہ ہٹ سکو گے	اس سے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھ سکو گے	اور	بولے

جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے ○ اور کافروں نے

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت عامّہ ہے، تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں، گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا بعد والے، سب کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمّتی ہیں۔ یہ مرتبہ صرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہی عطا ہوا ہے۔

2 ...... یہاں اس سے مراد مرکر دوبارہ اٹھنے کا، یا موت کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے بدر کا دن بھی مراد لیا ہے۔

بروزِ قیامت غریب کفار کا بڑے سرداروں سے تکرار

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ لَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ[1]	وَ	لَا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	اس قرآن پر	اور	نہ

کہا: ہم ہرگز اس قرآن پر اور اس سے پہلی کتابوں پر

بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ

بِالَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	لَوْ	تَرٰۤى[2]	اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ
(ان کتابوں) پر جو	اس سے پہلے (آئیں)	اور	اگر	تم دیکھ لیتے	جب	ظالم

ایمان نہیں لائیں گے اور (خوفناک منظر دیکھتے) اگر تم دیکھ لیتے جب ظالم

مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ

مَوْقُوْفُوْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	يَرْجِعُ	بَعْضُهُمْ
کھڑے کئے جائیں گے	اپنے رب کے پاس (توخوفناک منظر دیکھتے)	لوٹادیں گے	ان کے بعض

اپنے رب کے پاس کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر

اِلٰى بَعْضِ ِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

اِلٰى بَعْضِ ِ	الْقَوْلَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِلَّذِيْنَ
بعض کی طرف	بات	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دباکر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جو

بات لوٹادے گا تو وہ جو دبے ہوئے تھے وہ بڑے بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

اسْتَكْبَرُوْا	لَوْ لَاۤ	اَنْتُمْ	لَكُنَّا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ
بڑے بنے	اگر نہ ہوتے	تم	(تو) ضرور ہم ہوتے	ایمان والے	کہیں گے

کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان والے ہوتے ○ بڑے بننے والے

1 ...... کفارِ مکہ نے اہلِ کتاب سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے اوصاف اپنی کتابوں میں لکھے ہوئے پاتے ہیں۔ اس پر کفارِ مکہ کہنے لگے کہ ہم پھر بھی اس قرآن پر اور نہ ہی اس سے پہلی کتابوں یعنی تورات اور انجیل وغیرہ پر ایمان لائیں گے۔ اس سے کفارِ مکہ کی جہالت، تعصب اور ہٹ دھرمی ظاہر ہو رہی ہے۔ 2 ...... یہاں سے وہ مکالمہ بیان کیا جارہا ہے جو حشر کے دن متکبر و مالدار کافروں اور پس ماندہ کافروں کے درمیان ہوگا۔

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ

اَنَحْنُ	اسْتُضْعِفُوْۤا	لِلَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	الَّذِيْنَ
کیا ہم	دبا کر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جنہیں	بڑے بنے	وہ لوگ جو

دبے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: کیا ہم نے

صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	بَلْ	جَآءَكُمْ	اِذْ	بَعْدَ	عَنِ الْهُدٰى	صَدَدْنٰكُمْ
تم تھے	بلکہ	وہ آئی تھی تمہارے پاس	جب	(اس کے) بعد	ہدایت سے	ہم نے روکا تھا تمہیں

تمہیں ہدایت سے روکا تھا جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم خود ہی

مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

لِلَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	الَّذِيْنَ	قَالَ	وَ	مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾
ان لوگوں سے جو	دبا کر رکھا گیا تھا	وہ لوگ جنہیں	کہیں گے	اور	مجرم

مجرم تھے ○ اور دبے ہوئے لوگ، بڑا بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ

اِذْ	مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	بَلْ	اسْتَكْبَرُوْا
جب	(تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں روکا)	(تم نہیں) بلکہ	بڑے بنے

کہیں گے بلکہ (تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں ہدایت سے روکا) جب

تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ

اَنْدَادًا	لَهٗۤ	نَجْعَلَ	وَ	بِاللّٰهِ	نَّكْفُرَ	اَنْ	تَاْمُرُوْنَنَاۤ[1]
برابر والے	اس کیلئے	ہم ٹھہرائیں	اور	اللہ کا	ہم انکار کریں	کہ	تم حکم دیتے تھے ہمیں

تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کیلئے برابر والے ٹھہرائیں

[1]......اس آیت میں کفار کے لئے تنبیہ ہے کہ دنیا میں ایک دوسرے کی پیروی کرنے والے آخرت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

بروزِ قیامت کفار کی ندامت اور عذاب کی کیفیت

وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَ جَعَلْنَا

وَ	اَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	جَعَلْنَا
اور	وہ چھپانے لگیں گے	ندامت	جب	دیکھیں گے	عذاب	اور	ہم ڈالیں گے

اور وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل ہی دل میں پچھتانے لگیں گے اور ہم

الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ

الْاَغْلٰلَ	فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	هَلْ	یُجْزَوْنَ
طوق	ان لوگوں کی گردنوں میں جنہوں نے	کفر کیا	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا

کافروں کے گلے میں طوق ڈالیں گے۔ انہیں ان کے اعمال ہی کا

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کفار کا دستور

اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۳۳ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ

اِلَّا	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۳۳	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	فِیْ قَرْیَةٍ	مِّنْ نَّذِیْرٍ
مگر	(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کسی شہر میں	کوئی ڈر سنانے والا

بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہم نے (جب کبھی) کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا

اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

اِلَّا	قَالَ	مُتْرَفُوْهَاۤ[1]	اِنَّا	بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
مگر	کہا	اس (شہر) کے خوشحال لوگوں (نے)	بیشک ہم	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا

تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ تم جس (ہدایت) کے ساتھ بھیجے گئے ہو

مالدار کفار کا باطل گمان اور اس کی تردید

كٰفِرُوْنَ ۝۳۴ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ

كٰفِرُوْنَ ۝۳۴	وَ	قَالُوْا	نَحْنُ	اَكْثَرُ	اَمْوَالًا	وَّ	اَوْلَادًا
انکار کرنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	ہم	زیادہ ہیں	مالوں	اور	اولاد (میں)

ہم اس کے منکر ہیں ○ اور انہوں نے کہا: ہم مال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں

[1]...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکینِ خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ کفار کا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال اور اولاد کے غرور میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر مالدار ہی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت کرتے اور غریب لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ قانون قیامت تک رہے گا کہ اکثر سردار اور مالدار گناہوں میں پیش پیش جبکہ غریب لوگ نیکیوں میں آگے آگے ہوں گے۔ فی زمانہ بھی اس کی مثالیں دیکھی جارہی ہیں۔

وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ

وَّ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّيْ	يَبْسُطُ
اور	نہیں	ہم	(وہ جنہیں) عذاب دیا جائے گا	تم کہو	بیشک	میرا رب	وسیع کرتا ہے

اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تم فرماؤ: بیشک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور	لیکن	اکثر لوگ

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے لیکن بہت لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ ع وَ مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾	وَ	مَاۤ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ	بِالَّتِيْ
نہیں جانتے	اور	نہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	(ایسے) جو

نہیں جانتے ○ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ

تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

تُقَرِّبُكُمْ[1]	عِنْدَنَا	زُلْفٰۤى	اِلَّا	مَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ
قریب کر دیں تمہیں	ہمارے نزدیک	قریب کرنا	مگر	جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا

تمہیں ہمارے قریب کر دیں مگر وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل

صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا

صَالِحًا	فَاُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ	جَزَآءُ الضِّعْفِ	بِمَا
نیک (وہ ہمارے قریب ہے)	تو یہ لوگ	ان کے لیے	دگنی جزا (ہے)	(اس کے) بدلے جو

کیا (وہ ہمارے قریب ہے) ان لوگوں کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

نیک مومن کا مال اور اولاد قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

[1] ...... کفارِ مکہ نے اپنے مال اور اولاد پر فخر کیا اور یہ سمجھا کہ مال و اولاد کی کثرت انہیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے گی، اس پر ان کا رد کیا گیا کہ محض مال اور اولاد کی کثرت قربِ الٰہی کا سبب نہیں، بلکہ صرف مومن کا راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال اور اس مومن کی اولاد قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے جو انہیں نیک علم سکھائے، دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی مال و اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنے، غریب اور بے اولاد لوگوں کو حقیر سمجھنے، اولاد اور مال کی کثرت کو قربِ الٰہی کا ذریعہ تصور کرنے، اپنی اولاد کو علمِ دین اور تقویٰ و پرہیز گاری سکھانے کی بجائے دنیاوی علوم و فنون کی تعلیم پر توجہ دینے کی وبا عام ہے۔

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کے لئے وعید

عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	وَ	اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾	فِي الْغُرُفٰتِ	هُمْ	وَ	عَمِلُوْا
وہ لوگ جو	اور	امن والے (ہوں گے)	(جنت کے) بالاخانوں میں	وہ	اور	انہوں نے عمل کیے

کئی گنا جزا ہے اور وہ (جنت کے) بالاخانوں میں امن وچین سے ہوں گے ○ اور وہ جو

يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓىِٕكَ فِي الْعَذَابِ

فِي الْعَذَابِ	اُولٰٓىِٕكَ	مُعٰجِزِيْنَ	فِيْٓ اٰيٰتِنَا	يَسْعَوْنَ
عذاب میں	یہ لوگ	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	کوشش کرتے ہیں

ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں

رزق کی وسعت وتنگی مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے

مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

الرِّزْقَ	يَبْسُطُ	رَبِّيْ	اِنَّ	قُلْ	مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾
رزق	وسیع کرتا ہے	میرا رب	بیشک	تم کہو	حاضر کیے جائیں گے

حاضر کئے جائیں گے ○ تم فرماؤ: بیشک میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ

لَهٗ	يَقْدِرُ	وَ	مِنْ عِبَادِهٖ	يَّشَآءُ	لِمَنْ
اس کے لیے	تنگ کر دیتا ہے	اور	اپنے بندوں میں سے	وہ چاہتا ہے	جس کے لیے

رزق وسیع فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ

يُخْلِفُهٗ(2)	فَهُوَ	مِّنْ شَيْءٍ	اَنْفَقْتُمْ(1)	مَآ	وَ
اس کے بدلے میں اور دے گا	تو وہ	کوئی چیز	تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو	جو	اور

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے میں اور دے گا

(1)...... راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے اور ملے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور عاجزی کرنے سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔" (مسلم، ص۱۳۹۷، الحدیث: ۶۹(۲۵۸۸))، لہٰذا ہر مسلمان اپنا کچھ نہ کچھ مال راہِ خدا میں خرچ کرتا رہے۔

(2)...... یہ بدل اگر دنیا میں دیا گیا تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ مزید مال مل جائے گا یا قناعت کی دولت نصیب ہوگی اور اگر آخرت میں دیا گیا تو یہ ثواب کی صورت میں ہوگا اور اللہ کی رحمت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا وآخرت دونوں جگہ بدل مل جائے۔

فرشتوں کا اپنی معبودیت سے اظہارِ براءت

وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

وَ	هُوَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾	وَ	يَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا
اور	وہی	سب سے بہتر رزق دینے والا (ہے)	اور	(جس) دن	(اللہ) اٹھائے گا ان سب کو

اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اور (یاد کرو) جس دن (اللہ) ان سب کو اٹھائے گا

ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾

ثُمَّ	يَقُوْلُ	لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ	اَهٰٓؤُلَآءِ	اِيَّاكُمْ	كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾
پھر	وہ فرمائے گا	فرشتوں سے	کیا یہ لوگ	تمہاری	عبادت کرتے تھے

پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ تمہیں ہی پوجتے تھے؟ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	اَنْتَ	وَلِيُّنَا	مِنْ دُوْنِهِمْ
وہ عرض کریں گے	تو پاک ہے	تو (ہی)	ہمارا دوست (ہے)	ان کی بجائے

وہ عرض کریں گے: تو پاک ہے۔ وہ نہیں (بلکہ) تو ہمارا دوست ہے

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ

بَلْ	كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ	الْجِنَّ[1]	اَكْثَرُهُمْ	بِهِمْ
(ہماری نہیں) بلکہ	وہ عبادت کرتے تھے	جنوں (کی)	ان میں اکثر	ان (جنوں) پر

(وہ ہماری نہیں) بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں اکثر انہیں پر

کفار کی شفاعت سے محرومی اور عذاب

مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ

مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾	فَالْيَوْمَ	لَا يَمْلِكُ[2]	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	نَّفْعًا	وَّ
یقین رکھنے والے (تھے)	تو آج	مالک نہیں ہیں	تمہارے بعض	بعض کیلئے	کسی نفع	اور

یقین رکھتے تھے ○ تو آج تم میں کوئی دوسرے کیلئے کسی نفع اور نقصان کا

1 ..... کفار فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور اسے فرشتوں نے جنوں کی عبادت کرنا کہا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جنات نے کفار کے سامنے فرشتوں کی عبادت کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کافروں نے جنات کی اطاعت کرتے ہوئے فرشتوں کی عبادت کی، تو یہ بظاہر اگرچہ فرشتوں کی عبادت کرنا ہے لیکن در حقیقت جنوں کی عبادت کرنا ہے۔ 2 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ کفار و مشرکین جن جن کی پوجا کرتے تھے وہ قیامت کے دن انہیں نہ کوئی نفع دے سکیں گے اور نہ ہی ان سے نقصان دور کر سکیں گے۔

لَاضَرًّا ؕ وَ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ذُوۡقُوۡا

لَا	ضَرًّا	وَ	نَقُوۡلُ	لِلَّذِيۡنَ	ظَلَمُوۡا	ذُوۡقُوۡا
نہ	نقصان (کے)	اور	ہم فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	ظلم کیا	چکھو

مالک نہیں ہے اور ہم ظالموں سے فرمائیں گے:

عَذَابَ النَّارِ الَّتِيۡ كُنۡتُمۡ بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ

عَذَابَ النَّارِ	الَّتِيۡ كُنۡتُمۡ بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِذَا	تُتۡلٰى	عَلَيۡهِمۡ
آگ کا عذاب	وہ جس کو تم جھٹلاتے تھے	اور	جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيۡدُ اَنۡ

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ	قَالُوۡا[1]	مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	رَجُلٌ	يُّرِيۡدُ	اَنۡ
ہماری روشن آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	وہ چاہتا ہے	کہ

پڑھی جائیں تو وہ کہتے ہیں یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں

يَّصُدَّكُمۡ عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُكُمۡ ۚ وَ قَالُوۡا مَا

يَّصُدَّكُمۡ	عَمَّا	كَانَ يَعۡبُدُ	اٰبَآؤُكُمۡ	وَ	قَالُوۡا	مَا
روک دے تمہیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	تمہارے باپ دادا	اور	وہ کہتے ہیں	نہیں

تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے اور وہ کہتے ہیں:

هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡكٌ مُّفۡتَرًى ؕ وَ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ

هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اِفۡكٌ مُّفۡتَرًى	وَ	قَالَ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	لِلۡحَقِّ
یہ (قرآن)	مگر	ایک گھڑا ہوا بہتان	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	حق کے بارے میں

یہ (قرآن) تو ایک گھڑا ہوا بہتان ہے۔ اور کافروں نے حق کو کہا

[1]…… اس آیت میں کفارِ مکہ کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ جب ان کے سامنے توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دلالت کرنے والی روشن آیتیں پڑھی جائیں تو وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں یعنی بتوں سے روکنا چاہتا ہے اور قرآن ایک گھڑا ہوا کلام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت جھوٹی ہے۔

کفار کے اعتراض سے بے پرواہ رہیں

لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۳﴾ وَ مَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ

لَمَّا	جَآءَهُمْ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۳﴾	وَ	مَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ (1)
جب	وہ آیا ان کے پاس	نہیں	یہ	مگر	ایک کھلا جادو	اور	ہم نے نہیں دیں انہیں

جب وہ ان کے پاس آیا یہ تو صرف ایک کھلا جادو ہے ○ اور ہم نے انہیں

مِّنْ كُتُبٍ یَّدْرُسُوْنَهَا وَ مَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ

مِّنْ كُتُبٍ	یَّدْرُسُوْنَهَا	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَاۤ	اِلَیْهِمْ	قَبْلَكَ
کچھ کتابیں	جنہیں وہ پڑھتے ہوں	اور	ہم نے نہیں بھیجا	ان کی طرف	تم سے پہلے

کتابیں نہ دیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور نہ تم سے پہلے ان کے پاس

کفارِ قریش کو تنبیہ

مِنْ نَّذِیْرٍ ﴿۴۴﴾ وَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ

مِنْ نَّذِیْرٍ ﴿۴۴﴾	وَ	كَذَّبَ (2)	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ
کوئی ڈر سنانے والا	اور	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	اور

کوئی ڈر سنانے والا بھیجا ○ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا اور

مَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا

مَا بَلَغُوْا	مِعْشَارَ	مَاۤ	اٰتَیْنٰهُمْ	فَكَذَّبُوْا
وہ نہیں پہنچے	(اس مال کے) دسویں حصے (کو)	جو	ہم نے دیا ان (پہلے لوگوں) کو	پھر انہوں نے جھٹلایا

یہ لوگ تو اس (مال و دولت) کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دیا تھا پھر

کفار کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس میں غور کی نصیحت

رُسُلِیْ قف فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۴۵﴾ ع قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ

رُسُلِیْ	فَكَیْفَ	كَانَ	نَكِیْرِ ﴿۴۵﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ
میرے رسولوں (کو)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار کرنا	تم کہو	میں صرف نصیحت کرتا ہوں تمہیں

انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا انکار کرنا کیسا ہوا؟ ○ تم فرماؤ: میں تمہیں ایک نصیحت

ع ۱۱ ۵

(1) ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ سے پہلے مشرکینِ عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی جس میں شرک صحیح ہونے پر کوئی دلیل ہو اور نہ ان کے پاس کوئی رسول آیا جس کی طرف یہ لوگ اپنے دین کو منسوب کر سکیں تو یہ جس خیال پر ہیں وہ بے دلیل اور صرف ان کے نفس کا فریب ہے۔ (2) ...... یعنی پچھلی امتوں کے کفار طاقت و قوت، اولاد کی کثرت، مال و دولت کی بہتات اور لمبی عمروں میں کفارِ قریش سے دس گنا زیادہ تھے۔ جب انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کر دیا اور اس وقت ان کی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی تو اِن کفارِ قریش کی کیا حقیقت

بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى ثُمَّ

بِوَاحِدَةٍ (1)	اَنْ	تَقُوْمُوْا	لِلّٰهِ	مَثْنٰى	وَ	فُرَادٰى	ثُمَّ
ایک	کہ	تم کھڑے رہو	اللہ کے لیے	دو دو (ہو کر)	اور	اکیلے اکیلے	پھر

کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے کھڑے رہو دو دو ہو کر اور اکیلے اکیلے پھر

تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ

تَتَفَكَّرُوْا	مَا	بِصَاحِبِكُمْ	مِّنْ جِنَّةٍ	اِنْ	هُوَ
تم غور و فکر کرو	(تو جان جاؤ گے کہ) نہیں (ہے)	تمہارے صاحب میں	کوئی جنون	نہیں	وہ

تم غور و فکر کرو (تو تم جان جاؤ گے) کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں۔ وہ تو تمہیں

اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ

اِلَّا	نَذِيْرٌ	لَّكُمْ	بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾	قُلْ	مَا	سَاَلْتُكُمْ
مگر	ڈرسنانے والا	تمہیں	ایک سخت عذاب سے پہلے	تم کہو	جو	میں نے مانگا ہو تم سے

ایک سخت عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: میں نے تم سے اس (تبلیغ) پر

مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَ

مِّنْ اَجْرٍ	فَهُوَ	لَكُمْ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ	وَ
کوئی معاوضہ	تو وہ	تمہارے لیے (ہے)	نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمہ کرم) پر	اور

کوئی معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارے لئے۔ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ

هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّيْ	يَقْذِفُ	بِالْحَقِّ
وہی	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	تم کہو	بیشک	میرا رب	القاء فرماتا ہے	حق کا

وہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ تم فرماؤ: بیشک تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا

تبلیغ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اخلاص

وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے

(پچھلے صفحے کا بقیہ) ہے ؟ انہیں ڈر جانا چاہئے کہ کہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے کے سبب ان پر بھی ویسا ہی عذاب نازل نہ ہو جائے۔ 1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ فرمادیں کہ اے لوگو! میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں جس پر اگر تم نے عمل کیا تو حق تم پر واضح ہو جائے گا۔ تم طرفداری اور تعصب سے خالی ہو کر دو دو کھڑے ہو جاؤ تاکہ باہم مشورہ کر سکو یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ تاکہ مجمع اور اژدھام سے طبیعت میں وحشت پیدا نہ ہو۔ پھر سوچو اور انصاف کے ساتھ غور کرو کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف جنون کی نسبت کرنے میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے ؟ کیا تمہیں ان جیسا عقلمند، ذہین، صائب الرائے

حق کی آمد اور باطل کا زوال

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾	قُلْ	جَآءَ	الْحَقُّ (1)	وَ	مَا يُبْدِئُ	الْبَاطِلُ
تمام پوشیدہ چیزوں کو خوب جاننے والا	تم کہو	آ گیا	حق	اور	ابتدا نہ رہے	باطل (کی)

میرا رب حق القاء فرماتا ہے ○ تم فرماؤ: حق آ گیا اور باطل کی نہ ابتدا رہے

گمراہی کا نقصان اور ہدایت کا ذریعہ

وَ مَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ج

وَ	مَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾	قُلْ	اِنْ	ضَلَلْتُ (2)	فَاِنَّمَآ	اَضِلُّ	عَلٰى نَفْسِيْ
اور	نہ وہ لوٹ کر آئے	تم کہو	اگر	میں بھٹک جاؤں	تو صرف	بھٹکوں گا	اپنی جان کے خلاف

اور نہ لوٹ کر آئے ○ تم فرماؤ: اگر میں بھٹک جاؤں تو اپنی جان کے خلاف ہی بھٹکوں گا

وَ اِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ط

وَ	اِنِ	اهْتَدَيْتُ	فَبِمَا	يُوْحِيْٓ	اِلَيَّ	رَبِّيْ
اور	اگر	میں نے ہدایت پائی	تو (اس کے) سبب جو	وحی بھیجتا ہے	میری طرف	میرا رب

اور اگر میں نے ہدایت پائی ہے تو اس وحی کے سبب جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔

بوقتِ عذاب کفار کی توبہ و ایمان بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں

اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا

اِنَّهٗ	سَمِيْعٌ	قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾	وَ	لَوْ	تَرٰٓى	اِذْ	فَزِعُوْا
بیشک وہ	سننے والا	نزدیک (ہے)	اور	کسی طرح	تم دیکھتے	جب	وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّ

فَلَا	فَوْتَ	وَ	اُخِذُوْا	مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾	وَّ
پھر نہ (ہوگا ممکن)	بچ کر نکلنا	اور	انہیں پکڑ لیا جائے گا	ایک قریب کی جگہ سے	اور

پھر بچ کر نکلنا ممکن نہ ہوگا اور ایک قریب کی جگہ سے انہیں پکڑ لیا جائے گا ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سچا اور پاک نفس کوئی نظر آیا ہے؟ جب تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو کہ ان میں جنون کی کوئی بات نہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور تمہیں اخروی عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں۔

1 ..... حق سے مراد دینِ اسلام اور باطل سے مراد کفر و شرک ہے اور باطل کی ابتداء نہ رہنے اور لوٹ کر نہ آنے سے مراد یہ ہے کہ دینِ اسلام آنے سے پہلے کبھی کبھی باطل کے حق ہونے کا شبہ ہو جایا کرتا تھا، اب باطل اس صفت کی حیثیت سے بالکل نیست و نابود ہو گیا یعنی اس کا باطل ہونا خوب ظاہر ہو گیا، اب اس کے حق ہونے کا کبھی شبہ نہ ہو سکے گا اور یہ قیامت تک یونہی ظاہر رہے گا۔

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ

التَّنَاوُشُ	لَهُمُ	اَنّٰى	وَ	بِهٖ	اٰمَنَّا	قَالُوْۤا
(ایمان) حاصل کرلینا	ان کے لیے	کیسے (ہوگا)	اور	اس پر	ہم ایمان لائے	وہ کہیں گے

کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے اور اب ان کیلئے دور کی جگہ سے

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝٥٢ ۚۖ وَّ قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

وَ	مِنْ قَبْلُ	بِهٖ	كَفَرُوْا	قَدْ	وَّ	مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝٥٢ (1)
اور	پہلے	اس کا	انہوں نے انکار کیا	بیشک	اور (حالانکہ)	دور کی جگہ سے

(ایمان) پالینا کیسے ہوگا؟ ○ حالانکہ وہ پہلے اس کا انکار کر چکے اور

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝٥٣ وَ حِيْلَ

حِيْلَ	وَ	مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝٥٣	بِالْغَيْبِ	يَقْذِفُوْنَ (2)
رکاوٹ ڈال دی گئی	اور	دور کی جگہ سے	بغیر دیکھے	وہ پھینکتے تھے

بغیر دیکھے ہی دور کی جگہ سے پھینکتے تھے ○ اور ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ

فُعِلَ	كَمَا	يَشْتَهُوْنَ (3)	مَا	بَيْنَ	وَ	بَيْنَهُمْ
کیا گیا تھا	جیسے	وہ چاہتے ہیں	جو	(اس کے) درمیان	اور	ان کے درمیان

اور ان کی چاہت کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی جیسے ان کے

بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝٥٤ ع

فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝٥٤	كَانُوْا	اِنَّهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	بِاَشْيَاعِهِمْ
دھوکا دینے والے شک میں	تھے	بیشک وہ	(اس سے) پہلے	ان کے جیسے لوگوں کے ساتھ

پہلے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) 2 ...... تمام انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام معصوم ہوتے ہیں، ضلالت و معصیت کا ان سے صدور نہیں ہوتا۔ یہاں آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جو فرضی طور پر اپنے نفس کی طرف ضلالت کی نسبت فرمائی تو یہ لوگوں کو اس حقیقت کی خبر دینے کیلئے ہے کہ ضلالت کے پیدا ہونے کی جگہ انسان کا نفس ہے جبکہ ہدایت نفس کا کارنامہ نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی رحمت و توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... دور کی جگہ سے مراد دنیا سے دور یعنی آخرت ہے اور آخرت میں ایمان لانا ممکن نہیں۔ 2 ...... یعنی کفار غور و فکر کئے اور حق جانے بغیر ہی ایسی باتیں کہہ گزرتے جو سچائی اور حقیقتِ حال سے بہت دور ہوتی تھیں جیسے انہوں

آیات: 45 — رکوع: 05

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرَّحِیۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حمدِ الٰہی اور فرشتوں کے پروں کا بیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

رُسُلًا	جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	لِلّٰهِ	اَلۡحَمۡدُ
رسول	فرشتوں کو بنانے والا (ہے)	(جو) آسمانوں اور زمین کو بنانے والا (ہے)	اللہ کیلئے (ہیں)	تمام تعریفیں

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے

اُولِیۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا

مَا	فِی الۡخَلۡقِ	یَزِیۡدُ[2]	رُبٰعَ[1]	وَ	ثُلٰثَ	وَ	مَّثۡنٰی	اُولِیۡۤ اَجۡنِحَةٍ
جو	پیدائش میں	وہ بڑھا دیتا ہے	چار چار	اور	تین تین	اور	دو دو	(جو) پروں والے (ہیں)

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں، پیدائش میں جو چاہتا ہے

رحمتِ الٰہی کھولنے اور روکنے کے متعلق عظیم آیت کا بیان

یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ① مَا یَفۡتَحِ اللّٰهُ

اللّٰهُ	یَفۡتَحِ	مَا	قَدِیۡرٌ ①	عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ	یَشَآءُ
اللہ	کھول دے	جو	قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	بیشک	وہ چاہتا ہے

بڑھا دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اللہ لوگوں کے لیے جو رحمت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں، جادوگر ہیں، کاہن ہیں حالانکہ انہوں نے کبھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے شعر، جادو اور کہانت کا صادر ہونا نہ دیکھا تھا۔ 3 ...... کفار کی چاہت سے مراد توبہ اور ایمان قبول کرنے کی چاہت ہے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... فرشتوں کے پروں کی تعداد کا بیان اس طور پر نہیں کہ ان کے صرف اتنے ہی پر ہیں، اس سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ بعض فرشتے ایسے ہیں کہ جن کے بہت زیادہ پر ہیں، جیسے صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چھ سو پر ملاحظہ فرمائے۔ (مسلم، ص۱۰۷، الحدیث: ۲۸۰(۱۷۴)) 2 ...... اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ تخلیق میں

لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ

لِلنَّاسِ	مِنْ رَّحْمَةٍ	فَلَا	مُمْسِكَ	لَهَا	وَ	مَا	يُمْسِكْ
لوگوں کے لیے	رحمت	تو نہیں	کوئی روکنے والا	اس کو	اور	جو کچھ	وہ روک دے

کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک دے

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

فَلَا	مُرْسِلَ	لَهٗ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ
تو نہیں	کوئی چھوڑنے والا	اس کو	اس کے بعد	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا

تو اس کے روکنے کے بعد اسے کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی غالب،

الْحَكِيْمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ

الْحَكِيْمُ ۝	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	هَلْ
حکمت والا (ہے)	اے	لوگو	یاد کرو	اللہ کا احسان	اپنے اوپر	کیا

حکمت والا ہے ○ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔ کیا

حقیقی خالق سے متعلق سوال اور اس کا جواب

مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ

مِنْ خَالِقٍ	غَيْرُ اللّٰهِ	يَرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (1)	لَاۤ
کوئی خالق (ہے)	اللہ کے سوا	جو روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے	نہیں

اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا

کفار کے جھٹلانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ۝	وَ	اِنْ	يُّكَذِّبُوْكَ (2)
کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم الٹے پھرے جاتے ہو	اور	اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تمہیں

کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟ ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلاتے ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق جس طرح چاہتا ہے اضافہ فرمادیتا ہے۔ یہ آیت تخلیق میں ہر طرح کے اضافے کو شامل ہے چاہے وہ ان چیزوں میں ہو جنہیں ظاہری طور پر حسین شمار کیا جاتا ہے یا ان چیزوں میں ہو جنہیں بظاہر اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ 1 ...... آسمانوں سے رزق دینے سے مراد بارش نازل فرمانا ہے اور زمین سے رزق دینے سے مراد زمین سے اناج، غلہ اور پھل وغیرہ پیدا کرنا ہے۔ 2 ...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ کفار کا جھٹلانا، طعن و تشنیع کرنا اور دل آزار باتیں کہنا کوئی نئی بات نہیں، پہلے رسولوں کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا، لہٰذا آپ اس پر غم نہ کریں اور جیسے پہلے رسولوں نے

فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

فَقَدْ	كُذِّبَتْ	رُسُلٌ	مِّنْ قَبْلِكَ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ
تو بیشک	جھٹلایا گیا	رسولوں (کو)	تم سے پہلے	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں

تو بیشک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے اور سب کام اللہ ہی کی طرف

الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

الْاُمُوْرُ ۝۴	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
سب کام	اے	لوگو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں

پھیرے جاتے ہیں ○ اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی

دنیاوی زندگی سے دھوکہ نہ کھانے کی تاکید

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ	لَا يَغُرَّنَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ۝۵ (1)	اِنَّ
دنیا کی زندگی	اور	ہرگز فریب نہ دے تمہیں	اللہ کے بارے میں	بڑا فریبی	بیشک

تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللہ کے بارے میں فریب نہ دے ○ بیشک

انسان کے دشمن شیطان سے متعلق ایک ہدایت

الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ

الشَّيْطٰنَ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	فَاتَّخِذُوْهُ	عَدُوًّا	اِنَّمَا يَدْعُوْا	حِزْبَهٗ
شیطان	تمہارا	دشمن (ہے)	تو تم سمجھو اسے	دشمن	وہ صرف بلاتا ہے	اپنے گروہ (کو)

شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے

لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶ ؕ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

لِيَكُوْنُوْا	مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶	اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ
تاکہ وہ ہو جائیں	دوزخ والوں میں سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے

تاکہ وہ بھی دوزخیوں میں سے ہو جائیں ○ کافروں کے لیے

کفار کے لئے وعید اور اہلِ ایمان کے لئے بشارت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صبر کیا ویسے آپ بھی صبر فرمائیں۔ (1)......بڑے فریبی سے مراد شیطان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود شیطان تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کے بارے میں یہ وسوسہ ڈال کر تمہیں ہرگز فریب نہ دے کہ تم جو چاہو عمل کرو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے وہ تمہارے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک گناہگار کی مغفرت ہو جانا ممکن ہے لیکن مغفرت کی امید پر گناہ کرنا ایسے ہے جیسے علاج کی امید پر زہر کھانا یا اچھا ڈاکٹر ملنے کی امید پر اپنی ہڈیاں تڑوالینا۔ فی زمانہ مسلمانوں کو اس پر غور کرنے اور اپنی عملی حالت سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

گمراہ اور ہدایت یافتہ میں فرق

کفار سے متعلق مزید تسلی

بنجر زمین کی سرسبزی سے دوبارہ زندہ کیے جانے پر استدلال

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عَذَابٌ شَدِيْدٌ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
سخت عذاب (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے

سخت عذاب ہے اور ایمان لانے والوں اور اچھے کام کرنے والوں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۟۠ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ

لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۟	اَفَمَنْ زُيِّنَ (1) لَهٗ
ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	تو کیا جس کیلئے خوبصورت بنادیا گیا

کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ تو کیا وہ شخص جس کیلئے اس کا برا عمل

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	فَرَاٰهُ	حَسَنًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	يُضِلُّ	مَنْ
اس کا برا عمل	تو وہ دیکھتا ہے اسے	اچھا	تو بیشک	اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے

خوبصورت بنادیا گیا تو وہ اسے اچھا (ہی) سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟) تو بیشک اللہ گمراہ کرتا ہے

يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۫ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

يَّشَآءُ	وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	فَلَا تَذْهَبْ	نَفْسُكَ	عَلَيْهِمْ
وہ چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	تو نہ چلی جائے	تمہاری جان	ان پر

جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے، تو حسرتوں کی وجہ سے ان پر

حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۸ وَ

حَسَرٰتٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِمَا	يَصْنَعُوْنَ ۸	وَ
حسرتوں (کی وجہ سے)	بیشک	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	اور

تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ○ اور

(1) ..... یعنی جس شخص کے لئے اس کا برا عمل خوبصورت بنادیا گیا اور وہ اسے اچھا ہی سمجھتا ہے، کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، برے کام کو اچھا سمجھنے والا تو اس بدکار سے بدرجہا بدتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا تو جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل تو سمجھتا ہو۔ جیسے آج بھی انبیاء و اولیاء کی بے ادبی کو توحید کے نام پر اور صحابہ کی گستاخی کو محبتِ اہلِ بیت کے نام پر پیش کیا جاتا ہے بلکہ عام بے گناہ لوگوں کے قتل کو نیکی کا کام سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا

اَللّٰهُ	الَّذِیْۤ	اَرْسَلَ	الرِّیٰحَ	فَتُثِیْرُ	سَحَابًا
اللہ (ہی ہے)	جس نے	بھیجا	ہواؤں (کو)	تو وہ ابھارتی (اٹھالاتی) ہیں	بادل (کو)

اللہ ہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں

فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ

فَسُقْنٰهُ	اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ	فَاَحْیَیْنَا	بِهِ	الْاَرْضَ
پھر ہم رواں کرتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	تو ہم زندہ کرتے ہیں	اس کے سبب	زمین (کو)

پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ

بَعْدَ مَوْتِهَا	كَذٰلِكَ	النُّشُوْرُ ۝۹	مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	الْعِزَّةَ
اس کی موت کے بعد	اسی طرح	حشر میں اٹھنا (ہے)	جو	چاہتا ہو	عزت

اس کی موت کے بعد زندہ فرماتے ہیں۔ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ○ جو عزت کا طلب گار ہو

تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ

فَلِلّٰهِ	الْعِزَّةُ جَمِیْعًا	اِلَیْهِ	یَصْعَدُ	الْكَلِمُ الطَّیِّبُ[1]	وَ
تو اللہ ہی کے لیے (ہے)	ساری عزت	اسی کی طرف	بلند ہوتا ہے	پاکیزہ کلام	اور

تو ساری عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔ پاکیزہ کلام اسی کی طرف بلند ہوتا ہے اور

پاکیزہ کلام اور نیک عمل کی رفعت وبلندی

الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ

الْعَمَلُ الصَّالِحُ[2]	یَرْفَعُهٗ	وَ	الَّذِیْنَ	یَمْكُرُوْنَ[3]	السَّیِّاٰتِ
نیک عمل	وہ بلند کرتا ہے اسے	اور	وہ لوگ جو	مکر و فریب کرتے ہیں	برے

نیک عمل کو وہ بلند کرتا ہے اور وہ لوگ جو برے مکر و فریب کرتے ہیں

برے مکر کرنے والوں کو وعید

1 ...... پاکیزہ کلام سے مراد کلمۂ توحید، تسبیح و تحمید اور تکبیر وغیرہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہونے سے مراد ان کلمات کا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہونا ہے۔

2 ...... نیک کام سے مراد وہ عمل اور عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے گئے ہیں (1) کلمۂ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ توحید اور ایمان کے بغیر عمل مقبول نہیں۔ (2) نیک عمل کو اللہ تعالیٰ رفعتِ قبول عطا فرماتا ہے۔ (3) نیک عمل، عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس پر لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔ 3 ...... مکر کرنے والوں سے مراد قریش کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دارالندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کی قدرت، کمالِ علم اور نفاذِ ارادہ کا بیان

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰ وَاللّٰهُ

لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ	وَ	مَكْرُ اُولٰٓئِكَ	هُوَ	يَبُوْرُ ۝۱۰	وَ	اللّٰهُ
ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	اور	ان کا مکر و فریب	وہ	برباد ہوگا	اور	اللہ (نے)

ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر و فریب برباد ہوگا ○ اور اللہ نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَ

خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ	جَعَلَكُمْ	اَزْوَاجًا	وَ
بنایا تمہیں	مٹی سے	پھر	پانی کی بوند سے	پھر	کیا تمہیں	جوڑے جوڑے	اور

تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے کیا اور

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَ

مَا تَحْمِلُ	مِنْ اُنْثٰى	وَ	لَا تَضَعُ	اِلَّا	بِعِلْمِهٖ	وَ
حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	وہ بچہ نہیں جنتی	مگر	اس کے علم سے	اور

کوئی مادہ اللہ کے علم کے بغیر نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی بچہ جنتی ہے اور

مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا

مَا يُعَمَّرُ	مِنْ مُّعَمَّرٍ	وَّ	لَا يُنْقَصُ	مِنْ عُمُرِهٖٓ	اِلَّا
عمر نہیں دی جاتی	کسی بڑی عمر والے (کو)	اور	کم نہیں رکھا جاتا	اس کی عمر سے	مگر

جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب

سمندروں میں قدرتِ الٰہی کی جلوہ نمائیاں

فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۱ وَ

فِيْ كِتٰبٍ	اِنَّ	ذٰلِكَ[1]	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ۝۱۱	وَ
(یہ سب) ایک کتاب میں (ہے)	بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	اور

ایک کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قید کرنے، قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کئے تھے۔

[1] ... اس اسمِ اشارہ کی تفسیر میں ایک احتمال یہ ہے کہ مٹی سے انسان کو بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ مادہ کے حاملہ ہونے اور بچہ جننے کے حالات سے خبر دار ہونا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ تیسرا احتمال یہ ہے کہ کسی کو زیادہ یا کم عمر دینا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے اور حقیقتاً ساری ہی چیزیں اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہیں۔

مَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ

مَا يَسْتَوِي	الْبَحْرٰنِ	هٰذَا	عَذْبٌ	فُرَاتٌ	سَآئِغٌ	شَرَابُهٗ
برابر نہیں	دونوں سمندر	یہ (ایک)	میٹھا	خوب میٹھا (ہے)	خوشگوار (ہے)	اس کا پانی

دونوں سمندر برابر نہیں، یہ میٹھا خوب میٹھا ہے اس کا پانی خوشگوار ہے

وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ

وَ	هٰذَا	مِلْحٌ	اُجَاجٌ	وَ	مِنْ كُلٍّ	تَاْكُلُوْنَ	لَحْمًا طَرِيًّا	وَّ
اور	یہ (دوسرا)	نمکین	بہت کڑوا (ہے)	اور	ہر ایک سے	تم کھاتے ہو	تازہ گوشت	اور

اور یہ (دوسرا) نمکین بہت کڑوا ہے اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور

تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ

تَسْتَخْرِجُوْنَ	حِلْيَةً	تَلْبَسُوْنَهَا[1]	وَ	تَرَى	الْفُلْكَ	فِيْهِ
نکالتے ہو	زیور	جسے تم پہنتے ہو	اور	تو دیکھے گا	کشتیوں (کو)	اس میں

وہ زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں

مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

مَوَاخِرَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾
(پانی) چیرتے ہوئے	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر ادا کرو

پانی کو چیرتے ہوئے دیکھے گا تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو○

نظامِ کائنات سے وحدانیتِ الٰہی پر استدلال

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ

يُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ	وَ
وہ داخل کر دیتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کر دیتا ہے	دن (کو)	رات میں	اور

وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور

[1]...... زیور اگرچہ عورتیں پہنتی ہیں لیکن چونکہ مردوں کے لئے پہنتی ہیں اس لئے اس کے نفع کی نسبت دونوں کی طرف ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مرد کو موتی وغیرہ پہننا جائز ہے جبکہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو اور سونا چاندی پہننا مردوں کیلئے مطلقاً حرام ہے، البتہ ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ایک نگینے والی چاندی کی انگوٹھی مرد پہن سکتا ہے۔

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ﳲ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ	يَّجْرِيْ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّى
اس نے کام میں لگادیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک	چلتاہے	ایک مقررہ میعاد تک

سورج اور چاند کو اس نے کام میں لگادیا۔ ہر ایک مقررہ میعاد تک چلتاہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	لَهُ	الْمُلْكُ	وَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
یہ	اللہ	تمہارارب (ہے)	اسی کی	بادشاہی (ہے)	اور	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

یہی اللہ تمہارارب ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں

مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

مِنْ دُوْنِهٖ	مَا يَمْلِكُوْنَ	مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ [1]	لَا يَسْمَعُوْا
اس کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	کھجور کے چھلکے (کے بھی)	اگر	تم دعا کرو ان سے	(تو) وہ نہیں سنیں گے

تم پوجتے ہو وہ کھجور کے چھلکے کے (بھی) مالک نہیں ہیں ○ اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا

دُعَآءَكُمْ ۚ وَ لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَ

دُعَآءَكُمْ	وَ	لَوْ	سَمِعُوْا	مَا اسْتَجَابُوْا	لَكُمْ	وَ
تمہاری دعا	اور	اگر (بالفرض)	وہ سن لیں	(تو) دعا قبول نہیں کرسکتے	تمہاری	اور

نہیں سنیں گے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری دعا قبول نہیں کرسکتے اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَ لَا يُنَبِّئُكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَكْفُرُوْنَ	بِشِرْكِكُمْ	وَ	لَا يُنَبِّئُكَ
قیامت کے دن	وہ انکار کردیں گے	تمہارے شرک کا	اور	نہیں بتائے گا تجھے

قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور باخبر (خدا) کی طرح

بتوں کی دنیا وآخرت میں بے بسی

[1] ...... کفار بتوں کا قرب حاصل کرنے، ان کی طرف دیکھنے اور ان کے سامنے اپنی حاجات پیش کرنے کو عزت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہاں اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا سن نہیں سکتے کیونکہ وہ بے جان جمادات ہیں اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو وہ تمہاری حاجت پوری نہیں کرسکتے کیونکہ انہیں قدرت و اختیار حاصل ہی نہیں اور قیامت کے دن وہ بت تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور اے بندے! دنیا و آخرت کے احوال اور بت پرستی کے انجام کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ

مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ (1)	اَنْتُمُ	الْفُقَرَآءُ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
باخبر (خدا) کی طرح	اے	لوگو	تم	محتاج (ہو)	اللہ کی طرف	اور	اللہ

تجھے کوئی نہ بتائے گا ○ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ

هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَ
وہی	بے نیاز	تمام خوبیوں والا (ہے)	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور

ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے ○ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾ وَ

يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾	وَ	مَا	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾	وَ
لے آئے نئی مخلوق	اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور

نئی مخلوق لے آئے ○ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ○ اور

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ

لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (2)	وَ	اِنْ	تَدْعُ (3)	مُثْقَلَةٌ
بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی	دوسری کا بوجھ	اور	اگر	بلائے گی	کوئی بوجھ والی

کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی جان

اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ

اِلٰى حِمْلِهَا	لَا يُحْمَلْ	مِنْهُ	شَیْءٌ	وَّلَوْ	كَانَ
اپنے بوجھ کی طرف	(تو) نہیں اٹھایا جائے گا	اس (کے بوجھ) سے	کچھ	اگرچہ	وہ ہو

اپنے بوجھ کی طرف کسی کو بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ

لوگوں کی محتاجی اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کا بیان

بروزِ قیامت ہر شخص اپنا بوجھ اٹھائے گا

(1)...... تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور چونکہ انسان ہی مالداری کا دعویٰ کرتے اور اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں، اس لئے یہاں بطورِ خاص انسانوں کا ذکر کیا گیا۔ (2)...... اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اُس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ گمراہ گروں کے بہکانے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بوجھ ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور اُن گمراہ کرنے والوں پر بھی۔ (3)...... اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن اگر کوئی گناہ گار شخص کسی دوسرے شخص کو بلائے گا تاکہ وہ اس کے گناہوں کا کچھ بوجھ اپنے سر لے لے تو دوسرا شخص ایسا ہرگز

خشیتِ الٰہی اور پاکیزگی والے لوگ

ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ

ذَا قُرْبٰى	اِنَّمَا تُنْذِرُ	الَّذِیْنَ	یَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَیْبِ
قرابت والا	تم صرف ڈراتے ہو	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	بغیر دیکھے

قریبی رشتہ دار ہو۔ (اے نبی!) تم انہی لوگوں کو ڈراتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا

وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	مَنْ	تَزَكّٰى	فَاِنَّمَا
اور	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	جس نے	پاکیزگی اختیار کی	تو صرف

اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جس نے پاکیزگی اختیار کی تو بیشک

مومن اور کافر میں عدم مساوات کی مثالیں

یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ وَ

یَتَزَكّٰى	لِنَفْسِهٖ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾	وَ
وہ پاکیزگی اختیار کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	اللہ ہی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور

اس نے اپنی ذات کے لئے ہی پاکیزگی اختیار کی اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ○ اور

مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ﴿۱۹﴾ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾

مَا یَسْتَوِی	الْاَعْمٰى (1)	وَ	الْبَصِیْرُ ﴿۱۹﴾	وَ	لَا	الظُّلُمٰتُ (2)	وَ	لَا	النُّوْرُ ﴿۲۰﴾
برابر نہیں ہے	اندھا	اور	دیکھنے والا	اور	نہ	اندھیرے	اور	نہ	اجالا

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ○ اور نہ اندھیرے اور اجالا ○

وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَ مَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَ لَا

وَ	لَا	الظِّلُّ (3)	وَ	لَا	الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾	وَ	مَا یَسْتَوِی	الْاَحْیَآءُ	وَ	لَا
اور	نہ	سایہ	اور	نہ	تیز دھوپ	اور	برابر نہیں ہیں	زندے	اور	نہ

اور نہ سایہ اور تیز دھوپ ○ اور زندہ اور

(پچھلے صفحے کا بقیہ) نہ کرے گا اگرچہ وہ بلانے والے کا قریبی رشتہ دار جیسے بیٹا یا باپ ہو۔ 1 ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کا فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اسی طرح مومن اور کافر برابر نہیں ہیں۔ 2 ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن کے اوصاف میں فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھیرے اور اجالا برابر نہیں ایسے ہی کفر و ایمان بھی برابر نہیں ہیں۔ 3 ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کافر اور مومن کے مکان میں فرق بیان فرمایا کہ مومن کا مکان جنت ایسے ہے جیسے سایہ اور کافر کا مکان جہنم ایسے ہے جیسے تیز دھوپ، اور یہ دونوں برابر نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ سایہ سے مراد حق اور

ازلی کفار کی قبولِ نصیحت سے محرومی

الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ

الْاَمْوَاتُ(1)	اِنَّ	اللّٰهَ	يُسْمِعُ(2)	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	مَآ	اَنْتَ	بِمُسْمِعٍ
مردے	بیشک	اللہ	سناتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں	تم	سنانے والے

مردے برابر نہیں۔ بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم انہیں سنانے والے نہیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منصبِ انذار و تبشیر

مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ

مَّنْ	فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾(3)	اِنْ	اَنْتَ	اِلَّا	نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾	اِنَّآ
(انہیں) جو	قبروں میں (پڑے ہیں)	نہیں	تم	مگر	ڈر سنانے والے	بیشک

جو قبروں میں پڑے ہیں ○ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ○ اے محبوب! بیشک

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ

اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	وَ	اِنْ
ہم نے بھیجا تمہیں	حق کے ساتھ	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	اور	نہیں

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈراتے ہوئے بھیجا اور

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

مِّنْ اُمَّةٍ	اِلَّا	خَلَا	فِيْهَا	نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾(4)	وَ	اِنْ	يُّكَذِّبُوْكَ
کوئی امت	مگر	گزر چکا ہے	اس میں	ڈر سنانے والا	اور	اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تجھے

کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں

فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

فَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
تو بیشک	جھٹلا چکے ہیں	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

تو ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تیز دھوپ سے مراد باطل ہے۔ 1 ...... زندوں سے مراد مومنین یا علماء ہیں اور مردوں سے کفار یا جاہل لوگ مراد ہیں اور یہ دونوں برابر نہیں۔ 2 ...... "بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے" سے مراد یہ ہے کہ جس کی ہدایت منظور ہو اسے اللہ تعالیٰ ایمان کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ 3 ...... آیت کے اس حصے میں کفار کو قبر والوں سے تشبیہ دی گئی اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر ہدایت کا نفع مرتب ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح مردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اُٹھا سکتے اور نصیحت قبول نہیں کر سکتے، اسی طرح بدانجام کفار بھی ہدایت و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ 4 ...... ہر امت میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا گزرا ہے خواہ وہ نبی ہو یا عالمِ دین

بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

بِالْبَيِّنٰتِ	وَ	بِالزُّبُرِ	وَ	بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ (1)	ثُمَّ
روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	صحیفوں کے ساتھ	اور	روشن کردینے والی کتاب کے ساتھ	پھر

روشن دلیلیں اور صحیفے اور روشن کردینے والی کتابیں لے کر آئے ○ پھر

اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ ع اَلَمْ تَرَ

اَخَذْتُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾	اَلَمْ تَرَ
میں نے پکڑا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	کیا تم نے نہ دیکھا

میں نے کافروں کی گرفت کی تو میرا انکار کیسا ہوا؟○ کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

اَنَّ	اللّٰهَ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ
کہ	اللّٰه (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے	اس کے ذریعے

کہ اللّٰه نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے مختلف رنگوں والے

ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ

ثَمَرٰتٍ	مُّخْتَلِفًا	اَلْوَانُهَا	وَ	مِنَ الْجِبَالِ	جُدَدٌ	بِيْضٌ
پھل	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	پہاڑوں سے (میں)	راستے (ہیں)	سفید رنگ (والے)

پھل نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگ والے راستے ہیں،

وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَ

وَّ	حُمْرٌ	مُّخْتَلِفٌ	اَلْوَانُهَا	وَ	غَرَابِيْبُ	سُوْدٌ ﴿٢٧﴾	وَ
اور	سرخ رنگ (والے)	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	کچھ (پہاڑ) کالے	بہت ہی کالے (ہیں)	اور

ان کے مختلف رنگ ہیں اور کچھ (پہاڑ) کالے بہت ہی کالے ہیں ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو نبی کی طرف سے اللّٰه تعالیٰ کی مخلوق کو اللّٰه تعالیٰ کا خوف دلائے۔

(1) ...... اللّٰه تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کفارِ مکہ آپ کو جھٹلانے پر ہی قائم ہیں تو آپ ان کی اور ان کے جھٹلانے کی پروا نہ کریں، ان سے پہلی امتوں کے لوگ بھی اپنے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلا چکے ہیں حالانکہ وہ ان کے پاس اپنے دعویٰ کی صداقت اور نبوت پر دلالت کرنے والے روشن معجزات، صحیفے اور حق کو روشن کردینے والی کتابیں تورات، انجیل اور زبور لے کر آئے تھے۔

مِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ

مِنَ	النَّاسِ	وَ	الدَّوَآبِّ	وَ	الْاَنْعَامِ	مُخْتَلِفٌ	اَلْوَانُهٗ	كَذٰلِكَ
سے	آدمیوں	اور	جانوروں	اور	چوپایوں (کے)	مختلف (ہیں)	اس کے رنگ	اسی طرح

اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اِنَّمَا	يَخْشَى	اللّٰهَ	مِنْ عِبَادِهِ	الْعُلَمٰٓؤُا [1]	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ
صرف	ڈرتے ہیں	اللہ (سے)	اس کے بندوں میں سے	علم والے	بیشک	اللہ	عزت والا

اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک اللہ عزت والا،

غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا

غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَتْلُوْنَ	كِتٰبَ اللّٰهِ	وَ	اَقَامُوا
بخشنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	تلاوت کرتے ہیں	اللہ کی کتاب (کی)	اور	قائم رکھتے ہیں

بخشنے والا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ

الصَّلٰوةَ	وَ	اَنْفَقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّ
نماز	اور	خرچ کرتے ہیں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور

قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں

عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ

عَلَانِيَةً	يَّرْجُوْنَ	تِجَارَةً	لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾	لِيُوَفِّيَهُمْ
اعلانیہ	وہ امید رکھتے ہیں	(ایسی) تجارت (کی)	(جو) ہرگز تباہ نہ ہوگی	تاکہ (اللہ) بھرپور دے انہیں

خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امید وار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی ○ تاکہ اللہ انہیں

اللہ سے ڈرنا اہلِ علم کی شان ہے

نیک اعمال کرنے والوں کو بھرپور ثواب کی بشارت

[1] ...... علم والوں سے مراد وہ ہیں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور ان کے عقائد و اعمال درست ہوں اور یہاں ان کی شان یہ بیان ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ لہٰذا علماء کو چاہئے کہ وہ عام لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈریں اور دوسروں کو اس کی رغبت بھی دلائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں" صحیح معنوں میں فقیہ وہ شخص ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر انہیں جری نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں بے خوف نہ کردے اور قرآن کے بغیر کوئی چیز اسے اپنی طرف راغب نہ کرسکے۔ (قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۲۸، ۷/۲۵۰، الجزء الرابع عشر)

أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ

اُجُوْرَهُمْ	وَ	يَزِيْدَهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	غَفُوْرٌ
ان کے ثواب	اور	زیادہ عطا کرے انہیں	اپنے فضل سے	بیشک وہ	بخشنے والا

ان کے ثواب بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا،

عظمتِ قرآن کا بیان

شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ

شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾	وَ	الَّذِيْۤ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلَيْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ (1)	هُوَ
قدر فرمانے والا (ہے)	اور	وہ جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	کتاب سے	وہی

قدر فرمانے والا ہے ○ اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے وہی

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ
حق (ہے)	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو	اس سے پہلے (موجود تھیں)	بیشک	اللہ

حق ہے، اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی، بیشک اللہ

امتِ مصطفیٰ کے تین گروہ

بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ

بِعِبَادِهٖ	لَخَبِيْرٌ	بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾	ثُمَّ	اَوْرَثْنَا	الْكِتٰبَ
اپنے بندوں سے	ضرور خبردار	دیکھنے والا (ہے)	پھر	ہم نے وارث کیا	کتاب (کا)

اپنے بندوں سے خبردار، دیکھنے والا ہے ○ پھر ہم نے کتاب کا وارث

الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

الَّذِيْنَ	اصْطَفَيْنَا	مِنْ عِبَادِنَا (2)	فَمِنْهُمْ	ظَالِمٌ
ان لوگوں کو جنہیں	ہم نے چن لیا	اپنے بندوں میں سے	تو ان میں سے	کوئی ظلم کرنے والا (ہے)

اپنے چُنے ہوئے بندوں کو کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر

(1)..... اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ اس میں جھوٹ اور شک کا کوئی شائبہ تک نہیں اور یہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی عقائد، اصول اور احکام میں تصدیق فرماتی ہے۔ (2)..... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: چنے ہوئے بندوں سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا۔ (خازن، فاطر، تحت الآیۃ: ۳۲، ۳/۵۳۵)

لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ

لِّنَفْسِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مُّقْتَصِدٌ	وَ	مِنْهُمْ
اپنی جان پر	اور	ان میں سے	کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا	اور	ان میں سے

ظلم کرنے والا ہے اور ان میں کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو

سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۳۲﴾ ؕ

سَابِقٌۢ (1)	بِالْخَیْرٰتِ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۳۲﴾
کوئی سبقت لے جانے والا (ہے)	بھلائیوں میں	اللہ کے حکم سے	یہی	وہ	بڑا فضل (ہے)

اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ یہی بڑا فضل ہے ○

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا

جَنّٰتُ عَدْنٍ	یَّدْخُلُوْنَهَا	یُحَلَّوْنَ	فِیْهَا
(ان کیلئے) بسنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں

(ان کیلئے) بسنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، انہیں ان باغوں میں

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	لُؤْلُؤًا	وَ	لِبَاسُهُمْ	فِیْهَا	حَرِیْرٌ ﴿۳۳﴾	وَ
سونے کے کنگن	اور	موتی	اور	ان کا لباس	ان میں	ریشم (کا ہوگا)	اور

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ○ اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ

قَالُوا	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْۤ	اَذْهَبَ	عَنَّا	الْحَزَنَ	اِنَّ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	جس نے	دور کر دیا	ہم سے	غم	بیشک

وہ کہیں گے سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا، بیشک

مسلمانوں کا اُخروی صلہ

جنتیوں کی حمد و ثنا کے الفاظ

(1)..... آیت کے اس حصے میں اُمتِ محمدیہ کے تین مدارج اور مراتب بیان کئے گئے ہیں (1) ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے۔ (2) کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے۔ (3) کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ ان تینوں کے مصداق سے متعلق مفسرین کے کثیر اقوال ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والے عہدِ رسالت کے وہ مخلص حضرات ہیں جن کے لئے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت (اور رزق) کی بشارت دی۔ (اور) درمیانہ راستہ اختیار کرنے والے وہ اصحاب ہیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ پر عمل کرتے رہے اور

رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ﴿۳۴﴾ الَّذِيْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

رَبَّنَا	لَغَفُوْرٌ	شَكُوْرٌ ﴿۳۴﴾	الَّذِيْۤ	اَحَلَّنَا	دَارَ الْمُقَامَةِ
ہمارا رب	ضرور بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	وہ جس نے	اتارا ہمیں	ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر (میں)

ہمارا رب بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ○ وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے

مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾

مِنْ فَضْلِهٖ [1]	لَا يَمَسُّنَا	فِيْهَا	نَصَبٌ	وَّ	لَا يَمَسُّنَا	فِيْهَا	لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾
اپنے فضل سے	نہ پہنچے گی ہمیں	اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ چھوئے گی ہمیں	اس میں	کوئی تھکاوٹ

ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر میں اتارا، ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ چھوئے گی ○

کفار کی عبرتناک اُخروی سزا کا بیان

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ	نَارُ جَهَنَّمَ	لَا يُقْضٰى
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)	نہ (موت کا) فیصلہ کیا جائے گا

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان پر

عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ

عَلَيْهِمْ	فَيَمُوْتُوْا	وَ	لَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	مِّنْ عَذَابِهَا	كَذٰلِكَ
ان پر	تو (کہ) وہ مر جائیں	اور	نہ ہلکا کیا جائے گا	ان سے	اس (جہنم) کا عذاب	ایسی ہی

قضا آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے گا، ہم

جہنم میں کفار کی فریاد اور انہیں جواب

نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۶﴾ وَ هُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ

نَجْزِيْ	كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾	وَ	هُمْ	يَصْطَرِخُوْنَ	فِيْهَا
ہم سزا دیتے ہیں	ہر بڑے ناشکرے (کو)	اور	وہ	چیختے چلاتے ہوں گے	اس میں

ہر بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور وہ اس میں چیختے چلاتے ہوں گے،

(پچھلے صفحے کا بقیہ) اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہم تم جیسے لوگ ہیں۔(المطالب العالیۃ، ۸/۲۶۳، الحدیث: ۳۷۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اپنے آپ کو تیسرے طبقے میں شمار فرمانا عاجزی وانکساری کے طور پر ہے۔ (1) جنت میں داخلہ محض اعمال کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا جبکہ اعمال اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہونے کا ذریعہ اور جنت میں درجات کی بلندی کا سبب ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے "کیا آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔(بخاری، ۴/۱۳، الحدیث: ۵۶۷۳)

رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ

كُنَّا نَعْمَلُ	غَيْرَ الَّذِيْ	صَالِحًا	نَعْمَلْ	اَخْرِجْنَا	رَبَّنَاۤ
ہم کام کرتے تھے	(اس کے) برخلاف جو	اچھا	(تاکہ) ہم کام کریں	نکال دے ہمیں	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! ہمیں نکال دے تاکہ ہم اچھا کام کریں اس کے برخلاف جو ہم پہلے کرتے تھے

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ

تَذَكَّرَ	مَنْ	مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ	اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ
نصیحت حاصل کرنا چاہتا	جو	جس میں نصیحت حاصل کرلیتا	(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تمہیں

(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھنے والا سمجھ لیتا

وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾

مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾	لِلظّٰلِمِيْنَ	فَمَا	فَذُوْقُوْا	النَّذِيْرُ	جَآءَكُمُ	وَ
کوئی مددگار	ظالموں کیلئے	پس نہیں (ہے)	تو چکھو	ڈرسنانے والا	آیا تھا تمہارے پاس	اور

اور تمہارے پاس ڈرسنانے والا تشریف لایا تھا تو اب مزہ چکھو، پس ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ○

ع ۱۱ / ۱۶

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

عَلِيْمٌ	اِنَّهٗ	عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اللّٰهَ	اِنَّ
جاننے والا (ہے)	بیشک وہ	آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جاننے والا (ہے)	اللہ	بیشک

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کو جاننے والا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات

علمِ الٰہی کی شان

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ

فِي الْاَرْضِ	خَلٰٓئِفَ	جَعَلَكُمْ	الَّذِيْ	هُوَ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾
زمین میں	(پہلے لوگوں کا) جانشین	بنایا تمہیں	جس نے	وہی (ہے)	سینوں والی (بات) کو

جانتا ہے ○ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین کیا

کفر پر کفر کا وبال اور کفر کا نقصان

فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ

فَمَنْ	كَفَرَ	فَعَلَيْهِ	كُفْرُهٗ	وَ	لَا يَزِيْدُ	الْكٰفِرِيْنَ
توجس نے	کفر کیا	تو اسی پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

توجو کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفر ان کے رب کے پاس

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ

كُفْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	اِلَّا	مَقْتًا	وَ	لَا يَزِيْدُ	الْكٰفِرِيْنَ
ان کا کفر	ان کے رب کے پاس	مگر	غضب (میں)	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

غضب ہی کو بڑھاتا ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفر ان کے نقصان میں ہی

كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

كُفْرُهُمْ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۳۹﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ[1]	شُرَكَآءَكُمْ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
ان کا کفر	مگر	نقصان (میں)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اپنے شریک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

اضافہ کرتا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا اپنے وہ شریک تو بتلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَرُوْنِيْ	مَاذَا	خَلَقُوْا	مِنَ الْاَرْضِ	اَمْ	لَهُمْ
اللہ کے سوا	دکھاؤ مجھے	کیا	انہوں نے بنایا	زمین میں سے	یا	ان کی

پوجتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ

شِرْكٌ	فِي السَّمٰوٰتِ	اَمْ	اٰتَيْنٰهُمْ	كِتٰبًا	فَهُمْ
کوئی شرکت (ہے)	آسمانوں میں	یا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	تو وہ

ان کی کوئی شرکت ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ

[1] ......یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ جن بتوں کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے اور اللہ تعالیٰ کی بجائے ان کی پوجا کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں کو بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہے جس کی وجہ سے وہ معبود ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہوگئے، یا اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین پر آسمان سے کوئی کتاب نازل کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے شریک کا بیان ہوا اور مشرکین اس کی روشن دلیلوں پر عمل پیرا ہیں؟ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں، بلکہ ظالموں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو دھوکا دیتے اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیدیں دلاتے

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ	بَلْ	اِنْ	يَّعِدُ	الظّٰلِمُوْنَ	بَعْضُهُمْ	بَعْضًا
اس کی روشن دلیل پر (ہیں)	بلکہ	نہیں	وعدہ کرتے	ظالم	ان کے بعض	بعض (کو)

اس کی روشن دلیلوں پر ہیں؟ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو دھوکے، فریب کا ہی

اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يُمْسِكُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ
مگر	دھوکے (کا)	بیشک	اللّٰه	روکے ہوئے ہے	آسمانوں	اور	زمین (کو)

وعدہ دیتے ہیں ○ بیشک اللّٰه آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے

اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا

اَنْ	تَزُوْلَا	وَ	لَئِنْ	زَالَتَاۤ	اِنْ	اَمْسَكَهُمَا
کہ	وہ دونوں حرکت کریں	اور	قسم ہے اگر	وہ دونوں ہٹ جائیں	(تو) نہیں	روک سکے گا انہیں

کہ حرکت نہ کریں اور قسم ہے کہ اگر وہ ہٹ جائیں تو اللّٰه کے سوا

مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا

مِنْ اَحَدٍ	مِّنْۢ بَعْدِهٖ	اِنَّهٗ	كَانَ	حَلِيْمًا	غَفُوْرًا ﴿٤١﴾	وَ	اَقْسَمُوْا[1]
کوئی ایک	اس کے سوا	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	انہوں نے قسم کھائی تھی

انہیں کوئی نہ روک سکے گا۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ○ اور انہوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	جَآءَهُمْ	نَذِيْرٌ
اللّٰه کی	اپنی قسموں میں خوب کوشش (سے)	ضرور اگر	آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا

اپنی قسموں میں حد بھر کی کوشش کر کے اللّٰه کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا

آسمان و زمین کا تھم اؤ اور اللّٰه تعالیٰ کی شانِ حلم

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے اور بعد میں کفارِ قریش کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں کہ بت ان کی شفاعت کریں گے۔ (1)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کے بارے میں کہا تھا کہ ”اللّٰه تعالیٰ اُن پر لعنت کرے کہ اُن کے پاس اللّٰه تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور اُنہوں نے اُنہیں جھٹلایا اور نہ مانا، خدا کی قسم! اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم اُن سے زیادہ راہِ راست پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔ لیکن جب ان کے پاس حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رونق افروزی اور جلوہ آرائی ہوئی تو حق و ہدایت سے ان کی نفرت اور دوری میں ہی اضافہ ہوا۔

لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

لَّيَكُوْنُنَّ	اَهْدٰى	مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ
(تو)ضرور وہ ہوں گے	زیادہ ہدایت والے	تمام امتوں میں (ہر) ایک سے	پھر جب	آیا ان کے پاس

تو وہ ضرور تمام امتوں میں سے (ہر) ایک امت سے بڑھ کر ہدایت پر ہوں گے (لیکن) پھر جب ان کے پاس

نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا

نَذِيْرٌ	مَّا زَادَهُمْ	اِلَّا	نُفُوْرًا ۙ﴿۴۲﴾	اسْتِكْبَارًا[1]
ڈر سنانے والا	(تو) اس نے زیادہ نہ کیا انہیں	مگر	نفرت (میں)	بڑائی چاہنے (کی وجہ سے)

ڈر سنانے والا تشریف لایا تو اس نے ان کی نفرت میں ہی اضافہ کیا○ زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا

فِي الْاَرْضِ	وَ	مَكْرَ السَّيِّئِ[2]	وَ	لَا يَحِيْقُ	الْمَكْرُ السَّيِّئُ	اِلَّا
زمین میں	اور	برا مکر و فریب (کرنے کی وجہ سے)	اور	نہیں گھیرتا، نہیں پڑتا	برا مکر و فریب	مگر

بڑائی چاہنے اور برا مکر و فریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور برا مکر و فریب اپنے چلنے والے ہی پر

بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ

بِاَهْلِهٖ[3]	فَهَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ
اپنے چلنے والے کو	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	پہلے لوگوں کے دستور (کا)

پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

فَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	کوئی تبدیلی	اور	ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے

تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے

کفارِ قریش کے ایمان نہ لانے کا سبب اور انہیں تنبیہ

[1]...... تکبر و غرور ایسی بری بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے انسان نبی کی پیروی سے محروم رہتا ہے جبکہ بارگاہِ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں عاجزی اور انکساری ایمان کا ذریعہ ہے۔ کفارِ مکہ کے کفر کی وجہ یہی ہوئی کہ انہوں نے خود کو نبی سے بڑھ کر جانا۔ [2]...... برے مکر و فریب سے مراد شرک اور کفر ہے، یا اس سے مراد رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکر و فریب کرنا ہے۔ [3]...... یعنی بری سازش کا انجام اکثر برا ہی ہوتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے اور سازشی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "سازش کرنے والے اور دھوکا دینے والے

گزشتہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت

تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
ٹالنا	اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھ لیتے	کیسا	ہوا

ٹالنا نہ پاؤ گے ○ اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	كَانُوْٓا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (تھے)	اور	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور

کیسا انجام ہوا اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا

مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعْجِزَهٗ	مِنْ شَيْءٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا
نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)	عاجز کرسکے اسے	کوئی چیز	آسمانوں میں	اور	نہ

اللہ کی یہ شان نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے اسے

گناہوں پر گرفت سے متعلق ضروری بات

فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ

فِي الْاَرْضِ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَلِيْمًا	قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾	وَ	لَوْ	يُؤَاخِذُ (1)	اللّٰهُ
زمین میں	بیشک وہ	ہے	علم والا	قدرت والا	اور	اگر	پکڑتا	اللہ

عاجز کرسکے۔ بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو

النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا

النَّاسَ	بِمَا	كَسَبُوْا	مَا تَرَكَ	عَلٰى ظَهْرِهَا
لوگوں (کو)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) کی پشت پر

ان کے اعمال کے سبب پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہنم میں ہیں۔ (مسند الفردوس، ۴/۲۱۷، الحدیث: ۶۶۵۸)

(1)...... یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ مقررہ مدت یعنی قیامت کے دن تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کے عذاب کی مقررہ مدت آئے گی تو یاد رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے، وہ انہیں اُن کے اعمال کی جزا دے گا اور جو لوگ عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب دے گا اور جو لائقِ کرم ہیں ان پر رحم و کرم فرمائے گا۔

مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنۡ یُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

فَاِذَا	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	یُّؤَخِّرُهُمۡ	لٰكِنۡ	وَّ	مِنۡ دَآبَّةٍ
پھر جب	ایک مقررہ مدت تک	وہ ڈھیل دیتا ہے انہیں	لیکن	اور	کوئی چلنے والا

نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب

جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِیۡرًا ﴿۴۵﴾

بَصِیۡرًا ﴿۴۵﴾	بِعِبَادِهٖ	كَانَ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	اَجَلُهُمۡ	جَآءَ
دیکھنے والا	اپنے بندوں کو	ہے	اللہ	تو بیشک	ان کی مدت	آجائے گی

ان کی مقررہ مدت آئے گی تو بیشک اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے ○

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرَّحِیۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت اور صراطِ مستقیم پر ہونے کا بیان

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۳﴾

لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۳﴾	اِنَّكَ	وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِیۡمِ ﴿۲﴾	یٰسٓ ﴿۱﴾ (1)
ضرور رسولوں میں سے (ہو)	بیشک تم	حکمت والے قرآن کی قسم	یٰسٓ

یٰسٓ ○ حکمت والے قرآن کی قسم ○ بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

(1) یہ حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ نیز کسی کا نام "یٰسٓ" اور "طٰہٰ" رکھنا منع ہے کہ بعض علماء کے نزدیک یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، کیا عجب کہ ان کے وہ معنی ہوں جو غیر خدا پر صادق نہ آسکیں، اور بعض علماء کے نزدیک یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، ہو سکتا ہے ان کا وہ معنی ہو جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے خاص ہو۔ اس لئے یہ نام رکھنے سے بچنا ضروری ہے اور جن حضرات کا نام "یٰسین" ہے وہ خود کو "غلام یٰسین" لکھیں اور بتائیں اور دوسرے اسے "غلام یٰسین" کہہ کر بلائیں۔

نزولِ قرآن کا ایک مقصد

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ④ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ⑤ لِتُنْذِرَ

لِتُنْذِرَ	تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ⑤	عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ④
تاکہ تم ڈراؤ	عزت والے مہربان کا اتارا ہوا	سیدھی راہ پر (ہو)

سیدھی راہ پر ہو○ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا○ تاکہ تم اس قوم کو

قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥

غٰفِلُوْنَ ⑥	فَهُمْ	اٰبَآؤُهُمْ (2)	مَّآ اُنْذِرَ	قَوْمًا (1)
غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)	تو وہ	ان کے باپ دادا (کو)	نہیں ڈرایا گیا	(اس) قوم (کو)

ڈراؤ جس کے باپ دادا کو نہ ڈرایا گیا تو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں○

ازلی کفار کی ایمان سے محرومی

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

فَهُمْ	عَلٰۤی اَكْثَرِهِمْ	الْقَوْلُ	حَقَّ	لَقَدْ
تو وہ	ان میں اکثر پر	بات	ثابت ہو چکی	ضرور بیشک

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ

ازلی کفار کی کفر میں پختگی کی ایک مثال

لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑦ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

اَغْلٰلًا	فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ	جَعَلْنَا	اِنَّا	لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑦
طوق	ان کی گردنوں میں	ہم نے ڈال دیئے	بیشک	ایمان نہ لائیں گے

ایمان نہ لائیں گے○ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں

ازلی کفار پر راہِ ایمان بند ہونے کی ایک مثال

فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ⑧ وَ

وَ	مُّقْمَحُوْنَ ⑧	فَهُمْ	اِلَى الْاَذْقَانِ	فَهِیَ
اور	اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے (ہیں)	تو وہ	ٹھوڑیوں تک (ہیں)	تو وہ

تو وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے ہیں○ اور

1 ...... یہاں آیت میں بطورِ خاص کفارِ قریش کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا فرمایا گیا اور عمومی طور پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اہلِ عرب، اہلِ کتاب وغیرہ سبھی کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام لوگوں کے لئے رسول ہیں۔ 2 ...... قومِ قریش میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے اور عرب میں حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے لے کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے جبکہ اہلِ کتاب کے پاس حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے لے کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔

جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

جَعَلْنَا(1)	مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	سَدًّا	وَّ	مِنْ خَلْفِهِمْ	سَدًّا
ہم نے بنادی	ان کے آگے	ایک دیوار	اور	ان کے پیچھے	ایک دیوار

ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار (بنادی)

ازلی کفار کو ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

فَاَغْشَيْنٰهُمْ	فَهُمْ	لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ
پھر اوپر سے ڈھانک دیا انہیں	تو وہ	دیکھ نہیں سکتے	اور	برابر (ہے)	ان پر

پھر انہیں اوپر سے (بھی) ڈھانک دیا تو انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اور تمہارا انہیں ڈرانا

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

ءَاَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾
کیا آپ ڈرائیں انہیں	یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے

اور نہ ڈرانا ان پر برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○

نصیحت قبول کرنے والے کے اوصاف اور اسے بشارت

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ

اِنَّمَا تُنْذِرُ	مَنِ	اتَّبَعَ	الذِّكْرَ	وَ	خَشِيَ	الرَّحْمٰنَ
تم صرف ڈراتے ہو	(اس کو) جو	پیروی کرے	نصیحت (کی)	اور	ڈرے	رحمٰن (سے)

تم تو صرف اسے ڈراتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمٰن سے بغیر دیکھے

مُردوں کو زندہ کئے جانے اور لوگوں کے اعمال لکھے جانے کی خبر

بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ

بِالْغَيْبِ	فَبَشِّرْهُ	بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾	اِنَّا	نَحْنُ
بغیر دیکھے	تو تم بشارت دو اسے	بخشش اور عزت کے ثواب کی	بیشک	ہم

ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ○ بیشک ہم

1 ...... یعنی جیسے کسی شخص کے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو تو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا، یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے، ان کے سامنے دنیا کے غرور کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے آخرت کو جھٹلانے کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں قید ہیں جس کی وجہ سے آیات اور دلائل میں غور و فکر کرنا انہیں میسر نہیں ہے۔ ازلی کفار پر ہدایت اور ایمان کی راہ بند کر کے ان پر جبر نہیں کیا گیا بلکہ ان کے کفر پر اصرار، تکبر، عناد اور سرکشی کو مستقل اختیار کرنے کی سزا کے طور پر ان کے لئے ایمان کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔

نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ نَکۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ

نُحۡیِ	الۡمَوۡتٰی	وَ	نَکۡتُبُ	مَا	قَدَّمُوۡا	وَ
زندہ کریں گے	مُردوں (کو)	اور	ہم لکھ رہے ہیں	وہ جو	انہوں نے آگے بھیجا	اور

مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا اور

اٰثَارَهُمۡ ؕ وَ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰهُ

اٰثَارَهُمۡ[1]	وَ	کُلَّ شَیۡءٍ	اَحۡصَیۡنٰهُ
ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات (کو)	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو اور ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں ہر چیز

فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۲﴾ ع وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ ۘ اِذۡ

فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۲﴾	وَ	اضۡرِبۡ[2]	لَهُمۡ	مَّثَلًا	اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ	اِذۡ
ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں	اور	بیان کرو	ان سے	مثال	شہر والوں (کی)	جب

ہم نے شمار کر رکھی ہے ○ اور ان سے شہر والوں کی مثال بیان کرو جب

جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ ج اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمُ اثۡنَیۡنِ

جَآءَهَا	الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾	اِذۡ	اَرۡسَلۡنَاۤ	اِلَیۡهِمُ	اثۡنَیۡنِ
آئے ان کے پاس	رسول	جب	ہم نے رسول بھیجے	ان کی طرف	دو

ان کے پاس رسول آئے ○ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے

فَکَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ

فَکَذَّبُوۡهُمَا	فَعَزَّزۡنَا	بِثَالِثٍ	فَقَالُوۡۤا	اِنَّاۤ
پھر انہوں نے جھٹلایا انہیں	تو ہم نے مدد کی	تیسرے کے ذریعے	تو انہوں نے کہا	بیشک ہم

پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے کے ذریعے مدد کی تو ان سب نے کہا کہ بیشک

وقف غفران | وقف لازم | ع ۱ | 8

وہ جو پیچھے چھوڑ گئے سب لکھا جا رہا ہے، شہر والوں کی مثال بیان کرنے کا حکم

شہر والوں کی طرف رسولوں کی بعثت

(1) ...یعنی ہم وہ نشانیاں اور طریقے لکھ رہے ہیں جو لوگ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ طریقے اچھے بھی ہوسکتے ہیں اور برے بھی، دونوں کا حکم جدا جدا ہے لہٰذا لوگ جو نیک طریقے نکالتے ہیں انہیں اچھی بدعت کہتے ہیں اور یہ طریقے نکالنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بری بدعت کہتے ہیں، یہ طریقے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں۔

(2) ...اس آیت سے بیان کئے گئے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص236 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اہل شہر کا رسولوں پر اعتراض

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ

اِلَيْكُمْ	مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	قَالُوْا	مَاۤ	اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُنَا (1)
تمہاری طرف	بھیجے گئے ہیں	(لوگوں نے) کہا	نہیں	تم	مگر	ہمارے جیسے آدمی

ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ لوگوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو

وَمَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

وَ	مَاۤ اَنْزَلَ	الرَّحْمٰنُ	مِنْ شَیْءٍ	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾
اور	نہیں اتاری	رحمٰن نے	کوئی چیز	نہیں	تم	مگر	جھوٹ بول رہے ہو

اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم صرف جھوٹ بول رہے ہو ○

رسولوں کا جواب

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ

قَالُوْا	رَبُّنَا	يَعْلَمُ	اِنَّاۤ	اِلَيْكُمْ	لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾	وَ
(رسولوں نے) کہا	ہمارا رب	جانتا ہے	بیشک ہم	تمہاری طرف	ضرور بھیجے گئے (ہیں)	اور

رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور

اہل شہر کا رسولوں پر مزید اعتراض اور دھمکی

مَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا

مَا	عَلَيْنَاۤ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾	قَالُوْۤا	اِنَّا	تَطَيَّرْنَا (2)
نہیں	ہم پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کر دینا	(لوگوں نے) کہا	بیشک	ہم منحوس سمجھتے ہیں

ہمارے ذمہ صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی ہے ○ لوگوں نے کہا: ہم تمہیں منحوس

بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ

بِكُمْ	لَىِٕنْ	لَّمْ تَنْتَهُوْا	لَنَرْجُمَنَّكُمْ	وَ	لَيَمَسَّنَّكُمْ
تمہیں	ضرور اگر	تم باز نہ آئے	(تو) ضرور ہم سنگسار کریں گے تمہیں	اور	ضرور پہنچے گی تمہیں

سمجھتے ہیں۔ بیشک اگر تم باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور ضرور تمہیں ہماری طرف سے

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔ 2 ......اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں کو منحوس سمجھنا اور انہیں تکلیف پہنچانے کی دھمکیاں دینا کافروں کا طریقہ ہے۔ نیز لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جس چیز کی طرف ان کے دل مائل ہوں اور ان کی طبیعت اسے قبول کرے تو وہ اس چیز کو اپنے حق میں بابرکت سمجھتے ہیں اور جس چیز سے نفرت کرتے اور اسے ناپسند کرتے ہوں تو اسے اپنے حق میں منحوس سمجھتے ہیں، اسی لئے اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کی نحوست ہے اور اس کی وجہ سے ہمارا یہ نقصان ہو گیا، آپس میں لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا،

رسولوں کا جواب

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ

مَعَكُمْ	طَآىٕرُكُمْ	قَالُوْا	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾	مِّنَّا
تمہارے ساتھ (ہے)	تمہاری نحوست	(رسولوں نے) فرمایا	دردناک سزا	ہماری طرف سے

دردناک سزا پہنچے گی ○ رسولوں نے فرمایا: تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے۔

اَىٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾	اَنْتُمْ	بَلْ	ذُكِّرْتُمْ	اَىٕنْ
حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)	تم	بلکہ	تمہیں نصیحت کی جائے	کیا اگر

کیا اگر تمہیں نصیحت کی جائے (تو تم اسے بدشگونی کہتے اور انکار کرتے ہو) بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ○

ایک مردِ مومن کی آمد اور قوم کو نصیحت

وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى

یَّسْعٰى	رَجُلٌ	مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ	جَآءَ	وَ
دوڑتا ہوا	ایک مرد	شہر کے دور والے کنارے سے	آیا	اور

اور شہر کے دور کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا،

قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ لا اتَّبِعُوْا

اتَّبِعُوْا	الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾	اتَّبِعُوا	یٰقَوْمِ	قَالَ
پیروی کرو	رسولوں (کی)	پیروی کرو	اے میری قوم	اس نے کہا

اس نے کہا: اے میری قوم! ان رسولوں کی پیروی کرو ○ ایسوں کی پیروی کرو

مَنْ لَّا یَسْــٴَـلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾	هُمْ	وَّ	اَجْرًا	لَّا یَسْــٴَـلُكُمْ	مَنْ
ہدایت یافتہ (ہیں)	وہ	اور	کوئی معاوضہ	نہیں مانگتا تم سے	(اس کی) جو

جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رشتہ ٹوٹ گیا، اگرچہ اِن سب کی حقیقی وجہ کچھ اور ہو۔ یاد رہے کہ شرعی طور پر نہ کوئی شخص منحوس ہے، نہ کوئی جگہ، وقت یا چیز منحوس ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں، یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔ ہاں گناہ اور کفر نحوست ہیں۔

وَمَالِيَ
23
www.dawateislami.net

مردِ مومن کا قوم سے نصیحت آمیز کلام

وَ مَالِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ

وَ	مَا	لِیَ [1]	لَاۤ اَعْبُدُ	الَّذِیْ	فَطَرَنِیْ	وَ
اور	کیا (ہے)	میرے لیے	(کہ) میں عبادت نہ کروں	(اس کی) جس نے	پیدا کیا مجھے	اور

اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾	ءَاَتَّخِذُ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً	اِنْ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا میں بنالوں	اس (اللہ) کے سوا	معبود	اگر

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا میں اللہ کے سوا اور معبود بنالوں کہ اگر

یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا وَّ

یُّرِدْنِ	الرَّحْمٰنُ	بِضُرٍّ	لَّا تُغْنِ	عَنِّیْ	شَفَاعَتُهُمْ [2]	شَیْــٴًـا	وَّ
(پہنچانا) چاہے مجھے	رحمٰن	کوئی نقصان	(تو) نفع نہ دے گی	مجھے	ان کی سفارش	کچھ	اور

رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اِن کی سفارش مجھے کوئی نفع نہ دے اور

مردِ مومن کا اعلانِ ایمان

لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ

لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾	اِنِّیْۤ	اِذًا	لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾	اِنِّیْۤ	اٰمَنْتُ
نہ وہ بچا سکیں گے مجھے	بیشک میں	اس وقت	ضرور کھلی گمراہی میں (ہوں گا)	بیشک میں	ایمان لایا

نہ وہ مجھے بچا سکیں گے ○ بیشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں گا ○ بیشک میں تمہارے رب (اللہ) پر

مردِ مومن کا اعزاز اور اس کی آرزو

بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ

بِرَبِّكُمْ	فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾	قِیْلَ	ادْخُلِ	الْجَنَّةَ
تمہارے رب (اللہ) پر	تو تم سنو میری	(اس سے) فرمایا گیا	تو داخل ہو جا	جنت (میں)

ایمان لایا تو تم میری سنو ○ (اس سے) فرمایا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو جا،

[1] ..... قوم کے اعتراض کرنے پر مردِ مومن نے کہا: میں اس مالکِ حقیقی کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف لوٹ کر سب کو جانا ہے۔ مردِ مومن کے حکیمانہ جواب سے ظاہر ہوا کہ وعظ و نصیحت میں ایسا انداز ہو جس سے سامنے والا غور و فکر پر مجبور ہو جائے، نہ کہ مخالفت پر اتر آئے۔

[2] ..... کفار کے جھوٹے معبود بت وغیرہ کسی کی شفاعت نہ کر سکیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے جنہیں اذنِ شفاعت مل چکا ہے وہ ضرور شفاعت کریں گے۔

قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ

لِیْ	غَفَرَ	بِمَا	یَعْلَمُوْنَ ﴿۲٦﴾	قَوْمِیْ	یٰلَیْتَ	قَالَ[1]
میری	مغفرت کی	(اس) کو جو	جان لیتی	میری قوم	اے کاش	اس نے کہا

اس نے کہا: اے کاش کہ میری قوم جان لیتی ○ جیسی میرے رب نے

رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ

عَلٰى قَوْمِهٖ	مَاۤ اَنْزَلْنَا	وَ	مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾	جَعَلَنِیْ	وَ	رَبِّیْ
اس کی قوم پر	ہم نے نہ اتارا	اور	عزت والوں میں سے	کیا مجھے	اور	میرے رب (نے)

میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں شامل کیا ○ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ

اِنْ	مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾	مَا كُنَّا	وَ	مِّنَ السَّمَآءِ	مِنْ جُنْدٍ	مِنْۢ بَعْدِهٖ
نہیں	(کوئی لشکر) اتارنے والے	نہ ہم تھے	اور	آسمان سے	کوئی لشکر	اس کے بعد

آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہم (وہاں کوئی لشکر) اتارنے والے تھے ○ وہ صرف

كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً

یٰحَسْرَةً[2]	خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾	هُمْ	فَاِذَا	صَیْحَةً وَّاحِدَةً	اِلَّا	كَانَتْ
(کہا گیا) ہائے افسوس	بجھ کر رہ گئے	وہ	تو جبھی	ایک چیخ	مگر	تھی وہ (سزا)

ایک چیخ تھی تو جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ○ (اور کہا گیا کہ) ہائے افسوس

عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِلَّا	مِّنْ رَّسُوْلٍ	مَا یَاْتِیْهِمْ	عَلَى الْعِبَادِ
وہ اس سے ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں	مگر	کوئی رسول	(کہ) نہیں آتا ان کے پاس	(ان) بندوں پر

ان بندوں پر کہ ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا مذاق ہی کرتے ہیں ○

مردِ مومن کی قوم پر نزولِ عذاب کی کیفیت

رسولوں کا مذاق اڑانے والے قابلِ افسوس ہیں

وقفِ غفران

[1]...... مردِ مومن کی شہادت کے بعد عزت و اکرام کے طور پر فرمایا گیا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت میں داخل ہوا تو وہاں کی نعمتیں دیکھ کر یہ تمنا کی: اے کاش! قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میری بہت عزت افزائی فرمائی ہے۔ اس میں ہر مومن اور خصوصاً مبلغ کیلئے نصیحت ہے کہ وہ لوگوں کی دشمنی اور مخالفت کی طرف توجہ نہ کرے بلکہ ہر حال میں ان کا خیر خواہ اور ان کی اصلاح کی دعا کرتا رہے۔ [2]...... یہ فرشتوں نے کہا، یا مومنین نے کہا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو، اس صورت میں یہاں حسرت سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں ہو گا کیونکہ حسرت شانِ الٰہی کے لائق نہیں۔

کفارِ مکہ کو تنبیہ

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

اَلَمْ یَرَوْا (1)	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ	اَنَّهُمْ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے	بستیاں (قومیں)	کہ وہ

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں کہ وہ

تمام اُمتیں بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں گی

اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا

اِلَیْهِمْ	لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾	وَ	اِنْ	كُلٌّ (2)	لَّمَّا	جَمِیْعٌ	لَّدَیْنَا
ان کی طرف	پلٹ کر نہیں آئیں گے	اور	نہیں	سب	مگر	تمام	ہمارے حضور

اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ○ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور

بنجر زمین کو سرسبز کرنے سے دوبارہ زندہ کرنے پر استدلال

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚ اَحْیَیْنٰهَا وَ

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	اٰیَةٌ	لَّهُمُ	الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ	اَحْیَیْنٰهَا	وَ
حاضر کیے جائیں گے	اور	ایک نشانی	ان کے لیے	مردہ زمین (ہے)	ہم نے زندہ کیا اسے	اور

حاضر کئے جائیں گے ○ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور

دلائلِ قدرت کا بیان اور تقاضائے شکر

اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا

اَخْرَجْنَا	مِنْهَا	حَبًّا	فَمِنْهُ	یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	جَعَلْنَا	فِیْهَا
نکالا	اس سے	اناج	تو اس میں سے	وہ کھاتے ہیں	اور	ہم نے بنائے	اس میں

اس سے اناج نکالا تو اس میں سے وہ کھاتے ہیں ○ اور ہم نے اس میں

جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِیَاْكُلُوْا

جَنّٰتٍ	مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ	وَّ	فَجَّرْنَا	فِیْهَا	مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾	لِیَاْكُلُوْا
باغات	کھجوروں اور انگور کے	اور	ہم نے بہائے	اس میں	کچھ چشمے	تاکہ لوگ کھائیں

کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے ○ تاکہ لوگ اس کے پھلوں میں سے

(1)...... ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تکذیب کرنے والے کفارِ مکہ نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں اور اب وہ دنیا کی طرف لوٹ کر آنے والے نہیں، تو کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

(2)...... یعنی تمام اُمتیں قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد حساب اور جزاء کے لئے ہماری بارگاہ میں حاضر کی جائیں گی اور ہم انہیں ان کے اچھے برے تمام اعمال کی جزاء دیں گے۔

مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

مِنْ ثَمَرِهٖ	وَ	مَا عَمِلَتْهُ	اَیْدِیْهِمْ	اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
اس کے پھل میں سے	اور	نہیں بنایا اسے	ان کے ہاتھوں (نے)	تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے

کھائیں اور یہ ان کے ہاتھوں نے نہیں بنائے تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے؟ ○

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

سُبْحٰنَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا	مِمَّا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ
پاک ہے	وہ جس نے	بنائے	سب جوڑے	(ان چیزوں میں) سے جو	اگاتی ہے	زمین

پاک ہے وہ جس نے سب جوڑے بنائے، زمین کی اگائی ہوئی چیزوں سے

وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ

وَ	مِنْ اَنْفُسِهِمْ	وَ	مِمَّا	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	اٰیَةٌ	لَّهُمُ
اور	ان کی ذاتوں سے	اور	(اس میں) سے جسے	وہ نہیں جانتے	اور	ایک نشانی	ان کے لیے

اور لوگوں سے اور ان چیزوں سے جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ہیں ○ اور ان کے لیے ایک نشانی

الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ ۙ وَ

الَّیْلُ	نَسْلَخُ	مِنْهُ	النَّهَارَ	فَاِذَا	هُمْ	مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ
رات (ہے)	ہم کھینچ لیتے ہیں	اس سے	دن (کو)	تو جبھی	وہ	اندھیروں میں رہ جاتے ہیں	اور

رات ہے ہم اس پر سے دن کو کھینچ لیتے ہیں تو جبھی وہ اندھیروں میں رہ جاتے ہیں ○ اور

الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ ؕ

الشَّمْسُ	تَجْرِیْ	لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا [1]	ذٰلِكَ	تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾
سورج	چلتا رہے گا	اپنے ٹھہرنے کی جگہ، وقت تک	یہ	زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)

سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا، یہ زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے ○

جاندار چیزوں کی تخلیق کا بیان

رات کے وجود سے قدرت اور وحدانیت پر استدلال

قدرتِ الٰہی کی دو نشانیاں "سورج" اور "چاند"

[1] ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جس وقت تک سورج کے چلنے کی انتہا مقرر فرمائی گئی ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا اور وہ انتہائی وقت قیامت کا دن ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ سورج اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر نیا دورہ شروع ہو جاتا ہے اور وہ مقام اس کا مُستقر ہے۔

وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ

وَ	الْقَمَرَ	قَدَّرْنٰهُ	مَنَازِلَ (1)	حَتّٰى	عَادَ
اور	چاند	ہم نے مقرر کیں اس کیلئے	منزلیں	یہاں تک کہ	وہ ہو جاتا ہے

اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ

كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾	لَا	الشَّمْسُ	يَنْۢبَغِيْ	لَهَاۤ	اَنْ	تُدْرِكَ	الْقَمَرَ
کھجور کی پرانی شاخ جیسا	نہیں	سورج	لائق ہے	اس کیلئے	کہ	وہ پکڑ لے	چاند (کو)

کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے ○ سورج کو لائق نہیں کہ چاند کو پکڑ لے

وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

وَ	لَا	الَّيْلُ	سَابِقُ النَّهَارِ	وَ	كُلٌّ	فِيْ فَلَكٍ
اور	نہ	رات	دن پر سبقت لے جانے والی (ہے)	اور	ہر ایک	ایک دائرے میں

اور نہ رات دن پر سبقت لے جانے والی ہے اور ہر ایک ایک دائرے میں

قدرتِ الٰہی کی بحری نشانی

يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا

يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾	وَ	اٰيَةٌ	لَّهُمْ	اَنَّا	حَمَلْنَا
تیر رہا ہے	اور	ایک نشانی	ان کے لیے	(یہ ہے) کہ	ہم نے سوار کیا

تیر رہا ہے ○ اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسلوں کو

ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ

ذُرِّيَّتَهُمْ	فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾	وَ	خَلَقْنَا	لَهُمْ
ان کی نسلوں (کو)	بھری ہوئی کشتی میں	اور	ہم نے بنا دیں	ان کے لیے

بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا ○ اور ہم نے ان کے لیے

(1) چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں، یہ ہر رات ایک منزل میں ہوتا ہے، اپنے طلوع ہونے کی تاریخ سے لے کر اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے، اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو راتیں اور انتیس کا ہو تو ایک رات چھپتا ہے، آخری منزل میں پہنچ کر کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے جو سوکھ کر پتلی، کمان کی طرح خم دار اور زرد ہو گئی ہو۔

سمندر میں ڈوبنے سے بچنے کے دو اسباب

مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ

مِّنْ مِّثْلِهٖ	مَا	یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِنْ	نَّشَاْ	نُغْرِقْهُمْ (1)
اس کے جیسی (کشتیاں)	جن پر	وہ سوار ہوتے ہیں	اور	اگر	ہم چاہیں	(تو) ڈبودیں انہیں

ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پر سوار ہوتے ہیں ○ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں ڈبودیں

فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً

فَلَا	صَرِیْخَ	لَهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾	اِلَّا	رَحْمَةً
تو نہ (ہو)	کوئی فریاد کو پہنچنے والا	ان کی	اور	نہ	وہ	انہیں بچایا جائے	مگر	رحمت (ہو)

تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ انہیں بچایا جائے ○ مگر ہماری طرف سے

عذاب الٰہی سے ڈرائے جانے پر کفار کی روش

مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِیْلَ

مِّنَّا	وَ	مَتَاعًا	اِلٰى حِیْنٍ ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ
ہماری طرف سے	اور	فائدہ اٹھانے (کی مہلت ہو)	ایک وقت تک	اور	جب	کہا جاتا ہے

رحمت اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے (کی مہلت ہو) ○ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے،

لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

لَهُمُ	اتَّقُوْا	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ	وَ	مَا	خَلْفَكُمْ	لَعَلَّكُمْ
ان سے	(کہ) ڈرو	(اس سے) جو	تمہارے سامنے	اور	جو	تمہارے پیچھے (ہے)	تاکہ تم

ڈرو اس سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے اس امید پر کہ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	مَا تَاْتِیْهِمْ	مِّنْ اٰیَةٍ	مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ	اِلَّا
تم پر رحم کیا جائے	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	ان کے رب کی نشانیوں میں سے	مگر

تم پر رحم کیا جائے ○ اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو وہ

(1)..... یعنی اگر ہم چاہیں تو کشتیوں میں موجود لوگوں کو ڈبو دیں اور اس وقت ان ڈوبنے والوں کی فریاد کو پہنچ کر ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور نہ ہی خدا کے حکم کے بعد لوگوں کو ڈوب کر مرنے سے بچایا جاسکتا ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ ہم ان پر رحم فرمائیں، اور ان لوگوں کی دنیا سے فائدہ اٹھانے کی مہلت ابھی باقی ہو۔ اس میں نصیحت ہے کہ اپنی حفاظت کے مادی اسباب و ذرائع پر غرور نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسباب اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ نیز عیش و آرام کی حالت میں عذابِ الٰہی سے غافل اور بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا کہنے پر کفارِ مکہ کا جواب

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا

كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اَنْفِقُوْا
وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	اور	جب	کہا جاتا ہے	ان سے	تم خرچ کرو

اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ اور جب ان سے فرمایا جائے کہ اللہ کے دیئے میں سے

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کو

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَنُطْعِمُ	مَنْ	لَّوْ	يَشَآءُ	اللّٰهُ
ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کیا ہم کھلائیں	(اس کو) جسے	اگر	چاہتا	اللہ

کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا

عذابِ الٰہی سے متعلق کفارِ مکہ کا مطالبہ اور اُن کا جواب

اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى

اَطْعَمَهٗۤ [1]	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَتٰى
(تو) کھلا دیتا اسے	نہیں	تم	مگر	کھلی گمراہی میں	اور	وہ کہتے ہیں	کب (پورا ہوگا)

تو کھلا دیتا تم تو کھلی گمراہی میں ہی ہو ○ اور کہتے ہیں: یہ وعدہ

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

هٰذَا الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾	مَا يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً
یہ وعدہ	اگر	تم ہو	سچے	وہ انتظار نہیں کر رہے	مگر	ایک چیخ (کا)

کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ وہ صرف ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں

[1]...... مسلمانوں نے انسانی ہمدردی کی بنا پر کفارِ قریش سے کہا کہ تم نے اپنے مال کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے نکالا ہے اسے مسکینوں پر خرچ کرو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا۔ جب اللہ تعالیٰ کو ہی ان کا محتاج رہنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا۔ یہ بخیل لوگوں کا حیلہ ہے جو کہ باطل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو امیر اور بعض کو فقیر بنایا ہے تاکہ مالدار لوگ فقیروں پر مال خرچ کرکے حکمِ الٰہی بجالائیں اور فقیر اپنے فقر وفاقہ پر صبر کریں۔ یہ اس کی اپنی مخلوق میں حکمت ومشیت ہے، کسی کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں۔

تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

تَاْخُذُهُمْ	وَ	هُمْ	یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ [1]	فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
وہ پکڑ لے گی انہیں	اور (جبکہ)	وہ	جھگڑ رہے ہوں گے	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے

جو انہیں اس حالت میں پکڑ لے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوئے ہوں گے ○ تو نہ وہ

تَوْصِیَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

تَوْصِیَةً	وَ	لَاۤ	اِلٰۤى اَهْلِهِمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ [2]	وَ
وصیت کرنے (کی)	اور	نہ	اپنے گھر والوں کی طرف	وہ پلٹ کر جاسکیں گے	اور

وصیت کرسکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ کر جاسکیں گے ○ اور

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ

نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ	فَاِذَا	هُمْ	مِّنَ الْاَجْدَاثِ	اِلٰى رَبِّهِمْ
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو اسی وقت	وہ	قبروں سے	اپنے رب کی طرف

صور میں پھونک ماری جائے گی تو اسی وقت وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف

یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٚ

یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	قَالُوْا	یٰوَیْلَنَا	مَنْۢ	بَعَثَنَا	مِنْ مَّرْقَدِنَا
دوڑتے چلے جائیں گے	وہ کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	کس نے	اٹھادیا ہمیں	ہماری نیند سے

دوڑتے چلے جائیں گے ○ کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! کس نے ہمیں ہماری نیند سے جگادیا؟

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ

هٰذَا	مَا	وَعَدَ	الرَّحْمٰنُ	وَ	صَدَقَ	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾	اِنْ
یہ (ہے وہ)	جس کا	وعدہ کیا تھا	رحمٰن (نے)	اور	سچ فرمایا تھا	رسولوں (نے)	نہیں

یہ وہ ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا ○ وہ تو

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ لوگ اپنے دنیاوی معمولات میں مشغول ہوں گے اور قیامت ان پر اچانک آجائے گی۔

2 ...... کفارِ مکہ نے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو انہیں اس کا وقت نہیں بتایا گیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے۔ لہٰذا لوگ قیامت کے وقت اور تاریخ کی تحقیق میں وقت صرف کرنے کی بجائے قیامت کی تیاری کریں اور اپنی مختصر زندگی میں وہ کام کریں جن سے انہیں قیامت کے دن کامیابی نصیب ہو۔

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

لَّدَيْنَا	جَمِيْعٌ	هُمْ	فَاِذَا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً	اِلَّا	كَانَتْ
ہمارے حضور	سب	وہ	تو اسی وقت	ایک چیخ	مگر	وہ (پھونک) ہوگی

صرف ایک چیخ ہوگی تو اسی وقت وہ سب کے سب ہمارے حضور

مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ

وَّ	شَيْـًٔا	نَفْسٌ	لَا تُظْلَمُ[1]	فَالْيَوْمَ	مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾
اور	کچھ	کسی جان (پر)	ظلم نہیں کیا جائے گا	تو آج	حاضر کر دیئے جائیں گے

حاضر کر دیئے جائیں گے ○ تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور

لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اِنَّ	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾	مَا	اِلَّا	لَا تُجْزَوْنَ
جنت والے	بیشک	تم عمل کرتے تھے	(اس کا) جو	مگر	تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا

تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ بیشک جنت والے

الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ

اَزْوَاجُهُمْ[2]	وَ	هُمْ	فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾	فِيْ شُغُلٍ	الْيَوْمَ
ان کی بیویاں	اور	وہ	لطف اندوز ہو رہے (ہوں گے)	بہلانے والے کاموں میں	آج

آج دل بہلانے والے کاموں میں لطف اندوز (ہو رہے) ہوں گے ○ وہ اور ان کی بیویاں

فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا

فِيْهَا	لَهُمْ	مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾	عَلَى الْاَرَآئِكِ	فِيْ ظِلٰلٍ
اس (جنت) میں	ان کے لیے	تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	تختوں پر	سایوں میں

تختوں پر تکیہ لگائے سایوں میں ہوں گے ○ ان کے لیے جنت میں

روزِ قیامت کسی پر ظلم نہ ہوگا

اہلِ جنت کے مختلف احوال کا بیان

(1) ...یعنی قیامت کے دن کسی جان پر اس کے ثواب میں کمی کر کے یا اس کے عذاب میں اضافہ کر کے کچھ ظلم نہ ہوگا۔

(2) ...ان بیویوں میں دنیا کی مومنہ منکوحہ بیویاں بھی داخل ہیں اور حوریں بھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حوریں لونڈیوں کی حیثیت سے نہ ہوں گی بلکہ بیوی کی حیثیت سے ہوں گی۔

فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا

فَاكِهَةٌ	وَّ	لَهُمْ	مَّا	يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ [1]	سَلٰمٌ	قَوْلًا
پھل میوہ (ہوگا)	اور	ان کے لیے (ہوگی)	(ہر وہ چیز) جو	وہ مانگیں گے	سلام (ہوگا)	فرمایا ہوا

پھل میوہ ہوگا اور ان کے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو وہ مانگیں گے ○ مہربان رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾	وَ	امْتَازُوا [2]	الْيَوْمَ	اَيُّهَا	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
مہربان رب کی طرف سے	اور	(کہا جائے گا) الگ الگ ہو جاؤ	آج	اے	مجرمو

فرمایا ہوا اسلام ہوگا ○ اور (کہا جائے گا) اے مجرمو! آج الگ الگ ہو جاؤ ○

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ

اَلَمْ اَعْهَدْ	اِلَيْكُمْ	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ	اَنْ	لَّا تَعْبُدُوا	الشَّيْطٰنَ
کیا میں نے عہد نہ لیا تھا	تم سے	اے آدم کی اولاد	کہ	تم عبادت نہ کرنا	شیطان (کی)

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا

اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾	وَّ	اَنِ	اعْبُدُوْنِیْ	هٰذَا
بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	اور	یہ کہ	تم عبادت کرنا میری	یہ

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ اور میری عبادت کرنا، یہ

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾	وَ	لَقَدْ	اَضَلَّ	مِنْكُمْ	جِبِلًّا كَثِيْرًا
سیدھی راہ (ہے)	اور	ضرور بیشک	اس نے گمراہ کردیا	تم میں سے	بہت سی مخلوق (کو)

سیدھی راہ ہے ○ اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کردیا

وقفِ غفران

[1] ــ جنت میں اہلِ جنت کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ مانگیں گے اور جنت میں چونکہ نفسِ امارہ فنا کر دیا جائے گا اس لئے کوئی جنتی بری اور گندی چیز کی خواہش نہ کرے گا۔ [2]..... اس کی ایک تفسیر یہ ہے کہ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے، اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ ہٹ جاؤ اور مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ۔ دوسری یہ ہے کہ کفار کو یہ حکم ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر چلے جاؤ۔ تیسری یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرموں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر دیا جائے گا جیسے یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، ستارہ پرستوں اور ہندوؤں کو جو کہ الگ الگ فرقے ہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے گا۔

دوزخ میں ختم کے وقت مجرموں سے کلام

اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾	هٰذِهٖ	جَهَنَّمُ	الَّتِیْ	كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾
تو کیا تم سمجھتے نہ تھے	یہ (ہے)	جہنم	جس سے	تمہیں ڈرایا جاتا تھا

تو کیا تم سمجھتے نہ تھے ○ یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا ○

بروز قیامت اعضاء کے کفار کی گواہی

اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْیَوْمَ

اِصْلَوْهَا	الْیَوْمَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾	اَلْیَوْمَ
داخل ہو جاؤ اس میں	آج	(اس کے) سبب کہ	تم کفر کرتے تھے	آج

اپنے کفر کے سبب آج اس میں داخل ہو جاؤ ○ آج

نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ

نَخْتِمُ[1]	عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ	وَ	تُكَلِّمُنَاۤ	اَیْدِیْهِمْ	وَ
ہم مہر لگادیں گے	ان کے مونہوں پر	اور	کلام کریں گے ہم سے	ان کے ہاتھ	اور

ہم ان کے مونہوں پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور

دنیا میں بھی سزا دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے

تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ

تَشْهَدُ	اَرْجُلُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾	وَ	لَوْ	نَشَآءُ
گواہی دیں گے	ان کے پاؤں	(اس) کی جو	وہ کماتے (عمل کرتے) تھے	اور	اگر	ہم چاہتے

ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اور اگر ہم چاہتے

لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى

لَطَمَسْنَا[2]	عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ	فَاسْتَبَقُوا	الصِّرَاطَ	فَاَنّٰى
(تو) ضرور مٹا دیتے	ان کی آنکھیں	پھر وہ جلدی سے جاتے	راستے (کی طرف)	تو کہاں سے

تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے تو وہ جلدی سے راستے کی طرف جاتے تو کہاں سے

1 ...... ابتداء میں کفار کلام کریں گے اور اپنے کفر و تکذیب کا انکار کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگادے گا تاکہ وہ بول نہ سکیں، پھر ان کے دیگر اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے، اس کے بعد ان کے مونہوں پر لگی مہر توڑ دی جائے گی۔ 2 ...... یعنی عذاب جہنم تو آخرت میں ہو گا لیکن اگر ہم چاہتے تو دنیا میں بھی ان کے کفر کی سزا کے طور پر ان کی آنکھیں مٹا کر انہیں اندھا کر دیتے، پھر انہیں راستہ بھی نظر نہ آتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے آنکھ کی نعمت ان کے پاس باقی رکھی، تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں اور کفر نہ کریں۔

يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾	وَ	لَوْ	نَشَآءُ	لَمَسَخْنٰهُمْ	عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
وہ (راستہ) دیکھتے	اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور صورتیں بدل دیتے ان کی	ان کی جگہ پر (ہی)

دکھائی دیتا؟○ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ پر ہی ان کی صورتیں بدل دیتے

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ

فَمَا اسْتَطَاعُوْا	مُضِيًّا	وَّ	لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَ	مَنْ نُّعَمِّرْهُ
تو وہ طاقت نہ رکھتے	آگے بڑھنے (کی)	اور	نہ وہ پیچھے لوٹتے	اور	جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں

تو نہ وہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے لوٹتے○ اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں

نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ

نُنَكِّسْهُ	فِي الْخَلْقِ	اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	مَا عَلَّمْنٰهُ
(تو) الٹا پھیر دیتے ہیں اسے	خلقت وبناوٹ میں	تو کیا وہ سمجھتے نہیں	اور	ہم نے نہ سکھایا اس (نبی) کو

تو خلقت وبناوٹ میں ہم اسے الٹا پھیر دیتے ہیں، تو کیا وہ سمجھتے نہیں؟○ اور ہم نے نبی کو

الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ

الشِّعْرَ (1)	وَ	مَا يَنْۢبَغِيْ	لَهٗ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	وَّ
شعر کہنا	اور	نہ (شان کے) لائق ہے	اس کی	نہیں	وہ	مگر	نصیحت	اور

شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾	لِّيُنْذِرَ (2)	مَنْ	كَانَ	حَيًّا	وَّ	يَحِقَّ	الْقَوْلُ
روشن قرآن	تاکہ وہ ڈرائے	(اسے) جو	ہو	زندہ	اور	ثابت ہو جائے	بات

روشن قرآن○ تاکہ وہ ہر ایسے شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شاعر ہونے کی نفی

قرآن کے نصیحت اور روشن ہونے کا مقصد

❶ ..... کفارِ قریش حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شاعر اور قرآن مجید کو شعر کہتے تھے اور اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ جیسے اشعار جھوٹ اور مبالغہ آرائیوں پر مشتمل ہوتے ہیں ایسے ہی (معاذ اللہ) قرآن مجید جھوٹا کلام ہے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا کہ ہم نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی جھوٹی باتوں پر مشتمل نہیں۔ ❷ ..... ڈرانے والے سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یا قرآن مجید مراد ہے، اور زندہ سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ایمان لانے والا ہے، اس کا ایمان ایسے ہے جیسے بدن کے لئے زندگی کیونکہ ایمان ابدی زندگی حاصل ہونے کا سبب ہے۔

چوپایوں کی تخلیق اور ان کے منافع سے توحید پر استدلال

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۰ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۰	اَوَلَمْ يَرَوْا	اَنَّا	خَلَقْنَا	لَهُمْ
کافروں پر	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے پیدا کیے	ان کے لیے

بات ثابت ہو جائے ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے

مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝۷۱

مِّمَّا	عَمِلَتْ	اَيْدِيْنَاۤ [1]	اَنْعَامًا	فَهُمْ	لَهَا	مٰلِكُوْنَ ۝۷۱
(اس میں) سے جو	بنائے	ہمارے ہاتھوں (نے)	چوپائے	تو وہ	ان کے	مالک (ہیں)

چوپائے ان کے لیے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں ○

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

وَ	ذَلَّلْنٰهَا	لَهُمْ	فَمِنْهَا	رَكُوْبُهُمْ	وَ
اور	ہم نے تابع کر دیا ان (چوپایوں) کو	ان کے لیے	تو ان میں سے (کچھ)	ان کی سواریاں (ہیں)	اور

اور ہم نے ان چوپایوں کو ان کے لیے تابع کر دیا تو ان چوپایوں سے کچھ ان کی سواریاں ہیں اور

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝۷۲ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

مِنْهَا	يَاْكُلُوْنَ ۝۷۲	وَ	لَهُمْ	فِيْهَا	مَنَافِعُ
ان میں سے (کچھ کا گوشت)	وہ کھاتے ہیں	اور	ان کے لیے	ان (چوپایوں) میں	منافع

کچھ سے وہ کھاتے ہیں ○ اور لوگوں کے لیے ان چوپایوں میں کئی طرح کے منافع

گمراہی میں کفار کی انتہاء

وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَ	مَشَارِبُ	اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ [2]	وَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور	پینے کی چیزیں (ہیں)	تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے	اور	انہوں نے بنا لیے	اللہ کے سوا

اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا وہ لوگ شکر ادا نہیں کریں گے ○ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود

[1] ..... آیت میں ہاتھ کا لفظ بطورِ محاورہ کے ہے اور مراد قدرت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی ہاتھوں سے پاک ہے۔

[2] ..... انعاماتِ الٰہیہ کا حق یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور نعمتوں پر شکر کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ وحدانیتِ الٰہی کا اقرار کیا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، صرف اسی کی عبادت کی جائے، اس کی اور اس کے رسولوں کی اطاعت کی جائے، ان کی نافرمانی سے بچا جائے اور نعمتوں کو ان کے جائز مصرف میں استعمال کیا جائے اور ناجائز و گناہ میں استعمال نہ کریں۔

بتوں اور ان کے پجاریوں کا حال

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ

اٰلِهَةً(1)	لَّعَلَّهُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	نَصْرَهُمْ(2)
معبود	شاید وہ	ان کی مدد کی جائے	وہ (معبود) طاقت نہیں رکھتے	ان کی مدد کرنے (کی)

بنالئے کہ شاید ان کی مدد ہو جائے ○ وہ معبود ان کی مدد نہیں کرسکتے

کفار کی باتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ

وَ	هُمْ	لَهُمْ	جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾	فَلَا يَحْزُنْكَ
اور	وہ (لوگ)	ان (معبودوں) کیلئے	حاضر کیے ہوئے لشکر (بنے ہیں)	تو غمگین نہ کرے تجھے

اور وہ لوگ خود ان معبودوں کیلئے حاضر خدمت لشکر بنے ہوئے ہیں ○ تو ان کی بات تمہیں

وقف لازم

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

قَوْلُهُمْ	اِنَّا	نَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾
ان کی بات	بیشک	ہم جانتے ہیں	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں

غمگین نہ کرے بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ○

مرنے کے بعد اٹھنے کے معاملے میں بحث کرنے والے کا جواب

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ

اَوَلَمْ يَرَ	الْاِنْسَانُ	اَنَّا	خَلَقْنٰهُ	مِنْ نُّطْفَةٍ
اور کیا نہ دیکھا	آدمی (نے)	کہ	ہم نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے

اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے ایک بوند سے بنایا

فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا

فَاِذَا	هُوَ	خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾	وَ	ضَرَبَ	لَنَا
پھر تب ہی	وہ	کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا (ہے)	اور	اس نے بیان کی	ہمارے لیے

پھر تب ہی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور ہمارے لیے مثال

1 ... یعنی کفارِ مکہ پر تو یہ لازم تھا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرکے اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے لیکن انہوں نے عاجز و بے بس بتوں کو پوجنا شروع کر دیا اور ان سے مدد کی توقع رکھنے لگ گئے کہ شاید یہ مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں حالانکہ ایسا ہونا ممکن نہیں۔

2 ... یعنی مشرکین کے معبود ان کی مدد اور ان سے عذاب دور نہیں کرسکتے کیونکہ وہ جماد، بے جان، بے قدرت اور بے شعور ہیں اور اُلٹا معاملہ یہ ہے کہ یہ بت پرست خود اپنے معبودوں کی حفاظت کیلئے ان کے لشکر بنے ہوئے اور بتوں کی خدمت کیلئے موجود رہتے ہیں۔

مَثَلًا وَّ نَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ

مَثَلًا	وَّ	نَسِیَ	خَلْقَهٗ	قَالَ	مَنْ	یُّحْیِ	الْعِظَامَ
مثال	اور	بھول گیا	اپنی پیدائش (کو)	اس نے کہا	کون	زندہ کرے گا	ہڈیوں (کو)

دیتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا: ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کردے

وَ هِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ

وَ	هِیَ	رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾	قُلْ	یُحْیِیْهَا	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَهَاۤ
اور (جبکہ)	وہ	بالکل گلی ہوئی (ہوں)	تم کہو	زندہ کرے گا انہیں	وہ جس نے	بنایا انہیں

جبکہ وہ بالکل گلی ہوئی ہوں ○ تم فرماؤ: ان ہڈیوں کو وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ خَلْقٍ	عَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾	الَّذِیْ
پہلی بار	اور	وہ	ہر پیدائش کو	جاننے والا (ہے)	جس نے

انہیں بنایا اور وہ ہر پیدائش کو جاننے والا ہے ○ جس نے

قدرتِ الٰہی کا شاہکار درخت

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ

جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ [1]	نَارًا	فَاِذَاۤ	اَنْتُمْ
پیدا کی	تمہارے لیے	سرسبز درخت سے	آگ	تو جبھی	تم

تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کی تو جبھی تم

مُردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

مِّنْهُ	تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾	اَوَ لَیْسَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
اس سے	آگ جلالیتے ہو	اور کیا نہیں ہے	وہ جس نے	پیدا کیا	آسمانوں

اس سے آگ جلاتے ہو ○ اور کیا جس نے آسمان اور

1 ..... عرب کے جنگلوں میں دو درخت پائے جاتے تھے ایک کا نام مَرخ ہے دوسرے کا عفار، ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو پانی سے تر ہونے کے باوجود ان سے آگ نکلتی ہے۔ اس میں قدرت کی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد، دونوں ایک ہی جگہ یعنی لکڑی میں موجود ہیں لیکن نہ پانی آگ کو بجھا رہا ہے اور نہ آگ لکڑی کو جلا رہی ہے، جس قادرِ مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثارِ قدرت دیکھ کر جاہلانہ اور سرکشی والا انکار کرنا ہے۔

وقفِ غفران

وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ

وَ	الْاَرْضَ	بِقٰدِرٍ (1)	عَلٰۤى	اَنْ	یَّخْلُقَ	مِثْلَهُمْ
اور	زمین (کو)	قادر	(اس چیز) پر	کہ	وہ پیدا کردے	ان کے جیسے

زمین بنائے وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور پیدا کردے؟

بَلٰى ۗ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ

بَلٰى	وَ	هُوَ	الْخَلّٰقُ	الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾	اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ
کیوں نہیں	اور	وہی	بڑا پیدا کرنے والا	سب کچھ جاننے والا (ہے)	اس کا کام تو صرف

کیوں نہیں! اور وہی بڑا پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے ○ اس کا کام تو یہی ہے کہ

اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ

اِذَاۤ	اَرَادَ	شَیْــٴًـا	اَنْ	یَّقُوْلَ	لَهٗ
(یہی ہے کہ) جب	وہ ارادہ کرتا ہے	کسی چیز (کا)	(تو یہ ہوتا ہے) کہ	وہ فرماتا ہے	اس سے

جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے،

كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ

كُنْ	فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ (2)	فَسُبْحٰنَ	الَّذِیْ بِیَدِهٖ
ہوجا	تو وہ ہوجاتا ہے	تو پاک ہے	وہ جس کے ہاتھ میں

"ہوجا" تو وہ ہوجاتی ہے ○ تو پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ	وَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾
ہر چیز کا قبضہ (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا

ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○

ع ۵ / ۱۲

1 ...... یعنی جس رب تعالیٰ نے آسمان اور زمین جیسی عظیم مخلوق بنادی کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ آخرت میں زمین و آسمان سے بہت چھوٹی مخلوق یعنی انسان دوبارہ بنادے؟ کیوں نہیں! بیشک وہ اس پر قادر ہے اور عقل بھی یہی فیصلہ کرتی ہے کہ آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق پیدا کرنے پر قدرت رکھنے والا انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قدرت رکھتا ہے۔ 2 ...... یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے اور جب خدا کسی چیز کو وجود میں آنے کا حکم فرماتا ہے تو اسے لوگوں کی طرح مختلف اشیاء کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ خدا کے حکم پر ہر چیز وجود میں آجاتی ہے۔

آیات:182 رکوع: 05

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

پھر گروہوں کی قسم ارشاد فرما کر توحید کا بیان

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾

وَ الصّٰٓفّٰتِ[1]	صَفًّا ﴿۱﴾	فَالزّٰجِرٰتِ[2]	زَجْرًا ﴿۲﴾
صف باندھنے والوں کی قسم	صف باندھنا	پھر جھڑکنے والوں (کی)	جھڑکنا

ان کی قسم جو باقاعدہ صفیں باندھے ہوئے ہیں ○ پھر ان کی قسم جو جھڑک کر چلانے والے ہیں ○

فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾

فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾	اِنَّ	اِلٰهَكُمْ	لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾
پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں (کی قسم)	بیشک	تمہارا معبود	ضرور ایک (ہے)

پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی قسم ○ بیشک تمہارا معبود ضرور ایک ہے ○

ربوبیتِ الٰہی کا بیان

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	وَ	رَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اور	مشرقوں کا مالک (ہے)

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اور مشرقوں کا مالک ہے ○

1 ... صف باندھنے والوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر حکمِ الٰہی کے منتظر رہتے ہیں۔ یا، علماء و صالحین کے گروہ مراد ہیں جو نمازوں میں صفیں باندھ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ یا، غازیوں کے گروہ مراد ہیں جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔

2 ... جھڑک کر چلانے والوں سے مراد بادل پر مقرر فرشتے ہیں جو اسے حکم دے کر چلاتے ہیں، یا وہ علماء مراد ہیں جو وعظ و نصیحت سے لوگوں کو موقع محل اور موضوع کی مناسبت سے بعض اوقات سخت الفاظ کے ساتھ راہِ دین پر چلاتے ہیں۔ یا، وہ غازی مراد ہیں جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔

ستاروں سے فوائد میں سے دو کا بیان

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ﹰالْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفْظًا

اِنَّا	زَیَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْیَا	بِزِیْنَةِ ﹰالْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ (1)	وَ	حِفْظًا
بیشک	ہم نے آراستہ کیا	نیچے کے آسمان (کو)	ستاروں کے سنگھار سے	اور	حفاظت (کیلئے)

بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا○ اور ہر سرکش

شیاطین آسمانِ دنیا / فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے

مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ یُقْذَفُوْنَ

مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾	لَا یَسَّمَّعُوْنَ (2)	اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى	وَ	یُقْذَفُوْنَ
ہر سرکش شیطان سے	وہ کان نہیں لگاسکتے	عالمِ بالا کی طرف	اور	انہیں مارا جاتا ہے

شیطان سے حفاظت کیلئے○ وہ شیاطین عالمِ بالا کی طرف کان نہیں لگاسکتے اور انہیں ہر جانب سے

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾	دُحُوْرًا	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾	اِلَّا
ہر جانب سے	(انہیں) بھگانے (کیلئے)	اور	ان کے لیے	ہمیشہ کا عذاب (ہے)	مگر

مارا جاتا ہے○ (انہیں) بھگانے کیلئے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے○ مگر

مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

مَنْ	خَطِفَ	الْخَطْفَةَ	فَاَتْبَعَهٗ	شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾
جو	(کبھی کوئی بات) اُچک کرلے چلے	اچکنا	تو پیچھے لگ جاتا ہے اس کے	روشن انگارا

جو ایک آدھ بار (کوئی بات) اُچک کرلے چلے تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگ جاتا ہے○

کفارِ مکہ سے ایک استفسار

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ

فَاسْتَفْتِهِمْ	اَ	هُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمْ	مَّنْ	خَلَقْنَا
تو پوچھو ان سے	کیا	وہ	زیادہ مضبوط (ہیں)	پیدائش (میں)	یا	وہ جسے	ہم نے پیدا کیا

توان سے پوچھو، کیا اِن لوگوں کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری (دوسری) مخلوق کی۔

1 ...... آسمانِ دنیا کو ستاروں سے سجانے کے بہت سے مقاصد ہیں جن میں دو یہ ہیں، (1) زینت کے لئے۔ نور اور روشنی آنکھوں کو بھاتی ہے اور جب آسمان پر روشنیوں کا یہ جال نظر آتا ہے تو بہت حسین و جمیل لگتا ہے اور آسمان پر ستارے کسی چادر پر بکھرے ہوئے رنگ برنگ موتیوں جیسے لگتے ہیں۔ (2) آسمان کو چوری چھپے فرشتوں کی باتیں سننے والے سرکش شیطانوں سے محفوظ کرنے کے لئے۔ 2 ...... شیاطین آسمان کے قریب جاتے اور بعض اوقات فرشتوں کا کلام سن کر کاہنوں کو خبر دیتے اور کاہن اس بنا پر غیب کی باتیں جاننے کا دعویٰ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شہاب کے ذریعے شیطانوں کو آسمان تک پہنچنے سے روک دیا۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال اور کفارِ مکہ کی روش

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ⑪ بَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ ⑫

اِنَّا	خَلَقْنٰهُمْ	مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ⑪	بَلْ	عَجِبْتَ (1)	وَ	یَسْخَرُوْنَ ⑫
بیشک	ہم نے بنایا انہیں	چپکنے والی مٹی سے	بلکہ	تم نے تعجب کیا	اور	وہ مذاق اڑاتے ہیں

بیشک ہم نے انہیں چپکنے والی مٹی سے بنایا○ بلکہ تم نے تعجب کیا اور وہ مذاق اڑاتے ہیں○

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا یَذْكُرُوْنَ ⑬ وَاِذَا رَاَوْا اٰیَةً

وَ	اِذَا	ذُكِّرُوْا	لَا یَذْكُرُوْنَ ⑬	وَ	اِذَا	رَاَوْا	اٰیَةً
اور	جب	انہیں سمجھایا جائے	(تو) وہ سمجھتے نہیں	اور	جب	وہ دیکھتے ہیں	کوئی نشانی

اور جب انہیں سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں○ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں

مرنے کے بعد اٹھنے سے متعلق کفارِ مکہ کا سوال اور انہیں جواب

یَّسْتَسْخِرُوْنَ ⑭ وَقَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ⑮ ءَاِذَا

یَّسْتَسْخِرُوْنَ ⑭	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ⑮	ءَاِذَا
(تو) خوب مذاق اڑاتے ہیں	اور	کہتے ہیں	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	کیا جب

تو ٹھٹھا کرتے ہیں○ اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہی ہے○ کیا جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ⑯

مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ ⑯
ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہڈیاں	کیا بیشک ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے

ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے ؟○

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ⑰ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ⑱

اَوَ	اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ⑰	قُلْ	نَعَمْ	وَ	اَنْتُمْ	دٰخِرُوْنَ ⑱
اور کیا	ہمارے پہلے باپ دادا (بھی)	تم کہو	ہاں	اور	(اس وقت) تم	ذلیل و رسوا ہوگے

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ؟○ تم فرماؤ: ہاں اور اس وقت تم ذلیل و رسوا ہوگے○

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ نے کفارِ مکہ کے انکار پر تعجب کیا کہ آپ کی رسالت اور مرنے کے بعد اٹھنے پر دلالت کرنے والی واضح نشانیاں اور دلائل ہونے کے باوجود وہ کس طرح انکار کرتے ہیں لیکن وہ کفار آپ کا اور آپ کے تعجب کرنے کا یا لوگوں کے مرنے کے بعد قیامت میں دوبارہ اٹھنے کا مذاق اڑاتے ہیں، اور جب انہیں کسی چیز کے ذریعے سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں، اور جب چاند کے ٹکڑے ہونا وغیرہ کوئی نشانی و معجزہ دیکھتے ہیں تو مذاق کرتے اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہی ہے۔

قیامت کے دن دوبارہ اٹھنے کی کیفیت

بروزِ قیامت کفار کی حسرت اور انہیں جواب

فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوْا

قَالُوْا	وَ	یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾	هُمْ	فَاِذَا	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ	فَاِنَّمَا هِیَ
کہیں گے	اور	دیکھنے لگیں گے	وہ	توجبھی	ایک جھڑک (ہی ہوگی)	تو وہ توصرف

تو وہ تو ایک جھڑک ہی ہوگی توجبھی وہ دیکھنے لگیں گے ○ اور کہیں گے:

یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ

الَّذِیْ	یَوْمُ الْفَصْلِ	هٰذَا	یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾	هٰذَا	یٰوَیْلَنَا
وہ جو	فیصلے کا دن (ہے)	یہ	انصاف، بدلے کا دن (ہے)	یہ	ہائے ہماری خرابی

ہائے ہماری خرابی! یہ بدلے کا دن ہے ○ یہ وہ فیصلے کا دن ہے جسے

کفار کو اکٹھا کرکے جہنم کا راستہ دکھانے کا حکم

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ

وَ	ظَلَمُوْا [1]	الَّذِیْنَ	اُحْشُرُوا	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾
اور	ظلم کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	(حکم ہوگا کہ) اکٹھا کردو	تم اس کو جھٹلاتے تھے

تم جھٹلاتے تھے ○ ظالموں اور ان کے ساتھیوں کو

ع ۵ / ۲۱

اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ لا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾	مَا	وَ	اَزْوَاجَهُمْ
اللہ کے سوا	وہ پوجا کرتے تھے	جن کی	اور	ان کے جوڑوں، ساتھیوں (کو)

اور جن کی یہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے ان سب کو اکٹھا کردو ○

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾ الربع وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لا

مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ [2]	اِنَّهُمْ	وَ قِفُوْهُمْ	اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾	فَاهْدُوْهُمْ
(ان سے) پوچھا جائے گا	بیشک وہ	اور ٹھہراؤ انہیں	دوزخ کے راستے کی طرف	پھر رہنمائی کرو ان کی

پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ ○ اور انہیں ٹھہراؤ، بیشک ان سے پوچھ گچھ کی جائے گی ○

1 ...... یہاں ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے ساتھیوں سے مراد ان کے دنیاوی ہم نشین شیطان یا ان کی جنس کے دوسرے افراد ہیں۔

2 ...... بروزِ قیامت کفار کے علاوہ بھی ہر ایک سے اس کے اقوال اور افعال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ حدیث پاک میں ہے "قیامت کے دن بندہ اپنی جگہ سے اس وقت تک ہل نہ سکے گا جب تک اس سے چار باتیں نہ پوچھ لی جائیں۔ (1) اس کی عمر کہ کس کام میں گزری۔ (2) اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا۔ (3) اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا۔ (4) اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔ (ترمذی، ۴/۱۸۸، الحدیث: ۲۴۲۵)

بروزِ قیامت کفار کی ذلت

جہنم کے خازنوں کی کفار کو ڈانٹ ڈپٹ

بروزِ قیامت کفار کا باہمی مکالمہ

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝۲۵ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

مَا	لَكُمْ	لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝۲۵ [1]	بَلْ	هُمُ	الْيَوْمَ
(کہاجائے گا) کیاہوا	تمہیں	تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے	بلکہ	وہ	آج

(کہاجائے گا:) تمہیں کیاہوا؟ تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟ ○ بلکہ وہ آج

مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶	وَ	اَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ
گردن جھکائے ہوئے (ہوں گے)	اور	متوجہ ہوں گے	ان کے بعض	بعض پر

گردن جھکائے ہوئے ہوں گے ○ اور ان میں ایک دوسرے کی طرف آپس میں

یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۷ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ۝۲۸

یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۷	قَالُوْۤا	اِنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا	عَنِ الْیَمِیْنِ ۝۲۸
آپس میں سوال کرتے ہوئے	(پیروکار) کہیں گے	بیشک تم	آتے تھے ہمارے پاس	طاقت وقوت سے

سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوگا ○ پیروکار کہیں گے: تم ہمارے پاس طاقت وقوت سے آتے تھے ○

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝۲۹ ج وَ مَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ

قَالُوْا	بَلْ	لَّمْ تَكُوْنُوْا	مُؤْمِنِیْنَ ۝۲۹	وَ	مَا كَانَ	لَنَا	عَلَیْكُمْ
(سردار) کہیں گے	بلکہ	تم نہ تھے	ایمان والے	اور	نہ تھا	ہمارے لیے	تمہارے اوپر

سردار کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان والے نہیں تھے ○ اور ہماراتم پر کچھ قابو

مِّنْ سُلْطٰنٍ ج بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ ۝۳۰ فَحَقَّ عَلَیْنَا

مِّنْ سُلْطٰنٍ	بَلْ	كُنْتُمْ	قَوْمًا طٰغِیْنَ ۝۳۰	فَحَقَّ	عَلَیْنَا
کچھ قابو	بلکہ	تم تھے	سرکشی کرنے والے لوگ	توثابت ہوگئی	ہمارے اوپر

نہ تھابلکہ تم سرکش لوگ تھے ○ توہم پر ہمارے رب کی بات

[1] جہنم کے خازن ڈانٹتے ہوئے مشرکین سے کہیں گے کہ آج تمہیں کیاہوا، تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے حالانکہ دنیامیں تم ایک دوسرے کی مدد کرنے پر بہت گھمنڈ رکھتے تھے۔ بروزِ قیامت مشرکین توایک دوسرے کی مدد نہ کر سکیں گے جبکہ انبیاء، اولیاء اور نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اہلِ ایمان کی شفاعت فرماکر ان کی مدد فرمائیں گے البتہ ان کی شفاعت کی امید پر اطاعتِ الٰہی چھوڑ دینا، عذابِ الٰہی سے بے خوف ہوجانا اور گناہوں میں مبتلا رہناکسی صورت درست نہیں ہے۔

قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا

قَوْلُ رَبِّنَآ	اِنَّا	لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾	فَاَغْوَیْنٰكُمْ	اِنَّا	كُنَّا
ہمارے رب کی بات	بیشک ہم	ضرور چکھنے والے (ہیں)	تو ہم نے گمراہ کیا تمہیں	بیشک	ہم تھے

ثابت ہوگئی (کہ) ہم ضرور مزہ چکھیں گے ○ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا، بیشک ہم خود

غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ یَوْمَىِٕذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾	فَاِنَّهُمْ	یَوْمَىِٕذٍ	فِی الْعَذَابِ	مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ (1)	اِنَّا	كَذٰلِكَ
گمراہ	تو بیشک وہ (سب)	اس دن	عذاب میں	شریک (ہوں گے)	بیشک ہم	ایسا ہی

گمراہ تھے ○ تو اس دن وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ○ مجرموں کے ساتھ

نفسِ عذاب میں گمراہ اور گمراہ گر دونوں شریک ہوں گے

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ

نَفْعَلُ	بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾	اِنَّهُمْ	كَانُوْۤا	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	لَاۤ
ہم کرتے ہیں	مجرموں کے ساتھ	بیشک وہ	(ایسے لوگ) تھے	(کہ) جب	کہا جاتا	ان سے	نہیں

ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ بیشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا

کفار کے عذاب میں مبتلا ہونے کا سبب

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا

اِلٰهَ	اِلَّا	اللّٰهُ	یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	اَىِٕنَّا
کوئی معبود	مگر	اللہ	(تو) وہ تکبر کرتے تھے	اور	کہتے تھے	کیا بیشک ہم

کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے تھے ○ اور کہتے تھے کیا ہم

لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ

لَتَارِكُوْۤا	اٰلِهَتِنَا	لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾	بَلْ	جَآءَ بِالْحَقِّ (2)
ضرور چھوڑنے والے (ہوں)	اپنے معبودوں (کو)	ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے	بلکہ	وہ لایا ہے حق

ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ○ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت کا بیان

(1) گمراہ اور گمراہ کرنے والے چونکہ دنیا میں گمراہی میں شریک تھے اس لئے یہ آخرت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے اگرچہ ان کے عذاب کی کیفیت میں فرق ہوگا۔

(2) کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیوانہ اور شاعر کہا تو ان کی بات کا رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نبی دیوانے اور شاعر نہیں، بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے دین اور توحید کے عقیدے میں اور نفیِ شرک میں اپنے سے پہلے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تصدیق فرمائی ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو شاعر اور مجنون کہنے والوں کے لئے وعید

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ج

وَ	صَدَّقَ	الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّكُمْ	لَذَآىٕقُوا	الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ﴿۳۸﴾
اور	اس نے تصدیق کی ہے	رسولوں (کی)	بیشک تم	ضرور چکھنے والے ہو	دردناک عذاب

اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی ہے ○ بیشک تم ضرور دردناک عذاب چکھنے والے ہو ○

کفار عذاب سے مستثنیٰ لوگ

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾لا اِلَّا

وَ	مَا تُجْزَوْنَ	اِلَّا	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾	اِلَّا
اور	تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	مگر

تو تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ مگر

مخلص مومنوں کے ثواب کی کیفیت

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾لا فَوَاكِهُ ج وَهُمْ

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ [1]	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ [2]	فَوَاكِهُ	وَ	هُمْ
اللہ کے چُنے ہوئے بندے	یہ لوگ	ان کے لیے	معلوم روزی (ہے)	پھل میوے (ہیں)	اور	وہ

جو اللہ کے چُنے ہوئے بندے ہیں ○ ان کے لیے وہ روزی ہے جو معلوم ہے ○ پھل میوے ہیں اور

مخلص مومنوں کو ملنے والی جنتی شراب کے اوصاف

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾لا فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۴۳﴾لا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۴﴾ یُطَافُ

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾	فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۴۳﴾	عَلٰى سُرُرٍ	مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۴﴾	یُطَافُ
انہیں عزت دی جائے گی	چین کے باغوں میں	تختوں پر	آمنے سامنے (ہوں گے)	دور چلایا جائے گا

وہ معزز ہوں گے ○ چین کے باغوں میں ○ تختوں پر آمنے سامنے ہوں گے ○ خالص شراب کے جام کے

عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۴۵﴾لا بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۴۶﴾ج لَا

عَلَیْهِمْ	بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۴۵﴾	بَیْضَآءَ	لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۴۶﴾	لَا
ان پر	بہتی شراب کے جام کا	(وہ) سفید رنگ (کی)	پینے والوں کے لیے لذت بخش (ہوگی)	نہ

ان پر دور ہوں گے ○ سفید رنگ کی شراب ہوگی، پینے والوں کے لیے لذت بخش ہوگی ○ نہ

1 ...چنے ہوئے بندوں سے مراد ایمان اور اخلاص والے بندے ہیں، یہ دردناک عذاب نہیں چکھیں گے اور ان کے حساب میں سوال وکلام نہ ہوگا بلکہ اگر ان سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہوگی تو اس سے درگزر کر دیا جائے گا اور انہیں ایک نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا یا اس سے جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ چاہے دیا جائے گا۔

2 ...اس سے مراد جنت کی وہ روزی ہے جو قرآن کے ذریعے معلوم ہو چکی ہے یا وہ روزی مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

مخلص مومنوں کو ملنے والی جنتی حوروں کے اوصاف

فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنۡدَهُمۡ

فِيۡهَا	غَوۡلٌ	وَّ	لَا	هُمۡ	عَنۡهَا	يُنۡزَفُوۡنَ ﴿٤٧﴾ [1]	وَ	عِنۡدَهُمۡ
اس میں	عقل کی خرابی (ہوگی)	اور	نہ	وہ	اس سے	نشے میں لائے جائیں گے	اور	ان کے پاس

اس میں عقل کی خرابی ہوگی اور نہ وہ اس سے نشے میں لائے جائیں گے ○ اور ان کے پاس

قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿٤٩﴾

قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ [2]	عِيۡنٌ ﴿٤٨﴾	كَاَنَّهُنَّ	بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿٤٩﴾
نگاہیں نیچی رکھنے والی	بڑی آنکھوں والی (بیویاں ہوں گی)	گویا کہ وہ	پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے (ہیں)

نگاہیں نیچی رکھنے والی، بڑی آنکھوں والی (بیویاں) ہوں گی ○ گویا وہ پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے ہیں ○

اہلِ جنت کی باہمی گفتگو

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ

فَاَقۡبَلَ	بَعۡضُهُمۡ	عَلٰى بَعۡضٍ	يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿٥٠﴾	قَالَ
پھر متوجہ ہوں گے	ان (جنتیوں) کے بعض	بعض پر	آپس میں سوال کرتے ہوئے	کہے گا

پھر جنتی آپس میں سوال کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے ○ ان میں سے

قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوۡلُ

قَآئِلٌ	مِّنۡهُمۡ	اِنِّىۡ	كَانَ	لِىۡ	قَرِيۡنٌ ﴿٥١﴾	يَّقُوۡلُ
ایک کہنے والا	ان میں سے	بیشک میں	(دنیا میں) تھا	میرا	ایک ساتھی	(مجھ سے) کہا کرتا تھا

ایک کہنے والا کہے گا: بیشک میرا ایک ساتھی تھا ○ (مجھ سے) کہا کرتا تھا:

اَئِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا

اَئِنَّكَ	لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿٥٢﴾	ءَاِذَا	مِتۡنَا	وَ	كُنَّا
کیا بیشک تم	ضرور تصدیق کرنے والوں میں سے (ہو)	کیا جب	ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے

کیا تم تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ ○ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی

[1] ...... جنتی شراب میں خمار نہیں ہے جس سے عقل میں خلل آئے اور اس سے جنتی نشے میں نہ آئیں گے، جبکہ دنیا کی شراب میں یہ اوصاف نہیں، اس سے پیٹ اور سر میں درد ہوتا، پیشاب میں بھی تکلیف ہوجاتی، طبیعت متلانے لگتی، قے آتی، سر چکراتا ہے اور عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

[2] ...... جنتی حوریں شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی کہ ان کے نزدیک ان کا شوہر ہی صاحبِ حسن اور پیارا ہے۔ بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی ہوں گی۔ گرد و غبار سے پاک اور اس قدر صاف شفاف اور سفید ہوں گی گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہیں۔

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ

تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	ءَاِنَّا	لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾	قَالَ	هَلْ	اَنْتُمْ
مٹی	اور	ہڈیاں	(تو) کیا بیشک ہمیں	ضرور جزاوسزا دی جائے گی	(جنتی) کہے گا	کیا	تم

اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا وسزا دی جائے گی ؟○ جنتی کہے گا: کیا تم

مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾

مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾	فَاطَّلَعَ	فَرَاٰهُ	فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾
جھانک کر دیکھنے والے (ہو)	تو وہ جھانکے گا	تو دیکھے گا اس (ساتھی) کو	بھڑکتی آگ کے درمیان میں

جھانک کر دیکھوگے ؟○ تو وہ جھانکے گا تو اس ساتھی کو بھڑکتی آگ کے درمیان میں دیکھے گا○

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا

قَالَ	تَاللّٰهِ	اِنْ	كِدْتَّ	لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾	وَ	لَوْلَا
(جنتی) کہے گا	اللہ کی قسم	بیشک	قریب تھا	ضرور تو ہلاک کر دیتا مجھے	اور	اگر نہ ہوتا

وہ جنتی کہے گا: خدا کی قسم، قریب تھا کہ تو ضرور مجھے ہلاک کر دیتا○ اور اگر میرے رب کا احسان

نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ

نِعْمَةُ رَبِّیْ	لَكُنْتُ	مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾	اَفَمَا	نَحْنُ
میرے رب کا احسان	(تو) ضرور میں ہوتا	پکڑ کر حاضر کیے جانے والوں میں سے	تو کیا نہیں	ہم

نہ ہوتا تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا○ تو کیا ہم

بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ

بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ (1)	اِلَّا	مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾	اِنَّ
مرنے والے	سوائے	ہماری پہلی موت (کے)	اور	نہیں	ہم	عذاب دیے جانے والے	بیشک

مریں گے نہیں ؟○ سوائے ہماری پہلی موت کے اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا○ بیشک

ذبحِ موت کے بعد اہلِ جنت کا فرشتوں سے استفسار

بڑی کامیابی جنت میں داخلہ ہے

(1)... جب موت ذبح کر دی جائے گی تو اہلِ جنت فرشتوں سے کہیں گے: کیا ہم دنیا میں ہو جانے والی پہلی موت کے بعد اب دوبارہ مریں گے نہیں ؟ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ؟ فرشتے کہیں گے: نہیں یعنی اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس پر جنتی کہیں گے کہ بیشک یہ بڑی کامیابی ہے جو ہمیں نصیب ہوئی۔ اہلِ جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لذت حاصل کرنے اور اس لئے ہوگا تا کہ وہ دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کریں اور اس ذکر سے انہیں سرور حاصل ہو۔

هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ [1]	فَلْیَعْمَلِ	لِمِثْلِ هٰذَا	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾	لَهُوَ	هٰذَا
عمل کرنے والے	تو چاہیے کہ عمل کریں	اس جیسی کے لیے	بڑی کامیابی (ہے)	ضرور وہ	یہ

یہی بڑی کامیابی ہے ○ ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ○

اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا

جَعَلْنٰهَا	اِنَّا	شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾	اَمْ	نُّزُلًا	خَیْرٌ	اَذٰلِكَ
ہم نے بنادیا اس (درخت) کو	بیشک	زقوم کا درخت	یا	مہمان نوازی	بہتر (ہے)	کیا یہ

تو یہ مہمان نوازی بہتر ہے یا زقوم کا درخت ؟○ بیشک ہم نے اس درخت کو

فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾

فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾	تَخْرُجُ	شَجَرَةٌ	اِنَّهَا	لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾	فِتْنَةً [2]
جہنم کی جڑ میں سے	نکلتا ہے	ایک درخت (ہے)	بیشک وہ	ظالموں کیلئے	آزمائش

ظالموں کے لئے آزمائش بنادیا ہے ○ بیشک وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے ○

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ

لَاٰكِلُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾	كَاَنَّهٗ	طَلْعُهَا
ضرور کھانے والے (ہوں گے)	پھر بیشک وہ	شیطانوں کے سر (ہوں)	(ایسا ہے) گویا کہ وہ	اس کا شگوفہ

اس کا شگوفہ ایسے ہے جیسے شیطانوں کے سر ہوں ○ پھر بیشک وہ اس میں سے

مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا

عَلَیْهَا	لَهُمْ	اِنَّ	ثُمَّ	الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾	مِنْهَا	فَمَالِـُٔوْنَ	مِنْهَا
اس پر	ان کے لیے	بیشک	پھر	پیٹوں (کو)	اس سے	پھر بھرنے والے (ہوں گے)	اس میں سے

کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے ○ پھر بیشک ان کے لیے اس پر

حاشیہ: آخرت کی کامیابی کے لئے عمل کرنا چاہیے — جنتی مہمان نوازی اور جہنمی کھانے کا تقابل — درخت زقوم کافروں کے لئے آزمائش ہے — درخت زقوم کا تعارف — جہنمی کفار کے کھانے اور مشروب کا بیان

[1] ...... اصل اور حقیقی کامیابی عذاب جہنم سے بچ جانا اور جنت میں داخل کیا جانا ہے، لہٰذا اسی کامیابی کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

[2] ...... جب کفار نے جہنمی درخت کے بارے میں سنا تو وہ اعتراض و انکار کے فتنے میں پڑ گئے اور قرآن اور نبوت پر طعن کرنے لگے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آگ میں درخت ہو حالانکہ آگ تو درختوں کو جلا ڈالتی ہے۔ یہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے جانتے نہیں کہ جو رب تعالیٰ آگ میں زندگی گزارنے اور اس سے لذت حاصل کرنے والا حیوان پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو وہ آگ میں درخت پیدا کرنے اور اسے جلنے سے محفوظ رکھنے پر بھی قادر ہے۔

جہنم میں کفار کے لوٹنے کی جگہ

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾	ثُمَّ	اِنَّ	مَرْجِعَهُمْ	لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾
ضرور کھولتے پانی کی ملاوٹ (ہوگی)	پھر	بیشک	ان کا لوٹنا	ضرور بھڑکتی آگ کی طرف (ہوگا)

کھولتے پانی کی ملاوٹ ہے○ پھر بیشک ان کا لوٹنا ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے○

کفار کے عذاب کا مستحق ہونے کی وجہ

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ

اِنَّهُمْ	اَلْفَوْا	اٰبَآءَهُمْ	ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾	فَهُمْ	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ (1)
بیشک وہ	انہوں نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	گمراہ	تو وہ	ان کے قدموں کے نشانات پر

بیشک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا○ تو وہ انہیں کے نشانِ قدم پر

سابقہ گمراہوں کے انجام کی طرف اشارہ اور عذاب سے مستثنیٰ لوگ

یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَ

یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	لَقَدْ	ضَلَّ	قَبْلَهُمْ	اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾	وَ
دوڑائے جارہے ہیں	اور	ضرور بیشک	گمراہ ہوئے	ان سے پہلے	بہت سے اگلے لوگ	اور

دوڑائے جارہے ہیں○ اور بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہوئے○ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	فِیْهِمْ	مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾	فَانْظُرْ	كَیْفَ	كَانَ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجے	ان میں	ڈرسنانے والے	تو دیکھو	کیسا	ہوا

بیشک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے○ تو دیکھو ڈرائے جانے والوں کا

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ندا اور ان پر کرم الٰہی

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ لَقَدْ نَادٰىنَا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	لَقَدْ	نَادٰىنَا
ڈرائے جانے والوں کا انجام	مگر	اللّٰہ کے چنے ہوئے بندے	اور	ضرور بیشک	پکارا ہمیں

کیسا انجام ہوا؟○ مگر اللّٰہ کے چنے ہوئے بندے○ اور بیشک نوح نے

(1)...... یہاں کفار کے عذاب کا مستحق ہونے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ اپنے باپ دادا کو گمراہ پانے کے باوجود وہ انہیں کے نشانِ قدم پر دوڑے جارہے ہیں اور گمراہی میں ان کی پیروی کرتے ہیں جبکہ حق کے واضح دلائل سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ گمراہوں کی پیروی ہلاکت میں مبتلا ہونے کا سبب ہے، اس سے وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جن کے پاس غیر شرعی رسم و رواج پر یہی دلیل ہوتی ہے کہ یہ ان کے باپ دادا کا طریقہ ہے۔

نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ

نُوْحٌ	فَلَنِعْمَ	الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ	نَجَّيْنٰهُ	وَ
نوح (نے)	تو ضرور کیا ہی اچھے	(ہم) جواب دینے والے (ہیں)	اور	ہم نے نجات دی اسے	اور

ہمیں پکارا تو ہم کیا ہی اچھے جواب دینے والے ہیں ○ اور ہم نے اسے اور اس کے

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَ جَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ

اَهْلَهٗ	مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾	وَ	جَعَلْنَا	ذُرِّيَّتَهٗ	هُمُ
اس کے گھر والوں (کو)	بڑی تکلیف سے	اور	ہم نے بنادیا	اس کی اولاد (کو)	وہ

گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی ○ اور ہم نے اسی کی اولاد

الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ

الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ [1]	وَ	تَرَكْنَا	عَلَيْهِ	فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾	سَلٰمٌ
باقی رہنے والے	اور	ہم نے باقی رکھی (تعریف)	اس پر (کیلئے)	بعد والوں میں	سلام (ہو)

باقی رکھی ○ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ○ تمام جہان والوں میں

عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ

عَلٰى نُوْحٍ	فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾	اِنَّهٗ
نوح پر	تمام جہان والوں میں	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکوں (کو)	بیشک وہ

نوح پر سلام ہو ○ بیشک ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾	ثُمَّ	اَغْرَقْنَا	الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾	وَ	اِنَّ
ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	پھر	ہم نے ڈبو دیا	دوسروں (کو)	اور	بیشک

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے ○ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ○ اور بیشک

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ اور ان کی عظمت کا بیان

قومِ نوح کا انجام

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

1 ..... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کشتی سے اترنے کے بعد آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور ان کی بیویوں کے علاوہ جتنے مرد و عورت تھے سبھی آگے کوئی نسل چلائے بغیر فوت ہوگئے۔ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے باقی رکھا اور ان سے دنیا کی نسلیں چلیں تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل سے ہیں۔ 2 ..... یعنی بعد والے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اُمتوں میں حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وفات کے بعد دنیا میں ذکرِ خیر رہنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

رَبَّهٗ	جَآءَ	اِذْ	لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾	مِنْ شِيْعَتِهٖ
اپنے رب (کے پاس)	وہ حاضر ہوا	جب	ضرور ابراہیم (ہے)	اسی (نوح) کے گروہ سے

اسی (نوح) کے گروہ سے ابراہیم ہے ○ جبکہ اپنے رب کے پاس

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا

مَاذَا	لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ [2]	قَالَ	اِذْ	بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾ [1]
کیا	اپنے (عرفی) باپ اور اپنی قوم سے	اس نے کہا	جب	سلامت دل کے ساتھ

سلامت دل لے کر حاضر ہوا ○ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم

تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ

ظَنُّكُمْ	فَمَا	تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾	اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ	اَئِفْكًا	تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾
تمہارا گمان (ہے)	تو کیا	تم چاہتے ہو	اللہ کے سوا معبود	کیا بہتان باندھ (کر)	تم پوجتے ہو

کیا پوجتے ہو؟ ○ کیا بہتان باندھ کر اللہ کے سوا اور معبود چاہتے ہو؟ ○ تو تمہارا رب العالمین پر

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّيْ

اِنِّيْ	فَقَالَ	فِي النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾	نَظْرَةً	فَنَظَرَ	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾
بیشک میں	تو کہا	ستاروں میں	ایک نگاہ	پھر اس نے نگاہ ڈالی	تمام جہانوں کے رب پر

کیا گمان ہے؟ ○ پھر اس نے ستاروں کو ایک نگاہ دیکھا ○ تو کہا: میں

سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ

فَرَاغَ	مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾	عَنْهُ	فَتَوَلَّوْا [3]	سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾
پھر وہ چھپ کر چلا	پیٹھ پھیرتے ہوئے	اس سے	تو وہ لوگ پھر گئے	بیمار ہونے والا (ہوں)

بیمار ہونے والا ہوں ○ تو قوم کے لوگ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے ○ پھر آپ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چچا اور قوم کو تبلیغ

ستارے دیکھ کر اپنی بیماری کی خبر دینا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بت شکنی

[1]...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت کی دعوت دی تو ہمیشہ کی طرح اس وقت ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص تھا اور انہوں نے دنیا کی ہر چیز سے اپنے دل کو فارغ کیا ہوا تھا۔ [2]...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔ [3]...... ستاروں کو دیکھ کر بیماری کی خبر دینے پر قوم کے لوگ اپنی عید گاہ کی طرف پھر گئے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس لئے ساتھ لے کر نہ گئے تاکہ ان کے اعتقاد کے مطابق بیماری اڑ کر انہیں نہ لگ جائے۔

اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ (1)	فَقَالَ	اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾	مَا	لَكُمْ	لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾
ان کے خداؤں کی طرف	تو کہا	کیا تم کھاتے نہیں	کیا ہوا	تمہیں	تم بولتے نہیں

ان کے خداؤں کی طرف چھپ کر چلے پھر فرمایا: کیا تم کھاتے نہیں؟○ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے نہیں؟○

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ (2)	ضَرْبًا	بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾	فَاَقْبَلُوْۤا	اِلَيْهِ
تو لوگوں سے نظر بچا کر لگ گیا انہیں	مارنے	دائیں ہاتھ سے	تو کافر آئے	اس کی طرف

تو لوگوں سے نظر بچا کر دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے لگے○ تو کافر اس کی طرف

يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ

يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾	قَالَ	اَتَعْبُدُوْنَ	مَا	تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾	وَ
جلدی کرتے ہوئے	اس نے کہا	کیا تم عبادت کرتے ہو	(ان کی) جنہیں	تم خود تراشتے ہو	اور

جلدی کرتے ہوئے آئے○ فرمایا: کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جنہیں خود تراشتے ہو؟○ اور

اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ

اللّٰهُ	خَلَقَكُمْ	وَ	مَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾	قَالُوْا	ابْنُوْا	لَهٗ
اللّٰه (نے)	پیدا کیا تمہیں	اور	جو	تم عمل کرتے ہو	انہوں نے کہا	بناؤ	اس کے لیے

اللّٰه نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا○ قوم نے کہا: اس کے لیے

بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ

بُنْيَانًا	فَاَلْقُوْهُ	فِى الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾	فَاَرَادُوْا	بِهٖ
ایک عمارت	پھر ڈال دو اسے	بھڑکتی آگ میں	تو انہوں نے ارادہ کیا	اس کے ساتھ

ایک عمارت بناؤ پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو○ تو انہوں نے اس کے ساتھ

قوم کے آنے پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انہیں نصیحت

قوم کا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کا فیصلہ

قوم ابراہیم کی ذلت

(1)...ان بتوں کی تعداد کافی زیادہ تھی اور یہ پتھر، لکڑی، سونے، چاندی، تانبے، لوہے اور سیسے کے بنے ہوئے تھے، سب سے بڑا بت سونے کا بنا ہوا تھا اور اس پر جواہرات لگے ہوئے تھے۔ (2)...حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتوں سے سوالات ان سے اظہارِ بغض اور ان بتوں کی تذلیل و تحقیر کے لئے تھے۔ پھر جب بتوں نے آپ کے سوالات کا بالکل کوئی جواب نہ دیا تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے لوگوں کی عدم موجودگی میں دائیں ہاتھ میں کلہاڑا اٹھا کر بتوں پر وار شروع کر دیئے یہاں تک کہ مار مار کر انہیں پارہ پارہ کر دیا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارادۂ ہجرت

كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّیْ

كَيْدًا [1]	فَجَعَلْنٰهُمُ	الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾	وَ	قَالَ	اِنِّیْ
فریب کرنے (کا)	تو ہم نے کر دیا انہیں	نیچے	اور	(ابراہیم نے) کہا	بیشک میں

فریب کرنا چاہا تو ہم نے انہیں نیچا کر دیا○ اور ابراہیم نے کہا: بیشک میں

نیک اولاد سے متعلق دعائے ابراہیمی اور اس کی قبولیت

ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ

ذَاهِبٌ	اِلٰى رَبِّیْ [2]	سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾	رَبِّ	هَبْ	لِیْ
جانے والا (ہوں)	اپنے رب کی طرف	اب وہ راہ دکھائے گا مجھے	اے میرے رب	عطا فرما	مجھے

اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دکھائے گا○ اے میرے رب! مجھے

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذبح کا واقعہ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ [3]	فَبَشَّرْنٰهُ	بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ [4]	فَلَمَّا	بَلَغَ
نیکوں میں سے (بیٹا)	تو ہم نے خوشخبری سنائی اسے	ایک بردبار لڑکے کی	پھر جب	وہ (بیٹا) پہنچ گیا

نیک اولاد عطا فرما○ تو ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری سنائی○ پھر جب وہ اس کے ساتھ

مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ

مَعَهُ	السَّعْیَ	قَالَ	يٰبُنَیَّ	اِنِّیْۤ
اس کے ساتھ	چلنے، کوشش کرنے (کے قابل عمر کو)	(تو ابراہیم نے) کہا	اے میرے بیٹے	بیشک میں (نے)

کوشش کرنے کے قابل عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے

اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ

اَرٰى	فِی الْمَنَامِ	اَنِّیْۤ	اَذْبَحُكَ	فَانْظُرْ	مَاذَا	تَرٰى
دیکھا	خواب میں	کہ میں	ذبح کر رہا ہوں تجھے	پس تو دیکھ	کیا	تیری رائے ہے

خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟

(1)...... یہاں فریب سے مراد کفار کا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کا ارادہ کرنا ہے۔ (2)...... یعنی میں اس مقام کفر سے ہجرت کر کے اس علاقے میں جانے والا ہوں جہاں جانے کا میرا رب عَزَّوَجَلَّ حکم دے۔ (3)...... نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس لئے جب بھی اللہ تعالیٰ سے اولاد کی دعا مانگی جائے تو نیک و صالح اولاد کی دعا مانگنی چاہئے۔ (4)...... دعا مانگنے پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ بشارت دی گئی کہ ان کے ہاں بیٹے کی ولادت ہو گی اور وہ عقلمند اور بردبار ہو گا۔ بیٹے کی ولادت سے پہلے اس کی خبر دے دینا علم غیب بلکہ ان پانچ علوم میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہونا بطورِ خاص قرآن میں

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ

قَالَ	یٰۤاَبَتِ	افْعَلْ	مَا	تُؤْمَرُ	سَتَجِدُنِیْۤ
اس نے کہا	اے میرے باپ	آپ کریں	جس کا	آپ کو حکم دیا جاتا ہے	عنقریب آپ پائیں گے مجھے

بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَآءَ الله

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا

اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	فَلَمَّاۤ	اَسْلَمَا
اگر	چاہا	اللہ (نے)	صبر کرنے والوں میں سے	پھر جب	ان دونوں نے گردن جھکادی (ہمارے حکم پر)

عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ○ توجب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکادی

وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ۚ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ

وَ	تَلَّهٗ	لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ (1)	وَ	نَادَیْنٰهُ	اَنْ
اور	(باپ نے) لٹادیا اس (بیٹے) کو	پیشانی کے بل (اس وقت کا حال نہ پوچھ)	اور	ہم نے ندا فرمائی اسے	کہ

اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ) ○ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ

یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾	قَدْ	صَدَّقْتَ	الرُّءْیَا	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی
اے ابراہیم	بیشک	تو نے سچ کردکھایا	خواب	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں

اے ابراہیم! ○ بیشک تو نے خواب سچ کردکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾	اِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ (2)	وَ
نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک	یہ	ضرور وہ	کھلی آزمائش (تھی)	اور

ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک یہ ضرور کھلی آزمائش تھی ○ اور

(بچھلے صفحے کا حاشیہ) مذکور ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو ان علومِ خمسہ کی خبر عطا کردیتا ہے۔

1. حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص333 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2. حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جان، مال اور وطن کی قربانیاں پہلے ہی پیش فرمادی تھیں اور اب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے اس فرزند کو بھی قربانی کے لئے پیش کردیا جسے اپنی آخری عمر میں بہت دعاؤں کے بعد پایا، جو گھر کا اجالا، گود کا پالا اور آنکھوں کا نور تھا اور یہ یقیناً بہت کٹھن امتحان تھا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت اور ان پر انعاماتِ الٰہی کا بیان

فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

عَلَيْهِ	تَرَكْنَا	وَ	بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾ (1)	فَدَيْنٰهُ
اس پر (کیلئے)	ہم نے باقی رکھی (تعریف)	اور	ایک بڑا ذبیحہ	ہم نے فدیہ میں دیدیا اس (اسماعیل) کے

ہم نے اسماعیل کے فدیے میں ایک بڑا ذبیحہ دیدیا○ اور ہم نے بعد والوں میں

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي

نَجْزِي	كَذٰلِكَ	عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾	سَلٰمٌ	فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾
ہم صلہ دیتے ہیں	ایسا ہی	ابراہیم پر	سلام (ہو)	بعد والوں میں

اس کی تعریف باقی رکھی ○ ابراہیم پر سلام ہو○ ہم نیکی کرنے والوں کو

حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے فضائل

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾ وَ

وَ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾	اِنَّهٗ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾
اور	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	بیشک وہ	نیکی کرنے والوں (کو)

ایسا ہی صلہ دیتے ہیں○ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں○ اور

حضرت ابراہیم و اسحاق عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نزولِ برکت اور اولادِ ابراہیم کے دو گروہ

بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَبٰرَكْنَا

بٰرَكْنَا (2)	وَ	نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾	بِاِسْحٰقَ	بَشَّرْنٰهُ
ہم نے برکت اتاری	اور	(جو) نیکوں میں سے ایک نبی (ہے)	اسحاق کی	ہم نے خوشخبری دی اسے

ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی جو اللہ کے خاص قرب کے لائق بندوں میں سے ایک نبی ہے○ اور ہم نے

عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ

وَّ	مُحْسِنٌ	مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا	وَ	عَلٰٓى اِسْحٰقَ	وَ	عَلَيْهِ
اور	کوئی اچھا کام کرنے والا (ہے)	ان دونوں کی اولاد میں سے	اور	اسحاق پر	اور	اس پر

اس پر اور اسحاق پر برکت اتاری اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ہے اور

(1)..... علامہ بیضاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس ذبیحہ کی شان بہت بلند ہونے کی وجہ سے اسے بڑا فرمایا گیا کیونکہ یہ اس نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فدیہ بنا جن کی نسل سے سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔(بیضاوی، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۰۷، ۵/۲۲)

(2)..... یعنی ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دینی اور دنیاوی ہر طرح کی برکت اتاری اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں کثرت کی، ان میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک بہت سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث کئے۔

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام پر احسانات الٰہیہ

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ع وَ لَقَدْ مَنَنَّا

ظَالِمٌ (1)	لِّنَفْسِهٖ	مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾	وَ	لَقَدْ	مَنَنَّا
کوئی ظلم کرنے والا (ہے)	اپنی جان پر	کھلا	اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان فرمایا

کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے

عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ج وَ نَجَّیْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا

عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾	وَ	نَجَّیْنٰهُمَا	وَ	قَوْمَهُمَا
موسیٰ اور ہارون پر	اور	ہم نے نجات دی ان دونوں کو	اور	ان کی قوم (کو)

موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ○ اور انہیں اور ان کی قوم کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ج وَ نَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ج وَ

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾	وَ	نَصَرْنٰهُمْ	فَكَانُوْا	هُمُ	الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾	وَ
بہت بڑی سختی سے	اور	ہم نے مدد کی ان کی	تو ہوئے	وہی	غالب آنے والے	اور

بہت بڑی سختی سے نجات بخشی ○ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب ہوئے ○ اور

اٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ج وَ هَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ج وَ

اٰتَیْنٰهُمَا	الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ (2)	وَ	هَدَیْنٰهُمَا	الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾	وَ
ہم نے عطا کی ان دونوں کو	روشن کتاب	اور	دکھایا انہیں	سیدھا راستہ	اور

ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ○ اور انہیں سیدھی راہ دکھائی ○ اور

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی عظمت و شان

تَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾لا سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

تَرَكْنَا	عَلَیْهِمَا	فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (3)	سَلٰمٌ	عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾
ہم نے چھوڑی (باقی رکھی تعریف)	ان پر (کیلئے)	بعد والوں میں	سلام (ہو)	موسیٰ اور ہارون پر

پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی ○ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ○

(1)…… یعنی ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی ایمان لا کر اچھا کام کرنے والا اور کوئی کفر کر کے اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے بکثرت فضائل والا ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کہ کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد اور کبھی بد سے نیک، تاکہ نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لئے عیب ہو اور نہ آباء کی بدی اولاد کے لئے باعثِ عار ہو۔

(2)…… روشن کتاب سے مراد تورات شریف ہے۔ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو بلاواسطہ اور حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے واسطے سے عطا ہوئی۔

(3)…… بعد میں

حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا

اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾	اِنَّهُمَا
بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک وہ دونوں

بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ دونوں

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ؕ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	اِنَّ	اِلْیَاسَ (1)	لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾
ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہیں)	اور	بیشک	الیاس	ضرور رسولوں میں سے (ہے)

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں ○ اور بیشک الیاس ضرور رسولوں میں سے ہے ○

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ

اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖۤ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اَتَدْعُوْنَ	بَعْلًا (2)	وَّ
جب	اس نے فرمایا	اپنی قوم سے	کیا تم ڈرتے نہیں	کیا تم پوجا کرتے ہو	بعل (بت کی)	اور

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں ؟ ○ کیا تم بعل (بت) کی پوجا کرتے ہو اور

تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ۙ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ

تَذَرُوْنَ	اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾	اللّٰهَ	رَبَّكُمْ	وَ
چھوڑتے ہو	بہترین خالق (کو)	(یعنی) اللہ (کو چھوڑتے ہو)	(جو) تمہارا رب	اور

بہترین خالق کو چھوڑتے ہو ؟ ○ اللہ جو تمہارا رب اور

رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ۙ

رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَاِنَّهُمْ	لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)	پھر انہوں نے جھٹلایا اسے	تو بیشک وہ	ضرور پیش کیے جائیں گے

تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پیش کئے جائیں گے ○

(بچھلے صفحے کا حاشیہ) آنے والوں سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت ہے اور اچھے ذکر سے ان کی تعریف و توصیف اور ثناءِ جمیل مراد ہے۔

1...... حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں اور آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بہت عرصہ بعد بَعْلَبَکْ اور ان کے اطراف کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپ ان چار انبیاء میں سے ایک ہیں جو ابھی تک زندہ ہیں۔ قربِ قیامت میں وفات پائیں گے اور بعض بزرگوں کی ان سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔ 2...... "بَعْل" ان لوگوں کے بت کا نام تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے، یہ 20 گز لمبا اور سونے کا بنا ہوا تھا۔

حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت وشان

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾

اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾	وَ	تَرَكْنَا	عَلَیْهِ	فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾
مگر	اللہ کے چُنے ہوئے بندے	اور	ہم نے چھوڑی (باقی رکھی تعریف)	اس پر (کیلئے)	بعد والوں میں

مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ○ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ○

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾

سَلٰمٌ	عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ [1]	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾
سلام (ہو)	الیاس پر	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

الیاس پر سلام ہو ○ بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا

اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾	وَ	اِنَّ	لُوْطًا
بیشک وہ	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	اور	بیشک	لوط

بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے ○ اور بیشک لوط

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	اِذْ	نَجَّیْنٰهُ	وَ	اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾	اِلَّا
ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	ہم نے نجات دی اسے	اور	اس کے سب گھر والوں (کو)	مگر

ضرور رسولوں میں سے ہے ○ جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ○ مگر

قومِ لوط کی بستیوں سے عبرت پکڑنے کی ترغیب

عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ

عَجُوْزًا [2]	فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾	ثُمَّ	دَمَّرْنَا	الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ
ایک بڑھیا	پیچھے رہ جانے والوں میں (ہوگئی)	پھر	ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں (کو)	اور (اے لوگو)

ایک بڑھیا پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گئی ○ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرما دیا ○ اور (اے لوگو!) بیشک تم

1. اِلْ یاسین بھی الیاس کی ایک لغت ہے۔ جیسے سینا اور سِینِیْن دونوں "طور سینا" ہی کے نام ہیں، ایسے ہی الیاس اور اِلْ یاسین ایک ہی ذات کے نام ہیں۔
2. ...یہ بڑھیا حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی "واہلہ" تھی جو کافرہ اور خائنہ تھی۔

حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مچھلی کا واقعہ

اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ بِالَّیْلِؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اِنَّكُمْ	لَتَمُرُّوْنَ	عَلَیْهِمْ	مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	بِالَّیْلِ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
بیشک تم	ضرور گزرتے ہو	ان (کی بستیوں) پر	صبح کے وقت	اور	رات میں	تو کیا تم سمجھتے نہیں

صبح کے وقت ان کے پاس سے گزرتے ہو ○ اور رات کے وقت (بھی ان بستیوں سے گزرتے ہو)۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ○

وَ اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

وَ	اِنَّ	یُوْنُسَ (1)	لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾	اِذْ	اَبَقَ (2)	اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾
اور	بیشک	یونس	ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	وہ نکل گیا	بھری کشتی کی طرف

اور بیشک یونس ضرور رسولوں میں سے ہے ○ جب وہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ○

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ

فَسَاهَمَ	فَكَانَ	مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾	فَالْتَقَمَهُ	الْحُوْتُ
تو (کشتی والے نے) قرعہ ڈالا	تو وہ (یونس) ہوگیا	دھکیلے جانے والوں میں سے	پھر نگل لیا اسے	مچھلی (نے)

تو کشتی والے نے قرعہ ڈالا تو یونس دھکیلے جانے والوں میں سے ہوگئے ○ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا

وَ هُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾

وَ	هُوَ	مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾	فَلَوْلَاۤ	اَنَّهٗ	كَانَ	مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ (3)
اور	وہ	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	تو اگر نہ ہوتا	کہ وہ	ہوتا	تسبیح کرنے والوں میں سے

اور وہ اپنے آپ کو ملامت کررہے تھے ○ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ○

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ النصف

لَلَبِثَ	فِیْ بَطْنِهٖۤ	اِلٰى یَوْمِ	یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾
(تو) ضرور رہتا	اس (مچھلی) کے پیٹ میں	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے

تو ضرور اس دن تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے ○

(1)...... حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لقب ذوالنون اور صاحِبُ الْحُوْت ہے، آپ بستی نینوٰی کے نبی تھے جو مُوصَل کے علاقہ میں دجلہ کے کنارے پر واقع تھی۔ (2)...... اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص345 پر ملاحظہ فرمائیں۔ (3)...... حدیثِ پاک میں ہے: مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دعا مانگی "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" اور جو مسلمان اس کے ذریعے اللہ تعالٰی سے دعا مانگے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ (ابن عساکر، ۳۰۸/۴۰۵)

حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور قوم کا ایمان لانا

اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں ثابت کرنے والوں کا رد

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ

عَلَیْهِ	اَنْۢبَتْنَا	وَ	سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾	هُوَ	وَ	بِالْعَرَآءِ	فَنَبَذْنٰهُ
اس پر	ہم نے اگا دیا	اور	بیمار (تھا)	وہ	اور	میدان میں	پھر ہم نے ڈال دیا اسے

پھر ہم نے اسے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا○ اور ہم نے اس پر کدو کا

شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾	اَوْ	اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ	اَرْسَلْنٰهُ	وَ	شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾ [(1)]
وہ (اس سے) زیادہ ہوں گے	یا (بلکہ)	ایک لاکھ کی طرف	ہم نے بھیجا اسے	اور	کدو کا پیڑ

پیڑ اگا دیا○ اور ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا○

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

فَاسْتَفْتِهِمْ	اِلٰى حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾	فَمَتَّعْنٰهُمْ	فَاٰمَنُوْا
تو تم پوچھو ان (کفارِ مکہ) سے	ایک وقت تک	تو ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	تو وہ ایمان لے آئے

تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے دیا○ تو ان سے پوچھو،

اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا

خَلَقْنَا	اَمْ	الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾	لَهُمُ	وَ	الْبَنَاتُ	اَلِرَبِّكَ
ہم نے پیدا کیا	یا	بیٹے (ہیں)	ان کیلئے	اور	بیٹیاں	کیا تمہارے رب کے لیے

کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے ہیں؟○ یا ہم نے

الْمَلٰٓىٕكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ

مِّنْ اِفْكِهِمْ	اِنَّهُمْ	اَلَاۤ	شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	هُمْ	وَ	اِنَاثًا [(2)]	الْمَلٰٓىٕكَةَ
اپنے بہتان سے	بیشک وہ	خبردار	(اس وقت) حاضر تھے	وہ	اور	عورتیں	فرشتوں (کو)

ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ موجود تھے○ خبردار! بیشک وہ اپنے بہتان سے

(1)...... کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سائے میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آرام کرتے تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کدو شریف پسند فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ، ۴/۷، الحدیث: ۳۳۰۲) (2)...... کفار فرشتوں کو بغیر کسی دلیل کے عورتیں سمجھتے تھے، حالانکہ یہ تو تب ثابت ہوتا جب انہوں نے فرشتوں کو پیدا ہوتے ہوئے خود دیکھا ہو اور کفار چونکہ فرشتوں کی پیدائش کے وقت وہاں موجود نہیں تھے لہٰذا ان کی بات درست نہیں۔

لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾	وَلَدَ	اللّٰهُ	وَ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾
ضرور کہتے ہیں	اولاد کو جنم دیا	اللہ (نے)	اور	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)

یہ بات کہتے ہیں ○ کہ اللہ کی اولاد ہے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں ○

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اَصْطَفَى	الْبَنَاتِ	عَلَى الْبَنِیْنَ ﴿۱۵۳﴾	مَا	لَكُمْ	كَیْفَ	تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾
کیا اس نے پسند کرلیں	بیٹیاں	بیٹوں پر (کے مقابلے میں)	کیا ہے	تمہیں	کیسا	تم حکم لگاتے ہو

کیا اللہ نے بیٹے چھوڑ کر بیٹیاں پسند کیں ○ تمہیں کیا ہے؟ تم کیسا حکم لگاتے ہو؟ ○

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾	اَمْ	لَكُمْ	سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾	فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ	اِنْ
تو کیا تم دھیان نہیں کرتے	یا	تمہارے لیے	کوئی کھلی دلیل (ہے)	تو لاؤ اپنی کتاب	اگر

تو کیا تم دھیان نہیں کرتے؟ ○ یا تمہارے لیے کوئی کھلی دلیل ہے؟ ○ تو اپنی کتاب لاؤ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ جَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ

كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۷﴾	وَ	جَعَلُوْا	بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْجِنَّةِ	نَسَبًا[1]	وَ
تم ہو	سچے	اور	انہوں نے ٹھہرایا	اس (اللہ) کے اور جنوں کے درمیان	نسبی رشتہ	اور

تم سچے ہو ○ اور انہوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان نسب کا رشتہ ٹھہرایا اور

لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

لَقَدْ	عَلِمَتِ	الْجِنَّةُ	اِنَّهُمْ	لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	سُبْحٰنَ اللّٰهِ
ضرور بیشک	جانتے ہیں	جن	بیشک وہ	ضرور حاضر کئے جائیں گے	اللہ پاک ہے

بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ ان کی پیشی کی جائے گی ○ اللہ اس سے پاک ہے

اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسبی رشتہ ٹھہرانے والوں کا رد

[1]...... بعض مشرکین کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات میں شادی کی جس سے فرشتے پیدا ہوئے۔ (معاذ اللہ) اس آیت میں ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ مشرکین اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسب کا رشتہ ٹھہرا کر کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ یہ بے ہودہ بات کہنے والے ضرور جہنم میں پھینکیں جائیں گے۔

عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا

مَا	وَ	فَاِنَّكُمْ	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۰﴾	اِلَّا	یَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	عَمَّا
جنہیں	اور	تو بیشک تم	اللہ کے چُنے ہوئے بندے	مگر	وہ بتاتے ہیں	(اس) سے جو

جو یہ بتاتے ہیں ○ مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ○ تو تم اور جنہیں

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ بِفٰتِنِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ

مَنْ	اِلَّا	بِفٰتِنِیْنَ ﴿۱۶۲﴾	عَلَیْهِ	اَنْتُمْ	مَاۤ	تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾
(اسے) جو	مگر	(کسی کو) فتنہ میں ڈالنے والے	اس (اللہ) کے خلاف	تم	نہیں	(اللہ کے سوا) تم پوجتے ہو

تم (اللہ کے سوا) پوجتے ہو ○ تم اس کے خلاف (کسی کو) فتنے میں ڈالنے والے نہیں ○ مگر اسے جو

هُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ

لَهٗ	اِلَّا	مِنَّاۤ	مَا	وَ	صَالِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۶۳﴾	هُوَ
اس کیلئے	مگر	ہم میں کوئی	(فرشتے کہتے ہیں) نہیں	اور	بھڑکتی آگ میں داخل ہونے والا (ہے)	وہ

بھڑکتی آگ میں داخل ہونے والا ہے ○ اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں ہر ایک کیلئے

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا

اِنَّا	وَ	الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾	لَنَحْنُ	اِنَّا	وَّ	مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ (1)
بیشک	اور	(حکم کے انتظار میں) صف باندھے ہوئے (ہیں)	ضرور ہم	بیشک	اور	ایک جگہ مقرر (ہے)

ایک جگہ مقرر ہے ○ اور بیشک ہم (حکم کے انتظار میں) صف باندھے ہوئے ہیں ○ اور بیشک

لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا

عِنْدَنَا	اَنَّ	لَوْ	كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾	اِنْ	وَ	الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾	لَنَحْنُ
ہمارے پاس	یہ کہ	اگر	(کافر) ضرور کہتے ہیں	بیشک	اور	تسبیح کرنے والے (ہیں)	ضرور ہم

ہم (اس کی) تسبیح کرنے والے ہیں ○ اور بیشک کافر کہتے تھے ○ اگر ہمارے پاس

فرشتوں کا اقرار

نزولِ قرآن سے پہلے اور بعد میں کفار کی روش

(1)... حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، ہم فرشتوں کے ہر گروہ کیلئے ایک جگہ مقرر ہے جس میں وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چر چرایا اور اس کا چر چرانا حق ہے، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدے میں نہ ہوں۔ (ترمذی، ۴/۱۴۰، الحدیث: ۲۳۱۹)

ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾

ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ [1]	لَكُنَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾
پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (ہوتی)	(تو) ضرور ہم ہوتے	اللہ کے چُنے ہوئے بندے

اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی ○ تو ضرور ہم اللہ کے چُنے ہوئے بندے ہوتے ○

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ لَقَدْ

فَكَفَرُوْا	بِهٖ	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾	وَ	لَقَدْ
(جب نصیحت آئی) تو انہوں نے انکار کیا	اس کا	تو عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا	اور	ضرور بیشک

تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا ○ اور بیشک

بندگانِ خدا کو مدد و غلبہ کی بشارت

سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ

سَبَقَتْ	كَلِمَتُنَا	لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾	اِنَّهُمْ
گزر چکا	ہمارا کلام	ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے	(کہ) بیشک وہ

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے ہمارا کلام گزر چکا ہے ○ کہ بیشک

لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ

لَهُمُ	الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾	وَ	اِنَّ	جُنْدَنَا	لَهُمُ
انہی کی	مدد کی جائے گی	اور	بیشک	ہمارا لشکر	ضرور وہی

انہی کی مدد کی جائے گی ○ اور بیشک ہمارا لشکر ہی

کفارِ مکہ سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہدایت

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾	فَتَوَلَّ	عَنْهُمْ	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾	وَّ
غالب آنے والے (ہیں)	تو تم منہ پھیر لو	ان (کفارِ مکہ) سے	ایک وقت تک	اور

غالب ہو گا ○ تو ایک وقت تک تم ان سے منہ پھیر لو ○ اور

[1] ...کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے کہتے تھے کہ اگر ہمیں بھی تورات اور انجیل کی طرح کوئی کتاب ملتی تو ضرور ہم اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے ہوتے، اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی بجالاتے اور جیسے پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور مخالفت کی ویسے ہم نہ جھٹلاتے اور نہ مخالفت کرتے لیکن پھر جب سب سے افضل واشرف اور بے مثل کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا تو یہی لوگ اس کے منکر ہوگئے، پس عنقریب یہ اپنے کفر کا انجام جان لیں گے۔

اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾

يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾	اَفَبِعَذَابِنَا	فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾	اَبْصِرْهُمْ
وہ جلدی مانگ رہے ہیں	تو کیا ہمارا عذاب	تو عنقریب وہ (بھی) دیکھ لیں گے	دیکھتے رہو انہیں

انہیں دیکھتے رہو تو عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے ○ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں؟ ○

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾

صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾	فَسَآءَ	بِسَاحَتِهِمْ	نَزَلَ	فَاِذَا
ڈرائے جانے والوں کی صبح	تو کیا ہی بری (ہوگی)	ان کے صحن میں	(عذاب) اترے گا	پھر جب

پھر جب ان کے صحن میں عذاب اترے گا تو ڈرائے جانے والوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی ○

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾	اَبْصِرْ	وَّ	حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾	عَنْهُمْ	تَوَلَّ [1]	وَ
تو عنقریب وہ (بھی) دیکھیں گے	تم دیکھتے رہو	اور	ایک وقت تک	ان سے	تم منہ پھیر لو	اور

اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیر لو ○ اور انہیں دیکھتے رہو تو عنقریب وہ بھی دیکھیں گے ○

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ

سَلٰمٌ	وَ	يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾	عَمَّا	رَبِّ الْعِزَّةِ	سُبْحٰنَ رَبِّكَ
سلام (ہو)	اور	وہ بیان کرتے ہیں	(ان باتوں) سے جو	عزت والا رب	تمہارا رب پاک (ہے)

تمہارا رب عزت والا ان تمام باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور رسولوں پر

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾ [2]	لِلّٰهِ	الْحَمْدُ	وَ	عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾
(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)	اللہ کیلئے (ہیں)	تمام تعریفیں	اور	رسولوں پر

سلام ہو ○ اور تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○

1. ...... یہاں دوبارہ یہ کلام عذاب کی وعید کو تاکید کے ساتھ بیان کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت نمبر 174 اور 175 میں کفار کے دنیوی احوال کے بارے میں کلام فرمایا گیا اور اب یہاں سے ان کے اُخروی احوال کے بارے میں کلام فرمایا جارہا ہے۔ اس صورت میں آیات میں تکرار نہیں ہے۔
2. ...... سورۂ صافات کی ان آخری 3 آیات کی بہت فضیلت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”جس نے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ کہا ”سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ“ تو اس نے اپنا اجر کا پیمانہ بھر لیا۔(معجم الکبیر، ۵/۲۱۱، الحدیث: ۵۱۲۴)

آیات:88 — سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ — رکوع: 05

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کی قسم ارشاد فرما کر کفار کے تکبر و مخالفت کا بیان

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۟ؕ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	بَلِ	وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ①	صٓ
کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	بلکہ	نصیحت والے قرآن کی قسم	صٓ

صٓ، نصیحت والے قرآن کی قسم ○ بلکہ کافر

گزشتہ اُمتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ

فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ۝ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

مِّنْ قَرْنٍ	مِنْ قَبْلِهِمْ	اَهْلَكْنَا (1)	كَمْ	فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ②
قومیں	ان سے پہلے	ہم نے ہلاک کردیں	کتنی	تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے ہیں)

تکبر اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں ○ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں

کفارِ مکہ کے تعجب اور تکذیب کا بیان

فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝ وَ عَجِبُوْۤا اَنْ

اَنْ	عَجِبُوْۤا	وَ	حِیْنَ مَنَاصٍ ③	لَاتَ	وَّ	فَنَادَوْا
(اس پر) کہ	انہوں نے تعجب کیا	اور	بھاگنے کا وقت	نہ (تھا)	اور (حالانکہ)	تو وہ پکارنے لگے

تو وہ پکارنے لگے حالانکہ بھاگنے کا وقت نہ تھا ○ اور انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

① ... اس سے پہلی آیت میں کفارِ مکہ کے تکبر اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت کا ذکر ہوا اور یہاں فرمایا گیا ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اسی تکبر اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت کے باعث ہم نے آپ کی قوم سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کردیں اور جب ان پر عذاب نازل ہونے کا وقت آیا تو انہوں نے فریاد کی اور توبہ و استغفار کرنے لگے تاکہ اس عذاب سے نجات پاجائیں حالانکہ وہ بھاگنے اور عذاب سے نجات پانے کا وقت نہ تھا اور اس وقت ان کی فریاد بیکار تھی کیونکہ وہ وقت مایوس ہوجانے کا تھا، لیکن کفارِ مکہ نے اُن کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ

جَآءَهُمْ	مُّنْذِرٌ	مِّنْهُمْ	وَ	قَالَ	الْكٰفِرُوْنَ	هٰذَا	سٰحِرٌ
آیاان کے پاس	ایک ڈر سنانے والا	ان میں سے	اور	کہا	کافروں(نے)	یہ	جادو گر(ہے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈر سنانے والا (رسول) تشریف لایا اور کافروں نے کہا: یہ جادوگر ہے،

كَذَّابٌ ۝ۖۚ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا

كَذَّابٌ ۝۴	اَجَعَلَ	الْاٰلِهَةَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا [1]	اِنَّ	هٰذَا
بڑا جھوٹا(ہے)	کیا اس نے کردیا	بہت سے خداؤں (کو)	ایک خدا	بیشک	یہ

بڑا جھوٹا ہے ۝ کیا اس نے بہت سارے خداؤں کو ایک خدا کر دیا؟ بیشک یہ

لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝ وَ انْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ

لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵	وَ	انْطَلَقَ	الْمَلَاُ	مِنْهُمْ	اَنِ
ضرور بڑی عجیب چیز (ہے)	اور	چل پڑے	سردار	ان میں سے	(یہ کہتے ہوئے) کہ

ضرور بڑی عجیب بات ہے ۝ اور ان میں سے جو سردار تھے وہ (یہ کہتے ہوئے) چل پڑے کہ

امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ

امْشُوْا	وَ	اصْبِرُوْا	عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ	اِنَّ	هٰذَا	لَشَیْءٌ
(اے لوگو) تم (بھی) چلو	اور	ڈٹے رہو	اپنے معبودوں پر	بیشک	یہ (بات)	ضرور (ایسی) چیز (ہے)

(اے لوگو!) تم بھی چلے جاؤ اور اپنے معبودوں پر ڈٹے رہو بیشک اس بات میں

یُّرَادُ ۝ۚ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

یُّرَادُ ۝۶	مَا سَمِعْنَا	بِهٰذَا	فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا
جو (مقصود و) مراد ہے	ہم نے نہیں سنا	اس کو	پچھلے دین میں	نہیں	یہ	مگر

اس کی کوئی غرض ہے ۝ ہم نے یہ بات پچھلے دین میں بھی نہیں سنی۔ یہ صرف

[1] ...... ابو طالب کے سامنے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفارِ مکہ سے فرمایا کہ کیا تم ایک کلمہ قبول کرسکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ۔ ابو جہل نے کہا: ایک کیا، ہم ایسے دس کلمے قبول کرسکتے ہیں۔ ارشاد فرمایا" کہو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا، اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے، بیشک یہ ضرور بڑی عجیب بات ہے کیونکہ یہ ہمارے آباؤ اجداد کے متفقہ نظریے کے خلاف ہے۔

نبوت پر کفار کے اعتراضات اور انہیں وعید

اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ

اخْتِلَاقٌ ۝	ءَاُنْزِلَ	عَلَيْهِ	الذِّكْرُ	مِنْۢ بَيْنِنَا	بَلْ	هُمْ
ایک گھڑی ہوئی بات	کیا اتارا گیا	اس پر	قرآن	ہمارے درمیان	بلکہ	وہ

خود بنائی ہوئی جھوٹی بات ہے ○ کیا ہمارے درمیان ان پر قرآن اتارا گیا؟ بلکہ وہ

فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ ؕ اَمْ

فِيْ شَكٍّ	مِّنْ ذِكْرِيْ	بَلْ	لَّمَّا يَذُوْقُوْا	عَذَابِ ۝	اَمْ
شک میں (ہیں)	میری کتاب سے متعلق	بلکہ	انہوں نے ابھی تک نہیں چکھا	میرا عذاب	یا

میری کتاب کے بارے شک میں ہیں بلکہ انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا ○ کیا

عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ ۚ

عِنْدَهُمْ	خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ [1]	الْعَزِيْزِ	الْوَهَّابِ ۝
ان کے پاس	تمہارے رب کی رحمت کے خزانے (ہیں)	(جو) عزت والا	بہت عطا فرمانے والا (ہے)

ان کے پاس تمہارے عزت والے، بہت عطا فرمانے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ ○

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۫ قف

اَمْ	لَهُمْ	مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
یا	ان کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)

یا کیا ان کے لیے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی سلطنت ہے؟

کفارِ مکہ کی شکست کی خبر

فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ

فَلْيَرْتَقُوْا	فِي الْاَسْبَابِ ۝	جُنْدٌ مَّا	هُنَالِكَ
تو انہیں چاہئے کہ اوپر چڑھ جائیں	رسیوں میں (لٹک کر)	(یہ کفارِ مکہ کا گروہ) ایک معمولی سا لشکر (ہے)	(جسے) یہاں

پھر تو انہیں چاہیے کہ رسیوں کے ذریعے چڑھ جائیں ○ یہ لشکروں میں سے ایک ذلیل لشکر ہے

[1] ۔۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس سعادت سے مشرف فرما دے، البتہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے بعد اب کسی کو نبوت نہیں مل سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد، ۴/۱۳۲، الحدیث: ۴۲۵۲)

گزشتہ اُمتوں کے حالات کا بیان

مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ

مَهۡزُوۡمٌ	مِّنَ الۡاَحۡزَابِ ﴿۱۱﴾	كَذَّبَتۡ (1)	قَبۡلَهُمۡ	قَوۡمُ نُوۡحٍ	وَّ	عَادٌ
شکست دیدی جائے گی	لشکروں میں سے	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور	عاد

جسے یہاں شکست دیدی جائے گی ○ نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون

وَفِرۡعَوۡنُ ذُو الۡاَوۡتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُوۡدُ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ وَّاَصۡحٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ ؕ

وَّ	فِرۡعَوۡنُ ذُو الۡاَوۡتَادِ ﴿۱۲﴾ (2)	وَ	ثَمُوۡدُ	وَ	قَوۡمُ لُوۡطٍ	وَّ	اَصۡحٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ
اور	میخوں والے فرعون (نے)	اور	ثمود	اور	لوط کی قوم	اور	اَیکہ (نامی جنگل) والوں (نے)

ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں ○ اور ثمود اور لوط کی قوم اور اَیکہ (نامی جنگل) والے۔

اُولٰٓئِكَ الۡاَحۡزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

اُولٰٓئِكَ	الۡاَحۡزَابُ ﴿۱۳﴾	اِنۡ	كُلٌّ	اِلَّا	كَذَّبَ	الرُّسُلَ
یہی	گروہ (ہیں)	نہیں	ہر ایک (گروہ)	مگر	اس نے جھٹلایا	رسولوں (کو)

یہی گروہ ہیں ○ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو

کفار کے لئے عذاب کا ذکر

فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ ع وَمَا يَنۡظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مَّا

فَحَقَّ	عِقَابِ ﴿۱۴﴾	وَ	مَا يَنۡظُرُ	هٰٓؤُلَآءِ (3)	اِلَّا	صَيۡحَةً وَّاحِدَةً	مَّا
تو لازم ہو گیا	میرا عذاب	اور	انتظار نہیں کررہے	یہ لوگ	مگر	ایک چیخ (کا)	نہیں

تو میرا عذاب لازم ہو گیا ○ اور یہ ایک چیخ کا ہی انتظار کر رہے ہیں جسے

کفارِ مکہ کی طرف سے جلد نزولِ عذاب کی دعا

لَهَا مِنۡ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوۡا رَبَّنَا عَجِّلۡ لَّنَا

لَهَا	مِنۡ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾	وَ	قَالُوۡا	رَبَّنَا	عَجِّلۡ	لَّنَا
اس کو	کوئی پھیرنے والا	اور	انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	جلد دیدے	ہمیں

کوئی پھیرنے والا نہیں ○ اور انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارا حصہ

(1)...... یہاں سے اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قلبی تسکین کیلئے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا ہے۔

(2)...... فرعون کو میخوں والا اس لئے فرمایا گیا کہ یہ جب کسی پر غصہ کرتا تو اُسے لٹا کر اس کے ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا، پھر اس کو پٹواتا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ (3)...... یعنی سابقہ ہلاک شدہ اُمتوں کی طرح کفر و تکذیب میں مبتلا کفارِ قریش قیامت کے پہلے نفخہ کی چیخ کا ہی انتظار کر رہے ہیں جو ان کے عذاب کی مقررہ مدت ہے اور وہ چیخ ایسی ہے جسے کوئی پھیر نہیں سکتا۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صبر کی تاکید اور حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکرِ خیر

قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ

قِطَّنَا	قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾	اِصْبِرْ	عَلٰی	مَا	یَقُوْلُوْنَ	وَ	اذْكُرْ [1]
ہمارا حصہ	حساب کے دن سے پہلے	تم صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ کہتے ہیں	اور	یاد کرو

ہمیں حساب کے دن سے پہلے جلد دیدے ○ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور

عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا

عَبْدَنَا	دَاوٗدَ	ذَا الْاَیْدِ	اِنَّهٗ	اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾	اِنَّا
ہمارے بندے	داؤد	نعمتوں والے (کو)	بیشک وہ	بڑا رجوع کرنے والا (تھا)	بیشک

ہمارے نعمتوں والے بندے داؤد کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے ○ بیشک

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کی تسخیر

سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾

سَخَّرْنَا	الْجِبَالَ	مَعَهٗ	یُسَبِّحْنَ	بِالْعَشِیِّ	وَ	الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾
ہم نے تابع کردیا	پہاڑوں (کو)	اس کے ساتھ	(کہ) وہ تسبیح کریں	شام کو	اور	سورج چمکتے وقت

ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو تابع کردیا کہ وہ شام اور سورج کے چمکتے وقت تسبیح کریں ○

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ

وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا

وَ	الطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً	كُلٌّ [2]	لَهٗ	اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾	وَ	شَدَدْنَا
اور	جمع کیے ہوئے پرندے	سب	اس کے	فرمانبردار (تھے)	اور	ہم نے مضبوط کیا

اور جمع کئے ہوئے پرندے، سب اس کے فرمانبردار تھے ○ اور ہم نے اس کی

مُلْكَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

مُلْكَهٗ	وَ	اٰتَیْنٰهُ	الْحِكْمَةَ [3]	وَ	فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾
اس کی سلطنت (کو)	اور	عطا کی اسے	حکمت	اور	حق و باطل میں فرق کردینے والا علم

سلطنت کو مضبوط کیا اور اسے حکمت اور حق و باطل میں فرق کردینے والا علم عطا فرمایا ○

❶ ..... ایک برگزیدہ نبی کو یاد کرنے کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ رحمتِ الٰہی پر دل مضبوط ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے مقبول و محبوب بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ ❷ ..... یعنی پہاڑ اور پرندے سبھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرمانبردار تھے۔ مروی ہے کہ جب حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تسبیح کرتے تو پہاڑ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے تھے۔

❸ ..... حکمت سے نبوت یا عدل کرنا مراد ہے اور قولِ فیصل سے قضا کا علم مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کردے۔

وقف لازم

دو مدعیداروں کے گذرنے سے حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش کا واقعہ

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾

وَ	هَلْ	اَتٰىكَ	نَبَؤُا الْخَصْمِ	اِذْ	تَسَوَّرُوا[1]	الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾
اور	کیا	آئی تمہارے پاس	دعویداروں کی خبر	جب	وہ دیوار کود کر آئے	مسجد (میں)

اور کیا تمہارے پاس ان دعویداروں کی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر مسجد میں آئے ○

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا

اِذْ	دَخَلُوْا	عَلٰى دَاوٗدَ	فَفَزِعَ[2]	مِنْهُمْ	قَالُوْا
جب	وہ داخل ہوئے	داؤد پر	تو وہ گھبرا گیا	ان سے	انہوں نے عرض کی

جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا۔ انہوں نے عرض کی:

لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ

لَا تَخَفْ	خَصْمٰنِ	بَغٰى	بَعْضُنَا	عَلٰى بَعْضٍ
ڈریئے نہیں	(ہم) دو فریق (ہیں)	زیادتی کی ہے	ہم میں سے ایک (نے)	دوسرے پر

ڈریئے نہیں ہم دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے

فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَ لَا تُشْطِطْ وَ

فَاحْكُمْ	بَیْنَنَا	بِالْحَقِّ	وَ	لَا تُشْطِطْ	وَ
تو آپ فیصلہ فرمادیں	ہمارے درمیان	حق کے ساتھ	اور	حق کے خلاف (فیصلہ) نہ کیجئے گا	اور

توہم میں حق کے ساتھ فیصلہ فرمادیجئے اور حق کے خلاف نہ کیجئے گا اور

اهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ ۫ لَهٗ

اهْدِنَاۤ	اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾	اِنَّ	هٰذَاۤ	اَخِیْ	لَهٗ
رہنمائی کریں ہماری	سیدھے راستے کی طرف	بیشک	یہ	میرا بھائی (ہے)	اس کی

ہمیں سیدھی راہ بتادیں ○ بیشک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس

[1]..... مشہور قول کے مطابق یہ آنے والے فرشتے تھے جو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔

[2]..... دیوار کود کر آنے والوں کو دیکھ کر حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گھبرانا فطری اور طبعی تھا کیونکہ کسی شخص کا عادت کے برخلاف بے وقت اور پہرہ توڑ کر اس طرح آنا عام طور پر بری نیت سے ہی ہوتا ہے اور طبعی خوف و گھبراہٹ نبوت کے منافی نہیں ہوتا۔

تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا

تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً (1)	وَّ	لِیَ	نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ	فَقَالَ	اَكْفِلْنِیْهَا
ننانوے دُنبیاں (ہیں)	اور	میرے لیے	ایک دُنبی (ہے)	تو اس نے کہا	اسے میرے حوالے کردو

ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی ہے۔ اب یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دو

وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ

وَ	عَزَّنِیْ	فِی الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾	قَالَ	لَقَدْ
اور	اس نے زور ڈالا ہے مجھ پر	(اس) بات میں	(داؤد نے) فرمایا	ضرور بیشک

اور اس نے اس بات میں مجھ پر زور ڈالا ہے ○ داؤد نے فرمایا: بیشک

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ط وَاِنَّ

ظَلَمَكَ	بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ	اِلٰى نِعَاجِهٖ	وَ	اِنَّ
اس نے زیادتی کی تجھ پر	تیری دُنبی (ملانے کا) سوال کرکے	اپنی دنبیوں کے ساتھ	اور	بیشک

تیری دُنبی کو اپنی دنبیوں کے ساتھ ملانے کا سوال کرکے اس نے تجھ پر زیادتی کی ہے اور بیشک

كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا

كَثِیْرًا	مِّنَ الْخُلَطَآءِ	لَیَبْغِیْ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	اِلَّا
بہت سے	شریک	ضرور زیادتی کرتے ہیں	ان کے بعض	بعض پر	مگر

اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ط

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	قَلِیْلٌ مَّا	هُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک	اور	بہت تھوڑے (ہیں)	وہ

ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔

(1) اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص382 پر ملاحظہ فرمائیں۔

وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

وَ	ظَنَّ	دَاوٗدُ	اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	فَاسْتَغْفَرَ	رَبَّهٗ
اور	سمجھ گیا	داؤد	(کہ) ہم نے صرف آزمایا ہے اسے	تو اس نے معافی مانگی	اپنے رب (سے)

اور داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے تو صرف اسے آزمایا تھا تو اس نے اپنے رب سے معافی مانگی

وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ (السجدة)

وَ	خَرَّ	رَاكِعًا(1)	وَّ	اَنَابَ ﴿۲۴﴾	فَغَفَرْنَا(2)	لَهٗ	ذٰلِكَ
اور	گر پڑا	سجدہ کرتے ہوئے	اور	رجوع کیا	تو ہم نے معاف فرمادیا	اس کو	وہ

اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع کیا ○ تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ

وَ	اِنَّ	لَهٗ	عِنْدَنَا	لَزُلْفٰى	وَ	حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾	یٰدَاوٗدُ
اور	بیشک	اس کے لیے	ہماری بارگاہ (میں)	ضرور قرب	اور	اچھا ٹھکانہ (ہے)	اے داؤد

اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے ○ اے داؤد!

اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

اِنَّا	جَعَلْنٰكَ	خَلِیْفَةً	فِی الْاَرْضِ	فَاحْكُمْ	بَیْنَ النَّاسِ	بِالْحَقِّ
بیشک	ہم نے کیا تجھے	نائب	زمین میں	تو تو فیصلہ کر	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

بیشک ہم نے تجھے زمین میں (اپنا) نائب کیا تو لوگوں میں حق کے مطابق فیصلہ کر

وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

وَ	لَا تَتَّبِعِ	الْهَوٰى	فَیُضِلَّكَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اِنَّ
اور	پیچھے نہ چلنا	نفس کی خواہش (کے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ بہکادے گی تجھے	اللہ کے راستے سے	بیشک

اور نفس کی خواہش کے پیچھے نہ چلنا ورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکادے گی بیشک

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معافی کی قبولیت اور ان کی عظمت کا بیان

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے خلافت اور لوگوں کے درمیان فیصلے سے متعلق احکام

السجدة ۱۰

(1) یہ آیت ان آیات میں سے ہے جن کے پڑھنے اور سننے والوں پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقام و مرتبہ انتہائی بلند ہے، اسی لئے اگر ان سے کوئی خلافِ شان کام واقع ہو تو اللہ تعالیٰ ان کی تربیت فرمادیتا ہے اور یہ بھی بارگاہِ الٰہی میں انتہا درجے کی عاجزی و انکساری کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقبول بندوں کا معاملہ ہے، عام لوگوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان کے خلافِ شان کاموں اور ان کاموں پر کئے گئے عجز و انکسار کو بنیاد بنا کر ان کے خلاف زبانِ طعن دراز کریں اور ان کی عصمت پر اعتراضات کرنا شروع کردیں، یہ ایمان کے لئے زہرِ قاتل

الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا

نَسُوْا	بِمَا	عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ	لَهُمْ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	یَضِلُّوْنَ	الَّذِیْنَ
انہوں نے بھلا دیا	(اس) لیے کہ	(ہے) سخت عذاب	ان کے لیے	اللہ کی راہ سے	بہکتے ہیں	وہ لوگ جو

وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس بنا پر کہ انہوں نے

یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا

مَا	وَ	الْاَرْضَ	وَ	السَّمَآءَ	مَا خَلَقْنَا	وَ	یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾
جو کچھ	اور	زمین	اور	آسمان	ہم نے پیدا نہیں کیا	اور	حساب کے دن (کو)

حساب کے دن کو بھلا دیا ہے ○ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	ظَنُّ	ذٰلِكَ	بَاطِلًا	بَیْنَهُمَا
ان لوگوں کا جنہوں نے	گمان (ہے)	یہ (بیکار پیدا کرنے کا خیال)	بیکار	ان دونوں کے درمیان (ہے)

بیکار پیدا نہیں کیا۔ یہ (بیکار پیدا کرنے کا خیال)

كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ

اَمْ	مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾	كَفَرُوْا	لِّلَّذِیْنَ	فَوَیْلٌ	كَفَرُوْا
کیا	آگ سے	کفر کیا	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	تو خرابی (ہے)	کفر کیا

کافروں کا گمان ہے تو کافروں کیلئے آگ سے خرابی ہے ○ کیا

نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	نَجْعَلُ
اچھے، نیک	انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو	ہم کر دیں گے

ہم ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کو

کائنات کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا

باعمل مومن اور کفار، پرہیزگار اور نافرمان ایک جیسے نہیں

(بقیہ صفحہ حاشیہ) سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ

كَالْمُفْسِدِیْنَ	فِی الْاَرْضِ	اَمْ	نَجْعَلُ	الْمُتَّقِیْنَ
فساد پھیلانے والوں کی طرح	زمین میں	یا	ہم کر دیں گے	پرہیز گاروں (کو)

زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے ؟ یا ہم پرہیز گاروں کو

نزولِ قرآن کے دو مقاصد

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَیْكَ	مُبٰرَكٌ
نافرمانوں جیسا	(یہ قرآن) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	تمہاری طرف	برکت والی

نافرمانوں جیسا کر دیں گے ؟○ (یہ قرآن) ایک برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے

لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

لِّیَدَّبَّرُوْۤا (1)	اٰیٰتِهٖ	وَ	لِیَتَذَكَّرَ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ (2)
تاکہ لوگ غور و فکر کریں	اس کی آیتوں (میں)	اور	تاکہ نصیحت حاصل کریں	عقل والے

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں○

حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو عطا ہونے والے فرزند اور ان کے اوصاف کا بیان

وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَؕ نِعْمَ الْعَبْدُؕ اِنَّهٗۤ

وَ	وَهَبْنَا	لِدَاوٗدَ	سُلَیْمٰنَ	نِعْمَ	الْعَبْدُ	اِنَّهٗۤ
اور	ہم نے عطا کیا	داؤد کو	سلیمان	(وہ) کیا ہی اچھا	بندہ (ہے)	بیشک وہ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا، وہ کیا اچھا بندہ ہے بیشک وہ

بارگاہِ سلیمانی میں پیش کیے جانے والے گھوڑوں کے اوصاف

اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ؕ اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ

اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾	اِذْ	عُرِضَ	عَلَیْهِ	بِالْعَشِیِّ
بہت رجوع کرنے والا (ہے)	جب	پیش کیے گئے	اس پر (کے سامنے)	شام کے وقت

بہت رجوع کرنے والا ہے○ جب اس کے سامنے شام کے وقت ایسے گھوڑے پیش کئے گئے جو

(1) فقط عربی عبارت کو پڑھ لینا نزولِ قرآن کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے کافی نہیں، اس کے ساتھ ساتھ آیات کا معنی اور مطلب سمجھنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے تاکہ ان میں غور و فکر کرنا، عبرت انگیز باتوں سے نصیحت حاصل کرنا اور احکامات پر عمل کرنا ممکن ہو۔ (2)..... آیاتِ قرآنی سے نصیحت تو ہر ایک حاصل کر سکتا ہے لیکن ان سے دینی احکام نکالنا ہر ایک کا کام نہیں بلکہ صرف اعلیٰ درجے کی دینی عقل رکھنے والے یعنی ماہر علماء اور خاص طور مجتہدین اس منصب کے اہل ہیں، عوام کو چاہئے کہ قرآن و حدیث سے خود مسائل نکالنے کی بجائے علماء سے مسائل سیکھیں تاکہ غلطیوں سے بچ سکیں۔

گھوڑوں سے محبت کا سبب اور ان کے بارے میں حکم

الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّيْۤ

الصّٰفِنٰتُ	الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾	فَقَالَ	اِنِّيْۤ
تین پاؤں پر کھڑے چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے گھوڑے	بہت تیز دوڑنے والے	تو اس نے کہا	بیشک میں

تین پاؤں پر کھڑے (اور) چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے تھے، بہت تیز دوڑنے والے تھے ○ تو سلیمان نے

اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ

اَحْبَبْتُ	حُبَّ الْخَيْرِ	عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ
مجھے پسند آئی ہے	بھلائی (یعنی ان گھوڑوں) کی محبت	اپنے رب کی یاد کی وجہ سے

کہا: مجھے اپنے رب کی یاد کیلئے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے (پھر انہیں چلانے کا حکم دیا)

حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ

حَتّٰى	تَوَارَتْ	بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾	رُدُّوْهَا	عَلَيَّ
(پھر انہیں چلانے کا حکم دیا) یہاں تک کہ	وہ چھپ گئے	پردے میں	(پھر حکم دیا کہ) لوٹادو انہیں	مجھ پر

یہاں تک کہ وہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ○ (پھر حکم دیا کہ) انہیں میرے پاس واپس لاؤ

ایک بے جان بدن کے ذریعے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش

فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا

فَطَفِقَ	مَسْحًا (1)	بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدْ	فَتَنَّا
تو اس نے شروع کیا	ہاتھ پھیرنا	پنڈلیوں اور گردنوں پر	اور	ضرور بیشک	ہم نے آزمایا

تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ○ اور بیشک ہم نے

سُلَيْمٰنَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾

سُلَيْمٰنَ	وَ	اَلْقَيْنَا	عَلٰى كُرْسِيِّهٖ	جَسَدًا (2)	ثُمَّ	اَنَابَ ﴿۳۴﴾
سلیمان (کو)	اور	ہم نے ڈال دیا	اس کے تخت پر	ایک بے جان بدن	پھر	اس نے رجوع کیا

سلیمان کو آزمایا اور اس کے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا ○

(1) ..... جب گھوڑے واپس پہنچے تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ اس ہاتھ پھیرنے سے گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار مقصود تھا کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر مددگار ہیں۔ امورِ سلطنت کی خود نگرانی فرمائی تاکہ تمام حکام مستعد رہیں۔ نیز آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے، ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرمایا۔ (2) اس آیت میں نہ تو آزمائش کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کیا تھی اور نہ ہی بے جان جسم کے بارے میں بتایا گیا کہ اس کا مصداق کون ہے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ هَبْ لِیْ مُلْكًا

مُلْكًا	لِیْ	هَبْ	وَ	لِیْ	اغْفِرْ (1)	رَبِّ	قَالَ
(ایسی) سلطنت	مجھے	عطا فرما	اور	مجھے	بخش دے	اے میرے رب	عرض کی

عرض کی: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما

لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾	اَنْتَ	اِنَّكَ	مِّنْۢ بَعْدِیْ	لِاَحَدٍ	لَّا یَنْۢبَغِیْ
بہت عطا کرنے والا (ہے)	تو (ہی)	بیشک تو	میرے بعد	کسی ایک کے لیے	جو لائق نہ ہو

جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے ○

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے ہوا اور جنوں کی تسخیر

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ

حَیْثُ	رُخَآءً	بِاَمْرِهٖ	تَجْرِیْ	الرِّیْحَ	لَهُ	فَسَخَّرْنَا
جہاں	نرم نرم	اس کے حکم سے	وہ چلتی	ہوا	اس کے	تو ہم نے قابو میں کر دی

تو ہم نے ہوا سلیمان کے قابو میں کر دی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں

اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَ الشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّ اٰخَرِیْنَ

اٰخَرِیْنَ	وَّ	غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾	وَّ	كُلَّ بَنَّآءٍ	الشَّیٰطِیْنَ	وَ	اَصَابَ ﴿۳۶﴾
دوسرے	اور	غوطہ خور	اور	ہر معمار	جنوں (کو)	اور	وہ پہنچنا چاہتا

وہ پہنچنا چاہتے ○ اور ہر معمار اور غوطہ خور جن کو ○ اور دوسرے

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے الٰہی تقسیم کرنے سے متعلق اختیار

مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ

اَمْسِكْ (2)	اَوْ	فَامْنُنْ	عَطَآؤُنَا	هٰذَا	مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾
روک رکھو	یا	تو تم احسان کرو	ہماری عطا (ہے)	یہ	بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو تابع کر دیا)

بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو سلیمان کے تابع کر دیا) ○ یہ ہماری عطا ہے تو تم احسان کر دیا روک رکھو

(1)...... مستحب کاموں کے نہ کر سکنے پر بھی اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کا اظہار کر کے اس پر مغفرت طلب کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صالحین کا اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں ایک ادب ہے تاکہ ان کے مقام و مرتبہ میں ترقی ہو۔ (2)...... اس آیت میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا کہ جیسی مرضی ہو ویسے کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالٰی دیتا ہے اور وہ حضرات اس کے حکم سے مخلوق میں تقسیم فرماتے ہیں اور اس میں انہیں دینے اور نہ دینے کا مطلقاً اختیار ہوتا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ارشاد فرمایا ہے "اللہ تعالٰی

حضرت سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے اُخروی نعمتیں

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

وَ	لَزُلْفٰى	عِنْدَنَا	لَهٗ	اِنَّ	وَ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾
اور	ضرور قرب	ہماری بارگاہ میں	اس کے لیے	بیشک	اور	(تم پر) کوئی حساب نہیں

(تم پر) کوئی حساب نہیں ○ اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور

حضرت ایوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر اور ان کی دعا

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى

نَادٰى	اِذْ	اَیُّوْبَ	عَبْدَنَاۤ	اذْكُرْ	وَ	حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾
اس نے پکارا	جب	ایوب (کو)	ہمارے بندے	یاد کرو	اور	اچھا ٹھکانہ (ہے)

اچھا ٹھکانہ ہے ○ اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے

رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ط

عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ (1)	وَّ	بِنُصْبٍ	الشَّیْطٰنُ	اَنِّیْ مَسَّنِیَ	رَبَّهٗ
ایذا	اور	تکلیف	شیطان (نے)	کہ پہنچائی ہے مجھے	اپنے رب (کو)

اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا پہنچائی ہے ○

دعائے ایوب کی قبولیت

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ

وَّ	مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ	هٰذَا	بِرِجْلِكَ	اُرْكُضْ
اور	نہانے کیلئے پانی کا ٹھنڈا چشمہ (ہے)	یہ	اپنے پاؤں کو (زمین پر)	(ہم نے فرمایا) مارو

(ہم نے فرمایا:) زمین پر اپنا پاؤں مارو۔ یہ نہانے اور پینے کیلئے پانی کا

اہل خانہ سے متعلق حضرت ایوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر رحمتِ الٰہی

شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ

مِثْلَهُمْ	وَ	اَهْلَهٗ	لَهٗ	وَهَبْنَا	وَ	شَرَابٌ ﴿۴۲﴾
ان کی مثل	اور	اس کے گھر والے	اس کو	ہم نے عطا کر دیئے	اور	پینے (کیلئے)

ٹھنڈا چشمہ ہے ○ اور ہم نے اپنی رحمت کرنے اور

(بقیہ صفحہ گذشتہ) دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔ (بخاری، ۱/۴۲، الحدیث: ۷۱)

(1)...... تکلیف اور ایذا سے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیماری اور اس کے شدائد یا بیماری کے دوران شیطان کی طرف سے ڈالے جانے والے وسوسے مراد ہیں جو کہ ناکام ہی ثابت ہوئے۔

مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى

مَعَهُمْ	رَحْمَةً مِّنَّا	وَ	ذِكْرٰى
ان کے ساتھ	اپنی طرف سے رحمت کرنے (کے لیے)	اور	نصیحت کرنے (کے لیے)

عقلمندوں کی نصیحت کے لئے اسے اس کے گھر والے اور

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَ خُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾[1]	وَ	خُذْ	بِیَدِكَ	ضِغْثًا[2]	فَاضْرِبْ	بِّهٖ	وَ
عقل والوں کو	اور	(فرمایا) پکڑو	اپنے ہاتھ میں	ایک جھاڑو	پھر مار دو	اس سے	اور

اُن کے برابر اور عطا فرمادیئے ○ اور (فرمایا) اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دو اور

لَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ

لَا تَحْنَثْ	اِنَّا	وَجَدْنٰهُ	صَابِرًا	نِعْمَ	الْعَبْدُ	اِنَّهٗۤ
قسم نہ توڑو	بیشک	ہم نے پایا اسے	صبر کرنے والا	(وہ) کیا ہی اچھا	بندہ (ہے)	بیشک وہ

قسم نہ توڑو۔ بے شک ہم نے اسے صبر کرنے والا پایا۔ وہ کیا ہی اچھا بندہ ہے بیشک وہ

اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ

اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾	وَ	اذْكُرْ	عِبٰدَنَاۤ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ
بہت رجوع کرنے والا (ہے)	اور	یاد کرو	ہمارے بندوں	ابراہیم	اور	اسحاق	اور

بہت رجوع لانے والا ہے ○ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور

یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ

یَعْقُوْبَ	اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾	اِنَّاۤ	اَخْلَصْنٰهُمْ	بِخَالِصَةٍ
یعقوب (کو)	(جو) قوت اور سمجھ رکھنے والے (تھے)	بیشک	ہم نے چن لیا انہیں	ایک کھری بات سے

یعقوب کو یاد کرو جو قوت والے اور سمجھ رکھنے والے تھے ○ بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے چن لیا

قسم سے متعلق حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم اور ان کے اوصاف

چند انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر اور ان کی عظمت کا بیان

1 ...... حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آزمائش میں صبر کیا اور آزمائش ختم ہونے پر شکر ادا کیا، اس میں عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے کہ وہ مصیبت آنے پر واویلا کرنے کی بجائے صبر کریں اور مصیبت سے خلاصی پانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔

2 ...... بیماری کے زمانہ میں حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی سبب کی بنا پر زوجہ کو سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی۔ جب صحت یاب ہوئے تو حکم الٰہی ہوا کہ انہیں جھاڑو مار دیں اور اپنی قسم نہ توڑیں، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سو تیلیوں والا ایک جھاڑو لے کر اپنی زوجہ کو ایک ہی بار مار دیا۔

ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾	عِنْدَنَا	اِنَّهُمْ	وَ	ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾
ضرور چنے ہوئے پسندیدہ بندوں میں سے (ہیں)	ہمارے نزدیک	بیشک وہ	اور	(وہ اخروی) گھر کی یاد (ہے)

وہ اس (آخرت کے) گھر کی یاد ہے ○ اور بیشک وہ ہمارے نزدیک بہترین چنے ہوئے بندوں میں سے ہیں ○

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ وَ كُلٌّ

كُلٌّ	وَ	ذَا الْكِفْلِ	وَ	الْيَسَعَ (1)	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	اذْكُرْ	وَ
سب	اور	ذوالکفل (کو)	اور	یسع	اور	اسماعیل	یاد کرو	اور

اور اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو یاد کرو اور سب

پرہیزگاروں کے لیے اچھے ٹھکانے کی بشارت

مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

لِلْمُتَّقِيْنَ	اِنَّ	وَ	ذِكْرٌ	هٰذَا	مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾
پرہیزگاروں کیلئے	بیشک	اور	نصیحت (ہے)	یہ	بہترین بندوں میں سے (ہیں)

بہترین لوگ ہیں ○ یہ نصیحت ہے اور بیشک پرہیزگاروں کیلئے

جنتی نعمتوں کا بیان

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾

الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾	لَّهُمُ	مُّفَتَّحَةً	جَنّٰتِ عَدْنٍ	لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾
(اُن کے) سب دروازے	ان کے لیے	کھلے ہوئے (ہیں)	بسنے کے باغات (ہیں)	ضرور اچھا ٹھکانہ (ہے)

اچھا ٹھکانہ ہے ○ بسنے کے باغات ہیں جن کے سب دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں ○

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ

وَّ	بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ	فِيْهَا	يَدْعُوْنَ	فِيْهَا	مُتَّكِـِٕيْنَ
اور	بہت سے پھل میوے	ان (باغوں) میں	مانگیں گے	ان میں	تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)

ان میں تکیہ لگائے ہوں گے۔ ان باغوں میں وہ بہت سے پھل میوے اور پینے کی چیزیں

(1)...... حضرت یسع عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں، انہیں حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ مقرر کیا، بعد میں انہیں نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ حضرت ذوالکفل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہیں۔

الشَّلٰثَة

شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا

شَرَابٍ ﴿۵۱﴾	وَ	عِنْدَهُمْ	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ	اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾	هٰذَا
پینے کی چیزیں	اور	ان کے پاس	نگاہیں نیچی رکھنے والی	ہم عمر (بیویاں ہوں گی)	یہ (وہ ہے)

مانگیں گے ○ اور ان کے پاس ایسی بیویاں ہوں گی جو شوہر کے سوا کسی اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں، جو ہم عمر ہوں

مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا

مَا	تُوْعَدُوْنَ	لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾	اِنَّ	هٰذَا	لَرِزْقُنَا
جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	حساب کے دن کیلئے	بیشک	یہ	ضرور ہمارا رزق (ہے)

گی ○ یہ وہ ہے جس کا تمہیں حساب کے دن کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے ○ بیشک یہ ہمارا رزق ہے،

مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَ اِنَّ

مَا	لَهٗ	مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾	هٰذَا	وَ	اِنَّ
نہیں (ہے)	اس کیلئے	ختم ہونا	(نیکوں کیلئے تو) یہ (ہے)	اور	بیشک

اس کیلئے کبھی ختم ہونا نہیں ہے ○ (نیکوں کیلئے تو) یہ (ہے) اور بیشک

سرکشی کرنے والوں کا برا

لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

لِلطّٰغِيْنَ	لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾	جَهَنَّمَ	يَصْلَوْنَهَا	فَبِئْسَ
سرکشی کرنے والوں کیلئے	ضرور برا ٹھکانہ (ہے)	جہنم (ہے)	وہ داخل ہوں گے اس میں	تو کیا ہی برا

سرکشی کرنے والوں کیلئے برا ٹھکانہ ہے ○ جہنم ہے جس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ ۙ وَّ

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾	هٰذَا	فَلْيَذُوْقُوْهُ	حَمِيْمٌ	وَّ	غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ (1)	وَّ
بچھونا (ہے)	یہ (ہے)	تو وہ (جہنمی) چکھیں اسے	کھولتا پانی	اور	پیپ	اور

بچھونا ہے ○ یہ کھولتا پانی اور پیپ ہے تو جہنمی اسے چکھیں ○ اور

(1)...... جہنمیوں کی پیپ سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اگر غساق یعنی جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو پوری دنیا والے بدبودار ہو جائیں۔ (ترمذی، ۴/۲۶۳، الحدیث: ۲۵۹۳)

جہنم میں کفار کی باہمی نااتفاقی

وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ

اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ	اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾	هٰذَا	فَوْجٌ
اس کے جیسے دوسرے	مختلف اقسام (کے عذاب ہوں گے)	(ان سے کہا جائے گا) یہ	ایک فوج (ہے)

اسی طرح کے دوسرے مختلف اقسام کے عذاب ہوں گے ○ یہ ایک اور فوج ہے

مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ

مُّقْتَحِمٌ (1)	مَّعَكُمْ	لَا	مَرْحَبًۢا	بِهِمْ	اِنَّهُمْ
دھنسی جارہی ہے	تمہارے ساتھ	نہیں	کوئی خوش آمدید	ان کو	بیشک وہ

جو تمہارے ساتھ دھنسی جارہی ہے، انہیں کوئی خوش آمدید نہیں، بیشک یہ

صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ

صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾	قَالُوْا	بَلْ	اَنْتُمْ	لَا	مَرْحَبًۢا	بِكُمْ
آگ میں داخل ہورہے ہیں	(پیروکار) کہیں گے	بلکہ	تم	نہیں	کوئی خوش آمدید	تم کو

آگ میں داخل ہورہے ہیں ○ (پیروکار) کہیں گے بلکہ تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں۔

جہنم میں پیروکاروں کی سرداروں کے خلاف دعا

اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

اَنْتُمْ	قَدَّمْتُمُوْهُ	لَنَا	فَبِئْسَ	الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾	قَالُوْا
تم (ہی)	آگے لائے ہو یہ مصیبت	ہمارے	تو کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	(پھر پیروکار) کہیں گے

تم ہی یہ مصیبت ہمارے آگے لائے ہو تو کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ (پھر پیروکار) کہیں گے:

رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

رَبَّنَا	مَنْ	قَدَّمَ	لَنَا	هٰذَا	فَزِدْهُ	عَذَابًا ضِعْفًا
اے ہمارے رب	جو	آگے لایا	ہمارے	یہ (مصیبت)	تو تو بڑھا اسے	دگنا عذاب

اے ہمارے رب! جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں

(1)......جب سردارانِ کفار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کے پیروکار بھی جارہے ہوں گے تو خازنِ جہنم ان سرداروں سے کہیں گے "یہ تمہارے پیروکاروں کی فوج ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی جارہی ہے۔ کافر سردار بد دعا دیتے ہوئے کہیں گے: ان پیروکاروں کو راحت و آرام اور مسرت و سکون نصیب نہ ہو، بیشک ہماری طرح یہ بھی آگ میں داخل ہورہے ہیں۔ پیروکار انہیں بد دعا دیتے کہیں گے: بلکہ تمہیں راحت و آرام اور مسرت و سکون نصیب نہ ہو۔ تم ہی یہ عذاب ہمارے آگے لائے ہو کیونکہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور پھر ہمیں بھی اس راہ پر چلایا تو جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

جہنم میں کفار کا مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کلام

فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا

فِي النَّارِ ﴿٦١﴾	وَ	قَالُوْا	مَا	لَنَا	لَا نَرٰى (1)	رِجَالًا
آگ میں	اور	کہیں گے	کیا ہوا	ہمیں	ہم نہیں دیکھتے	(ان) مردوں (کو)

دُگنا عذاب بڑھا ○ اور کہیں گے: ہمیں کیا ہوا کہ ہم ان مردوں کو نہیں دیکھ رہے

كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ

كُنَّا نَعُدُّهُمْ	مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾	اَتَّخَذْنٰهُمْ	سِخْرِيًّا	اَمْ	زَاغَتْ
ہم شمار کرتے تھے انہیں	بروں میں سے	کیا ہم نے بنالیا تھا انہیں	ہنسی مذاق	یا	بہک گئیں

جنہیں ہم برا شمار کرتے تھے ○ کیا ہم نے انہیں (ایسے ہی) ہنسی بنالیا تھا یا آنکھیں ان کی طرف سے

جہنمیوں کا آپس میں جھگڑا ضرور ہوگا

عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾

عَنْهُمُ	الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾	اِنَّ	ذٰلِكَ	لَحَقٌّ	تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾
ان کی طرف سے	(ہماری) آنکھیں	بیشک	یہ	ضرور حق (ہے)	دوزخیوں کا باہم جھگڑنا

پھر گئی تھیں؟ ○ بیشک یہ دوزخیوں کا باہم جھگڑنا ضرور حق ہے ○

ع ۱۲ / ۱۴

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منصب اور وحدانیتِ الٰہی کا بیان

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ

قُلْ	اِنَّمَاۤ اَنَا	مُنْذِرٌ	وَّ	مَا	مِنْ اِلٰهٍ	اِلَّا	اللّٰهُ الْوَاحِدُ
تم کہو	میں تو صرف	ڈرسنانے والا (ہوں)	اور	نہیں	کوئی معبود	مگر	ایک اللہ

تم فرماؤ: میں صرف ڈر سنانے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں مگر ایک اللہ

اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت اور دو اوصاف

الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ

الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ (2)	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	الْعَزِيْزُ
(جو) سب پر غالب (ہے)	آسمانوں اور زمین کا مالک	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	عزت والا

جو سب پر غالب ہے ○ وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہے، عزت والا،

1 ... جہنم میں غریب مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کفار کے سردار کہیں گے: ہمیں وہ غریب مسلمان نظر کیوں نہیں آرہے جنہیں ہم دنیا میں برے لوگوں میں شمار کرتے اور انہیں اپنے دین کا مخالف ہونے کی وجہ سے شریر کہتے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے؟ پھر کہیں گے کہ کیا ہم نے انہیں مذاق نہ بنالیا تھا جبکہ حقیقت میں وہ ایسے نہ تھے اور وہ دوزخ میں آئے ہی نہیں ہیں، نیز ہمارا اُن کا مذاق اڑانا باطل اور غلط تھا یا ہماری آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئی تھیں اس لئے وہ ہمیں نظر نہ آئے۔ 2 ... جو کوئی "یَاقَهَّارُ" روزانہ ایک ہزار بار پڑھ لیا کرے تو اس کے دل سے مخلوق کا خوف دور ہو جائے گا۔

عظمتِ قرآن اور کفار کی غفلت

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾	قُلْ	هُوَ (1)	نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾	اَنْتُمْ	عَنْهُ	مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾
بڑا بخشنے والا (ہے)	تم کہو	وہ	ایک عظیم خبر (ہے)	تم	اس سے	منہ پھیرے ہوئے (ہو)

بڑا بخشنے والا ہے ○ تم فرماؤ وہ ایک عظیم خبر ہے ○ تم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو ○

عالمِ بالا کے فرشتوں کی بحث جاننا نبی کی
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منصب

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰۤى

مَا كَانَ	لِيَ	مِنْ عِلْمٍ (2)	بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى	اِذْ	يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ (3)	اِنْ	يُّوْحٰى
نہ تھا	مجھے	کوئی علم	عالَمِ بالا کا	جب	وہ بحث کررہے تھے	نہیں	وحی کی جاتی

مجھے عالَمِ بالا کی کوئی خبر نہیں تھی جب وہ بحث کررہے تھے ○ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق اور ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ

اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ

اِلَيَّ	اِلَّاۤ	اَنَّمَاۤ	اَنَا	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾	اِذْ	قَالَ (4)
میری طرف	مگر	یہ کہ	میں	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	جب	فرمایا

کہ میں تو کھلا ڈر سنانے والا ہی ہوں ○ جب تمہارے رب نے

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾

رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ	اِنِّيْ	خَالِقٌۢ	بَشَرًا	مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾
تمہارے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	انسان	مٹی سے

فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں ○

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

فَاِذَا	سَوَّيْتُهٗ	وَ	نَفَخْتُ	فِيْهِ	مِنْ رُّوْحِيْ
پھر جب	میں ٹھیک بنالوں اسے	اور	پھونک دوں	اس میں	اپنی (خاص) روح

پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی خاص روح پھونکوں

1 ...... یعنی قرآنِ پاک اور جو کچھ اس میں توحید، نبوت، قیامت، حشر اور جنت و دوزخ وغیرہ کے بارے میں بیان کیا گیا یہ عظیمُ الشان خبر ہے۔ 2 ...... یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت صحیح ہونے کی ایک دلیل ہے گویا کہ یوں ارشاد فرمایا: اگر میں نبی نہ ہوتا تو عالَمِ بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے معلوم ہی نہ ہوتا، اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ 3 ...... بحث کرنے والوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ یا، وہ فرشتے مراد ہیں جو اس چیز میں بحث کر رہے تھے کہ

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىٕكَةُ كُلُّهُمْ

فَقَعُوْا	لَهٗ	سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾	فَسَجَدَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	كُلُّهُمْ
تو تم گر جانا	اس کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے	تو سجدہ کیا	فرشتوں (نے)	ان کے تمام

توتم اس کے لیے سجدے میں پڑ جانا○ تو تمام فرشتوں نے اکٹھے

اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾

اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾
سبھی	سوائے	ابلیس (کے)	اس نے تکبر کیا	اور	وہ ہو گیا	کافروں میں سے

سجدہ کیا○ سوائے ابلیس کے۔ اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا○

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا

قَالَ	یٰۤاِبْلِیْسُ	مَا	مَنَعَكَ	اَنْ	تَسْجُدَ	لِمَا
(اللہ نے) فرمایا	اے ابلیس	کس چیز نے	روکا تجھے	کہ	تو سجدہ کرے	(اس) کو جسے

(اللہ نے) فرمایا: اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اسے سجدہ کرے جسے

خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾

خَلَقْتُ	بِیَدَیَّ	اَسْتَكْبَرْتَ	اَمْ	كُنْتَ	مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾
میں نے بنایا	اپنے ہاتھوں سے	کیا تو نے تکبر کیا	یا	تو تھا (ہی)	اوپر والوں (متکبروں) میں سے

میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو تھا ہی متکبروں میں سے؟○

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ

قَالَ	اَنَا	خَیْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِیْ	مِنْ نَّارٍ	وَّ	خَلَقْتَهٗ
اس نے کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے	اور	بنایا اسے

اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے

(بقیہ حاشیہ) کون سے کام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ ④ کفارِ مکہ چونکہ حسد اور تکبر کی بنا پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جھگڑتے تھے، اِس لئے یہاں ایک بار پھر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق اور ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ بیان فرمایا گیا تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور اپنے حسد و تکبر سے باز آجائیں۔ اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص420 پر ملاحظہ فرمائیں۔

ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کا دنیاوی انجام

مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾

رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾	فَاِنَّكَ	مِنْهَا	فَاخْرُجْ	قَالَ	مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾
دھتکارا ہوا (ہے)	تو بیشک تو	اس (جنت) سے	پس تو نکل جا	(اللہ نے) فرمایا	مٹی سے

پیدا کیا○ اللہ نے فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ بیشک تو دھتکارا ہوا ہے○

ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے خاص وقت تک مہلت ملنا

وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ

قَالَ	اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾	لَعْنَتِیْۤ	عَلَیْكَ	اِنَّ	وَّ
اس نے کہا	بدلے کے دن (قیامت) تک	میری لعنت (ہے)	تجھ پر	بیشک	اور

اور بیشک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے○ اس نے کہا:

رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾

یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ (1)	اِلٰى یَوْمِ	فَاَنْظِرْنِیْۤ	رَبِّ
(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے	(اس) دن تک	(اگر ایسا ہے) تو تو مہلت دے مجھے	اے میرے رب

اے میرے رب! (اگر ایسا ہی ہے) تو مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے○

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾

اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ (2)	مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾	فَاِنَّكَ	قَالَ
معین وقت کے دن تک	مہلت والوں میں سے (ہے)	پس بیشک تو	(اللہ نے) فرمایا

اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو مہلت والوں میں سے ہے○ معین وقت کے دن تک○

لوگوں کو گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کا عزم

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ

عِبَادَكَ	اِلَّا	لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾	فَبِعِزَّتِكَ	قَالَ
تیرے بندے	مگر	ضرور میں گمراہ کر دوں گا ان سب کو	تو تیری عزت کی قسم	اس نے کہا

اس نے کہا: تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا○ مگر جو ان میں

(1)...اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اُٹھنے کے بعد موت نہیں۔

(2)...یہاں معین وقت سے قیامت کے پہلے نفخہ تک کا وقت مراد ہے کہ جسے مخلوق کی فنا کے لئے معین فرمایا گیا ہے۔
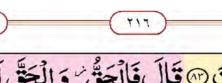
مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ ج

اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾	وَ الْحَقَّ	فَالْحَقُّ	قَالَ	الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾	مِنْهُمُ
میں فرماتا ہوں	اور حق ، سچ (ہی)	تو حق ، سچ (یہ ہے)	(اللہ نے) فرمایا	چنے ہوئے	ان میں سے

تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: تو حق (میری طرف سے ہی ہوتا ہے) اور میں حق ہی فرماتا ہوں ○

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

مِنْهُمْ	تَبِعَكَ	مِمَّنْ	وَ	مِنْكَ	جَهَنَّمَ	لَاَمْلَئَنَّ
ان میں سے	پیروی کرے گا تیری	(اس) سے جو	اور	تجھ سے	جہنم	ضرور میں بھر دوں گا

بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کرنے والے

اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ

وَّ	مِنْ اَجْرٍ	عَلَیْهِ	مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ	قُلْ	اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾
اور	کوئی اجرت	اس پر	میں نہیں مانگتا تم سے	تم کہو	سب (سے)

ہیں ○ تم فرماؤ: میں اِس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا اور

مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

ذِكْرٌ	اِلَّا	هُوَ	اِنْ	مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ (1)	اَنَا	مَاۤ
نصیحت	مگر	وہ (قرآن)	نہیں	جھوٹ گھڑنے والوں میں سے	میں	نہیں

میں جھوٹ گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں ○ یہ تو سارے جہان والوں کیلئے

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ (2)	نَبَاَهٗ	لَتَعْلَمُنَّ	وَ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾
ایک وقت کے بعد	اس کی خبر	ضرور تم جان لوگے	اور	سارے جہانوں کیلئے

نصیحت ہی ہے ○ اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جان لوگے ○

(1)..... یعنی میں اپنی طرف سے نبوت کا دعویٰ کرکے اور اپنے پاس سے قرآن بنا کر جھوٹ گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ عالم کو اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو وہ خاموشی اختیار کرے اور خود گھڑ کر نہ بتائے کہ یہ بھی تکلف میں داخل ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا "جو آدمی کسی چیز کا علم رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ لوگوں کو سکھائے اور وہ بات کہنے سے بچے جس کا علم نہ رکھتا ہو ورنہ وہ دین سے نکل جائے گا اور تکلف کرنے والوں میں سے ہو گا۔ (سنن دارمی، ۱/ ۷۴، الحدیث: ۱۴۷)

(2)..... اس سے موت کے بعد کا وقت یا قیامت کا دن آجانے کے بعد کا وقت مراد ہے۔

آیات: 75 | رکوع: 08

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن عزت و حکمت والے رب کا کلام ہے

اخلاص کے ساتھ عبادت اسی کی کی جائے

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝١ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝١	اِنَّاۤ	اَنۡزَلۡنَاۤ
کتاب کا نازل کرنا	عزت والے حکمت والے اللّٰه کی طرف سے (ہے)	بیشک	ہم نے اتاری

کتاب کا نازل فرمانا اس اللّٰه کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○ بیشک ہم نے تمہاری طرف

اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا

اِلَيۡكَ	الۡكِتٰبَ	بِالۡحَقِّ	فَاعۡبُدِ	اللّٰهَ	مُخۡلِصًا (1)
تمہاری طرف	کتاب	حق کے ساتھ	تو تم عبادت کرو	اللّٰه (کی)	خالص کرتے ہوئے

یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللّٰه کی عبادت کرو اسی کے

بتوں کی پوجا سے متعلق کفار کا کفریہ اور باطل نظریہ

لَّهُ الدِّيۡنَ ۝٢ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ

لَّهُ	الدِّيۡنَ ۝٢	اَلَا	لِلّٰهِ	الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ	وَ
اس کے لیے	دین، عبادت	سن لو	اللّٰه ہی کیلئے (ہے)	خالص دین، عبادت	اور

بندے بن کر ○ سن لو! خالص عبادت اللّٰه ہی کیلئے ہے اور

(1) اللّٰه تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرنی چاہئے کہ اس میں نہ شرک کا کوئی شائبہ ہو اور نہ ہی اس میں ریاکاری کا کوئی عمل دخل ہو۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللّٰه تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لئے کیا گیا ہو اور اس کے ذریعے اس کی رضا چاہی گئی ہو۔ (سنن نسائی، ص٥١٠، الحدیث: ٣١٣٧)

وقف لازم

الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ

الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءَ	مَا نَعْبُدُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	مددگار	(وہ کہتے ہیں) ہم عبادت نہیں کرتے ان کی

وہ جنہوں نے اس کے سوا اور مددگار بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں:) ہم تو ان بتوں کی صرف

اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰىؕ اِنَّ اللّٰهَ

اِلَّا	لِیُقَرِّبُوْنَاۤ	اِلَى اللّٰهِ	زُلْفٰى[1]	اِنَّ	اللّٰهَ
مگر	(اس لئے) کہ وہ قریب کردیں ہمیں	اللہ کی طرف	زیادہ قریب	بیشک	اللہ

اس لئے عبادت کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ کے زیادہ نزدیک کردیں۔ اللہ

یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ۬ؕ اِنَّ

یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ	فِیْ مَا	هُمْ	فِیْهِ	یَخْتَلِفُوْنَ	اِنَّ
فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	(اس بات) میں جو	وہ	اس میں	اختلاف کررہے ہیں	بیشک

ان کے درمیان اس بات میں فیصلہ کردے گا جس میں یہ اختلاف کررہے ہیں بیشک

اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ

اللّٰهَ	لَا یَهْدِیْ	مَنْ	هُوَ	كٰذِبٌ	كَفَّارٌ ﴿۳﴾	لَوْ	اَرَادَ	اللّٰهُ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اسے) جو	وہ	جھوٹا	بڑا ناشکرا (ہو)	اگر	ارادہ کرتا	اللہ

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا، بڑا ناشکرا ہو ○ اگر اللہ اپنے لیے

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُۙ

اَنْ	یَّتَّخِذَ	وَلَدًا	لَّاصْطَفٰى	مِمَّا	یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ
کہ	وہ بنائے	اولاد	(تو) ضرور چن لیتا	(اس میں) سے جو	وہ پیدا کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا

اولاد بنانے کا ارادہ فرماتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا

[1] ...... کسی کو اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل ہونے کا وسیلہ سمجھنا شرک نہیں کیونکہ بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرنے کا قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے، البتہ جسے وسیلہ سمجھا جائے اسے معبود جاننا اور اس کی پوجا کرنا ضرور شرک ہے۔ وسیلہ سے متعلق اہلِ حق کا عقیدہ و نظریہ شرک ہرگز نہیں، کیونکہ وہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کو معبود نہیں مانتے اور نہ ہی ان کی عبادت کرتے ہیں بلکہ معبود صرف اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں جبکہ انہیں صرف اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ مان کر اس کی بارگاہ تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ سمجھتے ہیں۔

وحدانیت اور قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

سُبْحٰنَهٗ	هُوَ	اللّٰهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ﴿۴﴾	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اسے پاکی ہے	وہی	ایک اللہ	سب پر غالب (ہے)	اس نے بنایا	آسمانوں	اور

وہ پاک ہے۔ وہی ایک اللہ سب پر غالب ہے ○ اس نے آسمان اور زمین

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ یُكَوِّرُ الَّیْلَ عَلَى النَّهَارِ وَ یُكَوِّرُ النَّهَارَ

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	یُكَوِّرُ	الَّیْلَ	عَلَى النَّهَارِ	وَ	یُكَوِّرُ	النَّهَارَ
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ لپیٹتا ہے	رات (کو)	دن پر	اور	لپیٹتا ہے	دن (کو)

حق کے ساتھ بنائے، وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر

عَلَى الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ

عَلَى الَّیْلِ[1]	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ	یَّجْرِیْ
رات پر	اور	اس نے کام میں لگایا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک	چلتا رہے گا

لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک، ایک مقررہ مدت تک

وحدانیت اور قدرتِ الٰہی کی زمینی نشانیاں

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمْ

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى	اَلَا	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْغَفَّارُ ﴿۵﴾	خَلَقَكُمْ
ایک مقررہ مدت تک	سن لو	وہی	عزت والا	بخشنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا تمہیں

چلتا رہے گا۔ سن لو! وہی عزت والا، بخشنے والا ہے ○ اس نے تمہیں

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ[2]	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْهَا	زَوْجَهَا	وَ	اَنْزَلَ	لَكُمْ
ایک جان سے	پھر	بنایا	اسی سے	اس کا جوڑا	اور	اتارے (پیدا کیے)	تمہارے لیے

ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے

1. ……اس سے مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت کم کر کے رات کو بڑھاتا ہے اور کبھی رات کا وقت کم کر کے دن کو زیادہ کرتا ہے، یوں رات اور دن میں سے کم ہونے والا کم ہوتے ہوتے کئی گھنٹے کم ہو جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے کئی گھنٹے بڑھ جاتا ہے۔
2. ……ایک جان سے مراد حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں اور جوڑے سے مراد حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا ہیں۔

مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍؕ یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ	یَخْلُقُكُمْ	ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ	مِّنَ الْاَنْعَامِ
تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں	وہ پیدا کرتا ہے تمہیں	آٹھ جوڑے	چوپایوں میں سے

آٹھ جوڑے بنائے، تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں

خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

رَبُّكُمْ	اللّٰهُ	ذٰلِكُمُ	فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ	خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ
تمہارا رب (ہے)	اللہ	یہ	تین اندھیروں میں	ایک تخلیق کے بعد (دوسری) تخلیق (ہوتی ہے)

پیدا کرتا ہے، ایک حالت کی تخلیق کے بعد دوسری حالت کی تخلیق ہوتی ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے،

لَهُ الْمُلْكُؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۶﴾ اِنْ

اِنْ	تُصْرَفُوْنَ ﴿۶﴾	فَاَنّٰى	هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَاۤ	الْمُلْكُ	لَهُ
اگر	تم پھیرے جاتے ہو	تو کہاں	وہی	مگر	کوئی معبود	نہیں	بادشاہی (ہے)	اسی کی

اسی کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تم کہاں پھیرے جاتے ہو؟ ○ اگر

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی اور اس کی رضا

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ قف وَ لَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ

لِعِبَادِهِ	لَا یَرْضٰى	وَ	عَنْكُمْ	غَنِیٌّ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	تَكْفُرُوْا
اپنے بندوں کی	وہ پسند نہیں کرتا	اور	تم سے	بے نیاز (ہے)	اللہ	تو بیشک	تم ناشکری کرو

تم ناشکری کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری کو

الْكُفْرَۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْؕ وَ لَا تَزِرُ

لَا تَزِرُ	وَ	لَكُمْ	یَرْضَهُ (1)	تَشْكُرُوْا	اِنْ	وَ	الْكُفْرَ
بوجھ نہیں اٹھائے گی	اور	تمہارے لیے	(تو) وہ پسند فرماتا ہے اسے	تم شکر کرو	اگر	اور	ناشکری

پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

آخرت سے متعلق ایک اصول

(1)..... بندوں کے کفر، ناشکری، ایمان اور شکر گزاری سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ان سے اسے کوئی نفع یا نقصان نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کفر اور ناشکری کو پسند نہیں کرتا جبکہ ان کے ایمان اور شکر گزاری کو پسند فرماتا ہے۔

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (1)	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ
کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسری کا بوجھ	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہارا پھرنا (ہے)

دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌ
تو وہ بتادے گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)

تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بیشک وہ دلوں کی بات

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	وَ	اِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ	ضُرٌّ	دَعَا (2)
سینوں والی (بات) کو	اور	جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)	کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے

جانتا ہے ○ اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو

رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

رَبَّهٗ	مُنِيْبًا	اِلَيْهِ	ثُمَّ	اِذَا	خَوَّلَهٗ	نِعْمَةً
اپنے رب (کو)	رجوع کرتے ہوئے	اس کی طرف	پھر	جب	(اللہ) دیدے اسے	کوئی نعمت

اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب اللہ اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ

مِّنْهُ	نَسِيَ	مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ	مِنْ قَبْلُ	وَ
اپنی طرف سے	(تو) وہ (آدمی) بھول جاتا ہے	(اس تکلیف کو) جس کی طرف وہ پکار رہا تھا	پہلے	اور

دیدے تو وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جس کی طرف وہ پہلے پکار رہا تھا اور

مصیبت وراحت میں کافر کا حال اور اسے نتیجہ

❶..... اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ کی وجہ سے نہیں پکڑا جائے گا۔ البتہ گمراہ کرنے والوں پر ان کا اپنا بوجھ بھی ہوگا اور ان کا بھی جنہیں انہوں نے بہکایا ہوگا۔ ❷..... کفار مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور راحت میں بھول جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے اور مصیبت وراحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور اس سے دعا کرتے رہنا چاہئے، حدیثِ پاک میں ہے" جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ راحت و آسائش کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعا کرے۔ (ترمذی، ۵/۲۴۸، الحدیث: ۳۳۹۳)

جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ

جَعَلَ	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	لِّیُضِلَّ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	قُلْ	تَمَتَّعْ
بنانے لگتا ہے	اللہ کیلئے	شریک	تاکہ وہ بہکادے	اس کے راستے سے	تم کہو	تو فائدہ اٹھالے

اللہ کے لئے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ اس کے راستے سے بہکادے۔ تم فرماؤ: تھوڑے دن

بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝۸ اَمَّنْ هُوَ

بِكُفْرِكَ	قَلِیْلًا	اِنَّكَ	مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝۸	اَمَّنْ	هُوَ
اپنے کفر سے	تھوڑے (دن)	بیشک تو	آگ والوں میں سے (ہے)	کیا جو شخص	وہ

اپنے کفر کے ساتھ فائدہ اٹھالے بیشک تو دوزخیوں میں سے ہے ۝ کیا وہ شخص جو

قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآىِٕمًا یَّحْذَرُ

قَانِتٌ	اٰنَآءَ الَّیْلِ	سَاجِدًا	وَّ	قَآىِٕمًا	یَّحْذَرُ
فرمانبرداری کرنے والا (ہے)	رات کی گھڑیوں (میں)	سجدہ کرتے ہوئے	اور	قیام کرتے ہوئے	ڈرتا ہے

سجدے اور قیام کی حالت میں رات کے اوقات فرمانبرداری میں گزارتا ہے، آخرت سے

الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی

الْاٰخِرَةَ	وَ	یَرْجُوْا	رَحْمَةَ رَبِّهٖ (1)	قُلْ	هَلْ	یَسْتَوِی
آخرت (سے)	اور	امید (بھی) رکھتا ہے	اپنے رب کی رحمت (کی)	تم کہو	کیا	برابر ہیں

ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا؟) تم فرماؤ: کیا علم والے

الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ

الَّذِیْنَ	یَعْلَمُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ (2)	اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ
وہ لوگ جو	علم رکھتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	علم نہیں رکھتے	نصیحت صرف مانتے ہیں

اور بے علم برابر ہیں؟ عقل والے ہی

عبادت گزار اور نافرمان برابر نہیں، علم والے اور بے علم برابر نہیں

(1)...... مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ امید اور خوف کے درمیان ہو، اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذابِ الٰہی سے ڈرتا رہے اور رحمتِ الٰہی کا امیدوار رہے۔ دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا یہ دونوں حالتیں کفار کی ہیں۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ علم اور علماءِ کرام کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے "عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے، پھر ارشاد فرمایا" اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمین کی مخلوق حتّٰی کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں لوگوں کو علم سکھانے والے پر درود بھیجتے ہیں۔ (ترمذی، ۴/۳۱۳، الحدیث: ۲۶۹۴)

اہلِ ایمان کو تقویٰ و پرہیزگاری اور عبادت و ریاضت کی ترغیب دینے کا حکم

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۟ؔ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۟	قُلْ	یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا
عقل والے	تم کہو	اے میرے وہ بندو جو	ایمان لائے

نصیحت مانتے ہیں ○ تم فرماؤ: اے میرے مومن بندو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا

اتَّقُوْا	رَبَّكُمْ	لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوْا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا
ڈرو	اپنے رب (سے)	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	بھلائی کی	اس دنیا میں

اپنے رب سے ڈرو۔ جنہوں نے بھلائی کی، ان کے لیے اِس دنیا میں

حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى

حَسَنَةٌ	وَ	اَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةٌ	اِنَّمَا	یُوَفَّى
بھلائی (ہے)	اور	اللہ کی زمین	وسیع (ہے)	صرف	بھرپور دیا جائے گا

بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیئے گئے احکامات

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۟ قُلْ

الصّٰبِرُوْنَ	اَجْرَهُمْ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ۟ (1)	قُلْ
صبر کرنے والوں (کو)	ان کا ثواب	حساب کے بغیر	تم کہو

ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا ○ تم فرماؤ:

اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ

اِنِّیْۤ اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	اللّٰهَ	مُخْلِصًا	لَّهُ
بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اسی کیلئے

مجھے حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اسی کیلئے دین کو

(1) ... صبر کرنے والے بڑے خوش نصیب ہیں کیونکہ قیامت کے دن انہیں بے حساب اجر و ثواب دیا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "مصیبت اور بلا میں مبتلا رہنے والے (قیامت کے دن) حاضر کئے جائیں گے، نہ اُن کے لئے میزان قائم کی جائے گی اور نہ اُن کے لئے (اعمال ناموں کے) دفتر کھولے جائیں گے، ان پر اجر و ثواب کی (بے حساب) بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ "کاش! (وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور) ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے (تاکہ آج یہ صبر کا اجر پاتے)۔ (معجم الکبیر، ۱۲/۱۴۱، الحدیث: ۱۲۸۲۹)

الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ۙ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾

الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	اُمِرْتُ	لِاَنْ	اَكُوْنَ	اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ (1)
دین	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں ہو جاؤں	سب سے پہلا مسلمان

خالص کرتے ہوئے ○ اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں ○

قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ

قُلْ	اِنِّیْۤ اَخَافُ	اِنْ	عَصَیْتُ	رَبِّیْ
تم کہو	بیشک میں ڈرتا ہوں	اگر	میں نے نافرمانی کی	اپنے رب (کی)

تم فرماؤ: بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے اپنے رب سے

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾	قُلِ	اللّٰهَ	اَعْبُدُ
ایک بڑے دن کے عذاب (سے ڈرتا ہوں)	تم کہو	اللہ (ہی کی)	میں عبادت کرتا ہوں

ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ تم فرماؤ: میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں

مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ۙ فَاعْبُدُوْا مَا

مُخْلِصًا	لَّهٗ	دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾	فَاعْبُدُوْا (2)	مَا
خالص کرتے ہوئے	اس کے لیے	اپنا دین	تو تم عبادت کرلو	جس کی

خالص اس کا بندہ ہو کر ○ تو تم اس کے سوا جس کی

شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ

شِئْتُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	قُلْ	اِنَّ	الْخٰسِرِیْنَ
تم چاہتے ہو (عبادت کرنا)	اس کے سوا	(اے نبی) تم کہو	بیشک	نقصان اٹھانے والے

عبادت کرنا چاہتے ہو، کرلو۔ (اے نبی) تم فرماؤ: بلاشبہ نقصان اٹھانے والے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوفِ خدا

کفار پر اظہارِ غضب اور حقیقی نقصان اٹھانے والے لوگ

(1)...اللہ تعالٰی نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو دل کا عمل ہے پھر اطاعت یعنی اعمالِ جوارح کا حکم دیا اور چونکہ شرعی احکام رسول سے حاصل ہوتے ہیں، وہی ان احکام کو پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اوّل ہوئے۔ اللہ تعالٰی نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ حکم دے کر لوگوں کو تنبیہ کی ہے کہ دوسروں پر اس کی پابندی انتہائی ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ حکم دیا گیا ہے۔

(2)...یہ جو فرمایا گیا "تم اللہ تعالٰی کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو" اس میں شرک کی اجازت نہیں بلکہ انتہائی غضب کا اظہار ہے۔

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ

اَلَّذِیْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	وَ	اَهْلِیْهِمْ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈالا	اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اَلَا	ذٰلِكَ	هُوَ	الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾
قیامت کے دن	سن لو	یہی	وہ	کھلا نقصان (ہے)

خسارے میں ڈالا۔ سن لو! یہی کھلا نقصان ہے ○

عذابِ کفار کی ایک نوعیت

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ

لَهُمْ	مِّنْ فَوْقِهِمْ	ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ	وَ	مِنْ تَحْتِهِمْ
ان کیلئے	ان کے اوپر	آگ کے سائبان (پہاڑ ہوں گے)	اور	ان کے نیچے

ان کیلئے ان کے اوپر سے آگ کے پہاڑ ہوں گے اور ان کے نیچے

خوفِ خدا کا حکم

ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ

ظُلَلٌ (1)	ذٰلِكَ	یُخَوِّفُ	اللّٰهُ	بِهٖ	عِبَادَهٗ
سائبان (پہاڑ ہوں گے)	یہ (عذاب)	ڈراتا ہے	اللّٰہ	اس سے	اپنے بندوں (کو)

پہاڑ ہوں گے۔ اللّٰہ اپنے بندوں کو اسی سے ڈراتا ہے،

دنیا و آخرت میں خوشخبری کے مستحق لوگ

یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا

یٰعِبَادِ	فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اجْتَنَبُوا
اے میرے بندو	تو تم ڈرو مجھ سے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	اجتناب کیا

اے میرے بندو! تو تم مجھ سے ڈرو ○ اور جنہوں نے بتوں کی پوجا سے

(1) اوپر نیچے آگ کے پہاڑ ہونے کا معنی یہ ہے کہ ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہو گی۔ حضرت سوید بن غفلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "جب اللّٰہ تعالیٰ اس بات کا ارادہ فرمائے گا کہ جہنمی اپنے ماسوا سب کو بھول جائیں تو ان میں سے ہر شخص کیلئے اس کے قد برابر آگ کا ایک صندوق بنایا جائے گا پھر اس پر آگ کے تالوں میں سے ایک تالا لگا دیا جائے گا، پھر اس شخص کی ہر رگ میں آگ کی کیلیں لگا دی جائیں گی، پھر اس صندوق کو آگ کے دوسرے صندوق میں رکھ کر آگ کا تالا لگا دیا جائے گا، پھر ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۲۸۱، الحدیث: ۱۰)

الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

الطَّاغُوْتَ	اَنْ	یَّعْبُدُوْهَا	وَ	اَنَابُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ
بتوں (سے)	کہ	وہ پوجا کریں ان کی	اور	انہوں نے رجوع کیا	اللہ کی طرف

اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا

لَهُمُ الْبُشْرٰىۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ

لَهُمُ	الْبُشْرٰى	فَبَشِّرْ	عِبَادِ ﴿۱۷﴾	الَّذِیْنَ
ان کے لیے	خوشخبری (ہے)	تو خوشخبری سنادو	میرے بندوں (کو)	وہ لوگ جو

انہیں کے لیے خوشخبری ہے تو میرے بندوں کو خوشخبری سنادو○ جو

یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗؕ

یَسْتَمِعُوْنَ	الْقَوْلَ	فَیَتَّبِعُوْنَ	اَحْسَنَهٗ (1)
کان لگا کر سنتے ہیں	بات	پھر وہ پیروی کرتے ہیں	اس کی بہتر (بات کی)

کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر اس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں۔

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ

اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	هَدٰىهُمُ	اللّٰهُ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمْ
یہ لوگ	وہ ہیں جو	ہدایت دی انہیں	اللہ (نے)	اور	یہ لوگ	وہی

یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور یہی

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِؕ

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾	اَفَمَنْ	حَقَّ	عَلَیْهِ	كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عقل والے (ہیں)	تو کیا وہ شخص جو	ثابت ہو چکی	اس پر	عذاب کی بات (وہ نجات والوں کے برابر ہو جائے گا)

عقلمند ہیں○ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے (وہ نجات والوں کے برابر ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں۔)

عذاب کے مستحق اور نجات پانے والے دونوں برابر نہیں

(1) قرآن و حدیث میں مسلمانوں کو دیئے گئے احکام میں ثواب کے اعتبار سے فرق ہے، یوں بعض اعمال بعض سے بہتر ہیں، جیسے تنگدست مقروض کو آسانی آنے تک مہلت دینا یا قرض معاف کر دینا دونوں بہتر ہیں لیکن قرض معاف کر دینا مہلت دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اسی طرح جیسی کسی نے تکلیف پہنچائی ویسی اسے سزا دینا یا صبر کرنا دونوں جائز ہیں لیکن صبر کرنا سزا دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ جو لوگ جائز احکام پر عمل کرتے ہیں وہ ملامت کے مستحق نہیں اور جو ثواب کے کام کرتے ہیں وہ قابلِ تعریف ہیں لیکن جو زیادہ بہتر اعمال بجالاتے ہیں وہ زیادہ ثواب کے مستحق اور زیادہ قابلِ تعریف ہیں۔

ازلی بدبخت کو عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا

پرہیزگاروں کے لئے ایک اُخروی انعام

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ۚ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ

اَفَاَنْتَ	تُنْقِذُ (1)	مَنْ	فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾	لٰكِنِ	الَّذِیْنَ
تو کیا تم	بچالوگے	(اسے) جو	آگ میں (ہے)	لیکن	وہ لوگ جو

تو کیا تم اسے جو آگ کا مستحق ہے بچالوگے؟○ لیکن اپنے رب سے

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا

اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	غُرَفٌ	مِّنْ فَوْقِهَا
ڈرے	اپنے رب (سے)	ان کیلئے	بالاخانے (ہیں)	ان کے اوپر

ڈرنے والوں کیلئے بلند محلات ہیں جن کے اوپر (مزید) بلند محلات

غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ ۙ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ

غُرَفٌ	مَّبْنِیَّةٌ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
(مزید) بالاخانے	بنے ہوئے (ہیں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

بنے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

نباتات کے احوال عقل والوں کے لئے باعث نصیحت ہیں

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ

وَعْدَ اللّٰهِ	لَا یُخْلِفُ	اللّٰهُ	الْمِیْعَادَ ﴿۲۰﴾	اَلَمْ تَرَ
(یہ) اللّٰہ کا وعدہ (ہے)	خلاف نہیں کرتا	اللّٰہ	(اپنے) وعدے (کے)	کیا تم نے نہ دیکھا

یہ اللّٰہ کا وعدہ ہے۔ اللّٰہ وعدہ خلافی نہیں کرتا○ کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ

اَنَّ	اللّٰهَ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَسَلَكَهٗ
کہ	اللّٰہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	پھر داخل کیا اسے

کہ اللّٰہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اسے زمین میں موجود

(1) اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جو ازلی بدبخت ہے اور جس کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ وہ اپنے خبیث اعمال کی وجہ سے جہنم میں جانے کا حقدار ہے تو کیا آپ اسے ہدایت دے کر جہنم سے بچالیں گے، ہرگز نہیں۔ کیونکہ نجات تو نبی کے ماننے والوں کے لئے ہے نہ کہ نہ ماننے والوں کے لئے۔

يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا

يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ	ثُمَّ	يُخْرِجُ	بِهٖ	زَرْعًا
زمین میں (موجود) چشموں (میں)	پھر	وہ نکالتا ہے	اس سے	کھیتی

چشموں میں داخل کیا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتی

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

مُّخْتَلِفًا	اَلْوَانُهٗ	ثُمَّ	يَهِيْجُ	فَتَرٰىهُ	مُصْفَرًّا
مختلف (ہوتے ہیں)	اس کے رنگ	پھر	وہ خشک ہو جاتی ہے	تو تو دیکھتا ہے اسے	پیلی پڑی ہوئی

نکالتا ہے پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے تو تو دیکھتا ہے کہ وہ پیلی پڑ جاتی ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى

ثُمَّ	يَجْعَلُهٗ	حُطَامًا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَذِكْرٰى
پھر	وہ کر دیتا ہے اسے	ٹکڑے ٹکڑے	بیشک	اس میں	ضرور نصیحت (ہے)

پھر اللہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ (1)	اَفَمَنْ (2)	شَرَحَ	اللّٰهُ	صَدْرَهٗ
عقل والوں کیلئے	تو کیا وہ شخص جو	کھول دیا	اللہ (نے)	اس کا سینہ

نصیحت ہے ○ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے

لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ

لِلْاِسْلَامِ	فَهُوَ	عَلٰى نُوْرٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ	فَوَيْلٌ
اسلام کے لیے	تو وہ	نور پر (ہے)	اپنے رب کی طرف سے (کیا وہ سنگدل جیسا ہو جائے گا)	تو خرابی ہے

کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے (اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے) تو خرابی ہے

یقین و ہدایت والا سنگدل جیسا نہیں

ذکرِ الٰہی کی طرف سے سخت دلوں کا حال

1 ...... جس نے نباتات میں ان احوال کا مشاہدہ کیا وہ جان جائے گا کہ حیوان اور انسان کا حال بھی اسی طرح ہے کہ اگرچہ اس کی عمر لمبی ہو لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ اس کا رنگ پیلا پڑ جائے گا اور اس کے اعضاء و اجزاء ٹوٹنے لگیں گے اور بالآخر اس کا انجام موت ہے، لہٰذا جب وہ نباتات کے احوال کا مشاہدہ کر کے اپنی ذات اور زندگی میں غور کرے گا تو اس سے اس کے دل میں دنیا اور اس کی رنگینیوں سے نفرت پیدا ہو گی۔ 2 ...... یعنی جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا اور اسے حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی تو وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یقین و ہدایت پر ہے، کیا وہ اس جیسا ہو جائے گا جس کے

لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

اُولٰٓىِٕكَ	مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ (1)	لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ
یہ لوگ	اللہ کے ذکر کی طرف سے	(ان) کیلئے جن کے دل سخت ہو گئے

ان کیلئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔وہ

فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ

اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ	نَزَّلَ	اَللّٰهُ	فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۲﴾
سب سے اچھی بات	اتاری	اللہ (نے)	کھلی گمراہی میں (ہیں)

کھلی گمراہی میں ہیں ○ اللہ نے سب سے اچھی کتاب اتاری

كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ

مِنۡهُ	تَقۡشَعِرُّ	مَّثَانِیَ (2)	مُّتَشَابِهًا	كِتٰبًا
اس سے	کھڑے ہو جاتے ہیں	بار بار دہرائی جاتی (ہے)	(جو ساری) ایک جیسی (ہے)	(یعنی) ایک کتاب

کہ ساری ایک جیسی ہے، بار بار دہرائی جاتی ہے۔اس سے ان لوگوں کے بدن پر

جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ

تَلِیۡنُ	ثُمَّ	رَبَّهُمۡ	یَخۡشَوۡنَ	الَّذِیۡنَ	جُلُوۡدُ
نرم پڑ جاتی ہیں	پھر	اپنے رب (سے)	ڈرتے ہیں	ان لوگوں کے جو	کھالوں (کے بال)

بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں

جُلُوۡدُهُمۡ وَ قُلُوۡبُهُمۡ اِلٰی ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ

هُدَی اللّٰهِ	ذٰلِكَ	اِلٰی ذِكۡرِ اللّٰهِ	قُلُوۡبُهُمۡ	وَ	جُلُوۡدُهُمۡ
اللہ کی ہدایت (ہے)	یہ	اللہ کی یاد کی طرف	ان کے دل (نرم پڑ جاتے ہیں)	اور	ان کی کھالیں

اور دل اللہ کی یاد کی طرف نرم پڑ جاتے ہیں۔یہ اللہ کی ہدایت ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی تو وہ ہدایت قبول نہیں کرتا۔ ہرگز نہیں۔

1 ...... یعنی ان کے لئے خرابی ہے جن کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے یا اس کی آیات کی تلاوت کی جائے تو وہ پہلے سے زیادہ سکڑ جائیں اور ان کے دلوں کی سختی زیادہ ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو دل کی سختی ہے، اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ ہوتا ہے جس کا دل سخت ہو۔(ترمذی، ۴/۱۸۴، الحدیث: ۲۴۱۹) 2 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ دو طرح کے بیان والی ہے کہ

يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

اللّٰهُ	يُضْلِلِ(1)	مَنْ	وَ	يَّشَآءُ	مَنْ	بِهٖ	يَهْدِىْ
اللّٰه	گمراہ کردے	جسے	اور	چاہتا ہے	جسے	اس کے ذریعے	وہ ہدایت دیتا ہے

وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللّٰہ گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِىْ بِوَجْهِهٖ

بِوَجْهِهٖ	يَتَّقِىْ(2)	اَفَمَنْ	مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾	لَهٗ	فَمَا
اپنے چہرے کے ذریعے	بچنے کی کوشش کرے گا	تو کیا وہ جو	کوئی راہ دکھانے والا	اس کو	تو نہیں

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ○ تو کیا وہ جو قیامت کے دن اپنے چہرے کے ذریعے

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ

لِلظّٰلِمِيْنَ	قِيْلَ	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ
ظالموں سے	کہا جائے گا	اور	قیامت کے دن (وہ نجات پانے والوں جیسا ہو جائے گا)	برے عذاب (سے)

برے عذاب کو روکنے کی کوشش کرے گا (وہ نجات پانے والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟) اور ظالموں سے فرمایا جائے گا:

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ	كَذَّبَ	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾	مَا	ذُوْقُوْا
ان سے پہلے (گزرے)	ان لوگوں نے جو	جھٹلایا	تم کماتے (عمل کرتے) تھے	(اس کا مزہ) جو	چکھو

اپنے کمائے ہوئے اعمال کا مزہ چکھو ○ ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا

فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ

فَاَذَاقَهُمُ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾	مِنْ حَيْثُ	الْعَذَابُ	فَاَتٰىهُمُ
تو چکھایا انہیں	انہیں خبر نہ تھی	جہاں سے	عذاب	تو آیا ان کے پاس

تو ان کے پاس وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر نہ تھی ○ اور اللّٰہ نے انہیں

عذاب سے بچنے والا عذاب کا شکار ہونے والوں کی طرح نہیں

گزشتہ قوموں کے حال اور ان کے دنیوی و اُخروی انجام کا بیان

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ) اس میں وعدے کے ساتھ وعید، امر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ یہ کتاب بار بار پڑھی جانے والی ہے۔

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کی بد عملیوں کی وجہ سے اللّٰہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرمادے تو اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ 2 ...... اس شخص سے مراد یا تو وہ ہے جس کا دل اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف سے سخت ہو گیا، یا اس سے مراد وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہو گا جو اس کے چہرے کو بھون ڈالتا ہو گا، اس طرح اسے اوندھا کر کے آتشِ جہنم میں گرایا جائے گا۔

اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ

اللّٰهُ	الْخِزْیَ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ
اللہ (نے)	رسوائی (کا مزہ)	دنیا کی زندگی میں	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)

دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔

لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	لَقَدْ	ضَرَبْنَا	لِلنَّاسِ
اگر	وہ جانتے ہوتے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بیان کی	لوگوں کے لیے

کیا اچھا ہوتا اگر وہ جان لیتے ○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (1)	لَّعَلَّهُمْ
اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال	تاکہ وہ

اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی تاکہ وہ

یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ

یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾	قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا	غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ
نصیحت حاصل کرلیں	عربی زبان کا قرآن	(جو) ٹیڑھے پن والا نہیں

نصیحت حاصل کرلیں ○ عربی زبان کا قرآن جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں

لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

لَّعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا
تاکہ وہ	وہ ڈریں	بیان کی	اللہ (نے)	ایک مثال

تاکہ وہ ڈریں ○ اللہ نے ایک غلام آدمی کی مثال بیان فرمائی

قرآن میں مثالیں بیان فرمانے کی حکمت

عظمتِ قرآن اور اس کے نزول کا ایک مقصد

مومن و کافر میں فرق کی ایک مثال

(1)...اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں وہ تمام مثالیں بیان فرمائی ہیں جن کی اپنے دین کے معاملے میں غور کرنے والے کو ضرورت ہے تاکہ وہ انہیں پڑھ اور سن کر نصیحت قبول کریں۔ نیز قرآنِ کریم میں دلائل، مثالیں، بشارت، ڈرانا، عشقِ الٰہی اور نعتِ مصطفٰی سب ہی مذکور ہیں کیونکہ قرآنِ پاک ساری دنیا کے لئے آیا ہے اور ہر جگہ اور علاقے کے لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہیں، ان میں سے کوئی دلائل سے مانتا ہے، کوئی خوف سے، کوئی لالچ سے، کوئی عشق و محبت سے، اس لئے قرآنِ پاک میں سب کی ضرورتوں کی تکمیل ہے۔

رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا

رَّجُلًا	فِيْهِ	شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ	وَ	رَجُلًا
ایک (غلام) آدمی (کی)	اس میں	کئی بد اخلاق (آقا) شریک (ہوں)	اور	ایک آدمی (ایسا ہو)

جس میں کئی بد اخلاق آقا شریک ہوں اور ایک ایسا غلام مرد ہو

سَلَمًا لِّرَجُلٍؕ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًاؕ

سَلَمًا	لِّرَجُلٍ	هَلْ	يَسْتَوِيٰنِ	مَثَلًا
(جو) خالص	ایک مرد کا (غلام ہو)	کیا	وہ دونوں برابر (ہیں)	صورتِ حال (کے اعتبار سے)

جو خالص ایک ہی کا غلام ہو۔ کیا دونوں کا حال ایک جیسا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۲۹

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ۲۹
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	نہیں جانتے

سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے ○

اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ۳۰ ثُمَّ

اِنَّكَ	مَيِّتٌ	وَّ	اِنَّهُمْ	مَّيِّتُوْنَ ۳۰ (1)	ثُمَّ
(اے حبیب) بیشک تم	انتقال کرنے والے (ہو)	اور	بیشک وہ (کفار بھی)	مرنے والے (ہیں)	پھر

(اے حبیب!) بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ○ پھر

وفات حضور کے منتظر کفار کو رد

اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۳۱ ع

اِنَّكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	تَخْتَصِمُوْنَ ۳۱ (2)
(اے لوگو) بیشک تم	قیامت کے دن	اپنے رب کے پاس	تم جھگڑو گے

(اے لوگو!) تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ○

بروزِ قیامت لوگوں کے جھگڑے کا بیان

ع ۲ / ۱۷

(1) ..... اس آیت میں ان کفار کا رد ہے جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے، انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے۔ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے "بے شک اللہ تعالٰی نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے، پس اللہ تعالٰی کا نبی زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۲/۲۹۱، الحدیث: ۱۶۳۷) (2) ..... لوگ بہت سے معاملات میں جھگڑا کریں گے جن میں سے ایک یہ ہے کہ دنیاوی حقوق سے متعلق جھگڑا کریں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ
24

اللہ پر جھوٹ باندھنے اور حق جھٹلانے والے کی مذمت

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ

فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَذَبَ	عَلَى اللّٰهِ [1]	وَ	كَذَّبَ	بِالصِّدْقِ
تو کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جس نے	جھوٹ باندھا	اللہ پر	اور	جھٹلایا	سچ، حق کو

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے

پرہیزگار لوگ

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿٣٢﴾ وَ الَّذِیْ

اِذْ	جَآءَهٗ	اَلَیْسَ	فِیْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى	لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿٣٢﴾	وَ	الَّذِیْ
جب	وہ آگیا اس کے پاس	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ	کافروں کیلئے	اور	وہ جو

جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں؟ ○ اور وہ جو

جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾

جَآءَ	بِالصِّدْقِ [2]	وَ	صَدَّقَ	بِهٖۤ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾
آیا	سچ کے ساتھ	اور	(جس نے) تصدیق کی	اس کی	یہ لوگ	وہی	پرہیزگار (ہیں)

یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جس نے ان کی تصدیق کی یہی پرہیزگار ہیں ○

پرہیزگاروں کے لیے بشارت

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ﴿٣٤﴾ ۚۖ

لَهُمْ	مَّا	یَشَآءُوْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ﴿٣٤﴾
ان کے لئے (ہے)	جو کچھ	وہ چاہیں گے	ان کے رب کے پاس	یہ	نیکی کرنے والوں کا صلہ (ہے)

ان کیلئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہے جو یہ چاہیں گے۔ یہ نیک بندوں کا صلہ ہے ○

پرہیزگاروں کو نیک کاموں کی جزا دینے کی حکمت

لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَهُمْ

لِیُكَفِّرَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	اَسْوَاَ	الَّذِیْ	عَمِلُوْا	وَ	یَجْزِیَهُمْ
تاکہ مٹادے	اللہ	ان سے	برا کام	جو	انہوں نے کیا	اور	صلہ دے انہیں

تاکہ اللہ ان سے ان کے برے کام مٹادے جو انہوں نے کیے اور انہیں

1 ...... اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی ایک صورت اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور اس کی اولاد قرار دینا ہے، یا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہنا بھی اس میں داخل ہے نیز یونہی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا قول یا فعل منسوب کرنا بھی اسی میں داخل ہے جو کہیں ثابت نہ ہو۔ نیز نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طرف بھی اپنی طرف سے کچھ منسوب کرنا حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (بخاری، ۱/۴۳۷، الحدیث: ۱۲۹۱) 2 ...... سچ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یا قرآنِ مجید ہے، اسے لے کر تشریف لانے والے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم یا جبریل امین ہیں

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کفایتِ الٰہی کا بیان

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَیْسَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	اَلَیْسَ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾	الَّذِیْ	بِاَحْسَنِ	اَجْرَهُمْ
اللہ	کیا نہیں ہے	وہ کیا کرتے تھے	جو	(اس) اچھے کام پر	ان کا ثواب

ان کا اجر دے ان اچھے کاموں پر جو وہ کرتے تھے ○ کیا اللہ

کفار کا عقیدہ اور عمل — ہدایت سے محروم گمراہ شخص

بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	مِنْ دُوْنِهٖ	بِالَّذِیْنَ	یُخَوِّفُوْنَكَ	وَ	عَبْدَهٗ (1)	بِكَافٍ
جسے	اور	اس کے سوا (ہیں)	ان سے جو	وہ ڈراتے ہیں تجھے	اور	اپنے بندے (کو)	کافی

اپنے بندے کو کافی نہیں؟ اور وہ تمہیں اللہ کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جسے

گمراہی سے محفوظ ہدایت یافتہ شخص اور شانِ الٰہی

یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ

اللّٰهُ	یَّهْدِ	مَنْ	وَ	مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾	لَهٗ	فَمَا	اللّٰهُ	یُّضْلِلِ (2)
اللہ	ہدایت دے	جسے	اور	کوئی ہدایت دینے والا	اس کے لئے	تو نہیں	اللہ	گمراہ کردے

اللہ گمراہ کرے اس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ اور جسے اللہ ہدایت دے

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ

بِعَزِیْزٍ	اللّٰهُ	اَلَیْسَ	مِنْ مُّضِلٍّ	لَهٗ	فَمَا
غلبے والا، عزت والا	اللہ	کیا نہیں ہے	کوئی بہکانے والا	اس کو	تو نہیں

اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ کیا اللہ سب پر غالب،

اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا اقرار اور کفار پر تمام حجت

ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

وَ	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	مَّنْ	سَاَلْتَهُمْ	لَىٕنْ	وَ	ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾
اور	آسمانوں	بنایا	کس نے	تم پوچھو ان سے	ضرور اگر	اور	بدلہ لینے والا

بدلہ لینے والا نہیں؟ ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: آسمان اور زمین

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تصدیق کرنے والے سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یا تمام مومنین مراد ہیں۔

1 ...... یہاں ''بندے'' سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ یقیناً جس طرح اللہ تعالیٰ آپ سے پہلے رسولوں کو کافی تھا اسی طرح آپ کو بھی کافی ہے۔ 2 ...... یعنی جس کی بد عملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرمادے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت یعنی ایمان کا نور دے تو اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔

الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

تَدْعُوْنَ	مَّا	اَفَرَءَيْتُمْ	قُلْ	اللّٰهُ	لَيَقُوْلُنَّ	الْاَرْضَ
تم پوجتے ہو	جنہیں	بھلا بتاؤ	تم کہو	اللہ (نے)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	زمین (کو)

کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے: ”اللہ نے“ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ کہ جنہیں تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ

هُنَّ	هَلْ	بِضُرٍّ	اللّٰهُ	اَرَادَنِيَ	اِنْ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وہ	(تو) کیا	کوئی تکلیف (پہنچانا)	اللہ	چاہے مجھے	اگر	اللہ کے سوا

پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

هُنَّ	هَلْ	بِرَحْمَةٍ	اَرَادَنِيْ	اَوْ	كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ
وہ	کیا	مہربانی کرنا	وہ چاہے مجھ پر	یا	اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف ٹالنے والے (ہو سکتے ہیں)

اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو ٹال دیں گے یا اگر اللہ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو کیا وہ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

يَتَوَكَّلُ[1]	عَلَيْهِ	اللّٰهُ	حَسْبِيَ	قُلْ	مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ
بھروسہ کرتے ہیں	اسی پر	اللہ	مجھے کافی ہے	تم کہو	اس کی مہربانی روکنے والے (ہو سکتے ہیں)

اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ تم فرماؤ: مجھے اللہ کافی ہے۔ توکل کرنے والے

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

اِنِّيْ	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اعْمَلُوْا	يٰقَوْمِ	قُلْ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾
بیشک میں (بھی)	اپنی جگہ پر	تم کام کرتے رہو	اے میری قوم	تم کہو	توکل کرنے والے

اسی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ تم فرماؤ: اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ، میں

کفارِ مکہ سے فیصلہ کُن کلام

1 ...... توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اپنا کام کسی کے سپرد کر کے اس پر اعتماد کرنا، اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی کارساز ہونے کا یقین رکھتے ہوئے اپنے کام اس کے سپرد کر دینا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرے تو ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو دنیا پر بھروسہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد فرما دیتا ہے۔ (معجم الاوسط، ۲/۳۰۲، الحدیث: ۳۳۵۹)

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	مَنْ يَّاْتِيْهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کرنے والا (ہوں)	تو عنقریب تم جان لوگے	کس پر آتا ہے	(وہ) عذاب

اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لوگے ○ کس پر آتا ہے وہ عذاب

يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا

يُّخْزِيْهِ	وَ	يَحِلُّ	عَلَيْهِ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنَا
جو رسوا کر دے اسے	اور	اترتا ہے	کس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب	بیشک	ہم نے اتاری

جو اسے رسوا کر دے اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے ؟○ بیشک ہم نے حق کے ساتھ

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	لِلنَّاسِ	بِالْحَقِّ	فَمَنِ	اهْتَدٰى
تم پر	کتاب	لوگوں (کی ہدایت) کیلئے	حق کے ساتھ	تو جس نے	ہدایت پائی

تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کیلئے اتاری تو جس نے ہدایت پائی

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ

فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا	يَضِلُّ	عَلَيْهَا	وَ
تو اپنی ذات کیلئے (پائی)	اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف	وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی جان کے خلاف	اور

تو اپنی ذات کیلئے ہی (پائی) اور جو گمراہ ہوا تو اپنی جان کے خلاف ہی گمراہ ہوا اور

مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا

مَاۤ	اَنْتَ	عَلَيْهِمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ (1)	اَللّٰهُ	يَتَوَفَّى	الْاَنْفُسَ	حِيْنَ مَوْتِهَا
نہیں	تم	ان پر	کوئی ذمہ دار	اللہ	وفات دیتا ہے	جانوں (کو)	ان کی موت کے وقت

تم ان پر کوئی ذمہ دار نہیں ہو ○ اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے

ہدایت کا نفع اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا

حقیقی طور پر موت اللہ تعالیٰ دیتا ہے

الربع

(1)......اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ ہم نے لوگوں کے فائدے اور ان کی ہدایت کیلئے یہ کامل اور عظیم کتاب آپ پر نازل فرمائی ہے، لہٰذا جو ہدایت حاصل کرے تو اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا نقصان اور وبال اسی پر پڑے گا۔ آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ چار و ناچار انہیں ایمان قبول کرنے پر مجبور کریں بلکہ ایمان قبول کرنا یا نہ کرنا اِن مشرکین کے ذمے ہے، آپ سے اُن کی کوتاہیوں کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔

وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَاۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا

وَ	الَّتِیْ	لَمْ تَمُتْ	فِیْ مَنَامِهَا (1)	فَیُمْسِكُ	الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا
اور	جو	نہ مرے	(اسے) اس کی نیند میں	پھر وہ روک لیتا ہے	(اسے) جس پر حکم فرمادیتا ہے

اور جو نہ مریں انہیں ان کی نیند کی حالت میں پھر جس پر موت کا حکم فرمادیتا ہے اسے

الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

الْمَوْتَ	وَ	یُرْسِلُ	الْاُخْرٰۤى	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
موت (کا)	اور	چھوڑ دیتا ہے	دوسری (جان کو)	ایک مقررہ مدت تک	بیشک	اس میں

روک لیتا ہے اور دوسرے کو ایک مقررہ مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا

باطل معبودوں کے شفیع ہونے کا رد

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾	اَمِ	اتَّخَذُوْا
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	کیا	انہوں نے بنا رکھے ہیں

ضرور سوچنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ کیا انہوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	شُفَعَآءَ	قُلْ	اَوَ لَوْ	كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ	شَیْــٴًـا	وَّ
اللہ کے مقابل	کچھ سفارشی	تم کہو	کیا اگرچہ	وہ مالک نہ ہوں	کسی چیز (کے)	اور

اللہ کے مقابلے میں کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں؟ تم فرماؤ: کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًاؕ لَهٗ

اللہ تعالیٰ کی شانِ مالکیت

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾	قُلْ	لِّلّٰهِ	الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا (2)	لَهٗ
سمجھ نہ رکھتے ہوں	تم کہو	اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	سب شفاعت	اسی کیلئے (ہے)

نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں ○ تم فرماؤ: تمام شفاعتوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ اسی کے لیے

(1)...... نیند بھی ایک قسم کی موت ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہوتے وقت احادیث میں بیان کی گئی دعائیں پڑھ لیا کریں۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے، جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ہتھیلی رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر کہتے ''اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا'' اور جب بیدار ہوتے تو یہ فرماتے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ'' (بخاری، ۴/۱۹۲، الحدیث: ۶۳۱۴)

(2)...... تمام شفاعتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی شخص تب تک کسی کی شفاعت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جب تک اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ملے۔

منکرینِ آخرت کی ذکرِ خدا سے بیزاری

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	ثُمَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	ذُكِرَ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	پھر	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	جب	ذکر کیا جاتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب ایک اللہ کا

اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِۚ وَ

اللّٰهُ وَحْدَهُ	اشْمَاَزَّتْ	قُلُوْبُ الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ
ایک اللہ (کا)	(تو) متنفر ہو جاتے ہیں	ان لوگوں کے دل جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور

ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور

اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اِذَا	ذُكِرَ	الَّذِیْنَ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِذَا	هُمْ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ (1)
جب	ذکر کیا جاتا ہے	ان کا جو	اس (اللہ) کے سوا (ہیں)	(تو) جبھی	وہ	خوش ہو جاتے ہیں

جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں ○

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم دعا کی تعلیم

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ

قُلِ	اللّٰهُمَّ (2)	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ
تم عرض کرو	اے اللہ	آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے	ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے

تم عرض کرو: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!

اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

اَنْتَ	تَحْكُمُ	بَیْنَ عِبَادِكَ	فِیْ مَا	كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾
تو	فیصلہ کرے گا	اپنے بندوں کے درمیان	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف رکھتے تھے

تو اپنے بندوں میں اس چیز کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ○

(1)......اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ذکر سے متنفر ہونا اور بتوں کے ذکر سے خوش ہونا کفار کی جہالت و حماقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تو سب سے بڑی سعادت، تمام بھلائیوں کی بنیاد اور دلوں کی ٹھنڈک ہے جبکہ بے جان اور خسیس بتوں کے ذکر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

(2)......حضرت سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ (مدارک، الزمر، تحت الآیۃ: ۴۶، ص۱۰۴۱) لہٰذا جب بھی کوئی دعا مانگیں تو اس سے پہلے یہ آیت پڑھ لیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعا قبول ہو گی۔

مشرکین کا قیامت میں انجام

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

وَ	لَوْ	اَنَّ	لِلَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مَا	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا
اور	اگر	یہ کہ (ہوتا)	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	ظلم کیا	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب

اور اگر جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے ساتھ

وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ

وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لَافْتَدَوْا	بِهٖ	مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ
اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ	(تو) ضرور چھٹکارے کے عوض دیدیتے	اس کو	برے عذاب سے

اس جیسا اور بھی ظالموں کی ملک میں ہوتا تو قیامت کے دن بڑے عذاب سے چھٹکارے کے عوض

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	بَدَا	لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مَا
قیامت کے دن	اور	ظاہر ہوگا	ان کیلئے	اللہ کی طرف سے	(وہ) جس کا

وہ سب کا سب دیدیتے اور ان کیلئے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا

لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ (1)	وَ	بَدَا (2)	لَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	كَسَبُوْا
وہ گمان (بھی) نہ رکھتے تھے	اور	ظاہر ہو جائیں گی	ان پر	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے کمایا

انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا○ اور ان پر ان کے کمائے ہوئے برے اعمال کھل گئے

تکلیف و راحت میں مشرکین کا حال

وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ

وَ	حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾	فَاِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ
اور	گھیر لے گا	ان کو	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)

اور ان پر وہی آپڑا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے○ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف

1 ......اس کا معنی یہ ہے کہ مشرکین کے لئے ایسے ایسے شدید عذاب ظاہر ہوں گے جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا۔ یا، یہ معنی ہے کہ مشرکین گمان کرتے ہوں گے کہ اُن کے پاس نیکیاں ہیں لیکن جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

2 ......یعنی مشرکین پر ان کے دنیا میں کئے ہوئے برے اعمال کے آثار ظاہر ہو جائیں گے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہ نازل ہو جائے گا اور مشرکین کو گھیر لے گا۔

گزشتہ اُمتوں کے حال وانجام کی طرف اشارہ اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

ضُرٌّ دَعَانَا ز ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ؗ

ضُرٌّ	دَعَانَا	ثُمَّ	اِذَا	خَوَّلْنٰهُ	نِعْمَةً	مِّنَّا
کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے ہمیں	پھر	جب	دیتے ہیں اسے	کوئی نعمت	اپنے پاس سے

پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ط بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ

قَالَ	اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ	عَلٰی عِلْمٍ	بَلْ	هِیَ	فِتْنَةٌ[1]	وَّ	لٰكِنَّ
(تو) کہتا ہے	مجھے دیا گیا وہ صرف	ایک علم (کی بنا) پر	بلکہ	وہ	ایک آزمائش (ہے)	اور	لیکن

تو کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے بلکہ وہ تو ایک آزمائش ہے مگر

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾	قَدْ	قَالَهَا	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ[2]
ان میں اکثر	نہیں جانتے	بیشک	کہی تھی ایسی بات	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (گزرے)

ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ○ ان سے پہلوں نے بھی ایسے ہی بات کہی تھی

فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا

فَمَاۤ اَغْنٰی	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾	فَاَصَابَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا
تو کام نہ آیا	ان کے	جو	وہ کماتے تھے	تو پہنچیں انہیں	(اس کی) برائیاں	جو

تو ان کی کمائیاں ان کے کچھ کام نہ آئیں ○ تو اُن کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں

كَسَبُوْا ط وَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَیُصِیْبُهُمْ

كَسَبُوْا	وَ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْ هٰۤؤُلَآءِ	سَیُصِیْبُهُمْ
انہوں نے کمایا	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے	عنقریب پہنچیں گی انہیں

اُنہیں پہنچیں اور اِن میں (بھی) جو ظالم ہیں عنقریب ان پر

1 ...... دنیا کی سب نعمتیں عارضی اور فانی ہیں اور دنیا میں نعمتیں دے کر بندوں کو آزمایا بھی جاتا ہے، اس لئے دنیاوی نعمتوں پر تکبر وغرور کرنے اور ان پر مطمئن ہونے کی بجائے آخرت میں ملنے والی دائمی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ 2 ...... پہلوں سے مراد قارون اور اس کی قوم ہے۔ قارون نے کہا تھا ”یہ (خزانہ) تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے“ اور قارون کی قوم چونکہ اس کی اس بے ہودہ گوئی پر راضی رہی تھی اس لئے وہ بھی کہنے والوں میں شمار ہوئی۔ نیز ممکن ہے کہ قارون کے علاوہ سابقہ امتوں میں سے اور لوگوں نے بھی ایسا کہا ہو۔

رزق کی وسعت و تنگی کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے

سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَ لَمْ یَعْلَمُوْۤا

سَیِّاٰتُ	مَا	كَسَبُوْا	وَ	مَا	هُمْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾	اَوَ لَمْ یَعْلَمُوْۤا
(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے کمایا	اور	نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	اور کیا وہ نہیں جانتے

ان کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں آپڑیں گی اور وہ اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے ○ کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ	اِنَّ
کہ	اللہ	کشادہ کرتا ہے	رزق	جس کیلئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا	بیشک

کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ (بھی) فرماتا ہے۔ بیشک

ع ۵
۲

گناہگاروں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہونے کی تاکید

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ یٰعِبَادِیَ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾	قُلْ	یٰعِبَادِیَ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو	اے میرے (وہ) بندو

اس میں ایمان والوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں ○ تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو

الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

الَّذِیْنَ	اَسْرَفُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	لَا تَقْنَطُوْا	مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ [1]	اِنَّ	اللّٰهَ
جنہوں نے	زیادتی کی	اپنی جانوں پر	تم مایوس نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک	اللہ

جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا حکم

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾ وَ اَنِیْبُوْۤا

یَغْفِرُ	الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾	وَ	اَنِیْبُوْۤا [2]
بخش دیتا ہے	تمام گناہوں (کو)	بیشک وہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	رجوع کرو

سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اپنے رب کی طرف

1 ...... کسی بھی گناہگار بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اس کی رحمت بے انتہا وسیع ہے اور موت کے وقت غرغرہ کی حالت کو پہنچنے سے پہلے تک اس کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس سے پہلے پہلے کی جانے والی سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے قبول فرما کر سب گناہ بخش دے گا۔ اس آیت میں اگرچہ توبہ و مغفرت کے متعلق رحمتِ الٰہی سے مایوسی کی ممانعت ہے لیکن عمومی طور پر ہر حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور ناامیدی ممنوع ہے۔ 2 ...... فقط رحمتِ الٰہی پر بھروسہ کر کے گناہوں میں مصروف رہنا درست نہیں بلکہ بارگاہِ الٰہی میں گناہوں سے سچی توبہ مطلوب

» اتباعِ قرآن کا حکم اور قیامت کی حسرتوں کا بیان

اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ

اِلٰى رَبِّكُمْ	وَ	اَسْلِمُوْا	لَهٗ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّاْتِیَكُمُ
اپنے رب کی طرف	اور	گردن رکھو	اس کے حضور	(اس سے) پہلے	کہ	آئے تم پر

رجوع کرو اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ

الْعَذَابُ	ثُمَّ	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾	وَ	اتَّبِعُوْۤا	اَحْسَنَ	مَاۤ
عذاب	پھر	تمہاری مدد نہ کی جائے	اور	پیروی کرو	(اس) بہترین (کی)	جو

عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے ○ اور تمہارے رب کی طرف سے جو

اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ

اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّاْتِیَكُمُ
اتارا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے	(اس سے) پہلے	کہ	آجائے تم پر

بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کرلو کہ تم پر

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ

الْعَذَابُ	بَغْتَةً	وَّ	اَنْتُمْ	لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾	اَنْ	تَقُوْلَ	نَفْسٌ
عذاب	اچانک	اور	تم	تمہیں خبر (بھی) نہ ہو	(پھر ایسا نہ ہو) کہ	کہے	کوئی جان

اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو ○ (پھر ایسا نہ ہو) کہ کوئی جان یہ کہے کہ

یٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ

یٰحَسْرَتٰى (1)	عَلٰى	مَا	فَرَّطْتُّ	فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ	وَ	اِنْ	كُنْتُ
ہائے افسوس	(اس) پر	جو	میں نے کوتاہی کی	اللہ کے بارے میں	اور	بیشک	میں تھا

ہائے افسوس ان کوتاہیوں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور جو توبہ کرنا چھوڑ دے گا تو اس کے لئے بڑی وعید ہے۔ 1 ...... علامہ ابنِ رجب حنبلی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: انسان ہمیشہ زندگی سے امید وابستہ رکھتا ہے، اس کی یہ امید دنیا میں ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اپنے نفس کو دنیا کی لذتوں، شہوتوں اور گناہوں وغیرہ سے دور کرتا ہے اور شیطان اسے آخری عمر میں توبہ کی امید دلاتا رہتا ہے، پھر جب اسے موت کا یقین اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ دنیا کی شہوتوں کے نشہ سے باہر آتا ہے، تب اسے اپنی کوتاہیوں پر حسرت وندامت ہوتی ہے اور وہ توبہ و نیک اعمال کے لیے دنیا کی طرف لوٹ جانے کا مطالبہ کرتا ہے لیکن اب اسے کوئی جواب نہیں دیا جاتا اور اسی حسرت وندامت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾	اَوْ	تَقُوْلَ	لَوْ	اَنَّ	اللّٰهَ	هَدٰىنِیْ
ضرور مذاق اڑانے والوں میں سے	یا	کہے	اگر	یہ کہ	اللہ	ہدایت دیتا مجھے

مذاق اڑانے والوں میں سے تھا○ یا کہے: اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

لَكُنْتُ	مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾	اَوْ	تَقُوْلَ	حِيْنَ	تَرَى	الْعَذَابَ	لَوْ
(تو) ضرور میں (بھی) ہوتا	پرہیز گاروں میں سے	یا	وہ کہے	جب	دیکھے	عذاب	اگر

تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا○ یا جب عذاب دیکھے تو کہے: اگر

اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ بَلٰى

حرفوں کا جواب

اَنَّ	لِیْ	كَرَّةً	فَاَكُوْنَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾	بَلٰى (1)
یہ کہ	میرے لیے	ایک مرتبہ لوٹنا (ہوتا)	تو میں ہو جاتا	نیکیاں کرنے والوں میں سے	کیوں نہیں

مجھے ایک مرتبہ لوٹنا (نصیب) ہوتا تو میں نیکیاں کرنے والوں میں سے ہو جاتا○ ہاں کیوں نہیں!

قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَ

قَدْ	جَآءَتْكَ	اٰيٰتِیْ	فَكَذَّبْتَ	بِهَا	وَ	اسْتَكْبَرْتَ	وَ
بیشک	آئیں تمہارے پاس	میری آیتیں	تو تُو نے جھٹلایا	ان کو	اور	تکبر کیا	اور

بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور

كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ

روزِ قیامت اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

كُنْتَ	مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	تَرَى	الَّذِيْنَ
تو ہو گیا	انکار کرنے والوں میں سے	اور	قیامت کے دن	تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جنہوں نے

تو انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا○ اور قیامت کے دن تم اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے ساتھ موت کی سختیاں اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کو اس حسرت سے خبر دار کر دیا ہے، اب انہیں چاہئے کہ توبہ اور نیک اعمال کرتے رہیں تاکہ موت آنے سے پہلے یہ اس کے لیے تیار ہوں۔ (لطائف المعارف، ص ۵۷۴ ملخصاً)

1 ...... یعنی ہاں کیوں نہیں! تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں تم پر واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت بھی دی گئی، اس کے باوجود تو نے حق کو چھوڑا اور اسے قبول کرنے سے تکبر کیا، گمراہی اختیار کی اور جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی، تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈرنے والوں میں سے ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔

كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

كَذَبُوْا	عَلَى اللّٰهِ	وُجُوْهُهُمْ	مُّسْوَدَّةٌ	اَلَیْسَ	فِیْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى
جھوٹ باندھا	اللہ پر	ان کے چہرے	سیاہ (ہوں گے)	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ

دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم میں

پرہیزگاروں کے لیے بشارت

لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ۝٦٠ وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ۝٦٠	وَ	یُنَجِّی	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا[1]
تکبر کرنے والوں کا	اور	(جہنم سے) بچائے گا	اللہ	ان لوگوں کو جو	پرہیز گار رہوئے

نہیں ہے؟ ۝ اور اللہ پرہیز گاروں کو ان کی نجات کی جگہ کے ذریعے

بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝٦١

بِمَفَازَتِهِمْ	لَا یَمَسُّهُمُ	السُّوْٓءُ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ۝٦١
ان کی نجات کی جگہ (جنت) کے ذریعے	نہ چھوئے گا انہیں	عذاب	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

بچائے گا۔ نہ انہیں عذاب چھوئے گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۝

اللہ ہر چیز کا خالق، نگہبان ہے

زمین و آسمان کی کنجیوں کا مالک اللہ ہے

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۝٦٢ لَهٗ

اَللّٰهُ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ	وَّ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	وَّكِیْلٌ ۝٦٢	لَهٗ
اللہ	ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے)	اور	وہی	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)

اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ۝ آسمانوں

آیاتِ الٰہی کے منکروں کا انجام

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[2]	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ
آسمانوں اور زمین کی کنجیاں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	یہ لوگ

اور زمین کی کنجیاں اسی کی ملکیت میں ہیں اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی

1 ...... دنیا میں پرہیز گاری اختیار کرنا یعنی کفر و شرک اور گناہوں سے بچنا بروزِ قیامت عذابِ جہنم سے نجات پانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ لہٰذا ہر کافر کو چاہئے کہ ایمان لائے اور ہر مومن کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت شاملِ حال ہو، عذابِ جہنم سے نجات ملے اور جنت میں داخلہ نصیب ہو۔ 2 ...... یعنی رحمت، رزق اور بارش وغیرہ کے خزانوں کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، وہی اُن کا مالک ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بھی دی گئی ہیں، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: مجھے زمین کے خزانوں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

غیرُاللہ کی عبادت کا حکم دینے والوں کو جواب

هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿٦٣﴾ قُلۡ اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ تَاۡمُرُوۡٓنِّىۡۤ

تَاۡمُرُوۡٓنِّىۡۤ	اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ	قُلۡ	الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿٦٣﴾	هُمُ
تم حکم دیتے ہو مجھے	تو کیا اللہ کے سوا	تم کہو	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	وہی

وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اے جاہلو! کیا تم مجھے اس بات کا حکم دیتے ہو کہ

شرک کرنے والے کو بربادیٔ اعمال کی وعید

اَعۡبُدُ اَيُّهَا الۡجٰهِلُوۡنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدۡ اُوۡحِىَ

اُوۡحِىَ	لَقَدۡ	وَ	الۡجٰهِلُوۡنَ ﴿٦٤﴾ [1]	اَيُّهَا	اَعۡبُدُ
وحی کی گئی ہے	ضرور بیشک	اور	جاہلو	اے	(کہ کسی اور کی) میں عبادت کروں

میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟ ○ اور بیشک تمہاری طرف

اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ لَئِنۡ

لَئِنۡ	مِنۡ قَبۡلِكَ	اِلَى الَّذِيۡنَ	وَ	اِلَيۡكَ
(کہ اے سننے والے) ضرور اگر	تم سے پہلے (آئے)	ان (نبیوں) کی طرف جو	اور	تمہاری طرف

اور تم سے اگلوں کی طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ (اے ہر سننے والے مخاطب!) اگر

اَشۡرَكۡتَ لَيَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوۡنَنَّ

لَتَكُوۡنَنَّ	وَ	عَمَلُكَ	لَيَحۡبَطَنَّ	اَشۡرَكۡتَ [2]
ضرور تو ہو جائے گا	اور	تیرا عمل	(تو) ضرور برباد ہو جائے گا	تو نے شرک کیا

تو نے شرک کیا تو ضرور تیرا ہر عمل برباد ہو جائے گا اور ضرور تو

اللہ کی بندگی اور شکرگزاری کا حکم

مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿٦٦﴾

مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿٦٦﴾	كُنۡ	وَ	فَاعۡبُدۡ	اللّٰهَ	بَلِ	مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٦٥﴾
شکر کرنے والوں میں سے	ہو جا	اور	تو تو عبادت کر	اللہ (ہی کی)	بلکہ	خسارہ پانے والوں میں سے

خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں۔ (بخاری، ١/٤٥٢، الحدیث: ١٣٤٤)

1 ...... حقیقی معبود انتہائی عظیم اوصاف سے متصف ہے، جبکہ بتوں کا تعلق جمادات سے ہے اور وہ کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور جو شخص عظیم اوصاف سے موصوف معبود کی عبادت سے منہ پھیر کر ان بے جان جسموں کی عبادت میں مشغول ہو تو وہ بہت بڑا جاہل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے علمبردار کو بھی اس جھوٹی عبادت کی طرف بلانا اس سے بڑی جہالت ہے اس لئے یہاں انہیں جاہل فرمایا گیا۔ 2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ حضور صَلَّی

مشرکین کی ناقدری اور روزِ قیامت عظمت و جلالِ الٰہی

وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ

وَ	مَا قَدَرُوا	اللّٰهَ	حَقَّ قَدْرِهٖ	وَ
اور	انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)	(جیسا) اس کی قدر کرنے کا حق (ہے)	اور

اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا اور

الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ

الْاَرْضُ جَمِیْعًا	قَبْضَتُهٗ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	السَّمٰوٰتُ	مَطْوِیّٰتٌۢ
ساری زمین	اس کے قبضے (میں ہوگی)	قیامت کے دن	اور	آسمان	لپیٹے ہوئے ہوں گے

قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضے میں ہوگی اور اس کی قدرت سے تمام آسمان

پہلی اور دوسری بار صور پھونکے جانے پر مخلوق کا حال

بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ

بِیَمِیْنِهٖ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ
اس کی قدرت سے	پاکی ہے اسے	اور	وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	اور

لپیٹے ہوئے ہوں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور بلند ہے ○ اور

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ

نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ (1)	فَصَعِقَ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو بیہوش ہو جائیں گے	جو	آسمانوں میں	اور	جو

صور میں پھونک ماری جائے گی تو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے

فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى

فِی الْاَرْضِ	اِلَّا	مَنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	ثُمَّ	نُفِخَ (2)	فِیْهِ	اُخْرٰى
زمین میں (ہیں)	مگر	جسے	چاہے	اللہ	پھر	پھونک ماری جائے گی	اس میں	دوسری بار

زمین میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر اس میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ہے لیکن مراد سننے والے ہیں۔ یا یہاں ایک ناممکن چیز کو ناممکن چیز پر موقوف کیا گیا ہے یعنی اگر بالفرض تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک کیا تو ضرور تمہارا ہر عمل برباد ہو جائے گا اور ضرور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

1 ...... آیت کے اس حصے میں پہلی بار صور پھونکنے کا بیان ہے۔ اس سے طاری ہونے والی بے ہوشی کا اثر یہ ہوگا کہ فرشتے اور زمین پر موجود زندہ لوگ جنہیں ابھی تک موت نہ آئی ہوگی، وہ مر جائیں گے۔ 2 ...... یہاں دوسری بار صور پھونکے جانے کا بیان ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے۔

روزِ قیامت کے احوال اور علمِ الٰہی

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

فَاِذَا	هُمْ	قِيَامٌ	يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ (1)	وَ	اَشْرَقَتِ	الْاَرْضُ
تو جبھی	وہ	کھڑے ہو (جائیں گے)	دیکھتے ہوئے	اور	جگمگا اٹھے گی	زمین

تو اسی وقت وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ○ اور زمین اپنے رب کے نور سے

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ

بِنُوْرِ رَبِّهَا (2)	وَ	وُضِعَ	الْكِتٰبُ (3)	وَ	جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ	وَ
اپنے رب کے نور سے	اور	رکھی جائے گی	کتاب	اور	لائے جائیں گے انبیاء	اور

جگمگا اٹھے گی اور کتاب رکھی جائے گی اور انبیاء اور گواہی دینے والے

الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ

الشُّهَدَآءِ	وَ	قُضِیَ	بَیْنَهُمْ	بِالْحَقِّ	وَ	هُمْ
گواہی دینے والے	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	ان کے درمیان	حق کے ساتھ	اور	وہ

لائے جائیں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر

لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾	وَ	وُفِّیَتْ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ
ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	اور	(بدلہ) بھرپور دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے عمل کیا

ظلم نہ ہو گا ○ اور ہر جان کو اس کے اعمال کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا

قیامت میں کفار کو جہنم میں داخلے کا حال

وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع وَ سِیْقَ

وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَا	یَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ (4)	وَ	سِیْقَ
اور	وہ (اللہ)	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	لوگ کرتے ہیں	اور	ہانکا جائے گا

اور وہ (اللہ) خوب جانتا ہے جو لوگ کرتے ہیں ○ اور کافروں کو

(1)...... دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت شخص کی طرح ہر طرف نگاہیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے، یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئے گا۔ (2)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: یہ چاند، سورج کا نور نہ ہو گا بلکہ یہ اور ہی نور ہو گا جسے اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔ (جمل، ٦/٤٥١) (3)...... اِس کتاب سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے کہ جس میں قیامت تک ہونے والے دنیا کے تمام احوال اپنی مکمل تفصیلات کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ یا، اس سے ہر شخص کا اعمال نامہ مراد ہے جو اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ (4)...... اللہ تعالیٰ لوگوں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِلٰى جَهَنَّمَ	زُمَرًا	حَتّٰۤى	اِذَا
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	جہنم کی طرف	گروہ در گروہ	یہاں تک کہ	جب

گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا یہاں تک کہ جب

جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ

جَآءُوْهَا	فُتِحَتْ	اَبْوَابُهَا	وَ	قَالَ	لَهُمْ
وہ آئیں گے اس کے پاس	(تو) کھولے جائیں گے	اس کے دروازے	اور	کہیں گے	ان سے

وہ وہاں پہنچیں گے تو جہنم کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ

خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

خَزَنَتُهَاۤ	اَلَمْ يَاْتِكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	يَتْلُوْنَ	عَلَيْكُمْ
اس کے داروغہ	کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	وہ پڑھتے تھے	تم پر

ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں

اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

اٰيٰتِ رَبِّكُمْ	وَ	يُنْذِرُوْنَكُمْ	لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا	قَالُوْا
تمہارے رب کی آیتیں	اور	ڈراتے تھے تمہیں	تمہارے اس دن کی ملاقات (سے)	وہ کہیں گے

پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے اِس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١ قِيْلَ

بَلٰى	وَ	لٰكِنْ	حَقَّتْ	كَلِمَةُ الْعَذَابِ [1]	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١	قِيْلَ
کیوں نہیں	اور	لیکن	ثابت ہو گئی	عذاب کی بات	کافروں پر	کہا جائے گا

کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر ثابت ہو گیا○ کہا جائے گا:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے اعمال کو خوب جانتا ہے، اس سے کچھ مخفی نہیں اور نہ اسے گواہ اور لکھنے والے کی حاجت ہے، یہ گواہی اور لکھنا سب لوگوں پر حجت تمام کرنے کے لئے ہوں گے۔

1 ...... عذاب کی بات سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے ابلیس کے چیلنج کے جواب میں سنا دیا تھا کہ ”لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ“ بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور سب سے جو تیری پیروی کرنے والے ہیں۔ (سورۂ ص: ٨٥)

ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۚ فَبِئْسَ

ادْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	فَبِئْسَ
داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	تو کیا ہی برا

جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنا ہے، تو متکبروں کا

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٢﴾ وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٢﴾	وَ	سِیْقَ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ
متکبروں کا ٹھکانہ (ہے)	اور	چلایا جائے گا	ان لوگوں کو جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ درگروہ

پرہیز گاروں کے جنت میں داخلے کا حال

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ

اِلَى الْجَنَّةِ	زُمَرًا[1]	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءُوْهَا	وَ
جنت کی طرف	گروہ درگروہ	یہاں تک کہ	جب	وہ آئیں گے اس کے پاس	اور

جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ

فُتِحَتْ	اَبْوَابُهَا	وَ	قَالَ	لَهُمْ	خَزَنَتُهَا	سَلٰمٌ
کھولے جائیں گے	اس کے دروازے	اور	کہیں گے	ان سے	اس کے داروغہ	سلام (ہو)

اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے: تم پر

عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿٧٣﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ

عَلَیْكُمْ	طِبْتُمْ	فَادْخُلُوْهَا	خٰلِدِیْنَ ﴿٧٣﴾[2]	وَ	قَالُوْا	الْحَمْدُ
تم پر	تم پاکیزہ رہے	تو داخل ہو جاؤ اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ کہیں گے	تمام تعریفیں

سلام ہو، تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ ○ اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں

ثواب ملنے پر پرہیز گاروں کی حمد الٰہی

1 ...... اللہ سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہو گا اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گی اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا اس کی صورت آسمان میں جگمگاتے ستارے کی طرح ہو گی۔ (مسلم، ص١٥١٩، الحدیث: ١٤(٢٨٣٤)) 2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: (جنت میں) ایک پکارنے والا پکارے گا: تمہارے لیے یہ ہے کہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ خوش رہو گے کبھی غمگین نہ ہو گے۔ (مسلم، ص١٥٢١، الحدیث: ٢٢(٢٨٣٧))

لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ

لِلّٰهِ	الَّذِیْ	صَدَقَنَا	وَعْدَهٗ	وَ	اَوْرَثَنَا	الْاَرْضَ [1]
اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	سچا کر دیا ہم سے	اپنا وعدہ	اور	وارث کیا ہمیں	(اس) زمین (کا)

اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اِس زمین کا وارث کیا،

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

نَتَبَوَّاُ	مِنَ الْجَنَّةِ	حَیْثُ	نَشَآءُ	فَنِعْمَ	اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾	وَ
ہم رہیں گے	جنت سے (میں)	جہاں	چاہیں	تو کیا ہی اچھا (ہے)	عمل کرنے والوں کا ثواب	اور

ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے تو کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا ○ اور

تَرَى الْمَلٰٓىِٕكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ

تَرَى	الْمَلٰٓىِٕكَةَ [2]	حَآفِّیْنَ	مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	یُسَبِّحُوْنَ
تم دیکھو گے	فرشتوں (کو)	گھیرا کیے ہوئے	عرش کی ہر طرف سے	پاکی بیان کر رہے ہیں

تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ ہر طرف سے عرش کو گھیرے ہوئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	قُضِیَ	بَیْنَهُمْ	بِالْحَقِّ
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

اس کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا

وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾

وَ	قِیْلَ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾
اور	کہا جائے گا	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)

اور کہا جائے گا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○

دوزخیوں سے فرشتوں کے سوال و جواب

رکوع ۸ ع ۵

(1)...... اس زمین سے جنت کی زمین مراد ہے، نیز جو شخص کسی چیز کا وارث ہو وہ اس میں بلا روک ٹوک تصرف کرتا ہے اور متقی لوگ بھی جنت میں بلا روک ٹوک تصرف کریں گے تو گویا کہ وہ جنت کے وارث ہیں۔

(2)...... فرشتوں کی بہت سی اقسام ہیں جیسے گردِ عرش رہنے والے فرشتے، حاملین عرش اور نظام کائنات چلانے پر مامور فرشتے وغیرہ اور ہر قسم کے فرشتوں سے متعلق الگ الگ ذمہ داریاں ہیں، جیسے عرش کے گرد تسبیح و تحمید کرنا، عرش اٹھانا، پانی برسانا، ہوا چلانا، روزی پہنچانا وغیرہ۔

آیات:85 | رکوع: 09

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

قرآن کی عظمت وشان

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ			
حٰمٓ ۝١	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ
حٰمٓ	کتاب کا نازل فرمانا	(اس) اللہ کی طرف سے (ہے)	(جو) عزت والا
حٰمٓ ۝ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا،			

اللہ تعالیٰ کی مبارک صفات

الْعَلِيْمِ ۝٢ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ				
الْعَلِيْمِ ۝٢	غَافِرِ الذَّنْۢبِ (1)	وَ	قَابِلِ التَّوْبِ (2)	شَدِيْدِ الْعِقَابِ (3)
علم والا (ہے)	گناہ بخشنے والا	اور	توبہ قبول کرنے والا	سخت عذاب دینے والا
علم والا ہے ۝ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا،				

ذِى الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣						
ذِى الطَّوْلِ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ ۝٣ (4)
بڑے انعام والا (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)
بڑے انعام والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پھرنا ہے ۝						

1...... سچی توبہ کرنے والے سے بخشش کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، نیز اپنے فضل و کرم سے توبہ کے بغیر بھی وہ جس مسلمان کو چاہے بخش دے۔ 2...... سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمالیتا ہے اگرچہ بندے نے موت سے چند لمحے پہلے ہی کیوں نہ توبہ کی ہو۔ 3...... اللہ تعالیٰ کافروں کو ان کے کفر کی وجہ سے جہنم میں سخت عذاب دے گا، اور بعض گناہگار مسلمان بھی گناہوں کی بنا پر عذابِ جہنم پائیں گے۔ 4...... بروزِ قیامت دوبارہ زندہ ہونے کے بعد سبھی نے اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا ہے خواہ وہ خوشی سے جائے یا اسے جبری طور پر لے جایا جائے۔

آیاتِ الٰہی میں جھگڑنے والے لوگ

مَا یُجَادِلُ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْكَ

مَا یُجَادِلُ	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ (1)	اِلَّا	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	فَلَا یَغْرُرْكَ
جھگڑا نہیں کرتے	اللہ کی آیتوں میں	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تو دھوکا نہ دے تجھے

اللہ کی آیتوں میں کافر ہی جھگڑا کرتے ہیں تو اے سننے والے! ان کا شہروں میں چلنا پھرنا

سابقہ اُمتوں کا انبیاء سے برا سلوک اور انجام

تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ۝۴ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ

تَقَلُّبُهُمْ	فِی الْبِلَادِ ۝۴	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ
ان کا چلنا پھرنا	شہروں میں	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور

تجھے دھوکا نہ دے ○ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِیَاْخُذُوْهُ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ	وَ	هَمَّتْ	كُلُّ اُمَّةٍ	بِرَسُوْلِهِمْ	لِیَاْخُذُوْهُ
ان کے بعد کے گروہوں (نے)	اور	ارادہ کیا	ہر امت (نے)	اپنے رسول کے ساتھ	کہ پکڑ لیں اسے

گروہوں نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں

وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

وَ	جٰدَلُوْا	بِالْبَاطِلِ	لِیُدْحِضُوْا	بِهِ	الْحَقَّ
اور	وہ جھگڑتے رہے	باطل کے ذریعے	تاکہ وہ مٹا دیں	اس سے	حق (کو)

اور باطل کے ذریعے جھگڑتے رہے تاکہ اس سے حق کو مٹا دیں

حالتِ کفر میں مرنے والا قطعی جہنمی ہے

فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ

فَاَخَذْتُهُمْ	فَكَیْفَ	كَانَ	عِقَابِ ۝۵	وَ	كَذٰلِكَ	حَقَّتْ
تو میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	ہوا	میرا عذاب	اور	اسی طرح	ثابت ہو چکی

تو میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا ہوا؟ ○ اور یونہی تمہارے رب کی بات

1 ...... قرآنِ مجید کی آیات کے بارے میں جھگڑا کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، بعض کفر، بعض کفر کے قریب اور حرام ہیں، مثلاً قرآنِ پاک کو جادو، شعر، کہانت اور سابقہ لوگوں کی داستان کہنا، یہ کفر ہے۔ قرآنِ عظیم کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے۔ یہ کفر بھی ہو سکتا ہے اور ضلالت و گمراہی بھی۔ اسی طرح علم کے بغیر قرآن کا مطلب بیان کرنا حرام اور اپنے بیان کردہ مطلب کے درست ہونے پر اصرار مزید حرام ہے۔ ممتاز مفسرین اور مجتہدین نے مشکل مقامات کو حل کرنے اور پیچیدہ مسائل کو واضح کرنے کے لئے جو علمی اور اصولی بحثیں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقف لازم

فرشتوں کی تسبیح اور اہل ایمان کے لیے دعائیں

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦ۘ

كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا(1)	اَنَّهُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦
تمہارے رب کی بات	ان لوگوں پر جنھوں نے	کفر کیا	کہ وہ	آگ والے (ہیں)

کافروں پر ثابت ہو چکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں ○

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

اَلَّذِيْنَ	يَحْمِلُوْنَ	الْعَرْشَ	وَ	مَنْ	حَوْلَهٗ	يُسَبِّحُوْنَ
وہ (فرشتے) جو	اٹھاتے ہیں	عرش	اور	جو	اس کے ارد گرد (موجود ہیں)	وہ پاکی بیان کرتے ہیں

عرش اٹھانے والے اور اس کے ارد گرد موجود (فرشتے) اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	يَسْتَغْفِرُوْنَ(2)
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	بخشش مانگتے ہیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	رَبَّنَا	وَسِعْتَ	كُلَّ شَيْءٍ	رَّحْمَةً	وَّ
ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	تو نے گھیرا ہوا ہے	ہر چیز (کو)	رحمت	اور

بخشش مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر شے سے

عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا

عِلْمًا	فَاغْفِرْ	لِلَّذِيْنَ	تَابُوْا	وَ	اتَّبَعُوْا
علم (سے)	تو تو بخش دے	ان لوگوں کو جنھوں نے	توبہ کی	اور	پیروی کی

وسیع ہے تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیرے راستے کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی ہیں، ان کا اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں یونہی مفسرین اور مجتہدین کا اختلاف، جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔

1 ...... یہاں کافروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی موت کفر پر ہوگی، یہ کافر ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔

2 ...... فرشتوں کی شفاعت برحق ہے کہ وہ مومنوں کے لئے آج بھی دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔ نیز مسلمانوں کے لئے غائبانہ اور کسی غرض کے بغیر دعا کرنا فرشتوں کی سنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے، اس پر عمل کی کوشش کرنی چاہیے۔

سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَ

سَبِيْلَكَ	وَقِهِمْ	عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾	رَبَّنَا	وَ
تیرے راستے (کی)	اور تو بچالے انہیں	دوزخ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب	اور

پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○ اے ہمارے رب! اور

اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ

اَدْخِلْهُمْ	جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ	الَّتِيْ	وَعَدْتَّهُمْ	وَ	مَنْ
داخل کردے انہیں	ہمیشہ رہنے کے باغوں (میں)	جن کا	تونے وعدہ فرمایا ان سے	اور	(انہیں) جو

انہیں اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں

صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ

صَلَحَ	مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ	وَ	اَزْوَاجِهِمْ	وَ	ذُرِّيّٰتِهِمْ (1)	اِنَّكَ
نیک ہوئے	ان کے باپ دادا میں سے	اور	ان کی بیویوں	اور	ان کی اولاد (میں سے)	بیشک تو

ان کو ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں داخل فرما جن کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ ۙ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ

اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾	وَقِهِمُ	السَّيِّاٰتِ	وَ	مَنْ
تو (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور بچالے انہیں	گناہوں کی شامت (سے)	اور	جسے

تو ہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے

تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ

تَقِ	السَّيِّاٰتِ	يَوْمَىِٕذٍ	فَقَدْ	رَحِمْتَهٗ	وَ	ذٰلِكَ
تونے بچالیا	گناہوں کی شامت (سے)	اس دن	تو بیشک	تونے رحم فرمایا اس پر	اور	یہی

تونے اس دن گناہوں کی شامت سے بچالیا تو بیشک تونے اس پر رحم فرمایا اور یہی

1 ...... سچی توبہ کرنے والے شخص کی برکت اس کے والدین اور بیوی بچوں کو بھی پہنچتی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو پوچھے گا میرا باپ کہاں ہے؟ میری ماں کہاں ہے؟ میرے بچے کہاں ہیں؟ میری بیوی کہاں ہے؟ اسے بتایا جائے گا کہ انہوں نے تیری طرح نیک اعمال نہیں کیے، اس لئے وہ یہاں موجود نہیں تو وہ جنتی جواب میں کہے گا: میں اپنے لئے اور ان کے لئے نیک اعمال کیا کرتا تھا۔ پھر کہا جائے گا کہ اُن لوگوں کو بھی جنت میں داخل کردو۔ (بغوی، غافر، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۸۲)

هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝٩ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُنَادَوۡنَ

يُنَادَوۡنَ	كَفَرُوۡا	الَّذِيۡنَ	اِنَّ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝٩ [1]	هُوَ
انہیں ندا کی جائے گی	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	بیشک	بڑی کامیابی (ہے)	وہ

بڑی کامیابی ہے ۝ بیشک کافروں کو ندا دی جائے گی

لَمَقۡتُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ مِنۡ مَّقۡتِكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ اِذۡ

اِذۡ	اَنۡفُسَكُمۡ	مِنۡ مَّقۡتِكُمۡ	اَكۡبَرُ	لَمَقۡتُ اللّٰهِ [2]
(کیونکہ) جب	تمہاری جانوں (پر)	تمہاری ناراضی سے	زیادہ بڑی (ہے)	یقیناً اللّٰہ کی ناراضی

کہ یقیناً اللّٰہ کی تم سے ناراضی اس سے بڑھ کر ہے جو (آج) تمہیں اپنی جانوں سے ہے کیونکہ جب

تُدۡعَوۡنَ اِلَى الۡاِيۡمَانِ فَتَكۡفُرُوۡنَ ۝١٠ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ

رَبَّنَاۤ	قَالُوۡا	فَتَكۡفُرُوۡنَ ۝١٠	اِلَى الۡاِيۡمَانِ	تُدۡعَوۡنَ
اے ہمارے رب	وہ کہیں گے	تو تم کفر کرتے تھے	ایمان کی طرف	تمہیں بلایا جاتا تھا

تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے ۝ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!

اَمَتَّنَا اثۡنَتَيۡنِ وَ اَحۡيَيۡتَنَا اثۡنَتَيۡنِ فَاعۡتَرَفۡنَا

فَاعۡتَرَفۡنَا	اثۡنَتَيۡنِ [3]	اَحۡيَيۡتَنَا	وَ	اثۡنَتَيۡنِ	اَمَتَّنَا
تو (اب) ہم نے اقرار کرلیا	دو مرتبہ	زندہ کیا ہمیں	اور	دو مرتبہ	تونے موت دی ہمیں

تونے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا

بِذُنُوۡبِنَا فَهَلۡ اِلٰى خُرُوۡجٍ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ۝١١ ذٰلِكُمۡ بِاَنَّهٗۤ اِذَا

اِذَا	بِاَنَّهٗۤ	ذٰلِكُمۡ	مِّنۡ سَبِيۡلٍ ۝١١	اِلٰى خُرُوۡجٍ	فَهَلۡ	بِذُنُوۡبِنَا
جب	(اس) وجہ سے ہے کہ	یہ	کوئی راستہ (ہے)	نکلنے کی طرف	تو کیا	اپنے گناہوں کا

اقرار کرلیا ہے تو کیا نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ ۝ یہ اس وجہ سے ہے کہ جب

بروزِ قیامت کفار سے رب تعالیٰ کی ناراضی

کفار کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

کفار کے عذابِ جہنم میں رہنے کا سبب

ع

1..... حقیقی اور اصل کامیابی یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کے گناہ معاف کردیئے جائیں اور اسے عذابِ جہنم سے بچالیا جائے۔

2..... یہاں اللّٰہ تعالیٰ کی ناراضی سے مراد وہ ناراضی ہے جو اللّٰہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں پر فرمائے گا۔

3..... دو مرتبہ موت اور دو مرتبہ زندگی دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ پہلے کفار بے جان نطفہ تھے، اس موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا، پھر عمر پوری ہو جانے پر انہیں موت دی، پھر اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کے لئے زندہ کیا۔

دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ

بِهٖ	یُّشْرَكْ	اِنْ	وَ	كَفَرْتُمْ	اللّٰهُ وَحْدَهٗ	دُعِیَ
اس کے ساتھ	شرک کیا جاتا	اگر	اور	(تو) تم کفر کرتے تھے	ایک اللہ (کو)	پکارا جاتا تھا

ایک اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا

تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ

هُوَ	الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾	الْعَلِیِّ	لِلّٰهِ	فَالْحُكْمُ	تُؤْمِنُوْا
وہی (ہے)	بڑائی والا (ہے)	(جو) بلندی والا	(اس) اللہ کا (ہے)	تو حکم	(تو) تم مان لیتے تھے

تو تم مان لیتے تھے تو ہر حکم اس اللہ کا ہے جو بلندی والا، بڑائی والا ہے ○ وہی ہے

الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

مِّنَ السَّمَآءِ	لَكُمْ	یُنَزِّلُ	وَ	اٰیٰتِهٖ	یُرِیْكُمْ	الَّذِیْ
آسمان سے	تمہارے لیے	اتارتا ہے	اور	اپنی نشانیاں	دکھاتا ہے تمہیں	جو

جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے

رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	فَادْعُوا	یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ (1)	مَنْ	اِلَّا	مَا یَتَذَكَّرُ	وَ	رِزْقًا
اللہ (کی)	تو تم عبادت کرو	رجوع کرے	وہ جو	مگر	نصیحت نہیں مانتا	اور	روزی

روزی اتارتا ہے اور نصیحت نہیں مانتا مگر وہی جو رجوع کرے ○ تو اللہ کی بندگی کرو،

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ

رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	كَرِهَ	وَ لَوْ	الدِّیْنَ	لَهُ	مُخْلِصِیْنَ (2)
درجات بلند کرنے والا	کافر	برا مانیں	اگرچہ	دین (عبادت)	اس کیلئے	خالص کرتے ہوئے

خالص اسی کے بندے بن کر، اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ○ (اللہ) بلند درجات دینے والا،

توحیدِ باری تعالیٰ کی نشانیاں اور ان سے نصیحت لینے والا شخص

اخلاص کے ساتھ عبادت الٰہی کرتے رہنے کا حکم

عظمت و جلال والی صفاتِ باری تعالیٰ

1 ...... روزی تو سب کے لئے ہے مگر ہدایت سب کے لئے نہیں۔ افسوس کہ ہمیں اپنی روزی کی تو بہت فکر ہے لیکن ہدایت کی کوئی فکر نہیں۔

2 ...... جو بھی نیک عمل کیا جائے اس میں ریاکاری اور لوگوں کو دکھانا مقصود نہ ہو بلکہ وہ خالص رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ ریا، دکھلاوے وغیرہ سے پاک عمل ہی کو قبول فرماتا ہے۔ نیز اس آیت میں صلح کلیت کا ذہن رکھنے والوں کے لئے نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں خدا کے نافرمانوں کی ناپسندیدگی کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

قیامت کے چند احوال

ذُوالْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

ذُوالْعَرْشِ	يُلْقِي	الرُّوْحَ	مِنْ اَمْرِهٖ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ
عرش والا (ہے)	وہ ڈالتا ہے	(ایمان کی) جان (وحی)	اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے

عرش کا مالک ہے۔ وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ایمان کی جان

مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ

مِنْ عِبَادِهٖ	لِيُنْذِرَ	يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ (1)	يَوْمَ	هُمْ
اپنے بندوں میں سے	تاکہ وہ ڈرائے	ملنے کے دن (سے)	(جس) دن	وہ (ہوں گے)

وحی ڈالتا ہے تاکہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ○ جس دن وہ

بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ

بٰرِزُوْنَ	لَا يَخْفٰى (2)	عَلَى اللّٰهِ	مِنْهُمْ	شَيْءٌ	لِمَنِ
ظاہر ہو جانے والے	پوشیدہ نہیں ہو گی	اللہ پر	ان (کے حال میں) سے	کوئی چیز	کس کے لئے (ہے)

بالکل ظاہر ہو جائیں گے۔ ان کے حال میں سے کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں ہو گی۔ آج

الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى

الْمُلْكُ	الْيَوْمَ	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾	اَلْيَوْمَ	تُجْزٰى
بادشاہی	آج	ایک اللہ کی	(جو) سب پر غالب (ہے)	آج	بدلہ دیا جائے گا

کس کی بادشاہی ہے؟ ایک اللہ کی جو سب پر غالب ہے ○ آج ہر جان کو

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَا	ظُلْمَ	الْيَوْمَ	اِنَّ	اللّٰهَ
ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کمایا	نہیں (ہو گی)	زیادتی	آج	بیشک	اللہ

اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر زیادتی نہیں ہو گی، بیشک اللہ

1 ...... قیامت کا دن وہ ہے جس میں آسمان و زمین والے اور اوّلین و آخرین ملیں گے، نیز روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا، اس مناسبت سے روزِ قیامت کو ''یوم التلاق'' یعنی ملنے کا دن کہتے ہیں۔ 2 ...... دنیا میں ہو سکتا ہے کہ کچھ کفار یہ خیال کیا کرتے تھے کہ جب ہم کسی آڑ میں چھپ جائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں دیکھتا اور اس پر ہمارے اعمال پوشیدہ رہتے ہیں لیکن قیامت کے دن وہ یہ خیال بھی نہ کر سکیں گے کیونکہ اس دن لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہو گی جس کے ذریعے سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنا حال چھپا سکیں، اس دن انہیں بھی یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

کفار کو قیامت کے ہولناک دن سے ڈرانے کا حکم

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾	وَ	اَنْذِرْهُمْ	يَوْمَ الْاٰزِفَةِ	اِذِ	الْقُلُوْبُ
جلد حساب لینے والا (ہے)	اور	ڈراؤ انہیں	قریب آنے والی آفت کے دن (سے)	جب	دل

جلد حساب لینے والا ہے ○ اور انہیں قریب آنے والی آفت کے دن سے ڈراؤ، جب دل

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ۬ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ

لَدَى الْحَنَاجِرِ	كٰظِمِيْنَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ (1)	مِنْ حَمِيْمٍ
گلوں کے پاس (آجائیں گے)	غم سے بھرے ہوئے (ہوں گے)	نہ (ہو گا)	ظالموں کا	کوئی دوست

گلوں کے پاس آجائیں گے اس حال میں کہ غم میں بھرے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی دوست ہو گا

اللہ تعالیٰ کی شانِ علم

وَّ لَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ؕ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا

وَّ	لَا	شَفِيْعٍ	يُّطَاعُ ﴿١٨﴾	يَعْلَمُ	خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ (2)	وَ	مَا
اور	نہ	سفارشی	جس کی بات مانی جائے	وہ جانتا ہے	آنکھوں کی خیانت (کو)	اور	جو (بات)

اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے ○ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو

اللہ تعالیٰ کی شان اور بتوں کا حال

تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَ اللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ

تُخْفِى	الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾	وَ	اللّٰهُ	يَقْضِىْ	بِالْحَقِّ	وَ	الَّذِيْنَ
چھپاتے ہیں	سینے	اور	اللہ	فیصلہ فرماتا ہے	حق کے ساتھ	اور	وہ لوگ جو

سینے چھپاتے ہیں ○ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے، اور اس کے سوا

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	لَا يَقْضُوْنَ	بِشَىْءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ
عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا (جس کی)	وہ فیصلہ نہیں کرتے	کسی چیز کا	بیشک	اللہ	وہی

جن کو وہ پوجتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے بیشک اللہ ہی

1 ...... یہاں ظالموں سے کفار مراد ہیں، گناہگار مسلمان اس آیت میں بیان کی گئی وعید میں داخل نہیں، ان کے لئے بروزِ قیامت دوست اور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور ان کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ 2 ...... آنکھوں کی خیانت سے مراد چوری چھپے نامحرم عورت کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا ہے اور سینوں میں چھپی چیز سے مراد عورت کے حسن و جمال کے بارے میں سوچنا ہے، یہ سب چیزیں اگرچہ دوسرے لوگوں کو معلوم نہ ہوں لیکن انہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

گزشتہ قوموں کے احوال کا بیان اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

ع ۲

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۚ ﴿٢٠﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ						
السَّمِيْعُ	الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا
سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ						

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ							
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْا	هُمْ	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَّ
ان لوگوں کا انجام جو	تھے	ان سے پہلے	تھے	وہ	زیادہ	ان سے	قوت	اور
ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ وہ پہلے لوگ قوت اور زمین میں چھوڑی ہوئی								

اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ			
اٰثَارًا[1] فِي الْاَرْضِ	فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ[2]
زمین میں چھوڑی ہوئی نشانیوں (کے اعتبار سے)	تو پکڑ لیا انہیں	اللّٰه (نے)	ان کے گناہوں کے سبب
نشانیوں کے اعتبار سے ان سے بڑھ کر تھے تو اللّٰه نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا			

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ						
وَ	مَا كَانَ	لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
اور	نہیں تھا	ان کے لئے	اللّٰه سے	کوئی بچانے والا	یہ (گرفت)	(اس) لیے ہوئی کہ وہ
اور ان کیلئے اللّٰه سے کوئی بچانے والا نہ تھا ○ یہ گرفت اس لیے ہوئی کہ						

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ				
كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	فَكَفَرُوْا	فَاَخَذَهُمُ
آئے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا	تو پکڑ لیا انہیں
ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا تو اللّٰه نے انہیں				

1 ...... چھوڑی ہوئی نشانیوں سے مراد قلعے، محل، نہریں، حوض اور بڑی بڑی عمارتیں وغیرہ ہیں۔

2 ...... گناہوں کے سبب پچھلی قوموں کا جو انجام ہوا اس میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے، انہیں بھی خود کو گناہوں سے دور رکھنے اور نیک اعمال کرنے کی خوب کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بعثت

اللّٰهُؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

اللّٰهُ	اِنَّهٗ	قَوِیٌّ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا
اللّٰه (نے)	بیشک وہ	قوت والا	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا

پکڑ لیا، بیشک اللّٰه قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾ۙ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ

مُوْسٰی	بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾	اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ
موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ	فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف

اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف

فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ

فَقَالُوْا	سٰحِرٌ	كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ (1)	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ
تو انہوں نے کہا	(یہ تو) جادوگر	بڑا جھوٹا (ہے)	پھر جب	وہ لایا ان کے پاس حق

تو وہ بولے جادوگر ہے، بڑا جھوٹا ہے ○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے

فرعون کا بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوا	اقْتُلُوْۤا	اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ہمارے پاس سے	(تو) انہوں نے کہا	قتل کر دو	ان لوگوں کے بیٹے جو	ایمان لائے

حق لایا تو انہوں نے کہا: اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو

مَعَهٗ وَ اسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْؕ وَ مَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا

مَعَهٗ	وَ	اسْتَحْیُوْا	نِسَآءَهُمْ	وَ	مَا	كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ (2)	اِلَّا
اس کے ساتھ	اور	زندہ رکھو	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	نہیں (ہے)	کافروں کا مکر و فریب	مگر

قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو اور کافروں کا مکر و فریب تو

1 ...... فرعون اور ہامان تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے جبکہ قارون کی طرف یہ کہنے کی نسبت آخری امر کے اعتبار سے ہے۔ یعنی قارون شروع میں تو ایمان لایا جبکہ آخر میں منافق ہو گیا تو یہ بھی گویا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھوٹا کہنے میں فرعون اور ہامان کے ساتھ شریک ہو گیا۔

2 ...... فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غلبے کا خطرہ محسوس کر کے اس سے بچنے کی یہ تدبیر کی کہ اہلِ ایمان کے بیٹوں کو قتل اور عورتوں کو زندہ رکھنے کا حکم جاری کر دیا لیکن یہ تدبیر کچھ بھی کارآمد ثابت نہ ہوئی۔

فرعون کی دھمکیاں

فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى

مُوْسٰى	اَقْتُلْ (1)	ذَرُوْنِیْۤ	فِرْعَوْنُ	قَالَ	وَ	فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾
موسیٰ (کو)	(تاکہ) میں قتل کردوں	چھوڑ دو مجھے	فرعون (نے)	کہا	اور	گمراہی میں

گمراہی میں ہی ہے ○ اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کردوں

وَ لْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ

یُّبَدِّلَ	اَنْ	اَخَافُ	اِنِّیْۤ	رَبَّهٗ	وَلْیَدْعُ
وہ بدل دے گا	(اس سے) کہ	ڈرتا ہوں	بیشک میں	اپنے رب (کو)	اور چاہئے کہ وہ پکارے

اور وہ اپنے رب کو بلالے۔ بیشک مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین

فرعون کو جواب

دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَ قَالَ

قَالَ	وَ	الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾	فِی الْاَرْضِ	یُّظْهِرَ	اَنْ	اَوْ	دِیْنَكُمْ
فرمایا	اور	فساد	زمین میں	وہ ظاہر کرے گا	یہ کہ	یا	تمہارا دین

بدل دے گا یا زمین میں فساد ظاہر کرے گا ○ اور موسیٰ نے

مُوْسٰۤى اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ	بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ	عُذْتُ (2)	اِنِّیْ	مُوْسٰۤى
ہر متکبر سے	اپنے اور تمہارے رب کی	پناہ لیتا ہوں	بیشک میں	موسیٰ (نے)

کہا: میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر اس متکبر سے

آلِ فرعون کے مومن کی نصیحت اور فرعون کا جواب

ع ۸ / ۳

لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ	قَالَ	وَ	بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾	لَّا یُؤْمِنُ
فرعون والوں میں سے	ایک مسلمان مرد (نے)	کہا	اور	حساب کے دن پر	جو یقین نہیں رکھتا

جو حساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا ○ اور فرعون والوں میں سے ایک مسلمان مرد نے کہا

1 ...... فرعون کا یہ کہنا صرف دھمکی ہی تھی کیونکہ اسے خود حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے برحق نبی ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ آپ کے معجزات جادو نہیں ہیں، اگر وہ آپ کو برحق نبی نہ سمجھتا تو قتل کرنے میں ہرگز دیر نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار، سفاک اور ظالم تھا، چھوٹی سی بات پر ہزارہا خون کرڈالتا تھا۔

2 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی تکبر والا کلمہ نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا، یہی خدا شناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا۔

يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ

يَكْتُمُ	اِيْمَانَهٗ (1)	اَتَقْتُلُوْنَ	رَجُلًا	اَنْ	يَّقُوْلَ
وہ چھپاتا تھا	اپنے ایمان (کو)	کیا تم قتل کرنے لگے ہو	ایک مرد (کو)	(اس بنا پر) کہ	وہ کہتا ہے

جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا: کیا تم ایک مرد کو اس بنا پر قتل کرنا چاہ رہے ہو کہ وہ کہتا ہے

رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ط

رَبِّیَ	اللّٰهُ	وَ	قَدْ	جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ	مِنْ رَّبِّكُمْ
میرا رب	اللہ (ہے)	اور	بیشک	وہ لایا ہے تمہارے پاس روشن نشانیاں	تمہارے رب کی طرف سے

کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں لے کر آیا ہے

وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ج وَ اِنْ یَّكُ

وَ	اِنْ	یَّكُ	كَاذِبًا	فَعَلَیْهِ	كَذِبُهٗ	وَ	اِنْ	یَّكُ
اور	اگر	وہ ہے	غلط کہنے والا	تو اسی پر (ہے)	اس کی غلط بیانی کا وبال	اور	اگر	وہ ہے

اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان ہی پر ہے اور اگر وہ

صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ط اِنَّ

صَادِقًا	یُّصِبْكُمْ	بَعْضُ	الَّذِیْ	یَعِدُكُمْ	اِنَّ
سچا	(تو) پہنچ جائے گا تمہیں	(اس عذاب کا) کچھ حصہ	جس کی	وہ وعید سنا رہا ہے تمہیں	بیشک

سچے ہیں تو جس عذاب کی وہ تمہیں وعید سنا رہے ہیں اس کا کچھ حصہ تمہیں پہنچ جائے گا۔ بیشک

اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ یٰقَوْمِ

اللّٰهَ	لَا یَهْدِیْ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾	یٰقَوْمِ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	بڑا جھوٹا (ہو)	اے میری قوم

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو ○ اے میری قوم!

1 ...... یہ مومن فرعون کا چچازاد بھائی تھا اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لا چکا تھا اور اپنے ایمان کو فرعون اور اس کی قوم سے چھپا کر رکھتا تھا کیونکہ اسے اپنی جان کا خطرہ تھا اور یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ نجات حاصل کی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شخص اسرائیلی تھا وہ اپنے ایمان کو فرعون اور آلِ فرعون سے مخفی رکھتا تھا۔

لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ فَمَنْ

فَمَنْ	فِي الْاَرْضِ	ظٰهِرِيْنَ	الْيَوْمَ	الْمُلْكُ	لَكُمُ
تو کون	زمین میں	غلبہ رکھتے ہوئے	آج	بادشاہی (ہے)	تمہارے لئے

زمین میں غلبہ رکھتے ہوئے آج بادشاہی تمہاری ہے تو

يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ

فِرْعَوْنُ	قَالَ	جَآءَنَا	اِنْ	مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ	يَّنْصُرُنَا
فرعون (نے)	کہا	وہ آ گیا ہم پر	اگر	اللہ کے عذاب سے (بچاکر)	مدد کرے گا ہماری

اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے۔ فرعون بولا

مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا

اِلَّا	مَآ اَهْدِيْكُمْ	وَ	اَرٰى	مَآ	اِلَّا	مَآ اُرِيْكُمْ
مگر	میں نہیں بتاتا تمہیں	اور	میں سمجھتا ہوں	وہ جو	مگر	میں نہیں سمجھاتا تمہیں

میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھتا ہوں اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ

اِنِّيْٓ	يٰقَوْمِ	اٰمَنَ	الَّذِيْٓ	قَالَ	وَ	سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾
بیشک میں	اے میری قوم	ایمان لایا	اس نے جو	کہا	اور	بھلائی کا راستہ

جو بھلائی کی راہ ہے ○ اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم! مجھے

اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ ۙ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ

وَّ	مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ	مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾	عَلَيْكُمْ	اَخَافُ
اور	جیسے نوح کی قوم کا طریقہ	(گزشتہ) گروہوں کے دن جیسے (دن کا)	تم پر	خوف کرتا ہوں

تم پر (گزشتہ) گروہوں کے دن جیسا خوف ہے ○ جیسا نوح کی قوم اور

مردِ مومن کا عذابِ دنیا سے ڈرانا

مردِ مومن کا عذابِ آخرت سے ڈرانا

عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ؕ وَ مَا اللّٰهُ

عَادٍ	وَّ	ثَمُوۡدَ	وَ	الَّذِیۡنَ	مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ	وَ	مَا	اللّٰهُ
عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں (کا طریقہ گزرا ہے) جو	ان کے بعد (آئے)	اور	نہیں	اللہ

عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں کا طریقہ گزرا ہے اور اللہ بندوں پر

یُرِیۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ

یُرِیۡدُ	ظُلۡمًا (1)	لِّلۡعِبَادِ ﴿۳۱﴾	وَ	یٰقَوۡمِ	اِنِّیۡۤ	اَخَافُ
ارادہ فرماتا	ظلم (کا)	بندوں کے لئے	اور	اے میری قوم	بیشک میں	خوف کرتا ہوں

ظلم نہیں چاہتا ○ اور اے میری قوم! میں تم پر پکارے جانے کے دن کا

عَلَیۡکُمۡ یَوۡمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ ۙ یَوۡمَ تُوَلُّوۡنَ مُدۡبِرِیۡنَ ۚ مَا

عَلَیۡکُمۡ	یَوۡمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ (2)	یَوۡمَ	تُوَلُّوۡنَ	مُدۡبِرِیۡنَ	مَا
تم پر	پکارے جانے کے دن (کا)	(جس) دن	تم لوٹو گے	پیٹھ پھیرتے ہوئے	نہیں (ہے)

خوف کرتا ہوں ○ جس دن تم پیٹھ دے کر بھاگو گے۔ اللہ سے

لَکُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا

لَکُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنۡ عَاصِمٍ	وَ	مَنۡ	یُّضۡلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا
تمہارے لیے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	اور	جسے	گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں (ہے)

تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے

فرعونیوں کے آباؤ اجداد کی گمراہی

لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدۡ جَآءَکُمۡ یُوۡسُفُ مِنۡ قَبۡلُ

لَهٗ	مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدۡ	جَآءَکُمۡ (3)	یُوۡسُفُ	مِنۡ قَبۡلُ
اس کو	کوئی راہ دکھانے والا	اور	ضرور بیشک	آیا تمہارے پاس	یوسف	(اس سے) پہلے

کوئی راہ دکھانے والا نہیں ○ اور بیشک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر

(1)...... اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا، جنہیں وہ عذاب دیتا ہے وہ اس کا عدل ہے اور جنہیں وہ ثواب عطا فرماتا ہے وہ اس کا فضل ہے۔ (2)...... قیامت کے دن کو یَوۡمُ التَّنَادِ یعنی ”پکار کا دن“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی، جیسے ندا کی جائے گی کہ فلاں سعادت مند ہوا اب کبھی بد بخت نہ ہو گا اور فلاں بد بخت ہو گیا اب کبھی سعادت مند نہ ہو گا وغیرہ۔ (3)...... یہاں خطاب اگرچہ فرعون اور اس کی قوم سے ہے لیکن مراد ان کے آباؤ اجداد ہیں کیونکہ حضرت یوسف عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کے پاس نہیں بلکہ ان کے آباؤ اجداد کے پاس رسول بن کر تشریف لائے تھے۔

بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖؕ حَتّٰۤى

بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا زِلْتُمْ	فِیْ شَكٍّ	مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ	حَتّٰۤى
روشن نشانیوں کے ساتھ	توتم رہے	شک میں	(اس) سے جسے وہ لایا تمہارے پاس	یہاں تک کہ

آئے تو تم ان کے لائے ہوئے پر شک ہی میں رہے یہاں تک کہ

اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًاؕ

اِذَا	هَلَكَ	قُلْتُمْ	لَنْ یَّبْعَثَ	اللّٰهُ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	رَسُوْلًا
جب	اس کا انتقال ہوا	(تو) تم نے کہا	ہرگز نہیں بھیجے گا	اللہ	اس کے بعد	کوئی رسول

جب انہوں نے انتقال فرمایا تو تم نے کہا: اب اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا،

كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۚۖ ﴿۳۴﴾

كَذٰلِكَ	یُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	مُّرْتَابٌ ﴿۳۴﴾
یونہی	گمراہ کرتا ہے	اللہ	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	شک کرنے والا (ہو)

اللہ یونہی اسے گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہو ○

الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْؕ

الَّذِیْنَ	یُجَادِلُوْنَ [1]	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ	اَتٰىهُمْ
وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر	جو آئی ہو ان کے پاس

وہ جو اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی ایسی دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں جو انہیں ملی ہو،

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِیْنَ

كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	عِنْدَ الَّذِیْنَ
(یہ بات) بہت بڑی (ہے)	بیزاری (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	اور	ان لوگوں کے نزدیک جو

یہ بات اللہ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک کس قدر

[1]...... یعنی حد سے بڑھنے والے اور شک کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلا کر اور ان پر اعتراضات کر کے جھگڑا کرتے ہیں اور ان کا یہ جھگڑا کسی ایسی دلیل کے ساتھ نہیں ہوتا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہو بلکہ محض آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور جاہلانہ شبہات کی بنا پر ہوتا ہے اور یہ جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک انتہائی سخت بیزاری کی بات ہے اور جس طرح ان جھگڑا کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دی اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔

ہامان کو محل بنانے کا حکم اور فرعون کا مقصد

اٰمَنُوْاؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَ قَالَ

اٰمَنُوْا	كَذٰلِكَ	يَطْبَعُ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ [1]	وَ	قَالَ
ایمان لائے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے	اللہ	ہر متکبر سرکش کے دل پر	اور	کہا

سخت بیزاری کی ہے۔ اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے ○ اور فرعون نے

فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ

فِرْعَوْنُ	يٰهَامٰنُ	ابْنِ	لِيْ	صَرْحًا [2]	لَّعَلِّيْۤ	اَبْلُغُ
فرعون (نے)	اے ہامان	تو بنا	میرے لئے	اونچا محل	شاید میں	پہنچ جاؤں

کہا: اے ہامان! میرے لیے اونچا محل بنا شاید میں راستوں تک

الْاَسْبَابَۙ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ

الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾	اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ	فَاَطَّلِعَ	اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى	وَ
راستوں (تک)	آسمانوں کے راستوں (تک)	تو میں جھانک کر دیکھوں	موسیٰ کے خدا کی طرف	اور

پہنچ جاؤں ○ آسمان کے راستوں تک تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور

اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًاؕ وَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

اِنِّيْ	لَاَظُنُّهٗ	كَاذِبًا	وَ	كَذٰلِكَ	زُيِّنَ
بیشک میں	ضرور گمان کرتا ہوں اسے	جھوٹا	اور	اسی طرح	خوبصورت بنا دیا گیا

بیشک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام

لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِيْلِؕ وَ مَا

لِفِرْعَوْنَ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	وَ	صُدَّ	عَنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا
فرعون کے لئے	اس کا برا عمل	اور	اسے روک دیا گیا	راستے سے	اور	نہیں (تھا)

خوبصورت بنا دیا گیا اور وہ راستے سے روکا گیا اور

1...... تکبر اور سرکشی دل پر مہر لگا دیئے جانے کے دو بڑے اسباب ہیں اور مہر لگانے سے مقصود یہ ہے کہ متکبر و سرکش کے دل میں موجود گمراہی، نفاق اور کفر نکل نہ سکے اور ہدایت، اخلاص اور ایمان اس میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سزا ہے، لہٰذا ہر عقلمند کو چاہئے کہ وہ ان اسباب کو اختیار کرے جو اس کا سینہ کھلنے کا باعث بنیں اور ان اسباب سے بچتا رہے جو دل پر مہر لگا دیئے جانے کا سبب بن جائیں۔

2...... ہامان کو محل بنانے کا حکم دینے والے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۸، ص ۵۶۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ع ۵

مردِ مومن کی قوم کو دوبارہ نصیحت

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ع وَ قَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ

كَيْدُ فِرْعَوْنَ	اِلَّا	فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْٓ	اٰمَنَ	يٰقَوْمِ
فرعون کا مکر وفریب	مگر	ہلاکت میں	اور	کہا	اس نے جو	ایمان لایا	اے میری قوم

فرعون کا داؤ ہلاکت میں ہی تھا ○ اور ایمان والے نے کہا: اے میری قوم!

قوم کے سامنے دنیا و آخرت کی حقیقت کا بیان

اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ج يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ

اتَّبِعُوْنِ	اَهْدِكُمْ	سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ (1)	يٰقَوْمِ	اِنَّمَا	هٰذِهِ
تم پیروی کرو میری	میں بتاؤں تمہیں	بھلائی کا راستہ	اے میری قوم	صرف	یہ

میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں ○ اے میری قوم! یہ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ز وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	مَتَاعٌ	وَّ	اِنَّ	الْاٰخِرَةَ	هِيَ	دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾
دنیا کی زندگی	تھوڑا سا سامان (ہے)	اور	بیشک	آخرت	وہ	ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)

دنیا کی زندگی تو تھوڑا سا سامان ہی ہے اور بیشک آخرت ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ○

قوم کے سامنے اچھے اور برے اعمال کے انجام کا بیان

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ج وَ مَنْ

مَنْ	عَمِلَ	سَيِّئَةً	فَلَا يُجْزٰٓى	اِلَّا	مِثْلَهَا	وَ	مَنْ
جس نے	عمل کیا	برا	تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	اس کی مثل	اور	جس نے

جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی اور جو

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ

عَمِلَ	صَالِحًا	مِّنْ ذَكَرٍ	اَوْ	اُنْثٰى	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (2)
عمل کیا	اچھا	(خواہ وہ) مرد (ہو)	یا	عورت	اور (جبکہ)	وہ	ایمان والا (ہو)

اچھا کام کرے مرد ہو خواہ عورت اور وہ ہو مسلمان

(1)...... اس میں اشارہ ہے کہ ہدایت انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء عظام کی پیروی میں رکھی گئی ہے اور جس طرح نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنے امتی کو ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں اسی طرح نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے تابع رہتے ہوئے اولیاء وصالحین بھی ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں۔

(2)...... ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کسی صورت جنت میں داخلہ ممکن نہیں اور رضائے الٰہی کیلئے نیک اعمال نہ کئے تو اسے بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت اور نیک بندوں کی شفاعت سے محرومی اور مخصوص عرصہ تک عذابِ جہنم کا سامنا ہو سکتا ہے۔

مردِ مومن کا قوم سے اُخروی حال کا بیان

النصف

فَاُولٰٓىِٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾	فِیْهَا	یُرْزَقُوْنَ	الْجَنَّةَ	یَدْخُلُوْنَ	فَاُولٰٓىِٕكَ
حساب کے بغیر	اس میں	انہیں رزق دیا جائے گا	جنت (میں)	داخل ہوں گے	تو یہ لوگ

تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے حساب رزق پائیں گے ○

وَ یٰقَوْمِ مَا لِیْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَ تَدْعُوْنَنِیْۤ

تَدْعُوْنَنِیْۤ	وَ	اِلَى النَّجٰوةِ	اَدْعُوْكُمْ	لِیْۤ	مَا	یٰقَوْمِ[1]	وَ
تم بلاتے ہو مجھے	اور	نجات کی طرف	میں بلاتا ہوں تمہیں	مجھے	کیا ہوا	اے میری قوم	اور

اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف

اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ؕ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ

اُشْرِكَ	وَ	بِاللّٰهِ	لِاَكْفُرَ	تَدْعُوْنَنِیْ	اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾
شریک ٹھہراؤں	اور	اللہ کا	تاکہ میں انکار کروں	تم بلاتے ہو مجھے	آگ کی طرف

بلا رہے ہو ○ تم مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو

بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ

اَدْعُوْكُمْ	اَنَا	وَّ	عِلْمٌ	بِهٖ	لِیْ	لَیْسَ	مَا	بِهٖ
بلاتا ہوں تمہیں	میں	اور	کوئی علم	اس کا	مجھے	نہیں ہے	(اس کو) جو	اس کے ساتھ

اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں، اور میں تمہیں عزت والے

اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ

اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ	لَا جَرَمَ	اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾
کہ جس (بت) کی طرف تم بلا رہے ہو مجھے	ثابت ہوا	عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف

بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں ○ آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو

[1]......جب مردِ مومن نے یہ محسوس کیا کہ لوگ میری باتوں پر تعجب کر رہے اور میری بات ماننے کی بجائے مجھے اپنے باطل دین کی طرف بلانا چاہتے ہیں تو اس نے قوم کو ملامت کی کہ تم کیسے عجیب لوگ ہو، میں تمہیں ایمان اور طاعت کی تلقین کر کے جنت کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے کفر و شرک کی دعوت دے کر جہنم کی طرف بلا رہے ہو۔

لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ

لَيْسَ	لَهٗ	دَعْوَةٌ	فِي الدُّنْيَا	وَ	لَا	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ	اَنَّ
(کہیں کام کا) نہیں ہے	اس کو	بلانا	دنیا میں	اور	نہ	آخرت میں	اور	یہ کہ

اس کو بلانا کہیں کام کا نہیں، دنیا میں، نہ آخرت میں اور یہ کہ

مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٣﴾

مَرَدَّنَاۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اَنَّ	الْمُسْرِفِيْنَ	هُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٣﴾
ہمارا لوٹنا	اللہ کی طرف (ہے)	اور	یہ کہ	حد سے بڑھنے والے	وہی	آگ والے (ہیں)

ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں ○

قوم کی دھمکی پر مردِ مومن کا جواب

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ

فَسَتَذْكُرُوْنَ	مَاۤ	اَقُوْلُ	لَكُمْ	وَ	اُفَوِّضُ (1)	اَمْرِيْۤ
تو عنقریب تم یاد کرو گے	(اسے) جو	میں کہہ رہا ہوں	تم سے	اور	میں سپرد کرتا ہوں	اپنا کام

تو جلد ہی تم وہ یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، اور میں اپنے کام اللہ کو

مردِ مومن کا بچاؤ اور فرعونیوں پر عذاب

اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ

اِلَى اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بَصِيْرٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾	فَوَقٰىهُ (2)	اللّٰهُ
اللہ کی طرف	بیشک	اللہ	دیکھنے والا (ہے)	بندوں کو	تو بچالیا اسے	اللہ (نے)

سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ○ تو اللہ نے اسے ان کے مکر کی

سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ

سَيِّاٰتِ	مَا	مَكَرُوْا	وَ	حَاقَ	بِاٰلِ فِرْعَوْنَ
(اس کی) برائیوں (سے)	جو	انہوں نے مکر کیا	اور	گھیر لیا	فرعون والوں کو

برائیوں سے بچالیا اور فرعونیوں کو برے عذاب نے

1 ...... تفویض کا معنی یہ ہے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے اور تفویض یہ بھی ہے کہ دوسروں کے معاملات کے انجام اور عاقبت کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہٰذا برا کام کرنے والے کو حتّی الوسع برائی سے روکنے کی کوشش کی جائے، اس کے باوجود اگر وہ برائی سے باز نہ آئے تو اسے یہ نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے گا بلکہ اس کے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرے گا وہ خود ہی جانتا ہے۔

2 ...... جو شخص اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا اور اس پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرماتا اور دشمنوں کے مکر و فریب سے بچالیتا ہے۔

فرعونیوں پر برزخ اور آخرت میں عذاب

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝٤٥ ۚ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝٤٥	اَلنَّارُ	یُعْرَضُوْنَ	عَلَیْهَا	غُدُوًّا	وَّ	عَشِیًّا	وَ
برے عذاب (نے)	آگ	وہ پیش کئے جاتے ہیں	اس پر	صبح	اور	شام	اور

آگھیرا ○ آگ جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور

یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝٤٦

یَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	اَدْخِلُوْٓا	اٰلَ فِرْعَوْنَ	اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝٤٦ (1)
(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	(حکم ہوگا) داخل کرو	فرعون والوں (کو)	سخت تر عذاب (میں)

جس دن قیامت قائم ہوگی، (حکم ہوگا) فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو ○

جہنم میں کافر سرداروں اور کمزور کافروں کا جھگڑا

وَ اِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ

وَ	اِذْ	یَتَحَآجُّوْنَ	فِی النَّارِ	فَیَقُوْلُ	الضُّعَفٰٓؤُا	لِلَّذِیْنَ
اور	جب	وہ باہم جھگڑیں گے	آگ میں	تو کہیں گے	کمزور لوگ	ان لوگوں سے جنہوں نے

اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے جو (دنیا میں)

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّغْنُوْنَ	عَنَّا
تکبر کیا تھا	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع	تو کیا	تم	کم کروگے	ہم سے

بڑے بنتے تھے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ

نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ۝٤٧ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ

نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ۝٤٧	قَالَ	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا	كُلٌّ
آگ کا کوئی حصہ	کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا تھا	بیشک ہم	سب

کم کروگے؟ ○ وہ بڑے بننے والے کہیں گے: ہم سب

(1)...... یہاں پہلے صبح و شام فرعونیوں کو آگ پر پیش کئے جانے کا ذکر ہوا اور اس کے بعد قیامت کے دن سخت تر عذاب میں داخل کئے جانے کا بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے بھی انہیں آگ پر پیش کر کے عذاب دیا جارہا ہے اور یہی قبر کا عذاب ہے۔ کثیر احادیث سے بھی قبر کا عذاب برحق ہونا ثابت ہے، ایک حدیثِ پاک میں ہے: ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے، جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اس کی طرف اٹھائے۔ (صحیح بخاری، ١/٤٦٨، الحدیث: ١٣٧٩)

کمزور کفار کی داروغۂ جہنم سے درخواست اور ان کا جواب

فِيهَآ ۖ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ

فِيهَآ	إِنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	حَكَمَ	بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾	وَ	قَالَ (1)
اس (آگ) میں (ہیں)	بیشک	اللہ	تحقیق	وہ فیصلہ فرما چکا	بندوں کے درمیان	اور	کہیں گے

آگ میں ہیں بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ○ اور جو

الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ

الَّذِينَ	فِي النَّارِ	لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ	ادْعُوا	رَبَّكُمْ
وہ لوگ جو	آگ میں (ہیں)	جہنم کے داروغوں سے	تم دعا کردو	اپنے رب (سے)

آگ میں ہیں وہ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے، آپ اپنے رب سے دعا کردیں

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوٓا أَوَ

يُخَفِّفْ	عَنَّا	يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾	قَالُوٓا	أَوَ
وہ ہلکا کردے	ہم سے	ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن	(داروغہ فرشتے) کہیں گے	اور کیا

کہ وہ ہم پر ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن ہلکا کردے ○ داروغہ فرشتے کہیں گے، کیا

لَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَٰتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ

لَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ	رُسُلُكُم	بِالْبَيِّنَٰتِ	قَالُوا	بَلَىٰ
نہیں آتے تھے تمہارے پاس	تمہارے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	وہ کہیں گے	کیوں نہیں

تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے؟ کافر کہیں گے، کیوں نہیں،

رسولوں اور اہلِ ایمان کو دنیا و آخرت میں مدد کی بشارت

ع٥ ١٠

قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَٰٓؤُا الْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ ﴿٥٠﴾ إِنَّا

قَالُوا	فَادْعُوا	وَ	مَا	دُعَٰٓؤُا الْكَٰفِرِينَ	إِلَّا	فِي ضَلَٰلٍ ﴿٥٠﴾	إِنَّا
(فرشتے) کہیں گے	تو تم دعا کرو	اور	نہیں	کافروں کی دعا	مگر	گمراہی میں	بیشک ہم

فرشتے کہیں گے، تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو ○ بیشک

(1)...... سرداروں سے مایوس ہونے کے بعد کمزور لوگ جہنم پر مامور فرشتوں سے کہیں گے: آپ ہی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔ فرشتے جواب دیں گے: کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے اور کیا انہوں نے واضح معجزات پیش نہ کئے تھے؟ کفار کے تسلیم کرنے پر فرشتے جواب دیں گے: ہم کافروں کے حق میں دعا نہیں کریں گے، لہٰذا تم خود ہی اپنے رب سے دعا کرکے دیکھ لو کہ وہ تم پر ایک دن کیلئے عذاب ہلکا کردے لیکن بہر حال تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہی جائے گا کیونکہ وہ قبول نہیں ہوگی۔

روزِ قیامت کفار کا انجام

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	وَ	رُسُلَنَا	لَنَنْصُرُ
دنیا کی زندگی میں	ایمان لائے	ان لوگوں کی جو	اور	اپنے رسولوں (کی)	ضرور ہم مدد کریں گے

ضرور ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کریں گے

وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

لَا يَنْفَعُ	يَوْمَ	الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾	يَقُوْمُ	يَوْمَ	وَ
فائدہ نہ دے گی	(جس) دن	گواہ	کھڑے ہوں گے	(جس) دن	اور

اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ○ جس دن ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ

لَهُمْ	وَ	اللَّعْنَةُ	لَهُمُ	وَ	مَعْذِرَتُهُمْ	الظّٰلِمِيْنَ
ان کے لیے	اور	لعنت (ہے)	ان کے لیے	اور	ان کی معذرت	ظالموں (کو)

ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے

بنی اسرائیل کو وارثِ تورات بنانے کا بیان

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ

وَ	الْهُدٰى (1)	مُوْسَى	اٰتَيْنَا	لَقَدْ	وَ	سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾
اور	رہنمائی	موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کی	ضرور بیشک	اور	برا گھر (ہے)

برا گھر ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی اور

تورات کے اوصاف

اَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَّ ذِكْرٰى

ذِكْرٰى	وَّ	هُدًى	الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ (2)	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اَوْرَثْنَا
نصیحت (کیلئے)	اور	ہدایت	کتاب (کا)	بنی اسرائیل (کو)	ہم نے وارث کیا

بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ○ عقلمندوں کی ہدایت اور

1 ...... یہاں رہنمائی سے مراد تورات اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیئے جانے والے معجزات ہیں جو ان کی قوم کے لئے رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کا ذریعہ تھے، نیز اس سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا کئے جانے والے وہ کثیر علوم بھی مراد ہو سکتے ہیں جو دنیا اور آخرت میں نفع مند ہیں۔

2 ...... اس کتاب سے مراد تورات ہے۔

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو صبر، استغفار اور تسبیح کی تاکید

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ [1]	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
عقلمندوں کی	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

نصیحت کیلئے ○ تو تم صبر کرو، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور

اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اسْتَغْفِرْ [2]	لِذَنْۢبِكَ	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ
معافی طلب کرو	اپنوں کے گناہوں کی	اور	پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

آیاتِ الٰہی میں بے دلیل جھگڑنے والوں کا حال

بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ

بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُجَادِلُوْنَ [3]	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ
صبح اور شام	بیشک	وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر

صبح اور شام اس کی پاکی بولو ○ بیشک وہ جو اللہ کی آیتوں میں کسی ایسی دلیل کے بغیر جھگڑا کرتے ہیں

اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

اَتٰىهُمْ	اِنْ	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	اِلَّا	كِبْرٌ	مَّا	هُمْ
جو آئی ہو ان کے پاس	نہیں	ان کے سینوں میں	مگر	ایک بڑائی (کی ہوس)	نہیں	وہ

جو انہیں ملی ہو، ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس جس تک یہ

بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾

بِبَالِغِیْهِ	فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾
اس تک پہنچنے والے	تو تم پناہ مانگو	اللہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

پہنچ نہیں پائیں گے تو تم اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہی سنتا دیکھتا ہے ○

1...... کتاب کی ہدایت و نصیحت سے عقلمند ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے یہاں بطورِ خاص انہیں کا ذکر ہوا۔ 2...... آیت کے اس حصے میں حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ہی خطاب ہونا متعین نہیں بلکہ اس کا احتمال ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی ہو گا کہ اے حبیب! آپ اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہیں۔ نیز یہ بھی احتمال ہے کہ اس آیت میں خطاب ہر سامع سے ہو۔ اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ اے سننے والے! اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ 3...... یہاں جھگڑا کرنے والوں سے مراد کفارِ قریش ہیں، یہ بڑائی کی ہوس رکھتے تھے اور اسی ہوس کی وجہ سے آیاتِ الٰہی کا انکار اور حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تکذیب و مخالفت کرتے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ

لٰكِنَّ	وَ	مِنْ خَلْقِ النَّاسِ	اَكْبَرُ	لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لیکن	اور	لوگوں کی پیدائش سے	بہت بڑی (ہے)	بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ہے لیکن

جاہل اور عالم، نیک مومن اور بدکار برابر نہیں

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۵ وَ

وَ	الْبَصِيْرُ	وَ	الْاَعْمٰى	مَا يَسْتَوِي	وَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ [1]
اور	آنکھ والا	اور	اندھا	برابر نہیں	اور	نہیں جانتے	اکثر لوگ

بہت لوگ نہیں جانتے ○ اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ

الْمُسِيْٓءُ	لَا	وَ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ
برائی کرنے والا (برابر ہے)	نہ	اور	اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو

نہ وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور بدکار (برابر ہیں)۔

قیامت کا آنا یقینی ہے

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

رَيْبَ	لَّا	لَاٰتِيَةٌ	السَّاعَةَ	اِنَّ	تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾	قَلِيْلًا مَّا
کوئی شک	نہیں	ضرور آنے والی (ہے)	قیامت	بیشک	تم نصیحت مانتے ہو	بہت ہی کم

تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ○ بیشک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں

دعا مانگنے کا حکم اور تکبر کے سبب دعا نہ مانگنے والوں کے لئے وعید

فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ

رَبُّكُمُ	قَالَ	وَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ	فِيْهَا
تمہارے رب (نے)	فرمایا	اور	ایمان نہیں لاتے	اکثر لوگ	لیکن	اور	اس میں

کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور تمہارے رب نے فرمایا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تھے، ان کے بارے میں فرمادیا گیا کہ یہ لوگ جس چیز کی ہوس رکھتے ہیں اسے نہ پاسکیں گے اور انہیں بڑائی میسر نہ آئے گی، بلکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اور انکار، ان لوگوں کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہو گا۔

[1] ...... اکثر لوگوں سے مراد کفار ہیں اور ان کی طرف سے دوبارہ زندہ کئے جانے کے انکار کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہے لیکن اس سے یہ نہیں سمجھتے کہ ایسی قادر ذات لوگوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ

اُدْعُوْنِیْٓ (1)	اَسْتَجِبْ	لَكُمْ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَسْتَكْبِرُوْنَ
تم دعا کرو مجھ سے	میں قبول کروں گا	تمہارے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	تکبر کرتے ہیں

مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ؑ۶۰ اَللّٰهُ

عَنْ عِبَادَتِیْ (2)	سَیَدْخُلُوْنَ	جَهَنَّمَ	دٰخِرِیْنَ ۶۰	اَللّٰهُ
میری عبادت سے	عنقریب وہ داخل ہوں گے	جہنم (میں)	ذلیل ہوتے ہوئے	اللہ (ہی ہے)

تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں جائیں گے ○ اللہ ہی ہے

اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر ایک دلیل

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّیْلَ	لِتَسْكُنُوْا	فِیْهِ	وَ
جس نے	بنائی	تمہارے لیے	رات	تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور

جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور

لوگوں پر فضلِ الٰہی اور ان کی ناشکری

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ	وَ
دن (بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اللہ	ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر	اور

دن بنایا آنکھیں کھولتا، بیشک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے

حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۶۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَشْكُرُوْنَ ۶۱	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ
لیکن	اکثر لوگ	شکر ادا نہیں کرتے	یہ (ہے)	اللہ	تمہارا رب	ہر چیز کا بنانے والا

لیکن بہت آدمی شکر نہیں کرتے ○ وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا خالق،

1 ......دعا مانگنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: دعا ان مصیبتوں میں نفع دیتی ہے جو نازل ہوگئیں اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں ان میں بھی فائدہ دیتی ہے، تو اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔(مستدرک، ۲/۱۶۳، الحدیث: ۱۸۵۸) 2 ......ایک قول یہ ہے کہ یہاں عبادت سے مراد "دعا کرنا" ہے۔ جن آیات واحادیث میں ترکِ دعا پر جہنم میں داخلے یا غضبِ الٰہی وغیرہ کی وعیدیں آئی ہیں، ان میں وہ لوگ مراد ہیں جو مطلقاً دعا کو فضول سمجھ کر ترک کر دیتے ہیں یعنی کچھ بھی ہو جائے، ہم نے دعا نہیں کرنی، یا معاذ اللہ خود کو بارگاہِ الٰہی سے بے نیاز سمجھ کر دعا ترک کر دیتے ہیں، یہ صورت صریح کفر اور اللہ تعالیٰ کے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

ن-ع ۔ وقف لازم

آیاتِ الٰہی کے منکرین کا حال

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ

لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾	كَذٰلِكَ (1)	يُؤْفَكُ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم اوندھے جاتے ہو	اسی طرح	اوندھے ہوتے ہیں

اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کہاں اوندھے جاتے ہو○ یونہی اوندھے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر مزید دلائل

الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

الَّذِيْنَ	كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾	اَللّٰهُ	الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمُ
وہ لوگ جو	اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے

وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں○ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

الْاَرْضَ	قَرَارًا	وَّ	السَّمَآءَ	بِنَآءً	وَّ	صَوَّرَكُمْ
زمین (کو)	ٹھہرنے کی جگہ	اور	آسمان (کو)	چھت	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری

زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

فَاَحْسَنَ	صُوَرَكُمْ (2)	وَ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ
تو اچھا بنایا	تمہاری صورتوں (کو)	اور	روزی دی تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	یہ (ہے)	اللہ

تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں روزی دیں۔ یہ ہے اللہ

شانِ الٰہی اور اخلاص کے ساتھ عبادت کا حکم

رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ

رَبُّكُمْ	فَتَبٰرَكَ	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾	هُوَ	الْحَيُّ (3)	لَآ
تمہارا رب	تو بڑی برکت والا (ہے)	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	وہی	زندہ (ہے)	نہیں

تمہارا رب۔ تو وہ اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے○ وہی زندہ ہے اس کے سوا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دائمی غضب کا باعث ہے۔ 1 ......یعنی جس طرح کفارِ قریش حق سے پھر گئے اسی طرح وہ لوگ اوندھے ہوتے اور حق سے پھر جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں اور رسول کے معجزات کا انکار کرتے ہیں اور ان میں غور و فکر کرکے حق کو طلب نہیں کرتے۔ 2 ......انسان کی صورت تمام مخلوق میں سب سے اچھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سیدھے قد والا، خوبصورت اور متناسب اعضاء والا بنایا، نیز اس میں عقل، تدبر اور فہم و فراست بھی رکھی ہے۔ 3 ......ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی زندہ ہے، اسے موت آنا اور اس کا فنا ہو جانا محال ہے۔

اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ

اِلٰـهَ	اِلَّا	هُوَ	فَادْعُوْهُ	مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ
کوئی معبود	مگر	وہی	توتم عبادت کرو اسی کی	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)

کوئی معبود نہیں تو اس کی عبادت کرو، خالص اسی کے بندے ہو کر،

بت پرستی کی دعوت دینے والوں کو جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾	قُلْ	اِنِّيْ	نُهِيْتُ (1)
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تم فرماؤ، مجھے منع کیا گیا ہے

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا

اَنْ	اَعْبُدَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَمَّا
(اس سے) کہ	میں عبادت کروں	ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	جبکہ

کہ ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جبکہ

جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ؗ وَاُمِرْتُ اَنْ

جَآءَنِيَ	الْبَيِّنٰتُ	مِنْ رَّبِّيْ	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ
آچکی ہیں میرے پاس	روشن دلیلیں	میرے رب کی طرف سے	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

میرے پاس میرے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آئی ہیں اور مجھے حکم ہے کہ

انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور ان کی حکمتیں

اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

اُسْلِمَ	لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ (2)
میں گردن جھکادوں	تمام جہانوں کے رب کے حضور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں	مٹی سے

رب العالمین کے حضور گردن رکھوں ○ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا

(1)...... کفارِ مکہ نے جہالت اور گمراہی کی بنا پر اپنے باطل دین کی طرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دعوت دی اور بت پرستی کی درخواست کی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! آپ ان کافروں سے فرمادیں کہ مجھے بتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بیشک میرے پاس میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی روشن دلیلیں آچکی ہیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ربُّ العالمین کے حضور گردن جھکا کر رکھوں اور اخلاص کے ساتھ اسی کے دین پر قائم رہوں۔ (2)...... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل اور تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو مٹی سے بنایا۔

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ	مِنْ عَلَقَةٍ	ثُمَّ	يُخْرِجُكُمْ	طِفْلًا
پھر	پانی کی بوند سے	پھر	جمے ہوئے خون سے	پھر	وہ نکالتا ہے تمہیں	بچہ (کی صورت میں)

پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ

ثُمَّ	لِتَبْلُغُوْٓا	اَشُدَّكُمْ	ثُمَّ	لِتَكُوْنُوْا	شُيُوْخًا	وَ	مِنْكُمْ
پھر (باقی رکھتا ہے)	تاکہ تم پہنچو	اپنی جوانی (کو)	پھر	تاکہ تم ہو جاؤ	بوڑھے	اور	تم میں سے

پھر (تمہیں باقی رکھتا ہے) تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں

مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْٓا

مَّنْ	يُّتَوَفّٰى	مِنْ قَبْلُ	وَ	لِتَبْلُغُوْٓا
(کوئی وہ ہے) جسے	وفات دے دی جاتی ہے	پہلے (ہی)	اور	تاکہ تم پہنچو

کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک

اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

اَجَلًا مُّسَمًّى	وَّ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾	هُوَ	الَّذِيْ	يُحْيٖ[1]	وَ
مقررہ مدت (تک)	اور	تاکہ تم	سمجھو	وہی (ہے)	جو	زندہ کرتا ہے	اور

پہنچو اور اس لیے کہ سمجھو ۝ وہی ہے کہ زندگی دیتا ہے اور

قدرتِ وشانِ الٰہی کے مظاہر

يُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

يُمِيْتُ	فَاِذَا	قَضٰٓى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ
مارتا ہے	پھر جب	فیصلہ فرماتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا

مارتا ہے پھر جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا

1 ......یعنی اللہ وہی ہے جس کی یہ شان ہے کہ وہی حقیقی طور پر مردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو موت دیتا ہے اور اس کی قدرت کے کمال کا یہ حال ہے کہ اسے کسی چیز کو وجود عطا کرنے میں نہ کوئی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، نہ کسی مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی سامان کی حاجت ہوتی ہے بلکہ اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ جیسے ہی اس نے کسی چیز کا ارادہ فرمایا وہ چیز حکمِ الٰہی کے مطابق وجود میں آجاتی ہے۔

آیاتِ الٰہی میں جھگڑنے والوں پر اظہارِ تعجب

فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ط

فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِیْنَ	یُجَادِلُوْنَ [1]	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ
تو وہ ہو جاتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	جھگڑتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں

جبھی وہ ہو جاتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں

کتاب اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کو تنبیہ اور ان کا انجام

اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ ج الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ

اَنّٰى	یُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِالْكِتٰبِ	وَ
کہاں	وہ پھیرے جاتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	کتاب کو	اور

کہاں وہ پھیرے جاتے ہیں ○ وہ جنہوں نے کتاب کو اور اسے

بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا قف فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ لا اِذِ

بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ [2]	رُسُلَنَا	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾	اِذِ
(اس) کو جس کے ساتھ ہم نے بھیجا	اپنے رسولوں (کو)	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	جب

جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا، تو وہ عنقریب جان جائیں گے ○ جب

الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ط یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ لا فِی الْحَمِیْمِ ۵

الْاَغْلٰلُ	فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ	وَ	السَّلٰسِلُ	یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾	فِی الْحَمِیْمِ
طوق (ہوں گے)	ان کی گردنوں میں	اور	زنجیریں	انہیں گھسیٹا جائے گا	کھولتے پانی میں

ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جائیں گے ○ کھولتے پانی میں،

ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ج ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا

ثُمَّ	فِی النَّارِ	یُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾	ثُمَّ	قِیْلَ	لَهُمْ	اَیْنَ	مَا
پھر	آگ میں	انہیں دہکایا جائے گا	پھر	کہا جائے گا	ان سے	کہاں ہیں	وہ جنہیں

پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ○ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جنہیں

[1]......اس سورت میں 4 مقامات پر آیاتِ قرآنی میں جھگڑا کرنے والوں کا ذکر ہوا، اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ ہر مقام پر جھگڑا کرنے والے مختلف لوگوں کا ذکر ہو اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جن آیات میں جھگڑا کیا گیا وہ مختلف ہوں اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملے کی اہمیت کی وجہ سے تاکید کے طور پر چار بار ذکر کیا گیا ہو۔ [2]......رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ جو چیز بھیجی گئی، اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ حق عقائد ہیں جو تمام انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے پہنچائے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا وغیرہ۔

معانقة ۱۳

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۟ۙ (۷۳) مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ (۷۳)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا	بَلْ
تم شریک بناتے تھے	اللہ کے مقابل	کہیں گے	وہ گم ہو گئے	ہم سے	بلکہ

تم شریک بناتے تھے ○ اللہ کے مقابل، کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے بلکہ

لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْــٴًـا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ (۷۴)

لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا	مِنْ قَبْلُ	شَیْــٴًـا	كَذٰلِكَ	یُضِلُّ	اللّٰهُ	الْكٰفِرِیْنَ (۷۴)
ہم نہیں پوجتے تھے	پہلے	کچھ	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	کافروں (کو)

ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو ○

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا

ذٰلِكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ [1]	وَ	بِمَا
یہ	(اس کا) بدلہ جو	تم خوش ہوتے تھے	زمین میں	باطل پر	اور	(اس کا) بدلہ جو

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے جو

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۟ (۷۵) اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ (۷۵)	اُدْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ [2]	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا
تم اتراتے تھے	تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

تم اِتراتے تھے ○ جاؤ جہنم کے دروازوں میں، اس میں ہمیشہ رہنا ہے،

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ (۷۶) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

فَبِئْسَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ (۷۶)	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ
تو کیا ہی برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)

تو مغروروں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے،

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو صبر کی تاکید

[1] ...... باطل پر خوش ہونے سے مراد شرک، بت پرستی، دیگر گناہوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے پر خوش ہونا ہے۔

[2] ...... جہنم کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے کا ایک دروازہ ہے، ہر کافر کے لئے اس کے کفر کے حساب سے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے اور وہ اس دروازے سے جہنم میں داخل ہو گا۔

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لیے گزشتہ رسولوں کا تذکرہ

فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

فَاِمَّا	نُرِيَنَّكَ	بَعْضَ	الَّذِيْ	نَعِدُهُمْ	اَوْ
تو اگر	ہم دکھا دیں تمہیں	(اس کا) کچھ حصہ	جس کا	ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے	یا

تو اگر ہم تمہیں اس (عذاب) کا کچھ حصہ دکھا دیں جس کی ہم انہیں وعید سنا رہے ہیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ

نَتَوَفَّيَنَّكَ	فَاِلَيْنَا	يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾	وَ	لَقَدْ
(پہلے ہی) وفات دے دیں تجھے	تو (بہر حال) ہماری ہی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تمہیں (پہلے ہی) وفات دیں بہر حال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ○ اور بیشک

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	قَصَصْنَا[1]
ہم نے بھیجے	کئی رسول	تم سے پہلے	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان کیا

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کے احوال تم سے

عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ

عَلَيْكَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	لَّمْ نَقْصُصْ	عَلَيْكَ
تمہارے سامنے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان نہیں کیا	تمہارے سامنے

بیان فرمائے اور کسی کے احوال تم سے نہ بیان فرمائے

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

وَ	مَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ[2]	اَنْ	يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ
اور	(ممکن) نہیں ہے	کسی رسول کیلئے	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر	اللّٰہ کی اجازت سے

اور کسی رسول کیلئے ممکن نہیں کہ اللّٰہ کے اِذن کے بغیر کوئی نشانی لے آئے

1...... حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے اللّٰہ تعالیٰ نے بہت سے رسول مختلف امتوں کی طرف بھیجے اور ان میں سے کسی کے احوال آپ سے اس قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان فرمائے اور کسی کے احوال اس طرح بیان نہ فرمائے۔ اس تذکرہ سے مقصود حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تسلی دینا ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں پہلے انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں اور جیسے انہوں نے صبر کیا اسی طرح آپ بھی صبر فرمائیں۔ 2...... کفار مختلف معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے تھے، اس پر تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ کفار کے من مانے معجزے

قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی اشیاء کا بیان

ع ٨ / ١٣

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ

فَاِذَا	جَآءَ	اَمْرُ اللّٰهِ	قُضِیَ	بِالْحَقِّ	وَ	خَسِرَ
توجب	آئے گا	اللہ کا حکم	(تو) فیصلہ کر دیا جائے گا	حق کے ساتھ	اور	نقصان اٹھائیں گے

پھر جب اللہ کا حکم آئے گا تو سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور باطل والوں کو

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

هُنَالِكَ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَنْعَامَ
وہاں	باطل والے	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	تمہارے لئے	چوپائے

وہاں خسارہ ہو گا ○ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَ

لِتَرْكَبُوْا	مِنْهَا	وَ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾	وَ
تاکہ تم سواری کرو	ان میں سے (کسی پر)	اور	ان میں سے (کسی کا گوشت)	تم کھاؤ	اور

کہ کسی پر تم سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ ○ اور

لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا

لَكُمْ	فِیْهَا	مَنَافِعُ	وَ	لِتَبْلُغُوْا	عَلَیْهَا
تمہارے لئے	ان میں	کئی فائدے (ہیں)	اور	تاکہ تم پہنچو	ان پر (سوار ہو کر)

تمہارے لیے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَی الْفُلْكِ

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ	وَ	عَلَیْهَا	وَ	عَلَی الْفُلْكِ
اپنے سینوں میں (چھپی) حاجت، مراد (کو)	اور	ان پر	اور	کشتیوں پر

اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ظاہر نہ ہونا ایسی چیز نہیں جس کی وجہ سے نبوت پر اعتراض کیا جا سکے کیونکہ کسی رسول کیلئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے۔ لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، کافروں کے مطالبے کے مطابق آپ کا معجزات نہ دکھانا قابلِ اعتراض نہیں۔

نشانیوں کے منکرین سے استفسار

تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ

تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾	وَ	يُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ	فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تمہیں سوار کیا جاتا ہے	اور	وہ دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تو اللہ کی کون سی نشانیوں (کا)

سوار ہوتے ہو ○ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کون سی نشانی کا

کفارِ قریش کے لئے بطورِ عبرت گزشتہ قوموں کے حال وانجام کا بیان

تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
تم انکار کروگے	تو کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا

انکار کروگے ○ کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْۤا	اَكْثَرَ	مِنْهُمْ	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	تعداد میں زیادہ	ان سے	اور

کیسا انجام ہوا، وہ ان سے تعداد میں زیادہ اور

اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ

اَشَدَّ	قُوَّةً	وَّ	اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ	فَمَاۤ	اَغْنٰى	عَنْهُمْ
زیادہ مضبوط (تھے)	قوت	اور	زمین میں نشانیوں (کے اعتبار سے)	تو کیا	کام آیا	ان کے

قوت اور زمین میں نشانیوں کے اعتبار سے زیادہ قوی تھے تو ان کے کیا کام آیا

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

مَّا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
جو	وہ کماتے تھے	پھر جب	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

جو انہوں نے کمایا؟ ○ تو جب ان کے پاس ان کے رسول

[1]......یعنی جب کفارِ مکہ سفر کرتے ہوئے مکہ سے شام یا یمن کی طرف جاتے ہیں تو وہ پچھلی اُمتوں مثلاً عاد اور ثمود کی بربادی کے آثار اور کھنڈرات وغیرہ دیکھتے ہیں تو کیا وہ ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے، وہ سابقہ لوگ ان کفارِ قریش سے تعداد میں زیادہ، جسمانی قوت اور بلند و بالا عمارتوں کے اعتبار سے زیادہ مضبوط تھے، لیکن جب کفر و شرک اور رسولوں کی تکذیب کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تو ان کی تعداد، طاقت اور مال میں سے کوئی چیز انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکی۔

بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ

بِالْبَیِّنٰتِ	فَرِحُوْا	بِمَا	عِنْدَهُمْ	مِّنَ الْعِلْمِ (1)	وَ
روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) وہ خوش رہے	(اس) پر جو	ان کے پاس (تھا)	(دنیا کے) علم سے	اور

روشن دلیلیں لائے، تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس (دنیا کا) علم تھا اور

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (٨٣) فَلَمَّا رَاَوْا

حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (٨٣)	فَلَمَّا	رَاَوْا
اتر آیا	ان پر	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	انہوں نے دیکھا

انہیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے ○ پھر جب انہوں نے

بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا

بَاْسَنَا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ	وَ	كَفَرْنَا
ہمارا عذاب	(تو) کہنے لگے	ہم ایمان لائے	ایک اللہ پر	اور	منکر ہوئے

ہمارا عذاب دیکھا تو بولے، ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ (٨٤) فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ

بِمَا كُنَّا بِهٖ	مُشْرِكِیْنَ (٨٤)	فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ	اِیْمَانُهُمْ
(اس) کے جس کو ہم تھے	شریک بناتے	تو کوئی نفع نہ دیا انہیں	ان کے ایمان (نے)

ہم اللہ کا شریک بناتے تھے ان کے منکر ہوئے ○ تو ان کے ایمان نے انہیں کام نہ دیا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ

لَمَّا	رَاَوْا	بَاْسَنَا	سُنَّتَ اللّٰهِ	الَّتِیْ	قَدْ	خَلَتْ
جب	انہوں نے دیکھ لیا	ہمارا عذاب	اللہ کا دستور	جو	بیشک	گزر چکا

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں

1 ...... یہاں کافروں کے علم سے مراد ان کے دنیوی علوم ہیں جیسے پیشوں، صنعتوں، ستارہ شناسی وغیرہ کا علم، یا اس سے مراد ان کے فاسد عقائد اور باطل شبہات ہیں، جیسے وہ کہتے تھے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، قیامت قائم نہیں ہوگی وغیرہ۔ یہ درحقیقت علم نہیں بلکہ جہالت ہے اور اس پر علم کا اطلاق اس معنی میں ہے کہ کافر اسے اپنے گمان میں علم سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی علوم کے مقابلے میں دینی علوم کو کم تر خیال کرنا اور دین کی بجائے دنیا کا علم حاصل ہونے پر نازاں ہونا اور اسے اپنے لئے کافی سمجھنا کفار کا پسندیدہ لیکن بارگاہِ الٰہی میں ناپسندیدہ طریقہ ہے۔

فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

فِيْ عِبَادِهٖ	وَ	خَسِرَ	هُنَالِكَ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
اس کے بندوں میں	اور	نقصان اٹھایا	وہاں	کافروں (نے)

گزر چکا اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے ○

آیات: 54 | سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة مَكِّيَّة | رکوع: 06

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ﴿١﴾ ۚ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾ ۚ كِتٰبٌ

حٰمٓ ﴿١﴾	تَنْزِيْلٌ	مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾	كِتٰبٌ[1]
حٰمٓ	نازل کیا ہوا (ہے)	بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے	(یہ) ایک کتاب (ہے)

حٰمٓ ○ (یہ قرآن) بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے ○ یہ عربی قرآن

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ ۙ

فُصِّلَتْ	اٰيٰتُهٗ[2]	قُرْاٰنًا[3] عَرَبِيًّا	لِّقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾[4]
تفصیل سے بیان کی گئیں	اس کی آیتیں	عربی قرآن	(ان) لوگوں کیلئے	جو علم رکھتے ہیں

ایک کتاب ہے جس کی آیتیں جاننے والوں کیلئے تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں ○

اوصافِ قرآن اور کفارِ مکہ کی اعراض کا طرزِ عمل

1 ...... کتاب اسے کہتے ہیں جو کئی مضامین کی جامع ہو اور قرآنِ کریم چونکہ اولین و آخرین کے علوم کا جامع ہے اس لئے اسے کتاب فرمایا گیا۔ 2 ...... یعنی قرآنِ پاک کی آیتیں مختلف اقسام کی ہیں جن میں احکام، مثالوں، وعظ و نصیحت، وعدہ اور وعید وغیرہ کو جدا جدا اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ 3 ...... یہ کلام دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اور اس کی آیتیں باہم مربوط اور ملی ہوئی ہیں اس وجہ سے اسے ''قرآن'' فرمایا گیا۔ 4 ...... یعنی قرآنِ مجید کا عربی میں ہونا ان لوگوں کے لئے ہے جن کی زبان عربی ہے تاکہ وہ اس کے معانی کو سمجھ سکیں۔ اہلِ عرب کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ وہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس کے معانی کو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

فَهُمْ	اَكْثَرُهُمْ	فَاَعْرَضَ	نَذِيْرًا	وَّ	بَشِيْرًا
تو وہ	ان میں سے اکثر (لوگوں نے)	تو منہ پھیر لیا	ڈر سنانے والا	اور	خوشخبری دینے والا

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تو ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا تو وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٤﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْۤ اَكِنَّةٍ

فِيْۤ اَكِنَّةٍ	قُلُوْبُنَا	قَالُوْا	وَ	لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٤﴾
پردوں میں (ہیں)	ہمارے دل	انہوں نے کہا	اور	سنتے نہیں ہیں

سنتے ہی نہیں ہیں ○ اور انہوں نے کہا: ہمارے دل اُس بات سے پردوں میں ہیں

مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ وَفِيْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ

وَّ	وَقْرٌ [1]	فِيْۤ اٰذَانِنَا	وَ	مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ
اور	بوجھ (ہے)	ہمارے کانوں میں	اور	(اس بات) سے جس کی طرف تم بلاتے ہو ہمیں

جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور

مِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

اِنَّنَا	فَاعْمَلْ	حِجَابٌ	بَيْنِكَ	وَ	مِنْۢ بَيْنِنَا
بیشک ہم	تو تم (اپنا) کام کرو	ایک پردہ (ہے)	تمہارے درمیان	اور	ہمارے درمیان

ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ ہے تو تم اپنا کام کرو ہم

عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

مِّثْلُكُمْ	بَشَرٌ [2]	اِنَّمَاۤ اَنَا	قُلْ	عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾
تمہارے جیسا	ایک انسان (ہوں)	میں تو صرف	تم کہو	(اپنا) کام کرنے والے (ہیں)

اپنا کام کر رہے ہیں ○ تم فرماؤ: میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں،

توحید وایمان کی دعوت سن کر کفار کا سلوک اور عمل

الثلثة

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی واسطے کے بغیر سمجھ سکتے ہیں جبکہ دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کو معانی قرآن سمجھنے کے لئے واسطے کی حاجت ہے۔

1 ...... اس سے مشرکوں کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان اور توحید کو قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے، ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم اس شخص کی طرح ہیں جو نہ سمجھتا ہو، نہ سنتا ہو۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان تواضع کے طور پر ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کا منصب بلند ہونے کی دلیل ہوتے ہیں، چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترکِ ادب اور گستاخی ہوتا ہے۔

يُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

يُوْحٰۤى	اِلَیَّ	اَنَّمَاۤ	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
وحی بھیجی جاتی ہے	میری طرف	یہ کہ	(اے لوگو) تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)

میری طرف یہ وحی بھیجی جاتی ہے کہ (اے لوگو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَ وَیْلٌ لِّلْمُشْرِكِیْنَ ۙ۝۶

فَاسْتَقِیْمُوْۤا	اِلَیْهِ	وَ	اسْتَغْفِرُوْهُ	وَ	وَیْلٌ	لِّلْمُشْرِكِیْنَ ۝۶
تو تم سیدھے رہو	اس کی طرف	اور	معافی مانگو اس سے	اور	خرابی (ہے)	مشرکوں کیلئے

تو اس کی طرف سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کیلئے خرابی ہے ○

مشرکوں کے دو جرم، زکوٰۃ نہ دینا اور انکارِ آخرت

الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷

الَّذِیْنَ	لَا یُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ[1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ۝۷
وہ لوگ جو	نہیں دیتے	زکوٰۃ	اور	وہ	آخرت کا	وہ	انکار کرنے والے (ہیں)

وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں ○

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا ثواب کی بشارت

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	اَجْرٌ
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کیلئے	ثواب (ہے)

بیشک ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کیلئے

مشرکوں کی تفہیم

غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ ع قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ

غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸	قُلْ	اَىِٕنَّكُمْ	لَتَكْفُرُوْنَ	بِالَّذِیْ	خَلَقَ
بے انتہا	تم کہو	کیا بیشک تم	ضرور کفر کرتے ہو	(اس اللہ) کے ساتھ جس نے	بنائی

بے انتہا ثواب ہے ○ تم فرماؤ: کیا تم اس (اللہ) کے ساتھ کفر کرتے ہو جس نے

ع ۱۵

[1] ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ کا حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے توحید کا معتقد ہونا اور ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کہنا مراد ہے۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ مشرکین وہ لوگ ہیں جو توحید کا اقرار کرکے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ نہ دینے سے مراد یہ ہے کہ مشرکین زکوٰۃ کے فرض ہونے پر ایمان نہیں لاتے اور اس کا اقرار نہیں کرتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے تزکیۂ نفس مراد ہے یعنی مشرکین وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کا تزکیہ نہیں کرتے اور ایمان لاکر انہیں شرک کی نجاست سے پاک نہیں کرتے۔

آسمان و زمین کی تخلیق میں قدرتِ الٰہی کے آثار

الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ

الْاَرْضَ	فِیْ یَوْمَیْنِ (1)	وَ	تَجْعَلُوْنَ	لَهٗۤ	اَنْدَادًا	ذٰلِكَ
زمین	دو دن میں	اور	تم ٹھہراتے ہو	اس کیلئے	شریک	وہ (ہے)

دو دن میں زمین بنائی اور تم اس کیلئے شریک ٹھہراتے ہو۔ وہ

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۟ۚ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۹	وَ	جَعَلَ	فِیْهَا	رَوَاسِیَ	مِنْ فَوْقِهَا
سارے جہانوں کا رب	اور	اس نے رکھ دیئے	اس (زمین) میں	پہاڑ	اس کے اوپر سے

سارے جہانوں کا رب ہے ○ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ رکھ دیئے

وَ بٰرَكَ فِیْهَا وَ قَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا

وَ	بٰرَكَ	فِیْهَا	وَ	قَدَّرَ	فِیْهَاۤ	اَقْوَاتَهَا
اور	برکت رکھی	اس میں	اور	مقرر کیں	اس میں	اس کی (بسنے والی مخلوق کی) روزیاں

اور اس میں برکت رکھی اور اس میں بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں

فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآىٕلِیْنَ ۟ ثُمَّ اسْتَوٰۤى

فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ (2)	سَوَآءً	لِّلسَّآىٕلِیْنَ ۱۰	ثُمَّ	اسْتَوٰۤى
(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا)	(یہ) درست (جواب ہے)	سوال کرنے والوں کیلئے	پھر	اس نے قصد فرمایا

(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا۔) سوال کرنے والوں کے لئے درست جواب ہے ○ پھر اس نے آسمان کی طرف

اِلَى السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ

اِلَى السَّمَآءِ (3)	وَ	هِیَ	دُخَانٌ (4)	فَقَالَ	لَهَا	وَ	لِلْاَرْضِ
آسمان کی طرف	اور	وہ (آسمان)	دھواں (تھا)	تو اللہ نے فرمایا	اس سے	اور	زمین سے

قصد فرمایا اور آسمان دھواں تھا تو اللہ نے اس سے اور زمین سے فرمایا

1 ...... زمین کو دو دن میں پیدا فرمانا حکمت کے پیشِ نظر ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحے سے بھی کم میں پوری زمین بنا دینے پر قادر ہے۔ 2 ...... ان چار دنوں میں وہ دو دن شامل ہیں جن میں زمین کو پیدا کیا گیا یعنی دو دن میں زمین کی پیدائش ہوئی اور دو دن میں پہاڑ وغیرہ دیگر چیزیں پیدا کی گئیں، یوں یہ مکمل چار دن ہوئے۔
3 ...... نفسِ زمین اور اس کے مادے کو آسمان سے پہلے بنایا گیا، پھر آسمان کی تخلیق ہوئی، اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور ہموار کیا گیا، لہٰذا یہ آیت سورۂ نازعات کی آیت کے مخالف نہیں جس میں زمین کو آسمان کے بعد بنانے کا ذکر ہے۔ 4 ...... یہ دھواں پانی کا بخار تھا، اسی سے آسمانوں کو پیدا کیا گیا۔

ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا

ائْتِيَا[1]	طَوْعًا	اَوْ	كَرْهًا	قَالَتَاۤ	اَتَيْنَا
تم دونوں حاضر ہو جاؤ	خوشی (سے)	یا	ناخوشی (سے)	دونوں نے عرض کی	ہم حاضر ہوئے

کہ دونوں خوشی یا ناخوشی سے آجاؤ۔ دونوں نے عرض کی: ہم خوشی کے ساتھ

آسمانوں کی تخلیق کی مزید تفصیل

طَآىِٕعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى

طَآىِٕعِيْنَ ﴿۱۱﴾	فَقَضٰىهُنَّ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	فِيْ يَوْمَيْنِ	وَ	اَوْحٰى
خوش ہوتے ہوئے	تو اس نے بنا دیا انہیں	سات آسمان	دو دنوں میں	اور	بھیج دیئے

حاضر ہوئے ○ تو اللہ نے انہیں دو دن میں سات آسمان بنا دیا اور ہر آسمان میں

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَ

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ	اَمْرَهَا[2]	وَ	زَيَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْيَا	بِمَصَابِيْحَ	وَ
ہر آسمان میں	اس کے کام کے احکام	اور	ہم نے آراستہ کیا	دنیا کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور

اس کے کام کے احکام بھیج دیئے اور ہم نے سب سے نیچے والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور

کفار کو گزشتہ قوموں کے عذاب سے ڈرانا

حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ

حِفْظًا	ذٰلِكَ	تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾	فَاِنْ	اَعْرَضُوْا	فَقُلْ
حفاظت (کیلئے)	یہ	غالب، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو

حفاظت کے لیے۔ یہ اس کا مقرر کیا ہوا ہے جو غالب، علم والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ؕ اِذْ جَآءَتْهُمُ

اَنْذَرْتُكُمْ	صٰعِقَةً	مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾	اِذْ	جَآءَتْهُمُ
میں ڈراتا ہوں تمہیں	ایک کڑک (سے)	عاد اور ثمود کی کڑک جیسی	جب	آئے ان کے پاس

کہ میں تمہیں ایک ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی ○ جب ان کے آگے

1 ...... اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے سورج، چاند اور ستاروں کو طلوع کر دو اور اپنی ہواؤں اور بادلوں کو جاری کر دو اور زمین سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نہروں کو رواں کر دو اور اپنے درختوں اور پھلوں کو نکال دو اور یہ کام خوشی سے کرو یا ناخوشی سے (تمہیں بہر حال ایسا کرنا ہے) آسمان اور زمین نے عرض کی: ہم خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔(تفسیر قرطبی، فصلت، تحت الآیۃ: ۱۱، ۲۴۹/۸، الجزء الخامس عشر)

2 ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان میں وہاں کے رہنے والوں کو طاعت و عبادت کے احکام بھیج دیئے۔

الرُّسُلُ مِنۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

اللّٰهَ	اِلَّا	اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا	مِنۡ خَلۡفِهِمۡ	وَ	مِنۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ	الرُّسُلُ
اللہ (کی)	مگر	(اور کہا) کہ تم عبادت نہ کرو	ان کے پیچھے	اور	ان کے آگے	رسول

اور ان کے پیچھے رسول ان کے پاس آئے (اور کہا) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا

فَاِنَّا	مَلٰٓئِكَةً	لَاَنۡزَلَ	رَبُّنَا	شَآءَ	لَوۡ	قَالُوۡا
تو بیشک ہم	فرشتوں (کو)	(تو) ضرور اتارتا	ہمارا رب	چاہتا	اگر	انہوں نے کہا

تو انہوں نے کہا: اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا تو

بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ

عَادٌ	فَاَمَّا	كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾	بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ
عاد	پس بہر حال	انکار کرنے والے (ہیں)	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ○ تو وہ جو عاد تھے

قومِ عاد کا تکبر، زمین میں ان کا عمل اور ان کا انجام

فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وَقَالُوۡا مَنۡ اَشَدُّ

اَشَدُّ	مَنۡ	قَالُوۡا	وَ	بِغَيۡرِ الۡحَقِّ	فِى الۡاَرۡضِ	فَاسۡتَكۡبَرُوۡا (1)
زیادہ سخت (ہے)	کون	انہوں نے کہا	اور	حق کے بغیر، ناحق	زمین میں	تو انہوں نے تکبر کیا

انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے زیادہ طاقتور

مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَهُمۡ

خَلَقَهُمۡ	الَّذِىۡ	اللّٰهَ	اَنَّ	اَوَلَمۡ يَرَوۡا	قُوَّةً	مِنَّا
پیدا کیا انہیں	جس نے	اللہ	کہ	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	قوت (میں)	ہم سے

کون ہے؟ اور کیا انہوں نے اس بات کو نہ دیکھا کہ وہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے

(1)...... قومِ عاد کا تکبر یہ تھا کہ وہ اپنی طاقت اور شان و شوکت پر غرور کرتے اور دوسروں کو اپنے مقابلے میں کچھ نہ سمجھتے تھے اور خود کو بڑا سمجھتے ہوئے انہوں نے حکمِ الٰہی کی بجاآوری اور رسولوں کے لائے ہوئے دین کی پیروی سے انکار کر دیا۔

هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا

هُوَ	اَشَدُّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ	كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾	فَاَرْسَلْنَا
وہ	زیادہ سخت (ہے)	ان سے	قوت (میں)	اور	وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	تو ہم نے بھیجی

وہ ان سے زیادہ قوت والا ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ تو ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

عَلَيْهِمْ	رِيْحًا صَرْصَرًا	فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ[1]	لِّنُذِيْقَهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ
ان پر	ایک تیز آندھی	(ان کے) منحوس دنوں میں	تاکہ ہم چکھائیں انہیں	رسوائی کا عذاب

ان پر (ان کے) منحوس دنوں میں ایک تیز آندھی بھیجی تاکہ دنیا کی زندگی میں ہم انہیں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَخْزٰى	وَ	هُمْ	لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾
دنیا کی زندگی میں	اور	ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ رسواکن (ہے)	اور	وہ	ان کی مدد نہ کی جائے گی

رسوائی کا عذاب چکھائیں اور بیشک آخرت کا عذاب زیادہ رسواکن ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی ○

قومِ ثمود کا طرزِ عمل اور ان کا انجام

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

وَ	اَمَّا	ثَمُوْدُ	فَهَدَيْنٰهُمْ	فَاسْتَحَبُّوْا	الْعَمٰى	عَلَى الْهُدٰى
اور	بہرحال	ثمود	تو ہم نے رہنمائی کی ان کی	تو انہوں نے پسند کیا	اندھے (ہونے کو)	ہدایت پر

اور وہ جو ثمود تھے تو ہم نے ان کی رہنمائی کی تو انہوں نے ہدایت کی بجائے اندھے پن کو پسند کیا

قومِ ثمود کے متقی مومنوں کی نجات

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ نَجَّيْنَا

فَاَخَذَتْهُمْ	صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ[2]	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	نَجَّيْنَا
تو پکڑ لیا انہیں	ذلت کے عذاب کی کڑک (نے)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ہم نے بچا لیا

تو ان کے اعمال کے سبب انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا ○ اور ہم نے

1. کوئی دن یا مہینہ حقیقی طور پر منحوس نہیں البتہ جس وقت، دن یا مہینے میں گناہگاروں پر عذابِ الٰہی نازل ہو تو وہ عذاب کے اعتبار سے گناہگار کے حق میں منحوس ہے یا گناہ، گناہگار کے حق میں نحوست ہے۔
2. قومِ ثمود پر آنے والے عذاب کی تین کیفیات قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ہیں (1) انہیں زلزلے نے پکڑ لیا۔ (2) انہیں چنگھاڑ نے پکڑ لیا (3) انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا۔ یہ تینوں کیفیات وقوع پذیر ہوئیں، لہٰذا قومِ ثمود کی ہلاکت کو ان میں کسی کی طرف بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔

ع ۲ | ۱۲

بروزِ قیامت اعضاء کا کفار کے خلاف گواہی

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝١٨ وَ يَوْمَ يُحْشَرُ

يُحْشَرُ	يَوْمَ [1]	وَ	كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝١٨	وَ	اٰمَنُوْا	اَلَّذِيْنَ
ہانکے جائیں گے	(جس) دن	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو

انہیں بچالیا جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور جس دن

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝١٩

يُوْزَعُوْنَ ۝١٩	فَهُمْ	اِلَى النَّارِ	اَعْدَآءُ اللّٰهِ
ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں	تو وہ	آگ کی طرف	اللہ کے دشمن

اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں ○

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ

عَلَيْهِمْ	شَهِدَ	جَآءُوْهَا	اِذَا مَا	حَتّٰٓى
ان کے خلاف	(تو) گواہی دیں گے	وہ (سب) آجائیں گے اس (آگ) کے پاس	جب	یہاں تک کہ

یہاں تک کہ جب وہ (سب) آگ کے پاس آجائیں گے تو

سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا

بِمَا	جُلُوْدُهُمْ	وَ	اَبْصَارُهُمْ	وَ	سَمْعُهُمْ
(اس) کی جو	ان کی کھالیں	اور	ان کی آنکھیں	اور	ان کے کان

ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب ان کے خلاف

کفار کا اپنے بدن کی کھالوں سے کلام

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٠ وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ

شَهِدْتُّمْ	لِمَ	لِجُلُوْدِهِمْ	قَالُوْا	وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٠
تم نے گواہی دی	کیوں	اپنی کھالوں سے	وہ کہیں گے	اور	وہ عمل کرتے تھے

ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں

[1] ......یعنی قیامت کے دن پہلے اور بعد والے تمام کافروں کو انتہائی ذلت کے ساتھ ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، پھر دوزخ کے کنارے پہنچ جانے والوں کو روک دیا جائے گا تا کہ پیچھے رہ جانے والے ان کفار کے پاس آجائیں، اور جب سب کافر اکٹھے ہو جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اٹھیں گے اور انہوں نے ان اعضاء سے دنیا میں جو جو عمل کئے ہوں گے وہ سب بتادیں گے۔

عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ

الَّذِیْۤ	اللّٰهُ	اَنْطَقَنَا	قَالُوْۤا	عَلَيْنَا
جس نے	(اس) اللہ (نے)	بولنے کی قوت دی ہمیں	وہ کہیں گے	ہمارے خلاف

گواہی دی؟ وہ کہیں گی: ہمیں اس اللہ نے بولنے کی قوت بخشی جس نے

اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ

اِلَیْهِ	وَّ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	خَلَقَكُمْ	هُوَ	وَّ	كُلَّ شَیْءٍ (1)	اَنْطَقَ
اسی کی طرف	اور	پہلی بار	اس نے پیدا کیا تمہیں	وہ	اور	ہر چیز (کو)	بولنے کی طاقت دی

ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے اور اس نے تمہیں پہلی مرتبہ بنایا اور اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ

عَلَیْكُمْ	یَّشْهَدَ	اَنْ	مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ	وَ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾
تمہارے خلاف	گواہی دیں	(اس بات سے) کہ	تم چھپ نہیں سکتے تھے	اور	تمہیں لوٹایا جائے گا

تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف

سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	جُلُوْدُكُمْ	لَا	وَ	اَبْصَارُكُمْ	لَاۤ	وَ	سَمْعُكُمْ
لیکن	اور	تمہاری کھالیں	نہ	اور	تمہاری آنکھیں	نہ	اور	تمہارے کان

تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن

ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا

مِّمَّا	كَثِیْرًا	لَا یَعْلَمُ	اللّٰهَ	اَنَّ	ظَنَنْتُمْ
(اس میں) سے جو	بہت سے (کام)	نہیں جانتا	اللہ	کہ	تم نے گمان کر رکھا تھا

تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام

بروزِ قیامت کفار کی سرزنش

(1)...... جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ قیامت کے دن اعضاء کیسے بولیں گے، اس میں ان کے لئے بھی جواب ہے کہ اعضاء کو بولنے کی طاقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دے گا جس نے سب کو بولنے کی طاقت دی، تو جو زبان جیسے ایک چھوٹے سے عضو کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے وہ دیگر اعضاء کو بھی بولنے کی طاقت دے سکتا ہے۔

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	ذٰلِكُمْ	ظَنُّكُمُ	الَّذِیْ	ظَنَنْتُمْ	بِرَبِّكُمْ (1)
تم کرتے تھے	اور	یہ	تمہارا گمان (تھا)	وہ جو	تم نے گمان کیا	اپنے رب پر

نہیں جانتا ○ اور یہ تمہارا وہ گمان تھا جو تم نے اپنے رب پر کیا

اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ یَّصْبِرُوْا

اَرْدٰىكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ	مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾	فَاِنْ	یَّصْبِرُوْا
اس (گمان) نے ہلاک کر دیا تمہیں	تو تم ہو گئے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	پھر اگر	وہ صبر کریں

اسی گمان نے تمہیں ہلاک کر دیا تو اب نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ○ پھر اگر وہ (آگ پر) صبر کریں

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا

فَالنَّارُ	مَثْوًى	لَّهُمْ	وَ	اِنْ	یَّسْتَعْتِبُوْا	فَمَا
تو آگ	ٹھکانہ (ہے)	ان کا	اور	اگر	وہ راضی کرنا چاہیں گے (اللہ کو)	تو نہیں

تو آگ ان کا ٹھکانہ ہے اور اگر وہ اللہ کو راضی کرنا چاہیں گے تو

هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَیَّضْنَا لَهُمْ

هُمْ	مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	قَیَّضْنَا	لَهُمْ
وہ (ہوں گے)	(اللہ کی) رضا پائے ہوؤں میں سے	اور	ہم نے مقرر کر دیئے	ان (کافروں) کیلئے

وہ ان میں سے نہیں ہوں گے جن سے اللہ راضی ہے ○ اور ہم نے کافروں کیلئے کچھ ساتھی

قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا

قُرَنَآءَ	فَزَیَّنُوْا	لَهُمْ	مَّا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا
کچھ ساتھی	تو انہوں نے خوبصورت بنا دیا	ان (کافروں) کیلئے	(اسے) جو	ان کے آگے	اور	جو

مقرر کر دیئے تو ان ساتھیوں نے کافروں کی نظر میں ان کے اگلے اور ان کے

بروزِ قیامت کفار کے لیے کوئی چیز کارآمد نہ ہوگی

کفار کے ساتھ شیطان ساتھیوں کا تقرر اور کفار کا عملی حال

(1)...... اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان رکھنا کافروں کا طریقہ ہے اور برا گمان رکھنے والا ہلاک ہونے والوں اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ برے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کر کے بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف نہیں فرمائے گا اور اچھے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کے بعد بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالے گا اور اس کے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ عذابِ الٰہی سے ہی بے خوف ہو جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بندہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بالکل مایوس ہو جائے اور نہ ہی اس کے عذاب

خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ

خَلْفَهُمْ	وَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	فِيْٓ اُمَمٍ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	ثابت ہوگئی	ان پر	(عذاب کی) بات	(جو پوری ہوچکی ان) گروہوں میں

پچھلے (اعمال) کو خوبصورت بنادیا اور ان پر بات ثابت ہوچکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	اِنَّهُمْ
تحقیق	جو گزر چکے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں کے	بیشک وہ

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ بیشک وہ

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَانُوْا	خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تھے	نقصان اٹھانے والے	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور کافروں نے کہا:

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

لَا تَسْمَعُوْا	لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ	وَالْغَوْا[1]	فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ
تم نہ سنو	اس قرآن کو	اور فضول شور و غل مچاؤ	اس میں	تاکہ تم

اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں فضول شور و غل مچاؤ تاکہ تم

تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾	فَلَنُذِيْقَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
غالب آجاؤ	تو بیشک ضرور ہم چکھائیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

غالب آجاؤ ○ تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب

تلاوتِ قرآن کے وقت کفارِ مکہ کا طرزِ عمل

کفارِ مکہ کے لیے وعید

ع ۳ / ۱۷

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور سزا سے بے خوف ہو جائے بلکہ وہ امید اور خوف کے درمیان رہے کہ یہی سلامتی کا راستہ ہے۔

[1] ...... تلاوتِ قرآن کے وقت کفارِ قریش شور مچانا شروع کر دیتے، سیٹیاں بجاتے اور طرح طرح سے آوازیں بلند کرتے تھے۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگ قرآنِ پاک کی تلاوت نہ سن سکیں کیونکہ وہ اس بات سے خوفزدہ تھے کہ اگر انہوں نے دل جمعی سے قرآن سن لیا تو ایمان لے آئیں گے۔

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ

عَذَابًا شَدِيْدًا	وَّ	لَنَجْزِيَنَّهُمْ	اَسْوَاَ	الَّذِيْ
سخت عذاب	اور	ضرور ہم بدلہ دیں گے انہیں	برے کام (کا)	جو

چکھائیں گے اور بیشک ہم انہیں ان کے بُرے اعمال کا

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾	ذٰلِكَ	جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ (1)	النَّارُ
وہ کرتے تھے	یہ	اللہ کے دشمنوں کا بدلہ	آگ (ہے)

بدلہ دیں گے ○ یہ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ ہے۔

لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا

لَهُمْ	فِيْهَا	دَارُ الْخُلْدِ (2)	جَزَآءً	بِمَا
ان کیلئے	اس میں	ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)	بدلہ	(اس) کا جو

ان کیلئے اس میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے (یہ) اس بات کی سزا ہے کہ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے

وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ اور کافر (جہنم میں جاکر)

جہنم میں کفار کی ایک عرض

كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا

كَفَرُوْا	رَبَّنَاۤ	اَرِنَا	الَّذَيْنِ	اَضَلّٰنَا
کفر کیا	اے ہمارے رب	دکھادے ہمیں	وہ جنہوں نے	گمراہ کیا ہمیں

کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں کے وہ دونوں (گروہ) دکھا

1 ...... جن کافروں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوتِ قرآن کی آواز کو روکنا چاہا انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دشمن قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

2 ...... جہنم میں کافروں کو ہمیشہ کے لئے عذاب دیا جائے گا اور جو گناہگار مسلمان داخلِ جہنم ہوں گے، ان کا اس میں قیام عارضی ہو گا بعد میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا

مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	نَجْعَلْهُمَا	تَحْتَ اَقْدَامِنَا
جنوں اور انسانوں میں سے	تاکہ ہم (روند) ڈالیں انہیں	اپنے قدموں کے نیچے

جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ (آج) ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے (روند) ڈالیں

لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا

لِيَكُوْنَا	مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا
تاکہ وہ ہو جائیں (جہنم میں)	سب سے نیچے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب

تاکہ وہ (جہنم میں) سب سے نیچے والوں میں سے ہو جائیں ○ بیشک جنہوں نے کہا: ہمارا رب

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا [1]	تَتَنَزَّلُ	عَلَيْهِمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ [2]	اَلَّا تَخَافُوْا
اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے (اس پر)	اترتے ہیں	ان پر	فرشتے	(اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

اللہ ہے پھر (اس پر) ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کو فرشتوں کی طرف سے بشارتیں

وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ

وَ	لَا تَحْزَنُوْا	وَ	اَبْشِرُوْا	بِالْجَنَّةِ	الَّتِيْ	كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾	نَحْنُ
اور	نہ غم کرو	اور	خوش ہو جاؤ	(اس) جنت پر	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	ہم

اور نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ ہم

اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِيْهَا

اَوْلِيٰٓؤُكُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا
تمہارے دوست (ہیں)	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	تمہارے لیے	اس (جنت) میں

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں اور تمہارے لیے جنت میں

1 ...... توحید پر استقامت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کرنے پر ثابت قدم رہے۔

2 ...... ایک قول یہ ہے کہ موت کے وقت فرشتے اترتے ہیں اور مومن کو آخرت میں پیش آنے والے احوال یا ایمان سلب ہونے کا خوف اور اہل و عیال کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا غم نہ کرنے کا کہتے اور اسے جنت کی بشارت دیتے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ قبروں سے اٹھتے وقت مومنوں کو فرشتے یہ بشارت دیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک موت کے وقت، دوسری قبر میں اور تیسری قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا

مَا	تَشْتَهِيْۤ	اَنْفُسُكُمْ	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا	مَا
(ہر وہ چیز ہے) جو	چاہیں گے	تمہارے دل	اور	تمہارے لئے	اس میں	(ہر وہ چیز ہے) جو

ہر وہ چیز ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو

تَدَّعُوْنَ ؕ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا

تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾	نُزُلًا	مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾	وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	قَوْلًا
تم مانگو گے	مہمانی (ہے)	بخشنے والے، مہربان کی طرف سے	اور	کون	زیادہ اچھا	بات (میں)

تم طلب کرو ○ بخشنے والے، مہربان کی طرف سے مہمانی ہے ○ اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی

مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ

مِّمَّنْ	دَعَاۤ [1]	اِلَى اللّٰهِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا [2]	وَّ	قَالَ	اِنَّنِيْ
(اس) سے جو	بلائے	اللہ کی طرف	اور	عمل کرے	اچھا، نیک	اور	کہے	بیشک میں

جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ بیشک میں

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ ؕ

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ [3]	وَ	لَا تَسْتَوِي	الْحَسَنَةُ	وَ	لَا	السَّيِّئَةُ
مسلمانوں میں سے (ہوں)	اور	برابر نہیں ہوسکتی	نیکی	اور	نہ	برائی

مسلمان ہوں ○ اور اچھائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ

اِدْفَعْ	بِالَّتِيْ	هِيَ	اَحْسَنُ	فَاِذَا	الَّذِيْ
تم دور کر دو (برائی کو)	(اس) کے ساتھ جو	وہ	سب سے بہتر (ہے)	تو جبھی	وہ جو

برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کر دو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان

دینِ حق کی دعوت دینا سب سے اچھی بات ہے

نیکی اور گناہ برابر نہیں

برائی کو اچھائی سے دور کرنا

(1)...... دعوت دینے والے سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ یا، اس سے نبی کی دعوت قبول کرنے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا مومن مراد ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے، وہ اس آیت میں داخل ہے۔ (2)...... ہر مبلغ کو چاہئے کہ وہ خود بھی اطاعت گزار اور احکامِ الٰہی پر عمل کرنے والا ہو۔ بے عمل مبلغ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا مستحق ہو سکتا ہے۔ (3)...... یہ کہنا فقط زبان سے نہ ہو بلکہ دل سے دینِ اسلام کا اعتقاد رکھتے ہوئے کہے کہ بیشک میں مسلمان

برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی عظیم دولت کے حقدار لوگ

بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَ

بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ	عَدَاوَةٌ	كَاَنَّهٗ	وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (1)	وَ
تمہارے اور اس کے درمیان	دشمنی (ہوگی)	(ایسا ہو جائے گا) کہ جیسے وہ	گہرا دوست (ہے)	اور

دشمنی ہوگی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے ○ اور

مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا

مَا یُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا	الَّذِیْنَ	صَبَرُوْا	وَ	مَا یُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا
نہیں دی جاتی یہ عادت	مگر	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	اور	نہیں دی جاتی وہ	مگر

یہ دولت صبر کرنے والوں کو ہی ملتی ہے اور یہ دولت بڑے نصیب والے

وسوسۂ شیطان کے وقت پناہِ الٰہی مانگنے کا حکم

ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ

ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ (2)	وَ	اِمَّا	یَنْزَغَنَّكَ	مِنَ الشَّیْطٰنِ	نَزْغٌ
بڑے نصیب والے (کو)	اور	اگر	وسوسہ آئے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ

کو ہی ملتی ہے ○ اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے

قدرتِ الٰہی کی آسمانی نشانیاں اور سورج و چاند کو سجدے کی ممانعت

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾ وَ

فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾	وَ
تو تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور

تو اللہ کی پناہ مانگو۔ بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور

مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ

مِنْ اٰیٰتِهِ	الَّیْلُ	وَ	النَّهَارُ	وَ	الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ
اس کی نشانیوں میں سے (ہیں)	رات	اور	دن	اور	سورج	اور	چاند

رات اور دن اور سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہوں، کیونکہ سچا کہنا یہی ہے۔ 1...... برائی کو بھلائی سے ٹال دینا جیسے کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرنا، کوئی جہالت اور بیوقوفی کا برتاؤ کرے تو اس پر حلم و بردباری کا مظاہرہ کرنا اور بدسلوکی ہونے پر عفو و درگزر سے کام لینا دینِ اسلام کی انتہائی اعلیٰ، جامع اور شاہکار اخلاقی تعلیم ہے اور اس کا نتیجہ بہت شاندار ہے کہ دشمن دشمنی چھوڑ کر دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔ 2...... اچھے اخلاق والا ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اچھے اخلاق اپنانے کی کوشش کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومنوں میں زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے ان میں سب سے اچھا ہے۔ (ابو داؤد، ۴/۲۹۰، الحدیث: ۴۶۸۲)

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ

الَّذِیْ	لِلّٰهِ	اسْجُدُوْا	وَ	لِلْقَمَرِ	لَا	وَ	لِلشَّمْسِ	لَا تَسْجُدُوْا
جس نے	(اس) اللہ کو	سجدہ کرو	اور	چاند کو	نہ	اور	سورج کو	تم سجدہ نہ کرو

نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے

خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ

فَالَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْا[1]	فَاِنِ	كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾	اِنْ	خَلَقَهُنَّ
تو وہ (فرشتے) جو	وہ تکبر کریں	تو اگر	اس کی عبادت کرتے ہو	اگر	پیدا کیا انہیں

انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ○ تو اگر یہ تکبر کریں تو جو

عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ

بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ	لَهٗ	یُسَبِّحُوْنَ[2]	عِنْدَ رَبِّكَ
رات اور دن میں	اس کی	وہ پاکی بیان کرتے ہیں	تمہارے رب کے پاس (ہیں)

تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں

وَ هُمْ لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ﴿۳۸﴾ (السجدة) وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ

اَنَّكَ	مِنْ اٰیٰتِهٖۤ	وَ	لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ﴿۳۸﴾	هُمْ	وَ
کہ تو	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	اور	اکتاتے نہیں	وہ	اور

اور وہ اکتاتے نہیں ○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو

تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا

اَنْزَلْنَا	فَاِذَاۤ	خَاشِعَةً[3]	الْاَرْضَ	تَرَى
ہم اتارتے ہیں	پھر جب	بے قدر پڑی ہوئی	زمین (کو)	دیکھتا ہے

زمین کو بے قدر پڑی ہوئی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی

کفار کا حال اور فرشتوں کا وصف

بنجر زمین کی سرسبزی سے مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت پر استدلال

السجدة ۱۱

1 ...... یعنی اگر وحدانیتِ الٰہی کے عظیم دلائل دیکھ لینے کے باوجود بھی کفار غرور و تکبر کریں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اِن کفار کے سورج اور چاند کی عبادت کرنے سے یہ نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد و ثنا کرنے والے ختم ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ فرشتے دن رات اس کی پاکی بیان کرنے میں مصروف ہیں اور وہ پاکی بیان کرنے سے تھکتے بھی نہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنا لوگوں کیلئے باعثِ شرف ہے، نہ کہ خدا کو اس کا کوئی فائدہ ہے۔ 2 ...... یہ آیتِ سجدہ ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ 3 ...... اس سے مراد زمین کا خشک اور بنجر ہونا ہے۔

عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ

عَلَيْهَا	الْمَآءَ	اهْتَزَّتْ	وَ	رَبَتْ	اِنَّ	الَّذِیْۤ
اس پر	پانی	(تو)وہ لہلہانے لگتی ہے	اور	بڑھ جاتی ہے	بیشک	وہ جس نے

اتارتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔ بیشک جس نے

اَحْيَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

اَحْيَاهَا	لَمُحْیِ	الْمَوْتٰی	اِنَّهٗ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
زندہ کیا اس کو	ضرور زندہ کرنے والا (ہے)	مردوں (کو)	بیشک وہ	ہر چیز پر

اس کو زندہ کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بیشک وہ ہر شے پر

قَدِیْرٌ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا

قَدِیْرٌ ﴿٣٩﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُلْحِدُوْنَ [1]	فِیْۤ اٰیٰتِنَا
قدرت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں	ہماری آیتوں میں

قدرت رکھتا ہے ○ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں

لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ

لَا یَخْفَوْنَ	عَلَیْنَا	اَفَمَنْ	یُّلْقٰی	فِی النَّارِ	خَیْرٌ	اَمْ	مَّنْ
وہ پوشیدہ نہیں ہیں	ہم پر	تو کیا وہ جو	ڈالا جائے گا	آگ میں	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جو

وہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جسے آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو

یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا

یَّاْتِیْۤ	اٰمِنًا	یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِعْمَلُوْا	مَا	شِئْتُمْ	اِنَّهٗ	بِمَا
آئے گا	بے خوف ہو کر	قیامت کے دن	تم عمل کرو	جو	تم چاہو	بیشک وہ	(اس) کو جو

قیامت میں امان سے آئے گا۔ تم جو چاہو کرتے رہو، بیشک اللہ

[1] الحاد کا معنی ہے کسی جانب مائل ہونا، انحراف کرنا۔ عرف میں حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے کو الحاد کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں الحاد کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے ان پر اعتراض کرنا، انہیں جھٹلانا، انہیں جھوٹ، جادو اور شعر کہنا، آیات کو سن کر شور و غل کرنا، ان کے معانی کو باطل معانی پر محمول کرنا وغیرہ۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے جو قرآنِ مجید کی آیات کے اپنی مرضی کے مطابق معنی بیان کرتے ہیں اور قرآنِ پاک کے صحیح اور حقیقی معنی اور مفہوم سے ہٹ کر اپنی مرضی کی تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔

آیاتِ الٰہی میں الحاد کرنے والوں کو تنبیہ

عظمتِ قرآن

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا

تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِالذِّكْرِ	لَمَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	ذکر کا	جب

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ بیشک جنہوں نے ذکر کا انکار کیا جب

جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ

جَآءَهُمْ	وَ	اِنَّهٗ	لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ (1)	لَّا يَاْتِيْهِ
وہ آیا ان کے پاس (ان کیلئے خرابی ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور عزت والی کتاب (ہے)	نہیں آسکتا اس کے پاس

وہ ان کے پاس آیا (ان کیلئے خرابی ہے) اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ○ باطل اس کے سامنے

الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ

الْبَاطِلُ (2)	مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	لَا	مِنْ خَلْفِهٖ	تَنْزِيْلٌ
باطل	اس کے آگے سے	اور	نہ	اس کے پیچھے سے	(وہ قرآن) نازل کیا ہوا (ہے)

اور اس کے پیچھے (کسی طرف) سے بھی اس کے پاس نہیں آسکتا۔ (وہ قرآن) اس کی طرف سے

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾	مَا يُقَالُ	لَكَ	اِلَّا	مَا	قَدْ	قِيْلَ
حکمت والے، تعریف کے لائق کی طرف سے	نہیں کہا جاتا	تم سے	مگر	وہ جو	بیشک	کہا گیا

نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا، تعریف کے لائق ہے ○ (اے حبیب!) آپ کو وہی بات کہی جاتی ہے

لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾

لِلرُّسُلِ	مِنْ قَبْلِكَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَذُوْ مَغْفِرَةٍ	وَّ	ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾
رسولوں سے	تم سے پہلے	بیشک	تمہارا رب	ضرور بخشش والا	اور	دردناک عذاب والا (ہے)

جو تم سے پہلے رسولوں سے کہی گئی تھی۔ بیشک تمہارا رب بخشش والا اور دردناک عذاب والا ہے ○

کفار کی جاہلانہ حرکتوں پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

(1)...... عزیز کے دو معنی ہیں، (1) غالب اور قاہر، (2) جس کی نظیر نہ پائی جاسکتی ہو۔ قرآنِ مجید اپنے دلائل کی قوت سے ہر ایک پر غالب ہے اور بے مثل بھی ہے کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی اس کی ایک سورت جیسی کوئی سورت نہیں بنا سکتی۔ (2)...... قرآن مجید باطل کی رسائی سے دور ہے، کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا، یہ فرق، تبدیلی اور کمی و زیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، جس چیز کے حق ہونے کا قرآنِ مجید حکم فرمادے اسے کوئی باطل نہیں کر سکتا اور جس کے باطل ہونے کا یہ حکم فرمادے اسے کوئی حق نہیں بنا سکتا۔

قرآن پر کفار کے اعتراض کا جواب اور شانِ قرآن

قرء حفص بتسهيل الهمزة الثانية ١٢

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ

فُصِّلَتْ	لَوْلَا	لَّقَالُوْا	قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا	جَعَلْنٰهُ (1)	لَوْ	وَ
واضح کی گئیں	کیوں نہیں	(تو) ضرور وہ (کافر) کہتے	عجمی زبان کا قرآن	ہم کردیتے اسے	اگر	اور

اور اگر ہم اسے عربی کے علاوہ کسی اور زبان کا قرآن کر دیتے تو کفار ضرور کہتے: اس کی آیتیں

اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ

لِلَّذِیْنَ	هُوَ	قُلْ	عَرَبِیٌّ	وَّ	ءَاَعْجَمِیٌّ	اٰیٰتُهٗ
ان لوگوں کے لئے جو	وہ	تم کہو	(نبی) عربی (ہے)	اور	کیا (کتاب) عجمی	اس کی آیتیں

کیوں نہ واضح کی گئیں؟ کیا کتاب عجمی ہے اور نبی عربی ہے؟ تم فرماؤ: وہ ایمان والوں

اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ	وَ	شِفَآءٌ (2)	وَّ	هُدًى	اٰمَنُوْا
ان کے کانوں میں	ایمان نہیں لاتے	وہ لوگ جو	اور	شفاء (ہے)	اور	ہدایت	ایمان لائے

کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں

وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُنَادَوْنَ

یُنَادَوْنَ	اُولٰٓىِٕكَ	عَمًى	عَلَیْهِمْ	هُوَ	وَّ	وَقْرٌ (3)
(گویا) انہیں پکارا جارہا ہے	یہ لوگ	اندھا پن (ہے)	ان پر	وہ	اور	بوجھ (ہے)

بوجھ ہے اور وہ ان پر اندھا پن ہے۔ گویا انہیں دور کی جگہ سے

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿٤٤﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى

قرآن کریم میں اختلاف کرنے والوں کے لیے تنبیہ

ع ٥ ١٠/١٩

مُوْسَى	اٰتَیْنَا	لَقَدْ	وَ	مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿٤٤﴾
موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کی	ضرور بیشک	اور	دور کی جگہ سے

پکارا جارہا ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب

1 ...... اس آیت میں کفار کے اس اعتراض ”قرآن عجمی زبان میں کیوں نازل نہیں ہوا“ کا جواب دیا گیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ قرآنِ پاک عجمی زبان میں ہوتا تو کافر اعتراض کرتے جبکہ اب عربی میں آیا ہے تو بھی اعتراض کر رہے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ اعتراض نہ ماننے کا ایک بہانہ ہے کیونکہ حق کے طلبگار شخص کی شان کے لائق نہیں کہ وہ ایسے اعتراض کرے۔ 2 ...... قرآن قلبی امراض جیسے جہالت اور شک وغیرہ سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا بہت مفید ہے۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ یہ کفار قرآنِ پاک کو اس کے حق کے مطابق سننے کی نعمت سے محروم ہیں اور ”ان پر اندھا پن

الۡكِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِيۡهِ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ

الۡكِتٰبَ	فَاخۡتُلِفَ	فِيۡهِ	وَ	لَوۡلَا	كَلِمَةٌ
کتاب	تو اختلاف کیا گیا	اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	بات

عطا فرمائی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ؕ

سَبَقَتۡ	مِنۡ رَّبِّكَ	لَقُضِىَ	بَيۡنَهُمۡ
پہلے گزر چکی	تمہارے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان

بات پہلے نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا

وَاِنَّهُمۡ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ۝٤٥ مَنۡ

وَ	اِنَّهُمۡ	لَفِىۡ شَكٍّ	مِّنۡهُ	مُرِيۡبٍ ۝٤٥	مَنۡ
اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس (قرآن) کی طرف سے	دھوکا ڈالنے والے	جس نے

اور بیشک وہ ضرور قرآن کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ○ جو

عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ

عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفۡسِهٖ	وَ	مَنۡ	اَسَآءَ
عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی ذات کے لئے (کیا)	اور	جس نے	برا کام کیا

نیکی کرتا ہے وہ اپنی ذات کیلئے ہی کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے

فَعَلَيۡهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝٤٦

فَعَلَيۡهَا[1]	وَ	مَا	رَبُّكَ	بِظَلَّامٍ[2]	لِّلۡعَبِيۡدِ ۝٤٦
تو اپنی ذات پر (کے خلاف کیا)	اور	نہیں	تمہارا رب	ذرا سا بھی ظلم کرنے والا	بندوں پر

تو اپنے خلاف ہی کرتا ہے اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○

اچھے برے عمل کا فائدہ و نقصان بندے کو ہی ہوگا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے" سے مراد یہ ہے کہ وہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔ 1......اللہ تعالیٰ بندوں کے اچھے برے اعمال سے بے نیاز ہے، اچھے عمل کا فائدہ اور برے عمل کا نقصان بندے کو ہی ہوگا۔ 2......اللہ تعالیٰ بندوں پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور ان کے ساتھ وہی معاملہ فرماتا ہے جس کے وہ حق دار ہیں یا ان پر فضل فرماتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! بیشک میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی آپس میں ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ (مسلم، ص۱۳۹۳، الحدیث: ۵۵(۲۵۷۷))

اِلَيْهِ يُرَدُّ
25
www.dawateislami.net

قیامت سے متعلق سوال کا جواب اور علمِ الٰہی کی شان

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ

اِلَيْهِ	يُرَدُّ	عِلْمُ السَّاعَةِ [1]	وَ	مَا تَخْرُجُ	مِنْ ثَمَرٰتٍ
اس (اللہ) کی طرف	لوٹایا جاتا ہے	قیامت کا علم	اور	نہیں نکلتا	کوئی پھل

قیامت کے علم کا حوالہ اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور کوئی پھل اپنے غلاف سے

مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ

مِّنْ اَكْمَامِهَا	وَ	مَا تَحْمِلُ	مِنْ اُنْثٰى	وَ	لَا تَضَعُ	اِلَّا	بِعِلْمِهٖ
اپنے غلاف سے	اور	حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	نہ وہ بچہ جنتی ہے	مگر	اس کے علم سے

نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے

روزِ قیامت مشرکین کا شریکوں سے اعلانِ براءت

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْۤا اٰذَنّٰكَ ۙ

وَ	يَوْمَ	يُنَادِيْهِمْ	اَيْنَ	شُرَكَآءِيْ	قَالُوْۤا	اٰذَنّٰكَ
اور	(جس) دن	وہ ندا فرمائے گا انہیں	کہاں ہیں	میرے شریک	(تو) وہ کہیں گے	ہم بتا چکے تجھے

اور جس دن وہ انہیں ندا فرمائے گا: میرے شریک کہاں ہیں؟ تو کہیں گے: ہم تجھ سے کہہ چکے ہیں کہ

روزِ قیامت مشرکین کی نامرادی

مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

مَا	مِنَّا	مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾	وَ	ضَلَّ [2]	عَنْهُمْ	مَّا
نہیں (ہے)	ہم میں سے	کوئی گواہی دینے والا	اور	غائب ہو گئے	ان سے	جن کی

ہم میں کوئی گواہ نہیں ○ اور جن کو وہ پہلے پوجتے تھے

كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾

كَانُوْا يَدْعُوْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	ظَنُّوْا	مَا	لَهُمْ	مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾
وہ پوجا کرتے تھے	پہلے	اور	وہ سمجھ گئے	(کہ) نہیں (ہے)	ان کیلئے	بھاگنے کی کوئی جگہ

وہ ان سے غائب ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ ان کے لئے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ○

[1] ...... یعنی جب کسی سے قیامت کا وقت پوچھا جائے تو وہ صرف یہی جواب دے کہ اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر قیامت کا وقت نہیں جان سکتا اور دلائل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کا وقت بتا دیا تھا، البتہ بتایا اس لئے نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ [2] ...... مشرکین کے معبود اگرچہ میدانِ حشر میں موجود ہوں گے لیکن مشرکوں کی سفارش اور مدد نہیں کریں گے تو ان کا وہاں موجود ہونا ایسے ہو گا جیسے یہ وہاں سے غائب ہیں۔

بھلائی مانگنے اور برائی پہنچنے میں کافر کا حال

لَا یَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ٘ وَ اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَیَـُٔوْسٌ

لَا یَسْـَٔمُ	الْاِنْسَانُ[1]	مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ	وَ	اِنْ	مَّسَّهُ	الشَّرُّ	فَیَـُٔوْسٌ
اُکتاتا نہیں	آدمی	بھلائی مانگنے سے	اور	اگر	پہنچے اسے	کوئی برائی	تو بہت ناامید

آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا اور اگر اسے کوئی برائی پہنچے تو بہت ناامید،

راحت ملنے پر کافر کے تین اقوال اور کفار کے لئے وعید

قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾ وَ لَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾	وَ	لَىِٕنْ	اَذَقْنٰهُ	رَحْمَةً	مِّنَّا
بڑا مایوس (ہوجاتا ہے)	اور	ضرور اگر	ہم چکھائیں اسے	رحمت (کا مزہ)	اپنی طرف سے

بڑا مایوس ہوجاتا ہے ○ اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی

مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَیَقُوْلَنَّ هٰذَا لِیْ ۙ وَ

مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ	مَسَّتْهُ	لَیَقُوْلَنَّ	هٰذَا	لِیْ	وَ
(اس) تکلیف کے بعد	جو پہنچی تھی اسے	(تو) ضرور وہ کہے گا	یہ	میرے لئے (ہے)	اور

اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو ضرور کہے گا: یہ تو میرا حق ہے اور

مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىِٕمَةً ۙ وَّ لَىِٕنْ رُّجِعْتُ

مَاۤ اَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَآىِٕمَةً	وَّ	لَىِٕنْ	رُّجِعْتُ
میں گمان نہیں کرتا	قیامت (کو)	قائم ہونے والی	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّیْۤ اِنَّ لِیْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ

اِلٰى رَبِّیْۤ	اِنَّ	لِیْ	عِنْدَهٗ	لَلْحُسْنٰى
میرے رب کی طرف	(تو) بیشک	میرے لیے	اس کے پاس (بھی)	ضرور بھلائی (ہی ہے)

لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی بھلائی ہی ہے

1. یہاں انسان سے مراد حقیقتاً تو کافر انسان ہے اور عمومی انسانی رویہ بھی یہی ہے کہ آدمی ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تندرستی مانگتا رہتا ہے لیکن اگر اسے کوئی مصیبت اور معاش کی تنگی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بہت ناامید اور مایوس ہوجاتا ہے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ مصائب کی بنا پر رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوجائے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو گناہگار آدمی رحمتِ الٰہی کی امید رکھتا ہے وہ اس بندے سے زیادہ رحمتِ الٰہی کے قریب ہوتا ہے جو بڑا عبادت گزار ہونے کے باوجود رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوتا ہے اور اطاعت گزار ہونے کے باوجود یہ امید نہیں رکھتا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے گی۔ (مسند الفردوس، ۳/۱۵۹، الحدیث: ۴۴۲۷)

نعمت ملنے اور تکلیف پہنچنے پر کافر کا کردار

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ

فَلَنُنَبِّئَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِمَا	عَمِلُوْا	وَ
تو ضرور ہم بتادیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

توضرور ہم کافروں کو ان کے اعمال کی خبر دیں گے اور

لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا

لَنُذِيْقَنَّهُمْ	مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾	وَ	اِذَآ	اَنْعَمْنَا
ضرور ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب سے	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

ضرور ضرور انہیں سخت عذاب چکھائیں گے ○ اور جب ہم آدمی پر

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا

عَلَى الْاِنْسَانِ	اَعْرَضَ	وَ	نَاٰ	بِجَانِبِهٖ	وَ	اِذَا
آدمی پر	(تو) وہ منہ پھیر لیتا ہے	اور	دور ہٹ جاتا ہے	اپنی طرف	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب

منکرینِ قرآن سے ایک سوال

مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ [1]	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ
پہنچتی ہے اسے	تکلیف	تو (لمبی) چوڑی دعا والا (بن جاتا ہے)	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر

اسے تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعا (مانگنے) والا بن جاتا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر

كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ

كَانَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	ثُمَّ	كَفَرْتُمْ	بِهٖ	مَنْ	اَضَلُّ
وہ (قرآن) ہو	اللہ کے پاس سے	پھر	تم نے انکار کردیا	اس کا	(تو) کون	زیادہ گمراہ (ہے)

یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو پھر تم اس کے منکر بنو تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون

[1] راحت کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو بھول جانا اور صرف مصیبت کے دنوں میں دعا کرنا کفار کا طریقہ ہے، یہ طرزِ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کیونکہ یہاں دعا مانگنے پر نہیں بلکہ راحت میں دعا نہ مانگنے پر عتاب کیا گیا ہے۔ نیز یہ عمل مصائب و آلام کے وقت مانگی جانے والی دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا سبب بھی بن سکتا ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے "جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصیبتوں میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ صحت اور کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کیا کرے۔ (ترمذی، ۵/۲۴۸، الحدیث: ۳۳۹۳) لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ مصیبت و راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کریں۔

مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا

مِمَّنْ	هُوَ	فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾	سَنُرِیْهِمْ	اٰیٰتِنَا
(اس) سے جو	وہ	دور کی ضد، مخالفت میں (ہے)	عنقریب ہم دکھائیں گے انہیں	اپنی نشانیاں

جو دور کی ضد و مخالفت میں ہے؟ ○ ابھی ہم انہیں آسمان و زمین کی وسعتوں میں

فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى یَتَبَیَّنَ

فِی الْاٰفَاقِ (1)	وَ	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ (2)	حَتّٰى	یَتَبَیَّنَ
آسمان و زمین کی وسعتوں میں	اور	ان کی ذاتوں میں	یہاں تک کہ	واضح ہو جائے گا

اور خود ان کی ذاتوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کیلئے

لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

لَهُمْ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	اَوَ لَمْ یَكْفِ	بِرَبِّكَ	اَنَّهٗ
ان کے لئے	کہ وہی	حق (ہے)	اور کیا کافی نہیں	تمہارا رب	کہ وہ

بالکل واضح ہو جائے گا کہ بیشک وہی حق ہے اور کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	فِیْ مِرْیَةٍ
ہر چیز پر	گواہ (ہے)	سن لو	بیشک وہ (کافر)	شک میں (ہیں)

گواہ ہونا کافی نہیں؟ ○ سن لو! بیشک یہ کافر اپنے رب سے ملنے کے متعلق

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ	اَلَاۤ	اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیْءٍ	مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ (3)
اپنے رب سے ملنے سے متعلق	خبردار	بیشک وہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے (ہے)

شک میں ہیں۔ خبردار! وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

(1) آفاقی نشانیوں سے مراد سورج، چاند، ستارے وغیرہا ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں۔ یا، ان سے مراد گزشتہ اُمتوں کی اُجڑی بستیاں ہیں جن سے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ (2)...... لوگوں کی ذاتوں میں نشانیوں سے مراد یہ ہے کہ ان کی ہستیوں میں اللہ تعالیٰ کی صنعت و حکمت کے بے شمار عجائبات موجود ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی قدرت خوب ظاہر ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر میں کفار کو مغلوب کیا اور ان پر قہر نازل کرکے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرا دیا۔ (3)...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ۝۱ عٓسٓقٓ ۝۲ كَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ وَ

حٰمٓ ۝۱	عٓسٓقٓ ۝۲	كَذٰلِكَ	یُوْحِیْٓ	اِلَیْكَ	وَ
حٰمٓ	عٓسٓقٓ	یونہی	وحی فرماتا ہے	تمہاری طرف	اور

حٰمٓ○ عٓسٓقٓ○ عزت و حکمت والا اللہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے لوگوں

اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳ لَهٗ مَا

اِلَى الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِكَ (1)	اللّٰهُ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝۳	لَهٗ	مَا
ان لوگوں کی طرف جو	تم سے پہلے (تھے)	اللہ	عزت والا	حکمت والا	اسی کا (ہے)	جو کچھ

کی طرف یونہی وحی فرماتا ہے○ اسی کا ہے جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۴

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ ۝۴ (2)
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	وہی	بلندی والا	عظمت والا (ہے)

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور وہی بلندی والا، عظمت والا ہے○

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی میں یکسانیت اور صفاتِ باری تعالیٰ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور کوئی چیز اس کے علم کے احاطے سے باہر نہیں۔ (1)...... اس آیت مبارکہ میں یہ اشارہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہاں اُس کا اِس طرح ذکر ہوتا کہ ”یوں ہی ہم آئندہ نبیوں کی طرف بھی وحی کریں گے“ اور جب یہ مذکور نہیں تو ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چونکہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کے نبی ہیں لہٰذا قربِ قیامت میں ان کا تشریف لانا اس آیت کے خلاف نہیں۔ (2)...... حقیقی عظمت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کے محبوب بندوں

عظمتِ الٰہی کا بیان

فرشتوں کی تسبیح اور اہلِ زمین کے لئے استغفار

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یُسَبِّحُوْنَ

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ	مِنْ فَوْقِهِنَّ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	یُسَبِّحُوْنَ
قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان	اپنے اوپر سے	اور	فرشتے	تسبیح کرتے ہیں

قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِؕ اَلَاۤ اِنَّ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	یَسْتَغْفِرُوْنَ(۱)	لِمَنْ	فِی الْاَرْضِ(۲)	اَلَاۤ	اِنَّ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش مانگتے ہیں	(ان) کیلئے جو	زمین میں (ہیں)	سن لو	بیشک

تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ سن لو! بیشک

مشرکین کو وعید اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝۵ وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ

اللّٰهَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ۝۵	وَ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ
اللہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اس کے سوا

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کے سوا (بتوں کو) مددگار

اَوْلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ ﳲ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝۶

اَوْلِیَآءَ	اللّٰهُ	حَفِیْظٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	عَلَیْهِمْ	بِوَكِیْلٍ ۝۶
مددگار	اللہ	نگران (ہے)	ان پر	اور	نہیں	تم	ان (کے کاموں) پر	ذمہ دار

بنا رکھا ہے اللہ ان پر نگران ہے اور تم ان کے کاموں پر ذمہ دار نہیں ○

عربی میں نزولِ قرآن کا مقصد اور لوگوں کے دو گروہ

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ

وَ	كَذٰلِكَ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْكَ	قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا	لِّتُنْذِرَ
اور	یونہی	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	عربی قرآن (کی)	تاکہ تم ڈراؤ

اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن کی وحی بھیجی تاکہ تم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کو جو عظمت حاصل ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے۔ ①..... فرشتوں کی شفاعت برحق ہے، انہیں اذنِ شفاعت مل چکا ہے اور آج بھی وہ مسلمانوں کی شفاعت کر رہے ہیں، جب فرشتے شفاعت کر رہے ہیں تو پھر حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت میں کیسے شک ہو سکتا ہے۔ ②..... یہاں زمین والوں سے مراد اہلِ ایمان ہیں، ان کے لئے معافی مانگنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ فرشتے ان کے لئے استغفار کریں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، انہیں ایمان کی توفیق دے کر ان کی مغفرت فرما۔

اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ

اُمَّ الْقُرٰى	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	تُنْذِرَ
مرکزی شہر (مکہ والوں کو)	اور	(انہیں) جو	اس کے ارد گرد (رہتے ہیں)	اور	تم ڈراؤ

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈر سناؤ اور تم

يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ

يَوْمَ الْجَمْعِ[1]	لَا	رَيْبَ	فِيْهِ	فَرِيْقٌ	فِي الْجَنَّةِ	وَ
جمع ہونے کے دن (سے)	نہیں	کوئی شک	اس میں	ایک گروہ	جنت میں	اور

جمع ہونے کے دن سے ڈراؤ جس میں کچھ شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہے اور

فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۞ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

فَرِيْقٌ	فِي السَّعِيْرِ ۞	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَهُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً
ایک گروہ	جہنم میں (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنا دیتا انہیں	ایک امت

ایک گروہ دوزخ میں ۞ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک امت بنا دیتا

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنائے جانے کی وجہ اور کفار کے لیے وعید

وَّ لٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوْنَ

وَّ	لٰكِنْ	يُّدْخِلُ	مَنْ	يَّشَآءُ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	وَ	الظّٰلِمُوْنَ[2]
اور	لیکن	(اللہ) داخل کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنی رحمت میں	اور	ظالم لوگ

لیکن اللہ اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظالموں

حقیقی مددگار کا بیان

مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۞ اَمِ اتَّخَذُوْا

مَا	لَهُمْ	مِّنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا	نَصِيْرٍ ۞	اَمِ	اتَّخَذُوْا
نہیں (ہے)	ان کیلئے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	انہوں نے ٹھہرا لئے ہیں

کیلئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار ۞ کیا کافروں نے

[1] ..... قیامت کے دن میں اللہ تعالیٰ تمام زمین و آسمان والوں کو جمع فرمائے گا نیز اس دن روحوں اور جسموں کو، ہر عمل کرنے والے اور اس کے عمل کو، ظالم اور مظلوم کو جمع کیا جائے گا اس لئے قیامت کے دن کو جمع کا دن فرمایا گیا۔ [2] ..... یہاں ظالموں سے مراد کفار ہیں، ان کے لئے کوئی دوست اور مددگار نہ ہو گا البتہ کفر کے علاوہ دیگر گناہوں میں مشغول ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کیلئے مددگار ہوں گے جو ان سے عذاب دور کریں گے، جیسا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔" (ترمذی، ۴/۱۹۸، الحدیث: ۲۴۴۳)

مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ‌ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الۡوَلِىُّ وَهُوَ يُحۡىِ

مِنۡ دُوۡنِهٖۤ	اَوۡلِيَآءَ[1]	فَاللّٰهُ	هُوَ	الۡوَلِىُّ	وَ	هُوَ	يُحۡىِ
اس (اللہ) کے سوا	مددگار	تو اللہ	وہی	مددگار (ہے)	اور	وہ	زندہ کرے گا

اللہ کے سوا مددگار ٹھہرالیے ہیں تو اللہ ہی مددگار ہے اور وہ مُردوں کو

الۡمَوۡتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝ ۹ وَمَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِيۡهِ مِنۡ شَىۡءٍ

الۡمَوۡتٰى	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ	قَدِيۡرٌ ۝ ۹	وَ	مَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِيۡهِ مِنۡ شَىۡءٍ[2]
مُردوں (کو)	اور	وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اور	جس چیز میں تم اختلاف کرو

زندہ کرے گا اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ (اور اے لوگو!) تم جس بات میں اختلاف کرو

فَحُكۡمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ‌ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّىۡ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ‌ۖ

فَحُكۡمُهٗۤ	اِلَى اللّٰهِ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبِّىۡ	عَلَيۡهِ	تَوَكَّلۡتُ
تو اس کا فیصلہ	اللہ کے سپرد (ہے)	یہ	اللہ	میرا رب (ہے)	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا

تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ یہ اللہ میرا رب ہے، میں نے اسی پر

وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ ۝ ۱۰ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ جَعَلَ

وَ	اِلَيۡهِ	اُنِيۡبُ ۝ ۱۰	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	جَعَلَ
اور	اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	آسمانوں اور زمین کا بنانے والا	اس نے بنائے

بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ وہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، اس نے

لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّمِنَ الۡاَنۡعَامِ اَزۡوَاجًا‌ۚ

لَكُمۡ	مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ	اَزۡوَاجًا	وَّ	مِنَ الۡاَنۡعَامِ	اَزۡوَاجًا
تمہارے لیے	تمہاری ذاتوں میں سے	جوڑے	اور	چوپایوں سے	جوڑے

تمہارے لیے تم میں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں سے جوڑے بنائے۔

دینی کاموں میں معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کی ہدایت

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل

1 ...... یہاں مددگاروں سے مراد کفار کے بت ہیں جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا مددگار اور کارساز سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسا نہیں ہے جو حقیقی طور پر مددگار ہو اور مقبولانِ بارگاہ کی مدد بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی مدد ہے کیونکہ وہ اسی کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے مدد کرتے ہیں۔

2 ...... یہاں کفار کے ساتھ اختلافات سے متعلق مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جس دینی بات میں ان سے اختلاف ہو تو انہیں یہ کہہ دیا جائے کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، وہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔

يَذۡرَؤُكُمۡ فِيۡهِ ؕ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ

يَذۡرَؤُكُمۡ	فِيۡهِ	لَيۡسَ	كَمِثۡلِهٖ	شَیۡءٌ	وَ	هُوَ	السَّمِيۡعُ
وہ نسل پھیلاتا ہے تمہاری	اس (جوڑے) سے	نہیں ہے	اس کے جیسی	کوئی چیز	اور	وہی	سننے والا

اس (جوڑے) سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے، اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سننے والا،

الۡبَصِيۡرُ ⑪ لَهٗ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ

الۡبَصِيۡرُ ⑪	لَهٗ	مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	يَبۡسُطُ	الرِّزۡقَ
دیکھنے والا (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کی چابیاں	وہ وسیع کرتا ہے	روزی

دیکھنے والا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی مِلک ہیں، وہ جس کے لیے چاہتا ہے

لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِيۡمٌ ⑫

لِمَنۡ	يَّشَآءُ	وَ	يَقۡدِرُ	اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیۡءٍ	عَلِيۡمٌ ⑫
جس کے لیے	چاہتا ہے	اور	تنگ کردیتا ہے	بیشک وہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)

روزی وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے۔ بیشک وہ سب کچھ خوب جاننے والا ہے ○

شَرَعَ لَكُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوۡحًا

شَرَعَ	لَكُمۡ	مِّنَ الدِّيۡنِ[1]	مَا وَصّٰى بِهٖ	نُوۡحًا
اس نے مقرر کیا	تمہارے لیے	دین میں سے	(وہ راستہ) جس کی اس نے تاکید فرمائی	نوح (کو)

اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر فرمایا ہے جس کی اس نے نوح کو تاکید فرمائی

تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی ہے

وَّالَّذِيۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَمَا وَصَّيۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِيۡمَ

وَّ	الَّذِيۡۤ	اَوۡحَيۡنَاۤ	اِلَيۡكَ	وَ	مَا وَصَّيۡنَا بِهٖۤ	اِبۡرٰهِيۡمَ
اور	جس کی	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	اور	جس کی ہم نے تاکید فرمائی	ابراہیم

اور جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی اور جس کی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ

1 ...... دین کا لغوی معنی ہے اطاعت اور اصطلاحی اعتبار سے دین ان اصول اور عقائد کا نام ہے جو تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مشترک رہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت اور صفات پر ایمان لانا، تمام نبیوں، رسولوں، آسمانی کتابوں، فرشتوں، تقدیر، قیامت اور حشر ونشر پر ایمان لانا وغیرہ۔ تمام نبیوں اور رسولوں کا اصل دین ایک ہی تھا البتہ ان کی شریعتیں مختلف رہیں، جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال نہ تھا اور مسجد کے علاوہ کہیں نماز جائز نہ تھی جبکہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال ہے اور تمام روئے زمین پر نماز جائز ہے۔

وَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰۤى اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِؕ

فِیْهِ	لَا تَتَفَرَّقُوْا	وَ	الدِّیْنَ	اَقِیْمُوا	اَنْ	عِیْسٰۤى	وَ	مُوْسٰى	وَ
اس میں	پھوٹ نہ ڈالو	اور	دین (کو)	قائم رکھو	کہ	عیسیٰ (کو)	اور	موسیٰ	اور

اور عیسیٰ کو تاکید فرمائی کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِؕ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْۤ

یَجْتَبِیْۤ	اَللّٰهُ	مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ	عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ	كَبُرَ
چن لیتا ہے	اللہ	(وہ دین) جس کی طرف تم بلاتے ہو انہیں	مشرکوں پر	بہت بھاری پڑا

مشرکوں پر یہ دین بہت بھاری ہے جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنی طرف

اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ

مَنْ	اِلَیْهِ	یَهْدِیْۤ	وَ	یَّشَآءُ	مَنْ	اِلَیْهِ
(اسے) جو	اپنی طرف	ہدایت دیتا ہے	اور	وہ چاہتا ہے	جسے	اپنی طرف

چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو رجوع کرتا ہے اسے

یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

مَا	مِنْۢ بَعْدِ	اِلَّا	مَا تَفَرَّقُوْۤا[1]	وَ	یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾
کہ	(اس کے) بعد	مگر	انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی	اور	(اس کی طرف) رجوع کرتا ہے

اپنی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ

كَلِمَةٌ	لَوْ لَا	وَ	بَیْنَهُمْ	بَغْیًا	الْعِلْمُ	جَآءَهُمُ
ایک بات	اگر نہ ہوتی	اور	اپنے درمیان	حسد (کی وجہ سے)	علم	آچکا تھا ان کے پاس

اپنے پاس علم آجانے کے بعد اپنے باہمی حسد کی وجہ سے اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

دعوتِ توحید مشرکین پر بھاری ہونے کا بیان

انابت ہدایت کے حصول کا ذریعہ

فرقہ بندی پر اہلِ کتاب کی ملامت

[1] ...... یعنی اہلِ کتاب نے اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی اور کوئی کافر ہو گیا، وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا گمراہی ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے آپس کے حسد کی وجہ سے، ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں اور نفسانی حمیت کے ابھارنے پر یہ سب کچھ کیا۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ کتاب کو جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کی خبر ملی تو اس وقت انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے حسد کی وجہ سے آپس میں پھوٹ ڈالی۔

قرآن سے متعلق اہلِ کتاب کا حال

کفار سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چند ہدایات

سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ

سَبَقَتۡ	مِنۡ رَّبِّكَ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	لَّقُضِىَ
گزر چکی	تمہارے رب کی طرف سے	ایک مقررہ مدت تک	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا

ایک مقررہ مدت تک کی بات نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان

بَيۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ

بَيۡنَهُمۡ	وَ	اِنَّ	الَّذِيۡنَ	اُوۡرِثُوا	الۡكِتٰبَ	مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ
ان کے درمیان	اور	بیشک	وہ لوگ جنہیں	وارث کیا گیا	کتاب (کا)	ان کے بعد

فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جو ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے

لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ ۚ

لَفِىۡ شَكٍّ	مِّنۡهُ	مُرِيۡبٍ ﴿۱۴﴾	فَلِذٰلِكَ	فَادۡعُ
(وہ) ضرور شک میں (ہیں)	اس (قرآن) سے متعلق	دھوکا ڈالنے والے	تو اسی لیے	تو تم بلاؤ

وہ اس (قرآن) کے متعلق ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ○ تو اسی لیے بلاؤ

وَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ وَ

وَاسۡتَقِمۡ	كَمَاۤ	اُمِرۡتَ	وَ	لَا تَتَّبِعۡ	اَهۡوَآءَهُمۡ (1)	وَ
اور ثابت قدم رہو	جیسا	تمہیں حکم دیا گیا ہے	اور	پیچھے نہ چلو	ان کی خواہشات (کے)	اور

اور ثابت قدم رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو اور

قُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ كِتٰبٍ ۚ وَ

قُلۡ	اٰمَنۡتُ	بِمَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	مِنۡ كِتٰبٍ	وَ
تم کہو	میں ایمان لایا	(اس) پر جو	اتاری	اللہ (نے)	کتاب	اور

کہو کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے اتاری ہے اور

(1) ...... مشرکین کی خواہش تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے بتوں کی تعظیم کریں یا کم از کم انہیں برا نہ کہیں اور یہود و نصاریٰ کی خواہش یہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قبلہ کی پیروی کریں اور تورات و انجیل کے احکام کو منسوخ نہ کریں۔ یہاں ان کی باطل خواہشات پر عمل پیرا نہ ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ نفسانی خواہشات عموماً احکامِ خداوندی کے برخلاف ہی ہوتی ہیں اس لئے ان کے بارے میں بہت ہوشیار رہنے کی حاجت ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دین کی آفت نفسانی خواہشوں پر عمل کرنا ہے۔ (مسند شہاب، ۱/۲۹، الحدیث: ۲۵)

اُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَیۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمۡ ؕ

اُمِرۡتُ	لِاَعۡدِلَ[1]	بَیۡنَكُمۡ	اَللّٰهُ	رَبُّنَا وَ رَبُّكُمۡ
مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ میں انصاف کروں	تمہارے درمیان	اللہ	ہمارا اور تمہارا رب (ہے)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے۔

لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَ لَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ؕ لَا

لَنَاۤ	اَعۡمَالُنَا	وَ	لَكُمۡ	اَعۡمَالُكُمۡ	لَا
ہمارے لیے	ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	نہیں

ہمارے لیے ہمارا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل ہے۔ ہمارے

حُجَّةَ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ یَجۡمَعُ بَیۡنَنَا ۚ وَ

حُجَّةَ	بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَكُمۡ	اَللّٰهُ	یَجۡمَعُ	بَیۡنَنَا	وَ
کوئی جھگڑا	ہمارے اور تمہارے درمیان	اللہ	جمع کرے گا	ہمارے درمیان (یعنی ہم سب کو)	اور

اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور

اِلَیۡهِ الۡمَصِیۡرُ ؕ﴿۱۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُحَآجُّوۡنَ فِی اللّٰهِ

اِلَیۡهِ	الۡمَصِیۡرُ﴿۱۵﴾	وَ	الَّذِیۡنَ	یُحَآجُّوۡنَ[2]	فِی اللّٰهِ
اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	جھگڑتے ہیں	اللہ (کے دین) کے بارے میں

اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اور وہ لوگ جو اللہ کے (دین کے) بارے میں جھگڑتے ہیں

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِیۡبَ لَهٗ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ

مِنۡۢ بَعۡدِ	مَا	اسۡتُجِیۡبَ	لَهٗ	حُجَّتُهُمۡ	دَاحِضَةٌ
(اس کے) بعد	کہ	قبول کیا جاچکا	اس (دین) کو	ان (جھگڑنے والوں) کی دلیل	باطل، بے بنیاد (ہے)

اس کے بعد کہ اس (دین) کو قبول کیا جاچکا ہے، ان جھگڑنے والوں کی دلیل ان کے رب کے نزدیک

دینِ الٰہی میں جھگڑنے والوں کے لیے وعید

[1]...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا عدل و انصاف انتہائی اعلیٰ درجے کا تھا اور بڑے بڑے دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے تھے۔ حضرت ربیع بن خُثیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ مکہ والوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اعلیٰ درجہ کے امین اور عادل ہیں اسی لئے اعلانِ نبوت سے پہلے اہلِ مکہ اپنے مقدمات اور جھگڑوں کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے فیصلہ کرایا کرتے اور آپ کے تمام فیصلوں کو انتہائی احترام کے ساتھ بلا چون و چرا تسلیم کر لیتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ امین کا فیصلہ ہے۔ (شفا شریف، الجزء الاول، ص ۱۳۴، ملتقطاً)

[2]......ان جھگڑنے والوں سے مراد یہودی ہیں۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾

عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	عَلَيْهِمْ	غَضَبٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾
ان کے رب کے نزدیک	اور	ان پر	غضب (ہے)	اور	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)

بے بنیاد ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے ○

معرفتِ الٰہی کے وہ مظاہر اور قرب قیامت کی طرف اشارہ

اَللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَ

اَللّٰهُ	الَّذِيْۤ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	وَ	الْمِيْزَانَ (1)	وَ
اللہ (ہی ہے)	جس نے	اتارا	کتاب (کو)	حق کے ساتھ	اور	میزان (کو اتارا)	اور

اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب کو اتارا اور میزان کو اور

قیامت سے کفار کی بے پروائی اور اہلِ ایمان کا خوف

مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا

مَا يُدْرِيْكَ (2)	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	قَرِيْبٌ ﴿١٧﴾	يَسْتَعْجِلُ	بِهَا
تم کیا جانو	شاید	قیامت	قریب (ہی ہو)	جلدی مچا رہے ہیں	اس (قیامت) کی

تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ قیامت کی جلدی مچا رہے ہیں

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ

الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهَا	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مُشْفِقُوْنَ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(وہ) ڈر رہے ہیں

وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سے

قیامت میں شک کرنے والوں کی گمراہی کا بیان

مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيْنَ

مِنْهَا	وَ	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّهَا	الْحَقُّ	اَلَاۤ	اِنَّ	الَّذِيْنَ
اس سے	اور	وہ جانتے ہیں	کہ وہ (قیامت)	حق (ہے)	سن لو	بیشک	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بیشک وہ حق ہے۔ سن لو! بیشک قیامت کے بارے میں

(1)...... یہاں میزان سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ذریعے اشیاء کا وزن کیا جاتا ہے، یا اس سے مراد عدل ہے اور عدل کو میزان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ انصاف اور برابری کا آلہ ہے۔ یا، یہاں میزان سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی مراد ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حق و باطل کو جانچنے کا معیار ہیں۔ (2)...... یہاں درایت کی نفی ہے اور درایت اندازے اور قیاس سے جاننے کو کہتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو وقتِ قیامت کا علم ہے یہ اندازے اور قیاس سے نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے اس کا علم ہوا ہے۔

چار اوصافِ باری تعالیٰ

یُمَارُوۡنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِیۡفٌۢ

یُمَارُوۡنَ	فِی السَّاعَةِ	لَفِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۱۸﴾	اَللّٰهُ	لَطِیۡفٌۢ
شک کرتے ہیں	قیامت میں	ضرور دور کی گمراہی میں (ہیں)	اللہ	لطف و کرم فرمانے والا (ہے)

شک کرنے والے ضرور دُور کی گمراہی میں ہیں ○ اللہ اپنے بندوں پر

بِعِبَادِهٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ﴿۱۹﴾ ع

بِعِبَادِهٖ	یَرۡزُقُ	مَنۡ	یَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الۡقَوِیُّ	الۡعَزِیۡزُ ﴿۱۹﴾
اپنے بندوں پر	وہ روزی دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور	وہی	قوت والا	عزت والا (ہے)

لطف فرمانے والا ہے، جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت والا، عزت والا ہے ○

دنیا اور آخرت کے لئے اعمال کرنے والوں کے دو گروہ

مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِیۡ حَرۡثِهٖ ۚ وَ

مَنۡ	كَانَ یُرِیۡدُ	حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ	نَزِدۡ	لَهٗ	فِیۡ حَرۡثِهٖ [1]	وَ
جو	چاہتا ہے	آخرت کی کھیتی	(تو) ہم اضافہ کر دیتے ہیں	اس کے لیے	اس کی کھیتی میں	اور

جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور

مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَ مَا

مَنۡ	كَانَ یُرِیۡدُ	حَرۡثَ الدُّنۡیَا	نُؤۡتِهٖ	مِنۡهَا	وَ	مَا
جو	چاہتا ہے	دنیا کی کھیتی	(تو) ہم دیتے ہیں اسے	اس میں سے (کچھ)	اور	نہیں (ہے)

جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں

مشرکوں کے دینی پیشواؤں پر تعجب اور ان کے لئے وعید

لَهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ ﴿۲۰﴾ اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا

لَهٗ	فِی الۡاٰخِرَةِ	مِنۡ نَّصِیۡبٍ ﴿۲۰﴾	اَمۡ	لَهُمۡ	شُرَكٰٓؤُا
اس کا	آخرت میں	کچھ حصہ	بلکہ	ان کے لیے	کچھ ساتھی (ہیں)

اس کا کچھ حصہ نہیں ○ بلکہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں

[1] ...رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی نواز تا ہے اور آخرت میں بھی نوازے گا اور صرف دنیا کی عزت، شہرت اور دولت کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو دنیا میں نصیب کے مطابق ہی ملے گا اور آخرت میں اسے نیک اعمال کے ثواب سے محروم کر دیا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے اپنی تمام فکروں کو صرف ایک فکر بنا دیا اور وہ آخرت کی فکر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی دنیا کی فکر کے لئے کافی ہے اور جس کی فکریں دنیا کے احوال میں مشغول رہیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں ہو گی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۴۲۵، الحدیث: ۴۱۰۶)

روزِ قیامت کفار کے برے اور باعمل مسلمانوں کے اچھے حال کا بیان

شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَ

شَرَعُوۡا	لَهُمۡ	مِّنَ الدِّیۡنِ	مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ[1]	اللّٰهُ	وَ
انہوں نے راستہ مقرر کردیا	ان کے لیے	دین سے	جس کی اجازت نہیں دی	اللہ (نے)	اور

جنہوں نے ان کے لیے دین کا وہ راستہ مقرر کردیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور

لَوۡ لَا کَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ

لَوۡ لَا	کَلِمَةُ الۡفَصۡلِ[2]	لَقُضِیَ	بَیۡنَهُمۡ	وَ	اِنَّ
اگر نہ ہوتی	فیصلہ کن بات	(تو) ضرور فیصلہ کردیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک

اگر فیصلہ کرنے کی بات (طے) نہ ہوتی تو (یہیں) ان میں فیصلہ کردیا جاتا اور بیشک

الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ

الظّٰلِمِیۡنَ[3]	لَهُمۡ	عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾	تَرَی	الظّٰلِمِیۡنَ
ظلم کرنے والے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم دیکھوگے	ظالموں (کو)

ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے ○ تم ظالموں کو دیکھوگے

مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا کَسَبُوۡا وَ هُوَ وَاقِعٌۢ ؕ

مُشۡفِقِیۡنَ	مِمَّا	کَسَبُوۡا	وَ	هُوَ	وَاقِعٌۢ
(کہ) ڈر رہے ہوں گے	(اس کے وبال) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	وہ (اعمال کا وبال)	پڑ کر رہے گا

کہ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے اور ان کی کمائیاں ان پر

بِهِمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بِهِمۡ	وَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوۡا	الصّٰلِحٰتِ
ان پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

پڑ کر رہیں گی اور ایمان لانے والے اور اچھے اعمال کرنے والے

1 ...... یہاں کفار کی گمراہی اور بدبختی کی بنیادی وجہ بتائی گئی ہے کہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں، شیاطین وغیرہ جنہوں نے کفریہ دینوں میں سے وہ دین ان کے لئے پیش کیا جو شرک اور انکارِ قیامت پر مشتمل ہے اور انہوں نے اسی دین کو قبول کرلیا حالانکہ یہ دین اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہے۔

2 ...... فیصلے کی بات سے مراد عذاب مؤخر کئے جانے اور قیامت کے دن سزا ملنے کا فیصلہ ہے۔

3 ...... یہاں ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

فِیۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ ۚ لَہُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ

فِیۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ	لَہُمۡ	مَّا	یَشَآءُوۡنَ
جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں (ہوں گے)	ان کے لیے (ہو گا)	جو	وہ چاہیں گے

جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں ہوں گے۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس

عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِکَ الَّذِیۡ

عِنۡدَ رَبِّہِمۡ	ذٰلِکَ	ہُوَ	الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ﴿۲۲﴾	ذٰلِکَ	الَّذِیۡ
ان کے رب کے پاس	یہی	وہ	بڑا فضل (ہے)	یہی (ہے)	وہ جس کی

وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے، یہی بڑا فضل ہے ○ یہی ہے وہ جس کی

پکے مسلمانوں کے لئے بشارت

یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

یُبَشِّرُ	اللّٰہُ	عِبَادَہُ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا
خوشخبری دیتا ہے	اللہ	اپنے (ان) بندوں (کو)	جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

اللہ اپنے ایمان والے اور اچھے اعمال کرنے والے بندوں کو

الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا

الصّٰلِحٰتِ	قُلۡ	لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ	عَلَیۡہِ	اَجۡرًا	اِلَّا
اچھے، نیک	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	مگر

خوشخبری دیتا ہے۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر

کفارِ قریش سے رشتہ داری کا لحاظ کرنے کا مطالبہ

الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ لَہٗ

الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی [1]	وَ	مَنۡ	یَّقۡتَرِفۡ	حَسَنَۃً	نَّزِدۡ	لَہٗ
قرابت میں (کی) محبت	اور	جو	کرے	نیک کام	ہم بڑھادیں گے	اس کے لیے

قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں

نیکی کا صلہ اور شانِ الٰہی

[1] حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا اور کفارِ مکہ بھی اپنی مختلف شاخوں کے اعتبار سے قریش سے تعلق رکھتے تھے، یہاں انہیں ظلم و ستم سے باز رکھنے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم ایمان قبول نہیں بھی کرتے تو کم از کم رشتے داری کا لحاظ کرتے ہوئے ایذا رسانی سے تو باز رہو اور تبلیغِ حق کی راہ میں رکاوٹ نہ بنو۔

کفارِ مکہ کا بہتان اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

فِیۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ ﴿۲۳﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ

فِیۡهَا	حُسۡنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ	شَکُوۡرٌ ﴿۲۳﴾	اَمۡ	یَقُوۡلُوۡنَ
اس میں	خوبی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	بلکہ	وہ (کافر) کہتے ہیں

اور خوبی بڑھادیں گے، بیشک اللہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ○ بلکہ یہ کافر کہتے ہیں:

افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخۡتِمۡ

افۡتَرٰی	عَلَی اللّٰهِ	کَذِبًا	فَاِنۡ	یَّشَاِ	اللّٰهُ	یَخۡتِمۡ[1]
اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	تو اگر	چاہے	اللہ	(تو صبر کی) مہر لگادے

اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑلیا ہے اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر

عَلٰی قَلۡبِکَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ

عَلٰی قَلۡبِکَ	وَ	یَمۡحُ	اللّٰهُ	الۡبَاطِلَ	وَ	یُحِقُّ	الۡحَقَّ
تمہارے دل پر	اور	مٹاتا ہے	اللہ	باطل (کو)	اور	ثابت فرماتا ہے	حق (کو)

(صبر کی) مہر لگادے اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور اپنی باتوں کے ذریعے حق کو

گناہگاروں کو توبہ کی ترغیب

بِکَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾ وَ هُوَ

بِکَلِمٰتِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِیۡمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾	وَ	هُوَ
اپنی باتوں کے ذریعے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی (باتوں) کو	اور	وہی (ہے)

ثابت فرماتا ہے۔ بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ○ اور وہی ہے

الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَ یَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ

الَّذِیۡ	یَقۡبَلُ	التَّوۡبَةَ	عَنۡ عِبَادِهٖ	وَ	یَعۡفُوۡا	عَنِ السَّیِّاٰتِ
جو	قبول فرماتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے	اور	در گزر فرماتا ہے	گناہوں سے

جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے در گزر فرماتا ہے

[1]...... کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا الزام لگایا جس سے آپ کو اذیت پہنچی، اس پر ارشاد ہوا کہ اے حبیب! اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر صبر کی مہر لگا کر اسے قرار عطا فرمادے۔ آیت کے اس حصے کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اگر بالفرض آپ جھوٹی بات گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے دل پر مہر لگا دیتا جس سے قرآن آپ کے سینے سے سلب ہو جاتا اور جب اللہ تعالیٰ نے ایسی مہر نہیں لگائی تو معلوم ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھا اور کفار کا یہ دعویٰ بدترین جھوٹ ہے۔

باعمل مسلمانوں کے لیے بشارت اور کفار کے لیے وعید

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَ	يَعْلَمُ	مَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	يَسْتَجِيْبُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو	اور	دعا قبول فرماتا ہے	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے

اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ○ اور ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کی

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ [1]	وَ	يَزِيْدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ
اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک	اور	زیادہ دیتا ہے انہیں	اپنے فضل سے	اور

دعا قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ عطا فرماتا ہے اور

تمام لوگوں کو مالدار نہ بنانے کی حکمت

الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

الْكٰفِرُوْنَ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾	وَ	لَوْ	بَسَطَ	اللّٰهُ	الرِّزْقَ
کفر کرنے والے	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	اور	اگر	وسیع کر دیتا	اللہ	رزق

کافروں کے لیے سخت عذاب ہے ○ اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کے لئے

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ

لِعِبَادِهٖ	لَبَغَوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ	لٰكِنْ	يُّنَزِّلُ
اپنے بندوں کے لیے	(تو) ضرور وہ فساد پھیلاتے	زمین میں	اور	لیکن	وہ اتارتا ہے

رزق وسیع کر دیتا تو ضرور وہ زمین میں فساد پھیلاتے لیکن اللہ اندازہ سے

بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾

بِقَدَرٍ	مَّا	يَشَآءُ	اِنَّهٗ	بِعِبَادِهٖ	خَبِيْرٌ	بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾
اندازہ سے	جتنا	وہ چاہتا ہے	بیشک وہ	اپنے بندوں سے	خبر دار (ہے)	(انہیں) دیکھنے والا (ہے)

جتنا چاہتا ہے اتارتا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں سے خبر دار (ہے، انہیں) دیکھ رہا ہے ○

[1] ...بارگاہِ الٰہی میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اس لئے یہاں بطورِ خاص انہی کی دعا قبول کئے جانے کا ذکر ہوا۔ اچھے اعمال دعا کی قبولیت میں بہت معاون جبکہ برے اعمال قبولیتِ دعا کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "ایک شخص طویل سفر کرے، اس کے بال اُلجھے اور کپڑے گرد میں اَٹے ہوئے ہوں، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور اے میرے رب! اے میرے رب! کہے اور اس کا کھانا حرام سے اور پینا حرام سے اور پہننا حرام سے اور پرورش پائی حرام سے، تو اس کی دعا کہاں قبول ہو گی۔ (مسلم، ص٥٠٦، الحدیث: ٦٥(١٠١٥))

لوگوں کی نا امیدی کے بعد بارش نازل کرنے کا بیان

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا

قَنَطُوْا	مَا	مِنْۢ بَعْدِ	الْغَیْثَ	یُنَزِّلُ	الَّذِیْ	هُوَ	وَ
لوگ نا امید ہو چکے	کہ	(اس کے) بعد	بارش	اتارتا ہے	جو	وہی (ہے)	اور

اور وہی ہے جو لوگوں کے نا امید ہونے کے بعد بارش اتارتا ہے

قدرتِ الٰہی کے عجائبات

وَ یَنْشُرُ رَحْمَتَهٗؕ وَ هُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾ وَ

وَ	الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾	الْوَلِیُّ	هُوَ	وَ	رَحْمَتَهٗ	یَنْشُرُ	وَ
اور	تعریف کے لائق (ہے)	دوست، کام بنانے والا	وہی	اور	اپنی رحمت	وہ پھیلاتا ہے	اور

اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کام بنانے والا، تعریف کے لائق ہے ○ اور

مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَثَّ

بَثَّ	مَا	وَ	خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	مِنْ اٰیٰتِهٖ
اس نے پھیلائے	جو	اور	آسمانوں اور زمین کی پیدائش	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں جو جاندار اس نے پھیلائے ہیں

فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍؕ وَ هُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾

قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾	یَشَآءُ	اِذَا	عَلٰى جَمْعِهِمْ	هُوَ	وَ	مِنْ دَآبَّةٍ	فِیْهِمَا
قادر (ہے)	وہ چاہے	جب	انہیں اکٹھا کرنے پر	وہ	اور	جاندار	ان دونوں میں

سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ ان سب کو اکٹھا کرنے پر جب چاہے قادر ہے ○

گناہ مصائب و آلام کا سبب ہیں

وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

كَسَبَتْ	فَبِمَا	مِّنْ مُّصِیْبَةٍ	اَصَابَكُمْ (۱)	مَاۤ	وَ
کمایا	تو (وہ اس کے) سبب سے جو	کوئی مصیبت	پہنچی تمہیں	جو	اور

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال

(1)...... اس آیت میں گناہگار مکلف مومنین سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: بندے کو جو چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے پہنچتی ہے اور جو گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ (ترمذی، ۵/۱۶۹، الحدیث: ۳۲۶۳) دوسری حدیثِ پاک میں ہے "نیک کاموں سے عمر بڑھتی ہے، دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور بیشک آدمی اپنے کسی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۳۶۹، الحدیث: ۴۰۲۲) لہٰذا مصائب سے بچنے کے لئے گناہوں سے بھی بچنا ہو گا۔

مرضیِ الٰہی کے خلاف مصیبت سے بچاؤ اور بچانا ممکن نہیں

اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾ وَ مَاۤ اَنْتُمْ

اَیْدِیْكُمْ	وَ	یَعْفُوْا	عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾	وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ
تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	وہ معاف فرمادیتا ہے	بہت سے (گناہ)	اور	نہیں	تم

کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف فرمادیتا ہے ○ اور تم

بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚۖ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ

بِمُعْجِزِیْنَ [1]	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِیٍّ
عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہیں (ہے)	تمہارے لیے	اللہ کے مقابل	کوئی دوست

زمین میں (اللہ کو) بے بس نہیں کرسکتے اور نہ اللہ کے مقابلے میں تمہارا کوئی دوست ہے

سمندر میں جہازوں کی روانی قدرتِ الٰہی کا کرشمہ ہے

وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ

وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۳۱﴾ [2]	وَ	مِنْ اٰیٰتِهِ	الْجَوَارِ	فِی الْبَحْرِ
اور	نہ	مددگار	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہیں)	چلنے والی (کشتیاں)	سمندر میں

اور نہ مددگار ○ اور سمندر میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں

كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ؕ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ

كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾	اِنْ	یَّشَاْ	یُسْكِنِ	الرِّیْحَ	فَیَظْلَلْنَ
پہاڑوں جیسی	اگر	وہ چاہے	(تو) روک دے	ہوا (کو)	تو کشتیاں رہ جائیں

اس کی نشانیوں میں سے ہیں ○ اگر وہ چاہے تو ہوا کو روک دے تو کشتیاں

رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

رَوَاكِدَ	عَلٰی ظَهْرِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
ٹھہری ہوئی	اس (سمندر) کی پشت پر	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

سمندر کی پشت پر ٹھہری رہ جائیں، بیشک اس میں ضرور ہر بڑے صبر کرنے والے،

[1] ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مصیبتیں تمہارے نصیب میں لکھ دی ہیں تم ان سے نہ کہیں بھاگ سکتے ہو اور نہ ہی بچ سکتے ہو۔ [2] ...... یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کوئی ایسا دوست اور مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت اور تکلیف سے بچا سکے۔ اس آیت میں دعائیں داخل نہیں کیونکہ دعا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتی بلکہ اس کی مرضی کے موافق کرتی ہے، یونہی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کا معاملہ ہے کہ ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ تقدیر بدل دیتا اور بلائیں ٹال دیتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے۔ (ترمذی، ۴/۵۴، الحدیث: ۲۱۴۶)

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا

بِمَا	یُوْبِقْهُنَّ	اَوْ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾[1]
(اس کے) سبب جو	وہ تباہ کردے انہیں	یا	ہر بڑے صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے

شکر کرنے والے کیلئے نشانیاں ہیں ○ یا (اگر اللہ چاہے تو) ان کشتیوں کو

كَسَبُوْا وَ یَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّ یَعْلَمَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	یَعْلَمَ	وَّ	عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾	یَعْفُ	وَ	كَسَبُوْا
وہ لوگ جو	جان جائیں	اور	بہت سے (گناہوں سے)	درگزر فرمادے	اور	انہوں نے کمایا

لوگوں کے گناہوں کے سبب تباہ کردے اور بہت سے گناہوں سے درگزر فرمادے ○ اور ہماری آیتوں میں

یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾

مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾	لَهُمْ	مَا	فِیْۤ اٰیٰتِنَا	یُجَادِلُوْنَ
بھاگنے کی کوئی جگہ	ان کے لئے	نہیں (ہے)	ہماری آیتوں میں	جھگڑتے ہیں

جھگڑنے والے جان جائیں کہ ان کیلئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ○

فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

عِنْدَ اللّٰهِ	مَا	وَ	فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ
اللہ کے پاس (ہے)	جو	اور	تو (وہ) دنیوی زندگی کا سازوسامان (ہے)	تو تمہیں جو چیز دی گئی

تو (اے لوگو!) تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا سازوسامان ہے اور وہ جو اللہ کے پاس ہے

خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰی رَبِّهِمْ

عَلٰی رَبِّهِمْ	وَ	اٰمَنُوْا	لِلَّذِیْنَ	اَبْقٰی	وَّ	خَیْرٌ
اپنے رب پر	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کے لئے جو	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	اور	(وہ) بہتر

وہ ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں کیلئے بہتر اور

قرآن میں جھگڑنے والوں کو اپنی نامرادی کا علم

دنیاوی نعمتوں سے اُخروی اجروثواب ہی بہتر ہے

[1]…… یہاں صابر شاکر سے مخلص مومن مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر اور راحت و عیش میں شکر کرتا ہے اور مقصد یہ ہے کہ معرفتِ الٰہی کے دلائل سے کسی طرح غافل نہ ہونا مومن بندے پر لازم ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے تو اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، ص۱۵۹۸، الحدیث: ۶۴(۲۹۹۹))

اُخروی اجر و ثواب کے حقدار لوگ

یَتَوَکَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ

یَتَوَکَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ	یَجْتَنِبُوْنَ	کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	وَ
وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ان لوگوں (کیلئے) جو	اجتناب کرتے ہیں	بڑے بڑے گناہوں	اور

زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور (ان کیلئے) جو بڑے بڑے گناہوں اور

الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

الْفَوَاحِشَ	وَ	اِذَا مَا	غَضِبُوْا	هُمْ	یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ
بے حیائی کے کاموں (سے)	اور	جب	انہیں غصہ آئے	(تو) وہ	وہ معاف کر دیتے ہیں	اور

بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ

الَّذِیْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِرَبِّهِمْ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَمْرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	حکم مانا	اپنے رب کا	اور	قائم رکھی	نماز	اور	ان کا کام

(ان کے لئے) جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام

شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾

شُوْرٰی بَیْنَهُمْ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾
ان کے باہمی مشورے (سے ہوتا ہے)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں

ان کے باہمی مشورے سے (ہوتا) ہے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں ○

بُرائی کا بدلہ لینا جائز اور معاف کر دینا افضل ہے

وَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَ

وَ	الَّذِیْنَ	اِذَآ	اَصَابَهُمُ	الْبَغْیُ	هُمْ	یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾	وَ
اور	وہ لوگ جو	جب	پہنچے انہیں	بغاوت، زیادتی	(تو) وہ	بدلہ لیتے ہیں	اور

اور (ان کے لئے) جنہیں جب کوئی زیادتی پہنچے تو وہ (انصاف کے ساتھ) بدلہ لیتے ہیں ○ اور

(1) جن مسلمانوں کو اُخروی اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے، یہاں ان کے چند اوصاف بیان کئے گئے ہیں (1) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (2) کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ (3) جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں۔ (4) انہوں نے اپنے رب کا حکم مانا۔ (5) نماز قائم رکھی۔ (6) ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔ (7) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (8) ظلم سے انصاف کے ساتھ بدلہ لیتے ہیں اور بدلہ لینے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ

جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ	سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا[1]	فَمَنْ	عَفَا[2]	وَ	اَصْلَحَ	فَاَجْرُهٗ
برائی کا بدلہ	اسی کے برابر برائی (ہے)	تو جس نے	معاف کر دیا	اور	اصلاح کی	تو اس کا اجر

برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر

عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۰ وَ لَمَنِ انْتَصَرَ

عَلَی اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ	الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۰	وَ	لَمَنِ	انْتَصَرَ
اللہ پر (ہے)	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	ظالموں (کو)	اور	بیشک جس نے	بدلہ لیا

اللہ پر ہے، بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ اور بے شک جس نے اپنے اوپر ہونے والے

بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝۴۱

بَعْدَ ظُلْمِهٖ	فَاُولٰٓىِٕكَ	مَا	عَلَیْهِمْ	مِّنْ سَبِیْلٍ ۝۴۱[3]
اپنے (اوپر) ظلم (ہونے) کے بعد	تو یہ لوگ	نہیں (ہے)	اُن پر	(گرفت کرنے کا) کوئی راستہ

ظلم کا بدلہ لیا ان کی پکڑ کی کوئی راہ نہیں ○

اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ

اِنَّمَا السَّبِیْلُ	عَلَی الَّذِیْنَ	یَظْلِمُوْنَ	النَّاسَ	وَ
(گرفت کا) راستہ صرف	ان لوگوں پر ہے جو	ظلم کرتے ہیں	لوگوں (پر)	اور

گرفت صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور

یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ

یَبْغُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	اُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ
سرکشی پھیلاتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	یہ لوگ	ان کے لیے

زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں، ان کے لیے

بدلہ لینے کی صورت میں مظلوم پر کوئی گرفت نہیں

ظالم اور فسادی قابلِ گرفت ہیں

(1)...... اس کا معنی یہ ہے کہ بدلہ جرم کے برابر ہونا چاہئے اور اس میں زیادتی نہ ہو۔ برائی سے صورۃً مشابہ ہونے کی وجہ سے مجازی طور پر بدلے کو برائی کہا جاتا ہے کیونکہ جسے وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے۔ (2)...... ظالم سے اس کے ظلم کے مطابق بدلہ لینا جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قدرت کے باوجود معاف کر دینا بہت بہتر اور باعثِ فضیلت ہے۔ (3)...... مظلوم کا ظالم سے بدلہ لینا ظلم نہیں اور نہ ہی اس پر سزا ہے، لیکن جن ظلموں کی سزا دینے کا اختیار صرف حاکمِ اسلام کے پاس ہے ان کی سزا کوئی اور از خود نہیں دے سکتا۔

ظلم پر صبر اور معاف کرنے کی فضیلت

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾	وَ	لَمَنْ	صَبَرَ [1]	وَ	غَفَرَ	اِنَّ	ذٰلِكَ
دردناک عذاب (ہے)	اور	بیشک جس نے	صبر کیا	اور	معاف کردیا	(تو) بیشک	یہ

دردناک عذاب ہے ○ اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کردیا تو یہ

لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ع وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾	وَ	مَنْ	یُّضْلِلِ [2]	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ
ضرور ہمت والے کاموں میں سے (ہے)	اور	جسے	گمراہ کرے	اللہ	تو نہیں	اس کیلئے

ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے ○ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے بعد

مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

مِنْ وَّلِیٍّ	مِّنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	تَرَی	الظّٰلِمِیْنَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ
کوئی مددگار	اس کے بعد	اور	تم دیکھو گے	ظالموں (کو)	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب

اس کیلئے کوئی مددگار نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے

یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾ ج وَ تَرٰىهُمْ

یَقُوْلُوْنَ	هَلْ	اِلٰی مَرَدٍّ	مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾	وَ	تَرٰىهُمْ
(تو) کہیں گے	کیا	واپس جانے کی طرف	کوئی راستہ (ہے)	اور	تم دیکھو گے انہیں

تو کہیں گے: کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ ○ اور تم انہیں دیکھو گے

یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ

یُعْرَضُوْنَ	عَلَیْهَا	خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ	یَنْظُرُوْنَ
انہیں پیش کیا جائے گا	اس (آگ) پر	ذلت سے جھکے ہوئے	دیکھ رہے ہوں گے

کہ انہیں اس حال میں آگ پر پیش کیا جائے گا کہ ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے، چھپی نگاہوں سے

[1] ...... یعنی جس نے اپنے مجرم کے ظلم اور ایذا پر صبر کیا اور اپنے ذاتی معاملات میں بدلہ لینے کی بجائے اسے معاف کردیا تو یہ ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے کہ اس میں نفس سے مقابلہ ہے کیونکہ اپنے مجرم سے بدلہ لینے کا نفس تقاضا کرتا ہے لہٰذا اسے مغلوب کرنا بہادری ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۴۵، الحدیث: ۲۳۳۲) [2] ...... یعنی جس کی بدعملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا کردے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کیلئے کوئی مددگار نہیں جو اُسے عذاب سے بچاسکے۔

کفار کا حال دیکھ کر اہلِ ایمان کا کلام

مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ

مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	الْخٰسِرِیْنَ
چھپی نگاہ سے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	بیشک	نقصان پانے والے

دیکھ رہے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے: بیشک نقصان والے

الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

الَّذِیْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ (1)	وَ	اَهْلِیْهِمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	نقصان میں ڈالا	اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)	قیامت کے دن

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالا۔

روزِ قیامت کفار کا مددگار ہونے کی نفی اور ہدایت سے محروم شخص

اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كَانَ لَهُمْ

اَلَاۤ	اِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ﴿۴۵﴾	وَ	مَا كَانَ	لَهُمْ
سن لو	بیشک	ظالم	ہمیشہ کے عذاب میں (رہنے والے ہیں)	اور	نہ ہوں گے	ان کیلئے

خبردار! بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہیں ○ اور ان کیلئے

مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

مِّنْ اَوْلِیَآءَ	یَنْصُرُوْنَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلِ	اللّٰهُ
کوئی دوست	جو مدد کریں ان کی	اللّٰه کے مقابل	اور	جسے	گمراہ کرے	اللّٰه

دوست نہ ہوں گے جو اللّٰه کے مقابلے میں ان کی مدد کریں اور جسے اللّٰه گمراہ کرے

موت آنے سے پہلے پہلے اطاعتِ الٰہی کر لینے کی تاکید

فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

فَمَا	لَهٗ	مِنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۶﴾ (2)	اِسْتَجِیْبُوْا	لِرَبِّكُمْ	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ
تو نہیں	اس کیلئے	(ہدایت کا) کوئی راستہ	(اے لوگو) حکم مان لو	اپنے رب کا	(اس سے) پہلے	کہ

اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ○ اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو

(1)...... اپنی جانوں کا خسارہ کفر اختیار کرکے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہونا ہے اور گھر والوں سے مراد اگر دنیاوی اہلِ خانہ ہوں تو ان کا خسارہ یہ ہے کہ اگر گھر والے جہنم میں ہیں تو ان سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں اور اگر جنت میں ہیں تو بھی وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے، اور اگر گھر والوں سے مراد جنت کی وہ حوریں ہیں جو ایمان لانے کی صورت میں ان کے لئے نامزد تھیں تو ان کا خسارہ ان حوروں سے محروم ہونا ہے۔ (2) یعنی جسے اللّٰه تعالیٰ دنیا میں حق کے راستے سے بھٹکا دے تو اس کے لئے ایسا کوئی راستہ نہیں جو اسے دنیا میں حق تک اور آخرت میں جنت تک پہنچا سکے، کیونکہ کسی کو ہدایت دے دینا یا اس میں گمراہی پیدا کر دینا

یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ

یَّاْتِیَ	یَوْمٌ (1)	لَّا مَرَدَّ	لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَكُمْ
آجائے	(وہ) دن	نہیں ٹلنا	اس کو	اللہ کی طرف سے	نہ (ہوگی)	تمہارے لئے

جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ اس دن تمہارے لئے

مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَىٕذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا

مِّنْ مَّلْجَاٍ	یَّوْمَىٕذٍ	وَّ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ نَّكِیْرٍ ﴿۴۷﴾	فَاِنْ	اَعْرَضُوْا
کوئی پناہ	اس دن	اور	نہ (ہوگا ممکن)	تمہارے لئے	انکار کرنا	تو اگر	وہ منہ پھیریں

کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ممکن ہوگا ○ تو اگر وہ منہ پھیریں

کفار کے اعراض پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو تسلی

فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ؕ اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ

فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	عَلَیْهِمْ	حَفِیْظًا	اِنْ	عَلَیْكَ	اِلَّا	الْبَلٰغُ (2)	وَ
تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگران (بنا کر)	(لازم) نہیں	تم پر	مگر	(حکم) پہنچا دینا	اور

تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تم پر صرف تبلیغ کی ذمے داری ہے اور

راحت و تکلیف میں کفار کا حال

اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ

اِنَّاۤ	اِذَاۤ	اَذَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنَّا	رَحْمَةً	فَرِحَ
بیشک	جب	ہم چکھاتے ہیں	آدمی (کو)	اپنی طرف سے	کسی رحمت (کا مزہ)	(تو) وہ خوش ہو جاتا ہے

جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو وہ اس پر

بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ

بِهَا	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	سَیِّئَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَیْدِیْهِمْ
اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)

خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالٰی کے علاوہ اور کسی کے اختیار میں نہیں۔ 1 ..... اس دن سے موت یا قیامت کا دن مراد ہے۔ 2 ..... اس آیت میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ مسلسل دینِ اسلام کی دعوت دینے کے باوجود اگر مشرکین ایمان لانے سے اعراض کر رہے ہیں تو آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں، آپ پر صرف رسالت کی تبلیغ کی ذمے داری ہے جسے آپ نے ادا کر دیا ہے۔ اس میں مبلغین کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ان کا کام تبلیغ کرنا ہے، کسی کو نیک راستے پر لا کر ہی چھوڑنا ان کا کام نہیں، لہٰذا اخلاص کے ساتھ تبلیغِ دین کا عمل جاری رکھیں اور اگر کوئی نیکی کی دعوت قبول نہ کرے تو اس سے دلبر داشتہ نہ ہوں۔

کائنات کا حقیقی مالک اللہ ہے

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

فَاِنَّ	الْاِنْسَانَ	كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
تو بیشک	انسان	بڑا ناشکرا (ہو جاتا ہے)	اللہ ہی کیلئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت

تو انسان بڑا ناشکرا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔

بیٹے اور بیٹیاں دینے یا نہ دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ

یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ	یَهَبُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	اِنَاثًا	وَّ	یَهَبُ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	وہ دیتا ہے	جس کو	چاہتا ہے	بیٹیاں	اور	دیتا ہے

وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور

لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ

لِمَنْ	یَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾	اَوْ	یُزَوِّجُهُمْ	ذُكْرَانًا	وَّ	اِنَاثًا	وَ
جس کو	چاہتا ہے	بیٹے	یا	ملادے انہیں	بیٹے	اور	بیٹیاں	اور

جسے چاہے بیٹے دے ○ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملادے اور

انبیاء کی طرف وحی کرنے کی 3 صورتیں

یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ

یَجْعَلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	عَقِیْمًا [1]	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ	قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾	وَ
کردے	جسے	وہ چاہے	بانجھ	بیشک وہ	علم والا	قدرت والا (ہے)	اور

جسے چاہے بانجھ کردے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ	یُّكَلِّمَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	وَحْیًا	اَوْ
(ممکن) نہیں ہے	کسی آدمی کیلئے	کہ	کلام کرے اس سے	اللہ	مگر	وحی (کے طور پر)	یا

کسی آدمی کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا

[1]...... ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بندوں میں اولاد کی نعمت تقسیم کرنے کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں، چنانچہ فرمایا کہ وہ جسے چاہے صرف بیٹے دے، جسے چاہے صرف بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کردے اور جسے چاہے اولاد سے محروم رکھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بیٹا یا بیٹی دینے یا نہ دینے کی قدرت و اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، کسی عورت کے اختیار میں نہیں کہ وہ اپنے ہاں بیٹا یا بیٹی جو چاہے پیدا کرلے۔ اس حقیقت سے صرف نظر کرکے بیٹی پیدا ہونے یا اولاد نہ ہونے پر عورت کو مشقِ ستم بنانا ظلم و ناانصافی اور کفار کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔

مِنۡ وَّرَآیِٔ حِجَابٍ اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِهٖ

مِنۡ وَّرَآیِٔ حِجَابٍ	اَوۡ	یُرۡسِلَ	رَسُوۡلًا	فَیُوۡحِیَ (1)	بِاِذۡنِهٖ
(وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے (ہو)	یا	اللہ بھیجے	کوئی فرشتہ	تو وہ وحی پہنچائے	اس کے حکم سے

(یوں کہ وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے ہو یا (یہ کہ) اللہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اس کے حکم سے

مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۵۱﴾ وَ کَذٰلِكَ اَوۡحَیۡنَاۤ

مَا	یَشَآءُ	اِنَّهٗ	عَلِیٌّ	حَکِیۡمٌ ﴿۵۱﴾	وَ	کَذٰلِكَ	اَوۡحَیۡنَاۤ
جو	اللہ چاہے	بیشک وہ	بلندی والا	حکمت والا (ہے)	اور	اسی طرح	ہم نے وحی بھیجی

وحی پہنچائے جو اللہ چاہے۔ بیشک وہ بلندی والا، حکمت والا ہے ۝ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف

اِلَیۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ مَا الۡکِتٰبُ وَ لَا

اِلَیۡكَ	رُوۡحًا	مِّنۡ اَمۡرِنَا	مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ	مَا	الۡکِتٰبُ	وَ	لَا
تمہاری طرف	روح (یعنی قرآن کی)	اپنے حکم سے	تم نہیں جانتے تھے	کیا ہے	کتاب	اور	نہ

اپنے حکم سے روح (قرآن) کی وحی بھیجی۔ اس سے پہلے نہ تم کتاب کو جانتے تھے نہ

الۡاِیۡمَانُ وَ لٰکِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ

الۡاِیۡمَانُ	وَ	لٰکِنۡ	جَعَلۡنٰهُ	نُوۡرًا	نَّهۡدِیۡ
ایمان (یعنی احکامِ شرع کی تفصیل)	اور	لیکن	ہم نے کیا اس (قرآن) کو	نور	ہم راہ دکھاتے ہیں

شریعت کے احکام کی تفصیل کو۔ لیکن ہم نے قرآن کو نور کیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے

بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهۡدِیۡۤ

بِهٖ	مَنۡ	نَّشَآءُ	مِنۡ عِبَادِنَا	وَ	اِنَّكَ	لَتَهۡدِیۡۤ
اس کے ذریعے	جسے	چاہتے ہیں	اپنے بندوں میں سے	اور	بیشک تم	ضرور رہنمائی کرتے ہو

جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف

نزولِ قرآن سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم کا حال

قرآن سے ہدایت کیسے ملتی ہے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہدایت دیتے ہیں

(1)...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی کرنے اور ان سے کلام کرنے کی صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ (1) وحی کے طور پر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی واسطہ کے بغیر نبی کے دل میں القا فرما کر اور بیداری میں یا خواب میں الہام کر کے کلام فرمائے۔ (2) وہ آدمی عظمت کے پردے کے پیچھے ہو۔ یعنی رسول پسِ پردہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ یہاں پردہ سے مراد سننے والے کا دنیا میں دیدار نہ کر سکنا ہے۔ (3) اللہ تعالیٰ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وحی پہنچائے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

صراطِ مستقیم کی پہچان

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا

مَا	الَّذِیْ لَهٗ	صِرَاطِ اللّٰهِ	اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۲﴾ (1)
جو کچھ	جس کیلئے (ہے)	(اس) اللہ کے راستے (کی طرف)	سیدھے راستے کی طرف

رہنمائی کرتے ہو○ اس اللہ کے راستے کی طرف (کہ) جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾	تَصِیْرُ	اِلَی اللّٰهِ	اَلَاۤ	فِی الْاَرْضِ	مَا	وَ	فِی السَّمٰوٰتِ
سب کام	پھرتے ہیں	اللہ ہی کی طرف	سن لو	زمین میں (ہے)	جو کچھ	اور	آسمانوں میں

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ سن لو! سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں○

آیات: 89 — رکوع: 07

سُوْرَةُ الزُّخْرُف مَکِّیَّۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عربی میں قرآن نازل کرنے کی ایک حکمت

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ

لَعَلَّكُمْ	قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا (2)	جَعَلْنٰهُ	اِنَّا	وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾	حٰمٓ ﴿۱﴾
تاکہ تم	عربی قرآن	ہم نے بنایا اسے	بیشک	روشن کتاب کی قسم	حٰمٓ

حٰمٓ○ روشن کتاب کی قسم○ ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ تم

(1) .....اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہدایت دیتے ہیں۔

(2) .....اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ اہلِ عرب اس کے معانی و احکام کو سمجھ سکیں۔ قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی آسمانی کتاب عربی زبان میں نازل نہیں ہوئی اور قرآن چونکہ سب سے اشرف و اعلیٰ کلام ہے تو اس کی زبان عربی بھی تمام زبانوں سے اشرف و اعلیٰ ہے۔

قرآن کی عظمت ورفعت

تَعْقِلُوْنَ ۝۳ وَ اِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ

تَعْقِلُوْنَ ۝۳	وَ	اِنَّهٗ	فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ (1)	لَدَیْنَا	لَعَلِیٌّ
سمجھو	اور	بیشک وہ	اصل کتاب میں	ہمارے پاس	ضرور بلندی والا

سمجھو ۝ اور بیشک وہ ہمارے پاس اصل کتاب میں یقیناً بلندی والا،

کفارِ مکہ کی سرکشی کے سبب نزولِ قرآن نہیں رکا

حَكِیْمٌ ۝۴ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ

حَكِیْمٌ ۝۴	اَفَنَضْرِبُ	عَنْكُمُ	الذِّكْرَ (2)	صَفْحًا	اَنْ
حکمت والا (ہے)	تو کیا ہم پھیر دیں، روک دیں	تم سے	قرآن	پھیرنا، روکنا	(اس لئے) کہ

حکمت والا ہے ۝ تو کیا ہم تم سے قرآن کا نزول اس لئے روک دیں کہ

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝۵ وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝۶ وَ

كُنْتُمْ	قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝۵	وَ	كَمْ	اَرْسَلْنَا	مِنْ نَّبِیٍّ	فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝۶	وَ
تم ہو	حد سے بڑھنے والے لوگ	اور	کتنے ہی	ہم نے بھیجے	نبی	پہلے لوگوں میں	اور

تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو؟ ۝ اور ہم نے کتنے ہی نبی پہلے لوگوں میں بھیجے ۝ اور

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنَاۤ

مَا یَاْتِیْهِمْ	مِّنْ نَّبِیٍّ	اِلَّا	كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷	فَاَهْلَكْنَاۤ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی نبی	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	تو ہم نے ہلاک کر دیا

ان کے پاس جو نبی آیا وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے تھے ۝ تو ہم نے اِن سے زیادہ

زمین و آسمان کے خالق سے متعلق کفار سے سوال اور ان کا جواب

اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸ وَ لَىٕنْ

اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا	وَّ	مَضٰى	مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸	وَ	لَىٕنْ
(جو) قوت (میں) ان سے زیادہ سخت (تھے)	اور	گزر چکا	پہلے لوگوں کا حال	اور	ضرور اگر

قوت والوں کو ہلاک کر دیا اور پہلے لوگوں کا حال گزر چکا ہے ۝ اور اگر

① ......یہاں اصل کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔ ② ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے کفارِ مکہ! تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں بیکار چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحیِ قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں حکم اور ممانعت کچھ نہ کریں، (یہ تمہاری بھول ہے) ہم ایسا نہیں کریں گے۔ حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اس وقت یہ قرآنِ پاک اٹھا لیا جاتا جب اس اُمت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا، تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ (خازن، الزخرف، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۱۰۱)

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ

سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	لَیَقُوْلُنَّ
تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے

تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے:

خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۙ﴿۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا

خَلَقَهُنَّ	الْعَزِیْزُ	الْعَلِیْمُ ﴿۹﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	مَهْدًا[1]
بنایا انہیں	عزت والے	علم والے (نے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)	بچھونا

انہیں عزت والے، علم والے نے بنایا○ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا

وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ﴿۱۰﴾ وَ الَّذِیْ

وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	فِیْهَا	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	الَّذِیْ
اور	بنائے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	تاکہ تم	راہ پاؤ	اور	جس نے

اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ○ اور وہ جس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ

نَزَّلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	بِقَدَرٍ[2]	فَاَنْشَرْنَا	بِهٖ
اتارا	آسمان سے	پانی	ایک اندازے سے	تو ہم نے زندہ کر دیا	اس سے

ایک اندازے سے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر کو

بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

بَلْدَةً مَّیْتًا	كَذٰلِكَ	تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا[3]
ایک مردہ شہر (کو)	یونہی	تمہیں نکالا جائے گا	اور	جس نے	پیدا کیے	سب جوڑے

زندہ فرمادیا۔ یونہی تم نکالے جاؤ گے ○ اور جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا

ذاتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی مصنوعاتِ الٰہیہ کا بیان

1 ..... زمین پھیلاؤ اور ٹھہرے ہوئے ہونے میں بستر کی طرح ہے، نیز زمین کو ہموار اور ساکن بنانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اگر وہ چاہتا تو اسے متحرک بنادیتا لیکن اس صورت میں کوئی چیز اس پر نہ ٹھہرتی اور زمین سے نفع اٹھانا ممکن نہ رہتا۔ 2 ..... اندازے سے مراد یہ ہے کہ وہ پانی نہ اتنا کم ہے جس سے لوگوں کی حاجتیں پوری نہ ہوں اور نہ اتنا زیادہ ہے جس سے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی طرح لوگ ہلاک ہو جائیں بلکہ لوگوں کے حاجت و ضرورت کے عین مطابق ہے۔ 3 ..... تمام جوڑے پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کی تمام اقسام کے جوڑے بنائے، یا یہ مراد ہے کہ تمام انواع کے جوڑے بنائے جیسے

وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ۙ

تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾	مَا	مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ	لَكُمْ	جَعَلَ	وَ
تم سوار ہوتے ہو	جن (پر)	کشتیاں اور چوپائے	تمہارے لیے	بنائیں	اور

اور تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں کی سواریاں بنائیں ○

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

اِذَا	نِعْمَةَ رَبِّكُمْ	تَذْكُرُوْا (1)	ثُمَّ	عَلٰى ظُهُوْرِهٖ	لِتَسْتَوٗا
جب	اپنے رب کی نعمت	تم یاد کرو	پھر	ان کی پشتوں پر	تاکہ تم سیدھے ہو کر بیٹھو

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سیدھے ہو کر بیٹھو پھر جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ

اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا

سَخَّرَ لَنَا	الَّذِیْ	سُبْحٰنَ	تَقُوْلُوْا	وَ	عَلَیْهِ	اسْتَوَیْتُمْ
ہمارے قابو میں کر دی	وہ جس نے	پاک ہے	کہو	اور	اس پر	سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ

تو اپنے رب کا احسان یاد کرو اور یوں کہو: پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو

هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ۙ وَ اِنَّاۤ

اِنَّاۤ	وَ	مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾	لَهٗ	مَا كُنَّا	وَ	هٰذَا
بیشک ہم	اور	قابو کرنے کی طاقت رکھنے والے	اس کو	ہم نہ تھے	اور	یہ (سواری)

ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اسے قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے ○ اور بیشک ہم

اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ جَعَلُوْا لَهٗ

لَهٗ	جَعَلُوْا	وَ	لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (2)	اِلٰى رَبِّنَا
اس (اللہ) کے لیے	انہوں نے ٹھہرایا	اور	ضرور پلٹنے والے (ہیں)	اپنے رب کی طرف

اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں ○ اور کافروں نے اللہ کے لیے

سواری کی نعمت کا حق اور سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھی جانے والی دعا

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا عقیدہ رکھنے والوں کا رد

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میٹھا اور نمکین، سفید اور سیاہ، مذکر اور مؤنث وغیرہ۔ ❶ …… نعمت یاد کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دل میں نعمت کا ذکر کرو اور زبان سے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ ❷ …… سواری پر سوار ہوتے وقت یہ آیاتِ مبارکہ پڑھنا سنتِ مبارکہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے وقت پہلے تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھتے، پھر یہ آیت پڑھتے "سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ"۔ (مسلم، ص۷۰۰، الحدیث: ۴۲۵(۱۳۴۲))

بیٹی کی پیدائش پر کفار کا حال

عورتوں میں پائی جانے والی دو طبعی کمزوریاں

مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ

مِنْ عِبَادِهٖ	جُزْءًا[1]	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾	اَمِ	اتَّخَذَ
اس کے بندوں میں سے	ٹکڑا (اولاد)	بیشک	آدمی	ضرور کھلا ناشکرا (ہے)	کیا	اس نے بنالیں

اس کے بندوں میں سے ٹکڑا (اولاد) قرار دیا۔ بیشک آدمی کھلا ناشکرا ہے ○ کیا اس نے اپنے لیے

مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾

مِمَّا	یَخْلُقُ	بَنٰتٍ	وَّ	اَصْفٰىكُمْ	بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾
(ان میں) سے جنہیں	وہ پیدا کرتا ہے	(اپنے لیے) بیٹیاں	اور	خاص کیا تمہیں	بیٹوں کے ساتھ

اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا؟ ○

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

وَ	اِذَا	بُشِّرَ	اَحَدُهُمْ	بِمَا	ضَرَبَ
اور	جب	خوشخبری سنائی جاتی ہے	ان میں کسی ایک (کو)	(اس کی) جس کے ساتھ	اس نے بیان کیا

اور جب ان میں کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جائے جس کے ساتھ اس نے

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ

لِلرَّحْمٰنِ	مَثَلًا	ظَلَّ	وَجْهُهٗ	مُسْوَدًّا	وَّ	هُوَ
رحمٰن کے لیے	وصف	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا چہرہ	کالا	اور	وہ

رحمٰن کو متصف کیا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَ هُوَ فِی الْخِصَامِ

كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾	اَوَ مَنْ	یُّنَشَّؤُا	فِی الْحِلْیَةِ	وَ	هُوَ	فِی الْخِصَامِ
غم وغصے میں بھرا (رہتا ہے)	اور کیا وہ جس کی	پرورش کی جاتی ہے	زیور میں	اور	وہ	بحث میں

غم وغصے میں بھرا رہتا ہے ○ اور کیا وہ جس کی زیور میں پرورش کی جاتی ہے اور وہ بحث میں

[1] ...... کفار کا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنا انہیں اللہ تعالیٰ کا جز قرار دینا ہے کیونکہ اولاد صاحبِ اولاد کا جز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا کفر ہے اور کفر سب سے بڑی ناشکری ہے۔

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے کا رد

غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿١٨﴾ وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ

غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿١٨﴾	وَ	جَعَلُوْا	الْمَلٰٓىِٕكَةَ	الَّذِيْنَ	هُمْ
صاف (بات کرنے والی) نہیں (ہوتی)	اور	انہوں نے ٹھہرایا	فرشتوں (کو)	جو	وہ

صاف بات کرنے والی بھی نہیں ہوتی ○ اور انہوں نے فرشتوں کو عورتیں ٹھہرایا جو کہ

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ	اِنَاثًا	اَشَهِدُوْا	خَلْقَهُمْ	سَتُكْتَبُ
رحمٰن کے بندے (ہیں)	عورتیں	کیا وہ موجود تھے	ان کے بنانے کے وقت	اب لکھ لی جائے گی

رحمٰن کے بندے ہیں۔ کیا یہ کفار ان کے بناتے وقت موجود تھے؟ اب ان کی گواہی

فرشتوں کی پوجا پر مشرکین مکہ کی دلیل اور اس کا رد

شَهَادَتُهُمْ وَ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ

شَهَادَتُهُمْ[1]	وَ	يُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٩﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْ	شَآءَ[2]	الرَّحْمٰنُ
ان کی گواہی	اور	ان سے پوچھا جائے گا	اور	انہوں نے کہا	اگر	چاہتا	رحمٰن

لکھ لی جائے گی اور ان سے جواب طلب ہو گا ○ اور انہوں نے کہا: اگر رحمٰن چاہتا

مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ

مَا عَبَدْنٰهُمْ	مَا	لَهُمْ	بِذٰلِكَ	مِنْ عِلْمٍ	اِنْ
(تو) ہم عبادت نہ کرتے ان (فرشتوں) کی	(درحقیقت) نہیں (ہے)	انہیں	اس کا	کچھ علم	نہیں

توہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں درحقیقت اس کا کچھ علم ہی نہیں۔

هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٢٠﴾ؕ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ

هُمْ	اِلَّا	يَخْرُصُوْنَ ﴿٢٠﴾	اَمْ	اٰتَيْنٰهُمْ	كِتٰبًا	مِّنْ قَبْلِهٖ	فَهُمْ
وہ	مگر	جھوٹ بول رہے ہیں	یا، کیا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	اس سے پہلے	تو وہ

وہ صرف جھوٹ بول رہے ہیں ○ یا کیا اس سے پہلے ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے

[1] ..... فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے پر کفار سے ان کا ذریعۂ علم پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ سچے تھے۔ اس گواہی کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ لکھ لی جائے گی اور آخرت میں کفار سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ [2] ..... کفار نے کہا ”اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے“ اس سے ان کی مراد یہ تھی ہم جو فرشتوں کی عبادت کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، اگر وہ راضی نہ ہوتا تو ہمیں ایسا کرنے نہ دیتا بلکہ زبردستی روک دیتا، جب نہیں روکا تو ثابت ہوا کہ وہ اس سے راضی ہے۔ اس پر ان کا رد کیا گیا کہ انہیں رضائے الٰہی کا کچھ علم نہیں اور

دین کے معاملے میں کفارِ قریش کی اندھی تقلید

کفارِ قریش اور گزشتہ کفار کے طریقے میں مماثلت

بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ

بِهٖ	مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾	بَلْ	قَالُوْۤا	اِنَّا	وَجَدْنَاۤ
اس کو	مضبوطی سے تھامے ہوئے (ہیں)	بلکہ	انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے پایا

وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں ؟○ بلکہ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو

اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

اٰبَآءَنَا	عَلٰۤى اُمَّةٍ	وَّ	اِنَّا	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور	بیشک ہم	ان کے نقشِ قدم پر	راہ پانے والے (ہیں)

ایک دین پر پایا اور ہم ان کے نقشِ قدم پر ہی راہ پانے والے ہیں ○

وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ

وَ	كَذٰلِكَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِیْ قَرْیَةٍ	مِّنْ نَّذِیْرٍ	اِلَّا	قَالَ
اور	اسی طرح	ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کسی بستی میں	کوئی ڈر سنانے والا	مگر	کہا

اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے

مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ

مُتْرَفُوْهَاۤ	اِنَّا	وَجَدْنَاۤ	اٰبَآءَنَا	عَلٰۤى اُمَّةٍ	وَّ
اس کے مالداروں (نے)	بیشک	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور

خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور

اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَ لَوْ

اِنَّا	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ	مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ (1)	قٰلَ	اَوَ لَوْ
بیشک ہم	ان کے نقشِ قدم پر	پیروی کرنے والے (ہیں)	(نبی نے) کہا	کیا اگرچہ

ہم ان کے نقشِ قدم کی ہی پیروی کرنے والے ہیں ○ نبی نے فرمایا: کیا اگرچہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ کفار کا یہ استدلال یوں بھی غلط و باطل ہے کہ کسی کام کو کرنے کی قدرت دینا اس سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا نیز اس سے یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہونے والے تمام جرموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور یہ یقیناً شانِ الٰہی سے بعید ہے۔

(1) ...شریعت کے مقابلے میں باپ داداؤں کے رسم و رواج کی پابندی کرنا جرم ہے جیسے آج کل بعض مسلمان شادی بیاہ یا مرگ کے موقع پر ناجائز رسومات صرف اپنے پرانے باپ داداؤں کی پیروی میں مضبوط پکڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ

اٰبَآءَكُمْ	مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ	جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى
اپنے باپ دادا (کو)	(اس) سے جس پر تم نے پایا	میں لے آؤں تمہارے پاس بہتر (دین)

میں تمہارے پاس اس سے بہتر دین لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ (1)	بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ	اِنَّا	قَالُوْۤا
انکار کرنے والے (ہیں)	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا	بیشک ہم	انہوں نے کہا

انہوں نے کہا: جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ○

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَ اِذْ

اِذْ	وَ	عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾	كَانَ	كَیْفَ	فَانْظُرْ	مِنْهُمْ	فَانْتَقَمْنَا
جب	اور	جھٹلانے والوں کا انجام	ہوا	کیسا	تو دیکھو	ان سے	تو ہم نے بدلہ لیا

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور جب

قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا

مِّمَّا	بَرَآءٌ	اِنَّنِیْ	لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖۤ (2)	اِبْرٰهِیْمُ	قَالَ
(ان) سے جن کی	بیزار (ہوں)	بیشک میں	اپنے (عرفی) باپ اور اپنی قوم سے	ابراہیم (نے)	کہا

ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: میں تمہارے معبودوں سے

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَ

وَ	سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾	فَاِنَّهٗ	فَطَرَنِیْ	الَّذِیْ	اِلَّا	تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾
اور	عنقریب راستہ دکھائے گا مجھے	تو بیشک وہ	پیدا کیا مجھے	وہ جس نے	مگر	تم عبادت کرتے ہو

بیزار ہوں ○ مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو ضرور وہ جلد مجھے راستہ دکھائے گا ○ اور

گزشتہ کفار کا انجام

باطل معبودوں سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعلانِ براءت

اعلانِ براءت کی روایت کو اپنی نسل میں باقی رکھنا

الرکوع ٨

(1) ...... ان آیات میں خوش حال اور مالدار کفار کا جو طرزِ عمل بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ مال و دولت کی کثرت، دنیا کی رنگینیوں اور عیش و نشاط کے سبب انسان اپنی آخرت کے معاملے میں غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی نگاہوں میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی وقعت اور ان کی بات کی اہمیت بہت کم ہو جاتی ہے۔

(2) ...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد مراد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔

جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

جَعَلَهَا	كَلِمَةً بَاقِیَةً[1]	فِیْ عَقِبِهٖ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾
(ابراہیم نے) بنادیا اس (کلمۂ توحید) کو	باقی رہنے والا کلمہ	اپنی نسل میں	تاکہ وہ	لوٹ آئیں

ابراہیم نے اس کلمہ کو اپنی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ بنادیا تاکہ وہ رجوع کریں ○

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

بَلْ	مَتَّعْتُ	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	اٰبَآءَهُمْ	حَتّٰى
بلکہ	میں نے دنیاوی فائدے دیئے	ان (کفارِ مکہ) کو	اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ

بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے یہاں تک کہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ

جَآءَهُمُ	الْحَقُّ	وَ	رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمُ
تشریف لایا ان کے پاس	حق	اور	صاف بتانے والا رسول	اور	جب	آگیا ان کے پاس

ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ○ اور جب ان کے پاس

الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

الْحَقُّ	قَالُوْا	هٰذَا	سِحْرٌ	وَّ	اِنَّا	بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ
حق	(تو) کہنے لگے	یہ	جادو (ہے)	اور	بیشک ہم	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

حق آیا تو کہنے لگے: یہ جادو ہے اور بیشک ہم اس کے منکر ہیں ○ اور

قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾

قَالُوْا	لَوْ لَا	نُزِّلَ	هٰذَا الْقُرْاٰنُ	عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾[2]
وہ کہنے لگے	کیوں نہیں	اتارا گیا	یہ قرآن	(ان) دوشہروں کے کسی بڑے آدمی پر

کہنے لگے: ان دوشہروں کے کسی بڑے آدمی پر یہ قرآن کیوں نہ اتارا گیا؟ ○

1 ...... کلمۂ توحید کو باقی رہنے والا کلمہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں قیامت تک ایسے لوگ ضرور رہیں گے جو توحید پر قائم اور توحید کی دعوت دینے والے ہوں اور اسے باقی رہنے والا کلمہ اس لئے بنایا تاکہ ان کی نسل میں سے جو شرک کرے وہ توحید کی دعوت دینے والے کی بات سن کر شرک سے باز آجائے اور اس توحید کے کلمہ کی طرف لوٹ آئے اور دینِ حق قبول کرلے۔

2 ...... دو شہروں سے مراد مکہ اور طائف ہیں اور بڑے آدمی سے مراد مکۂ مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

اَهُمْ	يَقْسِمُوْنَ	رَحْمَتَ رَبِّكَ[1]	نَحْنُ قَسَمْنَا	بَيْنَهُمْ
کیا وہ	تقسیم کرتے ہیں	تمہارے رب کی رحمت	ہم نے تقسیم کی	ان کے درمیان

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان

مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

مَّعِيْشَتَهُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	رَفَعْنَا	بَعْضَهُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ
ان کی روزی	دنیا کی زندگی میں	اور	ہم نے بلند کیا	ان کے بعض (کو)	بعض کے اوپر

ان کی روزی (بھی) ہم نے ہی تقسیم کی ہے اور ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

دَرَجٰتٍ	لِّيَتَّخِذَ	بَعْضُهُمْ	بَعْضًا	سُخْرِيًّا	وَ	رَحْمَتُ رَبِّكَ[2]
کئی درجے	تاکہ بنائیں	ان کے بعض	بعض (کو)	(اپنا) خادم	اور	تمہارے رب کی رحمت

بلند کیا ہے تاکہ ان میں ایک دوسرے کو اپنا خادم بنائے اور تمہارے رب کی رحمت

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ

خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾	وَ	لَوْلَآ	اَنْ	يَّكُوْنَ
بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کررہے ہیں	اور	اگر نہ ہوتی	(یہ بات) کہ	ہوجائیں گے

اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کررہے ہیں ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ

النَّاسُ	اُمَّةً وَّاحِدَةً[3]	لَّجَعَلْنَا	لِمَنْ	يَّكْفُرُ	بِالرَّحْمٰنِ
تمام لوگ	(کافروں کی) ایک جماعت	(تو) ضرور ہم بناتے	(اس) کیلئے جو	انکار کرتا ہے	رحمٰن کا

(کافروں کی) ایک جماعت ہوجائیں گے تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے

لوگوں کے درجات میں تفاوت کی حکمت

دنیاوی ساز وسامان کی حقارت کا بیان

1 ...... یہاں رب کی رحمت سے مراد نبوت ہے۔ نبوت عطا فرمانے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس نے اپنے اختیار سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی بنادیا ہے اور اس کا قرآن میں اعلان بھی فرمادیا لہٰذا اب کوئی دوسرا شخص نبی نہیں بن سکتا۔ 2 ...... یہاں رب کی رحمت سے مراد جنت ہے اور یہ یقیناً کفار کے جمع کردہ مال و دولت سے انتہائی بہتر ہے۔ 3 ...... ان آیات کا معنی یہ ہے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ ہوتا کہ کفار کا مال و دولت اور عیش و عشرت دیکھ کر سب لوگ کفر کی طرف رغبت کریں گے اور کفر میں فضیلت سمجھ کر سبھی کفر کو اختیار کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور کافروں کے گھر اور

لِبُیُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیۡهَا یَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ

لِبُیُوۡتِهِمۡ	سُقُفًا	مِّنۡ فِضَّةٍ	وَّ	مَعَارِجَ	عَلَیۡهَا	یَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾	وَ
ان کے گھروں کی	چھتیں	چاندی کی	اور	سیڑھیاں	جن پر	وہ چڑھتے	اور

ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی بنادیتے جن پر وہ چڑھتے ○ اور

لِبُیُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیۡهَا یَتَّکِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ

لِبُیُوۡتِهِمۡ	اَبۡوَابًا	وَّ	سُرُرًا	عَلَیۡهَا	یَتَّکِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾	وَ
ان کے گھروں کے لیے	(چاندی کے) دروازے	اور	تخت (بنادیتے)	جن پر	وہ تکیہ لگاتے	اور

ان کے گھروں کے لیے (چاندی کے) دروازے اور تخت بنادیتے جن پر وہ تکیہ لگاتے ○ اور

زُخۡرُفًا ؕ وَ اِنۡ کُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ

زُخۡرُفًا	وَ	اِنۡ	کُلُّ ذٰلِكَ	لَمَّا	مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا
(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنادیتے)	اور	نہیں	یہ سب	مگر	دنیاوی زندگی کا سامان

(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنادیتے) اور یہ جو کچھ ہے سب دنیاوی زندگی ہی کا سامان ہے

وَ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۵﴾ ع وَ مَنۡ

وَ	الۡاٰخِرَةُ	عِنۡدَ رَبِّكَ	لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۵﴾	وَ	مَنۡ
اور	آخرت	تمہارے رب کے پاس	پرہیزگاروں کے لیے (ہے)	اور	جو

اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ○ اور جو

یَّعۡشُ عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَیِّضۡ لَهٗ شَیۡطٰنًا

یَّعۡشُ	عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ [1]	نُقَیِّضۡ	لَهٗ	شَیۡطٰنًا
آنکھیں بند کرلے، منہ پھیرے	رحمٰن کے ذکر سے	(تو) ہم مقرر کردیتے ہیں	اس پر	ایک شیطان

رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں

ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے پر شیطان مسلط کر دیا جاتا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ان کے گھروں کا سازوسامان سونے اور چاندی کا بنادیتا۔ ان آیات کی صداقت فی زمانہ کھلی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے کہ کفار کے مال ومتاع اور عیش وعشرت سے متاثر ہو کر کچھ مسلمان اپنا دین چھوڑ چکے ہیں اور کچھ اسلام سے ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔

1 ...... یہاں رحمٰن کے ذکر سے مراد قرآنِ کریم ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ نہ تو قرآن کی ہدایتوں کو دیکھے اور نہ ہی ان سے فائدہ اٹھائے۔ یا، رحمٰن کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کی یاد مراد ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب سے بے خوف ہوجائے۔

شیطانوں اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والوں کا حال

فَهُوَ لَهٗ قَرِیۡنٌ ﴿۳۶﴾ وَ اِنَّهُمۡ لَیَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ وَ

فَهُوَ	لَهٗ	قَرِیۡنٌ ﴿۳۶﴾ (1)	وَ	اِنَّهُمۡ	لَیَصُدُّوۡنَهُمۡ	عَنِ السَّبِیۡلِ	وَ
تو وہ	اس کا	ساتھی (رہتا ہے)	اور	بیشک وہ (شیاطین)	ضرور روکتے ہیں انہیں	راستے سے	اور

تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے ○ اور بیشک وہ شیاطین ان کو راستے سے روکتے ہیں اور

روزِ قیامت ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے کی آرزو

یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا

یَحۡسَبُوۡنَ	اَنَّهُمۡ	مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾	حَتّٰۤی	اِذَا	جَآءَنَا
وہ (یہ) سمجھتے رہتے ہیں	کہ وہ	ہدایت یافتہ (ہیں)	یہاں تک کہ	جب	(وہ کافر) آئے گا ہمارے پاس

وہ یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہاں تک کہ جب وہ کافر ہمارے پاس آئے گا

قَالَ یٰلَیۡتَ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَیۡنِ

قَالَ	یٰلَیۡتَ	بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكَ	بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَیۡنِ
(تو اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا	اے کاش	تیرے اور میرے درمیان	مشرق و مغرب کی دوری (ہوتی)

تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا: اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر دوری ہو جائے

روزِ قیامت کفار کی حسرت بھری پکار

فَبِئۡسَ الۡقَرِیۡنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنۡ یَّنۡفَعَكُمُ الۡیَوۡمَ اِذۡ

فَبِئۡسَ	الۡقَرِیۡنُ ﴿۳۸﴾	وَ	لَنۡ یَّنۡفَعَكُمُ	الۡیَوۡمَ	اِذۡ
تو (تو) کیا ہی برا	ساتھی (ہے)	اور	(حسرت وندامت کرنا) ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	آج	کیونکہ

تو (تو) کتنا ہی برا ساتھی ہے ○ اور آج ہرگز تمہیں یہ چیز نفع نہیں دے گی کہ

کفار کی صفت اور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِی الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ

ظَّلَمۡتُمۡ	اَنَّكُمۡ	فِی الۡعَذَابِ	مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾	اَفَاَنۡتَ	تُسۡمِعُ	الصُّمَّ (2)
تم نے ظلم کیا	بیشک تم (سب)	عذاب میں	شریک (ہو)	تو کیا تم	سناؤ گے	بہروں (کو)

تم سب عذاب میں شریک ہو جبکہ تم نے ظلم کیا ○ تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے

(1) ...برا ساتھی اللہ تعالٰی کا عذاب ہے اور اچھا ساتھی نصیب ہونا اللہ تعالٰی کی رحمت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے مشک اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا۔ ان میں سے جو مشک اٹھائے ہوئے ہے (اس کے ساتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ) وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے مشک کی خوشبو پہنچے گی اور جو بھٹی پھونکنے والا ہے (اس کے ساتھ رہنے کا نقصان یہ ہے کہ) وہ تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بخاری، ۳/۵۶۷، الحدیث: ۵۵۳۴)

(2) ...یہاں بہرے سے مراد دل کا بہرا اور اندھوں سے مراد دل کا اندھا ہے اور کھلی گمراہی میں ہونے والے سے مراد وہ کافر ہے جس کے نصیب میں ایمان نہیں۔ دل

کفار کے لیے دنیا، آخرت کے عذاب کی وعید کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَ مَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا

اَوْ	تَهْدِی	الْعُمْیَ	وَ	مَنْ	كَانَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾	فَاِمَّا
یا	راہ دکھاؤ گے	اندھوں (کو)	اور	(انہیں) جو	ہیں	کھلی گمراہی میں	تو اگر

یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں؟○ تو اگر

نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِیَنَّكَ

نَذْهَبَنَّ بِكَ	فَاِنَّا	مِنْهُمْ	مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾	اَوْ	نُرِیَنَّكَ
ہم لے جائیں تمہیں	تو بیشک ہم	ان سے	بدلہ لینے والے (ہیں)	یا	ہم دکھادیں تمہیں

ہم تمہیں لے جائیں تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے ○ یا ہم تمہیں دکھادیں

الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

الَّذِیْ	وَعَدْنٰهُمْ	فَاِنَّا	عَلَیْهِمْ	مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾
وہ جس کا	ہم نے وعدہ کیا ان سے	تو بیشک ہم	ان پر	بڑی قدرت رکھنے والے (ہیں)

جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں○

قرآنِ کریم کو مضبوطی سے تھام کر رکھنے کی تاکید

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ

فَاسْتَمْسِكْ	بِالَّذِیْۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	اِنَّكَ
تو تم مضبوطی سے تھامے رکھو	(اس) کو جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	بیشک تم

تو اسے مضبوطی سے تھامے رکھو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک تم

قرآنِ کریم عظمت و ناموری کا سبب ہے

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَذِكْرٌ(1)	لَّكَ
سیدھی راہ پر (ہو)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور شرف و بزرگی (ہے)	تمہارے لئے

سیدھی راہ پر ہو○ اور (اے حبیب!) بیشک یہ قرآن تمہارے اور

(بقیہ تفسیر حاشیہ) کے بہرے کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس لئے نہیں سنا سکتے کہ وہ قرآن سن کر اسے قبول کرنے والے کان نہیں رکھتا، دل کے اندھے کو ہدایت کی راہ اس لئے نہیں دکھا سکتے کہ وہ حق بات دیکھنے والی آنکھ ہی سے محروم ہے اور جو کھلی گمراہی میں ہے اسے سنا اور دکھا نہیں سکتے کیونکہ وہ کفر پر قائم رہنے کے انجام میں ایمان سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس میں کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے تسلی ہے۔ (1) قرآنِ کریم بطورِ خاص حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے اور عمومی طور پر پوری امت کے لئے عظمت و شرافت کا ذریعہ ہے۔ قرآن کے ذریعے عظمت و شرافت حاصل ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس کے احکامات و

وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ

مَنْ	وَسْـَٔلْ	سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)	وَ	لِقَوْمِكَ	وَ
(ان سے) جنہیں	اور پوچھو	(اے لوگو) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا	اور	تمہاری قوم کے لئے	اور

تمہاری قوم کیلئے شرف وبزرگی ہے اور (اے لوگو!) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ○ اور جو ہم نے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ

مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ	اَجَعَلْنَا	مِنْ رُّسُلِنَاۤ (2)	مِنْ قَبْلِكَ	اَرْسَلْنَا
رحمٰن کے سوا	کیا ہم نے بنائے ہیں	ہمارے رسولوں سے	تم سے پہلے	ہم نے بھیجا

تم سے پہلے اپنے رسول بھیجے ان سے پوچھو کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا

اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

مُوْسٰى	اَرْسَلْنَا	لَقَدْ	وَ	يُعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾	اٰلِهَةً
موسیٰ (کو)	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور	جن کی عبادت کی جائے	کچھ معبود

کچھ اور معبود مقرر کئے ہیں جن کی عبادت کی جائے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَقَالَ اِنِّيْ

اِنِّيْ	فَقَالَ	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ	بِاٰيٰتِنَاۤ
بیشک میں	تو اس نے کہا	فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف	اپنی نشانیوں کے ساتھ

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو موسیٰ نے فرمایا: بیشک میں

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ

هُمْ	اِذَا	جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ	فَلَمَّا	رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾
وہ	(تو) جبھی	وہ لایا ان کے پاس ہماری نشانیاں	پھر جب	تمام جہانوں کے رب کا رسول (ہوں)

اس کا رسول ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے ○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا تو جبھی وہ

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فرعون کا واقعہ

نشانیاں دیکھ کر فرعونیوں کا رد عمل

تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ دورِ اول کے مسلمانوں کی دنیا بھر میں عظمت وشرافت قرآن وسنت پر عمل کرنے کی ہی برکت سے تھی اور آج کے مسلمانوں کی ذلت و پستی کی بہت بڑی وجہ قرآن پر عمل چھوڑ دینا ہے۔ 1 ...... یہ سوال قرآن مجید کے بارے میں ہو گا کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا، اس نعمت کا کتنا شکر ادا کیا، اس کی کتنی تعظیم کی اور اس کے احکامات وتعلیمات پر کتنا عمل کیا۔ ان سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے۔ 2 ...... یہاں رسولوں سے مراد ان کے ادیان اور ملتیں ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کے ادیان اور ان کی ملتوں میں تلاش کرو کہ کیا کسی بھی رسول کے دین میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے۔ یا،

نشانیوں کی نوعیت اور فرعونیوں پر مصائب

مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ

مِنْهَا	یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	مَا نُرِیْهِمْ	مِّنْ اٰیَةٍ	اِلَّا	هِیَ	اَكْبَرُ (1)
ان سے (پر)	ہنسنے لگے	اور	ہم نہیں دکھاتے انہیں	کوئی نشانی	مگر	وہ	بڑی (ہوتی)

ان پر ہنسنے لگے ○ اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے وہ اپنی مثل (پہلی نشانی) سے

مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

مِنْ اُخْتِهَا	وَ	اَخَذْنٰهُمْ	بِالْعَذَابِ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾
اپنی مثل (پہلی نشانی) سے	اور	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب (مصیبت) میں	تاکہ وہ	باز آجائیں

بڑی ہی ہوتی اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا تاکہ وہ باز آجائیں ○

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دعا کی درخواست اور ایمان لانے کا عہد

وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

وَ	قَالُوْا	یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ (2)	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ
اور	انہوں نے کہا	اے جادو کے علم والے	تو دعا کر	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)

اور انہوں نے کہا: اے جادو کے علم والے! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر،

بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

بِمَا	عَهِدَ (3)	عِنْدَكَ	اِنَّنَا	لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾
(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تیرے ہاں (تم سے)	بیشک ہم	ضرور ہدایت والے (ہوجائیں گے)

اُس عہد کے سبب جو اس نے تم سے کیا ہے۔ بیشک ہم ہدایت پر آجائیں گے ○

مصیبت ٹلنے پر فرعونیوں کی عہد شکنی

فرعون کی طرف سے اپنی بڑائی کا دعویٰ

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمُ	الْعَذَابَ	اِذَا	هُمْ	یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ
پھر جب	ہم نے دور کردیا	ان سے	عذاب (مصیبت)	(تو) اسی وقت	وہ	عہد توڑ دیتے	اور

پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی تو اسی وقت انہوں نے عہد توڑ دیا ○ اور

(بقیہ صفحہ کا حاشیہ) رسولوں سے مراد اہلِ کتاب میں سے ایمان لانے والے ہیں، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے ان سے پوچھو کہ کیا کسی رسول نے غیرُاللہ کی عبادت کی اجازت دی تھی۔

(1)...... یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھ چڑھ کر اور ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔ (2)...... یہ کلمہ فرعونیوں کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا، وہ لوگ عالم، ماہر، حاذق، اور کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے کیونکہ اُن کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی۔

(3)...... عہد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا قبول فرمائے گا، ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھالے گا۔

نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ

نَادٰى	فِرْعَوْنُ	فِیْ قَوْمِهٖ[1]	قَالَ	یٰقَوْمِ	اَلَیْسَ	لِیْ
پکارا	فرعون (نے)	اپنی قوم میں	کہا	اے میری قوم	کیا نہیں ہے	میرے لئے

فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کر کے کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت

مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾

مُلْكُ مِصْرَ	وَ	هٰذِهٖ	الْاَنْهٰرُ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِیْ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾
مصر کی بادشاہت	اور	یہ	نہریں	جو بہتی ہیں	میرے نیچے	تو کیا تم دیکھتے نہیں

میری نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہتی ہیں؟ تو کیا تم دیکھتے نہیں ؟ ○

اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ

اَمْ	اَنَا	خَیْرٌ	مِّنْ هٰذَا	الَّذِیْ	هُوَ	مَهِیْنٌ[2]	وَّ
یا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	جو	وہ	معمولی سا آدمی (ہے)	اور

یا میں اس سے بہتر ہوں جو معمولی سا آدمی ہے اور

لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ

لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾	فَلَوْلَاۤ	اُلْقِیَ	عَلَیْهِ	اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ[3]
صاف طریقے سے بات کرتا معلوم نہیں ہوتا	تو کیوں نہیں	ڈالے گئے	اس پر	سونے کے کنگن

صاف طریقے سے باتیں کرتا معلوم نہیں ہوتا ○ (اگر یہ رسول ہے) تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ ڈالے گئے ؟

اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

اَوْ	جَآءَ	مَعَهُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾	فَاسْتَخَفَّ
یا	آتے	اس کے ساتھ	فرشتے	قطار بنائے ہوئے	تو (فرعون نے) بیوقوف بنایا

یا اس کے ساتھ قطار بنا کر فرشتے آتے ؟ ○ تو فرعون نے

1 ...... اس سے پہلی آیات میں فرعون کا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ہونے والا معاملہ بیان کیا گیا اور یہاں سے وہ معاملہ بیان کیا جا رہا ہے جو فرعون نے اپنی قوم کے ساتھ کیا، ان آیات کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ فرعون نے قوم کے سامنے اپنے مال و متاع کی کثرت اور عیش و عشرت کی فراوانی کا تذکرہ کر کے اپنی فضیلت پر استدلال کیا اور اس سے مقصود یہ تھا جب میں افضل ہوں تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں حق پر بھی میں ہی ہوں۔ 2 ...... اپنے آپ کو نبی سے اعلیٰ کہنا یا نبی کو ذلت آمیز کے الفاظ سے یاد کرنا فرعونی کفر ہے۔ 3 ...... فرعون کے زمانے میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تو اسے سونے کے کنگن اور سونے

فرعونیوں کا انجام

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ

قَوْمَهٗ	فَاَطَاعُوْهُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾	فَلَمَّاۤ
اپنی قوم (کو)	تو وہ کہنے پر چلے اس کے	بیشک وہ	تھے	نافرمان لوگ	پھر جب

اپنی قوم کو بیوقوف بنالیا تو وہ اس کے کہنے پر چل پڑے بیشک وہ نافرمان لوگ تھے○ پھر جب

اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾

اٰسَفُوْنَا	انْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾
انہوں نے ناراض کیا ہمیں	(تو) ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے غرق کر دیا ان سب کو

انہوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا○

حضرت عیسیٰ کی مثال پر قریش کی ایک قبیح حرکت

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ؑ وَ لَمَّا ضُرِبَ

فَجَعَلْنٰهُمْ	سَلَفًا	وَّ	مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	لَمَّا	ضُرِبَ
تو ہم نے بنادیا انہیں	اگلی داستان	اور	بعد والوں کے لئے مثال	اور	جب	بیان کی جائے

تو ہم نے انہیں اگلی داستان کر دیا اور بعد والوں کیلئے مثال بنادیا○ اور جب ابن مریم کی

ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوْۤا

ابْنُ مَرْيَمَ	مَثَلًا[1]	اِذَا	قَوْمُكَ	مِنْهُ	يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	قَالُوْۤا
مریم کے بیٹے (کی)	مثال	(تو) جبھی	تمہاری قوم کے لوگ	اس سے	ہنسنے لگتے ہیں	اور	کہتے ہیں

مثال بیان کی جاتی ہے تو جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتی ہے○ اور کہتے ہیں:

ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا

ءَاٰلِهَتُنَا	خَيْرٌ	اَمْ	هُوَ[2]	مَا ضَرَبُوْهُ	لَكَ	اِلَّا
کیا ہمارے معبود	بہتر (ہیں)	یا	وہ (عیسیٰ)	انہوں نے بیان نہیں کی یہ مثال	تم سے	مگر

کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ؟) انہوں نے یہ مثال تم سے صرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا طوق پہنایا جاتا تھا۔ اسی کے پیشِ نظر فرعون نے یہ بات کہی کہ ان پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے۔ 1 ...عبد اللہ بن زبعری نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے "اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ" یعنی اے مشرکو! تم اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں۔" بیشک سورج، چاند، فرشتوں، حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عبادت کی گئی ہے، پھر تو یہ سب بھی ہمارے معبودوں کے ساتھ (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں گے۔ اس کی بات سن کر کفارِ قریش ہنسنے لگے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ 2 ...اس بات

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت وشان کا بیان

جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

جَدَلًا	بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	عَبْدٌ[1]
جھگڑنے (کیلئے)	بلکہ	وہ	جھگڑا کرنے والے لوگ (ہیں)	نہیں	وہ (عیسیٰ)	مگر	ایک بندہ

جھگڑا کرنے کیلئے بیان کی ہے، بلکہ وہ جھگڑنے والے لوگ ہیں ○ عیسیٰ تو نہیں ہے مگر ایک بندہ

اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی

اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ؕ وَ

اَنْعَمْنَا[2]	عَلَيْهِ	وَ	جَعَلْنٰهُ	مَثَلًا[3]	لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾	وَ
ہم نے احسان کیا	اس پر	اور	بنایا اسے	ایک عجیب نمونہ	بنی اسرائیل کے لیے	اور

جس پر ہم نے احسان فرمایا ہے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک عجیب نمونہ بنایا ○ اور

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ

لَوْ	نَشَآءُ	لَجَعَلْنَا	مِنْكُمْ	مَّلٰٓىِٕكَةً	فِي الْاَرْضِ
اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بنادیتے	تم سے (تمہارے بدلے)	فرشتے	زمین میں

اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے

قیامت میں شک کرنے کی ممانعت اور اطاعت رسول کا حکم

يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَعِلْمٌ[4]	لِّلسَّاعَةِ
وہ (تمہارے) پیچھے آباد رہتے	اور	بیشک وہ (عیسیٰ)	ضرور ایک خبر (ہے)	قیامت کی

بسا دیتے ○ اور بیشک عیسیٰ ضرور قیامت کی ایک خبر ہے

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾

فَلَا تَمْتَرُنَّ	بِهَا	وَ	اتَّبِعُوْنِ	هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾
تو ہرگز تم شک نہ کرو	اس (قیامت) میں	اور	پیروی کرو میری	یہ	سیدھا راستہ (ہے)

تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میری پیروی کرنا۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○

(پچھلے صفحے کا بقیہ) سے کفار کا مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی جہنم میں چلے جائیں ہمیں کچھ پروا نہیں۔ 1 ... اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بندہ فرمایا، اس میں ان عیسائیوں کا رد ہے جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ 2 ... اس احسان سے مراد نبوت عطا کرنا ہے، اس میں ان یہودیوں کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت کے منکر ہیں۔ 3 ... عجیب نمونہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو باپ کے بغیر پیدا فرما کر بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا عجیب شاہکار بنایا۔ 4 ... یعنی

شیطان سے متعلق ایک تاکید

وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ وَ لَمَّا جَآءَ

وَ	لَا يَصُدَّنَّكُمُ (1)	الشَّيْطٰنُ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ (2)	وَ	لَمَّا	جَآءَ
اور	ہرگز نہ روکے تمہیں	شیطان	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	اور	جب	آیا

اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روکے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ اور جب

حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری اور مقصدِ بعثت کا بیان

عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ

عِيْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ	قَالَ	قَدْ	جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ (3)	وَ
عیسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) اس نے کہا	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس حکمت	اور

عیسیٰ روشن نشانیاں لایا تو اس نے فرمایا: میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور

لِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا

لِاُبَيِّنَ	لَكُمْ	بَعْضَ	الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ	فَاتَّقُوا
(اس لئے آیا ہوں) تاکہ بیان کردوں	تم سے	بعض	(وہ باتیں) جن میں تم اختلاف رکھتے ہو	تو ڈرو

میں اس لئے (آیا ہوں) تاکہ میں تم سے بعض وہ باتیں بیان کردوں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے

حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعوتِ توحید

اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْهُ
اللہ (سے)	اور	حکم مانو میرا	بیشک	اللہ	وہی	میرا اور تمہارا رب (ہے)	تو تم عبادت کرو اس کی

ڈرو اور میرا حکم مانو ○ بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اس کی عبادت کرو،

عیسائیوں کا باہمی اختلاف اور کافروں کے لیے وعید

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ

هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾	فَاخْتَلَفَ	الْاَحْزَابُ	مِنْۢ بَيْنِهِمْ	فَوَيْلٌ
یہ	سیدھا راستہ (ہے)	پھر مختلف ہوگئے	گروہ	اپنے درمیان	تو خرابی (ہے)

یہ سیدھا راستہ ہے ○ پھر وہ گروہ آپس میں مختلف ہوگئے تو ظالموں کیلئے

(بچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا آسمان سے دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی ایک علامت ہے۔ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا یہ آنا حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی امت کا نبی بن کر نہیں بلکہ امتی ہونے کی حیثیت سے ہوگا۔

1 ....اس کا معنی یہ ہے کہ ہرگز شیطان تمہیں شریعت کی پیروی کرنے سے یا قیامت کا یقین رکھنے سے یا اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہنے سے نہ روک دے۔ 2 ....شیطان کی عداوت ودشمنی کی پہچان کروانے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ شیطان کے دشمن ہونے پر ایمان لائیں اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کریں۔ 3 ....یہاں حکمت سے مراد نبوت اور انجیل کے احکام ہیں۔

لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿۶۵﴾ هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ

لِّلَّذِیۡنَ	ظَلَمُوۡا	مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿۶۵﴾	هَلۡ	یَنۡظُرُوۡنَ
ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	ظلم کیا	ایک دردناک دن کے عذاب کی	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کررہے

ایک دردناک دن کے عذاب کی خرابی ہے ○ وہ قیامت ہی کا

اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِیَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾

اِلَّا	السَّاعَةَ	اَنۡ	تَاۡتِیَهُمۡ	بَغۡتَةً	وَّ	هُمۡ	لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾
مگر	قیامت (کا)	کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	اور	وہ	انہیں خبر (بھی) نہ ہو

انتظار کررہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا

اَلۡاَخِلَّآءُ	یَوۡمَئِذٍ	بَعۡضُهُمۡ	لِبَعۡضٍ	عَدُوٌّ [1]	اِلَّا
گہرے دوست	اس دن	ان کے بعض	بعض کے	دشمن (ہوجائیں گے)	سوائے

اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے

الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۷﴾ یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ

الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۷﴾	یٰعِبَادِ	لَا	خَوۡفٌ	عَلَیۡکُمُ	الۡیَوۡمَ	وَ	لَاۤ	اَنۡتُمۡ
پرہیزگاروں (کے)	اے میرے بندو	نہیں	کوئی خوف	تم پر	آج	اور	نہ	تم

پرہیزگاروں کے ○ (ان سے فرمایا جائے گا) اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم

تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾

تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۸﴾	اَلَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	کَانُوۡا	مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾
غمگین ہوگے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	ہماری آیتوں پر	اور	وہ تھے	فرمانبردار

غمگین ہوگے ○ وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرمانبردار تھے ○

[1] ......دنیا میں جو دوستی کفر اور معصیت کی بنا پر تھی وہ قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے گی جبکہ دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے تھی دشمنی میں تبدیل نہ ہوگی بلکہ باقی رہے گی اور اہلِ ایمان کے کام آئے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، قیامت کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی، اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی، صرف یہ ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا "تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے۔" حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں کہ اسلام

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾	اَزْوَاجُكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	الْجَنَّةَ	اُدْخُلُوا
تمہیں خوش کیا جائے گا	تمہاری بیویاں	اور	تم	جنت (میں)	داخل ہو جاؤ

تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جائیں اور تمہیں خوش کیا جائے گا ○

اہلِ جنت کے لیے جنتی نعمتیں

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ وَ فِيْهَا

فِيْهَا	وَ	بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ	عَلَيْهِمْ	يُطَافُ
اس (جنت) میں (ہوں گی)	اور	سونے کی تھالیوں اور جاموں کے	ان پر	دور چلائے جائیں گے

ان پر سونے کی تھالیوں اور جاموں کے دور ہوں گے اور جنت میں

مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ

وَ	الْاَعْيُنُ	تَلَذُّ	وَ	الْاَنْفُسُ	مَا تَشْتَهِيْهِ
اور	آنکھیں	(ان سے) لذت پائیں گی	اور	دل	(وہ تمام چیزیں) جن کی خواہش کریں گے

وہ تمام چیزیں ہوں گی جن کی ان کے دل خواہش کریں گے اور جن سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور

جنت کا وارث بننے کا ظاہری سبب

اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ ۚ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا

الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا (1)	الْجَنَّةُ	تِلْكَ	وَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾	فِيْهَا	اَنْتُمْ
جس کا تمہیں وارث بنایا گیا	جنت (ہے)	یہ	اور	ہمیشہ رہنے والے (ہوگے)	اس میں	تم

تم اس میں ہمیشہ رہوگے ○ اور یہی وہ جنت ہے جس کا تمہارے اعمال کے صدقے

جنتی پھلوں کا بیان

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ

فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ	فِيْهَا	لَكُمْ	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ (2)	بِمَا
بہت سے پھل (ہیں)	اس میں	تمہارے لیے	تم عمل کرتے تھے	(اس) کی وجہ سے جو

تمہیں وارث بنایا گیا ہے ○ تمہارے لیے اس میں کثرت سے پھل ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے بعد مسلمانوں کو جتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی، ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بخاری، الحدیث: ٣٦٨٨) (1) ..... جنت کا وارث بنائے جانے سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے ہر شخص کا ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں ہے، کافر جہنم میں مومن کے گھر کا وارث بن جاتا ہے اور مومن جنت میں کافر کے گھر کا وارث بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی معنی ہے۔ (ابن ابی حاتم، الزخرف، تحت الآیۃ: ٧٢، ١٠/٣٢٨٦) (2) ..... جنت میں داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے ہو گا اور یہ فضل و رحمت نصیب ہونے کا بنیادی ذریعہ نیک اعمال ہیں، یونہی جنت میں درجات کی تقسیم بھی نیک اعمال کے مطابق ہو گی۔

کفار کے لئے جہنم کی ابدی سزا کا بیان

مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ ج

مِّنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾	اِنَّ	الْمُجْرِمِیْنَ [1]	فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾
ان میں سے	تم کھاتے رہو گے	بیشک	مجرم	جہنم کے عذاب میں	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)

جن میں سے تم کھاتے رہو گے ○ بیشک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ○

لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ ج وَ

لَا یُفَتَّرُ	عَنْهُمْ	وَ	هُمْ	فِیْهِ	مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ
وہ (عذاب) ہلکانہ کیا جائے گا	ان سے	اور	وہ	اس میں	مایوس پڑے رہیں گے	اور

وہ کبھی ان سے ہلکانہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے ○ اور

کفار کی داروغۂ جہنم سے فریاد اور ان کا جواب

مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۶﴾ وَ نَادَوْا

مَا ظَلَمْنٰهُمْ	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْا	هُمُ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۶﴾	وَ	نَادَوْا
ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن	تھے	وہ (خود ہی)	ظلم کرنے والے	اور	وہ پکاریں گے

ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا، ہاں وہ خود ہی ظالم تھے ○ اور وہ پکاریں گے:

یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ

یٰمٰلِكُ	لِیَقْضِ	عَلَیْنَا	رَبُّكَ	قَالَ	اِنَّكُمْ
اے مالک	چاہئے کہ تمام کردے	ہم پر (ہمارا کام)	تمہارا رب	(مالک) کہے گا	بیشک تم

اے مالک! تیرا رب ہمارا کام تمام کردے۔ وہ داروغہ فرمائے گا: تمہیں

کفارِ قریش کو تنبیہ

مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ

مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾	لَقَدْ	جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَكُمْ	لِلْحَقِّ
ٹھہرے رہو گے	ضرور بیشک	ہم لائے تمہارے پاس حق	اور	لیکن	تم میں اکثر	حق کو

تو ٹھہرنا ہے ○ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے مگر تم میں اکثر حق کو

[1] ...... یہاں مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ قرآنِ مجید میں کفار کے لئے بیان کی گئی سزاؤں میں مسلمانوں کے لئے بھی عبرت اور نصیحت ہے کیونکہ اس بات میں اگرچہ کوئی شک نہیں کہ ہم فی الوقت مسلمان ہیں، لیکن کسی کے پاس اس کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا کیونکہ جس طرح بے شمار کفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اسی طرح بہت سے بدنصیب مسلمانوں کا بھی ایمان سے پھر جانا ثابت اور ممکن ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو بھی ان عذابات سے ڈرنا اور اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے فکر مند ہونا چاہئے۔

كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا

كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ (1)	اَمْ	اَبْرَمُوْۤا	اَمْرًا	فَاِنَّا
ناپسند کرنے والے (تھے)	کیا	انہوں نے پکا کرلیا ہے	کوئی کام	تو بیشک ہم (بھی)

ناپسند کرنے والے تھے ○ کیا انہوں نے کام پکا کرلیا ہے؟ تو ہم بھی

کفارِ قریش کو عذاب کی دھمکی

مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾	اَمْ	یَحْسَبُوْنَ	اَنَّا	لَا نَسْمَعُ	سِرَّهُمْ	وَ
(اپنا کام) پکا کرنے والے (ہیں)	کیا	وہ سمجھتے ہیں	کہ ہم	نہیں سنتے	ان کی آہستہ بات	اور

(اپنا کام) پکا کرنے والے ہیں ○ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی

کفارِ قریش کے ایک گمان کی تردید

نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ

نَجْوٰىهُمْ	بَلٰى (2)	وَ	رُسُلُنَا	لَدَیْهِمْ	یَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾	قُلْ
ان کی خفیہ مشاورت	کیوں نہیں	اور	ہمارے فرشتے	ان کے پاس	لکھ رہے ہیں	تم کہو

خفیہ مشاورت نہیں سنتے؟ ہاں، کیوں نہیں؟ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں ○ تم فرماؤ: (ایک ناممکن بات

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد قرار دینے والوں سے فیصلہ کن کلام

اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۱﴾

اِنْ	كَانَ	لِلرَّحْمٰنِ	وَلَدٌ	فَاَنَا	اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۱﴾
اگر	(بالفرض) ہوتا	رحمٰن کا	کوئی بیٹا	تو میں (اس کی)	سب سے پہلے عبادت کرنے والا (ہوتا)

کو فرض کرکے کہتا ہوں کہ) اگر رحمٰن کے کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں (اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا ○

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾

سُبْحٰنَ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	رَبِّ الْعَرْشِ	عَمَّا	یَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾
پاک ہے	آسمانوں اور زمین کا رب	عرش کا مالک	(ان باتوں) سے جو	وہ (کافر) بیان کرتے ہیں

آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں ○

کفار کی شرکیہ باتوں سے اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کا بیان

1 دینی چیزوں سے کراہت اور ناگواری کا اظہار کرنا کفار کا کام ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمان کہلانے کے باوجود اسلامی شعائر کو ناپسند کرتے، اسلامی احکامات پر عمل کرنے والے کو بری نظر سے دیکھتے، اس کا مذاق اڑاتے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2 ...لوگوں کے خوف سے تنہائی میں گناہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ لوگ اگرچہ خبردار نہیں لیکن رب تعالیٰ سے ان کا کوئی حال چھپا ہوا نہیں ہے۔ حضرت یحیٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "جس نے لوگوں سے تو اپنے گناہوں کو چھپایا اور اس ذات کے سامنے ظاہر کیا جس سے کوئی خفیہ چیز

كفار سے متعلق ایک ہدایت

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

فَذَرْهُمْ	يَخُوْضُوْا	وَ	يَلْعَبُوْا	حَتّٰى	يُلٰقُوْا
توتم چھوڑدو انہیں	(کہ) وہ بیہودہ باتیں کریں	اور	کھیلیں	یہاں تک کہ	جاملیں، پائیں

توتم انہیں چھوڑدو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پائیں

زمین و آسمان والوں کا معبود صرف اللہ ہے

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ

يَوْمَهُمُ	الَّذِيْ	يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	فِي السَّمَآءِ
اپنے دن (کو)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جارہا ہے	اور	وہی (ہے)	جو	آسمان میں (رہنے والوں کا)

جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے ○ اور وہی آسمان والوں کا

اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

اِلٰهٌ	وَّ	فِي الْاَرْضِ	اِلٰهٌ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ
معبود (ہے)	اور	زمین میں (رہنے والوں کا)	معبود (ہے)	اور	وہی	حکمت والا

معبود ہے اور زمین والوں کا معبود ہے اور وہی حکمت والا،

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾	وَ	تَبٰرَكَ	الَّذِيْ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
علم والا (ہے)	اور	بڑی برکت والا ہے	وہ جو	اس کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

علم والا ہے ○ اور وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی اور

وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ

وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	وَ	عِنْدَهٗ	عِلْمُ السَّاعَةِ	وَ
اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	اور	اسی کے پاس (ہے)	قیامت کا علم	اور

جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہی ہے اور قیامت کا علم اسی کے پاس ہے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پوشیدہ نہیں تو اس نے اپنے نزدیک اس ذات کو دیکھنے والوں میں سب سے ہلکا سمجھا اور یہ منافقت کی نشانی ہے۔(مدارک، الزخرف، تحت الآیۃ: ۸۰، ص۱۰۹۲)

کفار کے باطل معبود شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ لَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	لَا یَمْلِكُ[1]	الَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اختیار نہیں رکھتے	وہ جنہیں	(کفار) پوجتے ہیں

تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اور کفار جن کو اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ

مِنْ دُوْنِهٖ	الشَّفَاعَةَ	اِلَّا	مَنْ	شَهِدَ	بِالْحَقِّ	وَ
اس (اللہ) کے سوا	شفاعت (کا)	مگر (وہ شفاعت کرے گا)	جس نے	گواہی دی	حق کی	اور

پوجتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں (شفاعت کا اختیار انہیں ہے) جو حق کی گواہی دیں اور

مشرکین کے حال پر اظہارِ تعجب

هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

هُمْ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَئِنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَهُمْ
وہ	علم رکھتے ہوں	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے	پیدا کیا انہیں

علم رکھیں ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: انہیں کس نے پیدا کیا؟

کلامِ حبیب کی قسم

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قِیْلِهٖ

لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى	یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾	وَ قِیْلِهٖ[2]
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	اس (رسول) کے کہنے کی قسم

تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تو کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ رسول کے اس کہنے کی قسم کہ

کفار سے متعلق مزید ہدایت

یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ

یٰرَبِّ	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	قَوْمٌ	لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾	فَاصْفَحْ
اے میرے رب	بیشک	یہ	لوگ	ایمان نہیں لاتے	تو تم درگزر کرو

اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ○ تو ان سے

1..... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی بجائے کفار جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بارگاہِ الٰہی میں کسی کی شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیں اور دل سے اس بات کا علم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ہے، ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے۔

2..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قول مبارک کی قسم یاد فرمائی، اس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اکرام کا اظہار ہے۔

عَنۡهُمۡ وَ قُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨٩﴾ ع

فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨٩﴾	سَلٰمٌ	قُلۡ	وَ	عَنۡهُمۡ
تو عنقریب وہ جان جائیں گے	(بس) سلام (ہے)	کہو	اور	ان سے

در گزر کرو اور فرماؤ: بس سلام ہے تو عنقریب جان جائیں گے ○

آیات: 59 | رکوع: 03

سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن ایک بابرکت رات میں نازل ہوا

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿٢﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

فِیۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (1)	اَنۡزَلۡنٰهُ	اِنَّاۤ	وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿٢﴾	حٰمٓ ﴿١﴾
برکت والی رات میں	ہم نے اتارا اسے	بیشک	روشن کتاب کی قسم	حٰمٓ

حٰمٓ ○ اس روشن کتاب کی قسم ○ بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا،

مبارک رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ

اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ﴿٣﴾ فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ﴿٤﴾ لا

كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ﴿٤﴾	يُفۡرَقُ (2)	فِيۡهَا	مُنۡذِرِيۡنَ ﴿٣﴾	كُنَّا	اِنَّا
ہر حکمت والا کام	بانٹ دیا جاتا ہے	اس (رات) میں	ڈر سنانے والے	ہم ہیں	بیشک

بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں ○ اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے ○

(1)...... اکثر مفسرین کے نزدیک برکت والی رات سے شبِ قدر مراد ہے اور بعض مفسرین اس سے شبِ براءت مراد لیتے ہیں۔ (2)...... بعض احادیث میں بیان ہوا ہے کہ 15 شعبان کی رات لوگوں کے امور کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ ان احادیث اور اس آیت میں مطابقت یہ ہے کہ فیصلہ 15 شعبان کی رات ہوتا ہے اور شبِ قدر میں وہ فیصلہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جنہوں نے اس فیصلے کے مطابق عمل کرنا ہوتا ہے۔

تنظیم امور کی اہمیت اور شانِ الٰہی — رحمت و اوصافِ الٰہی کا بیان

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝۵ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ

مِّنْ رَّبِّكَ	رَحْمَةً	مُرْسِلِیْنَ ۝۵	كُنَّا	اِنَّا	اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا
تمہارے رب کی طرف سے	رحمت (ہے)	بھیجنے والے	ہم ہیں	بیشک	ہمارے پاس کے حکم (سے)

ہمارے پاس کے حکم سے، بیشک ہم ہی بھیجنے والے ہیں ○ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے،

کفارِ قریش کو نصیحت

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

مَا	وَ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	الْعَلِیْمُ ۝۶	السَّمِیْعُ	هُوَ	اِنَّهٗ
جو کچھ	اور	آسمانوں اور زمین کا رب	جاننے والا (ہے)	سننے والا	وہی	بیشک وہ

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ

بَیْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۝۷ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَاۤ	مُّوْقِنِیْنَ ۝۷	كُنْتُمْ	اِنْ	بَیْنَهُمَا
وہی	مگر	کوئی معبود	نہیں	یقین رکھنے والے	تم ہو	اگر	ان دونوں کے درمیان (ہے)

ان کے درمیان ہے سب کا، اگر تم یقین رکھنے والے ہو ○ اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸

رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸	وَ	رَبُّكُمْ	یُمِیْتُ	وَ	یُحْیٖ
تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)	اور	(وہ) تمہارا رب	موت دیتا ہے	اور	وہ زندگی دیتا ہے

وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، وہ تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○

کفارِ قریش کے لیے وعید اور اس کی شدت کا بیان — انکارِ قرآن کی اصل وجہ

بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ۝۹ فَارْتَقِبْ یَوْمَ

یَوْمَ	فَارْتَقِبْ	یَّلْعَبُوْنَ ۝۹ (1)	فِیْ شَكٍّ	هُمْ	بَلْ
(اس) دن (کا)	تو تم انتظار کرو	کھیل رہے ہیں	شک میں (پڑے)	وہ	بلکہ

بلکہ وہ کافر شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ○ تو تم اس دن کے منتظر رہو

(1) ...یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جو دلائل ذکر کئے گئے ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ کفار اس کی وحدانیت کو مان لیتے لیکن یہ پھر بھی نہیں مانتے بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں پڑے اور دنیا کے کھیل کود میں مصروف ہیں اور انہیں اپنی آخرت کی کوئی فکر ہی نہیں۔

تَاۡتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۰﴾ لا یَّغۡشَی النَّاسَ ؕ هٰذَا

هٰذَا	النَّاسَ	یَّغۡشَی	تَاۡتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۰﴾ [1]
یہ	لوگوں (کو)	وہ ڈھانپ لے گا	(جس دن) لائے گا آسمان ایک ظاہر دھواں

جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا ○ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اکۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ

الۡعَذَابَ	عَنَّا	اکۡشِفۡ	رَبَّنَا	عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۱﴾
عذاب	ہم سے	دور کر دے	(اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب	ایک دردناک عذاب (ہے)

ایک دردناک عذاب ہے ○ (اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور کر دے،

اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰی لَهُمُ الذِّکۡرٰی وَ قَدۡ

قَدۡ	وَ	الذِّکۡرٰی [2]	لَهُمُ	اَنّٰی	مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾	اِنَّا
بیشک	اور (حالانکہ)	نصیحت ماننا	ان کیلئے	کہاں (ہو گا)	ایمان لانے والے (ہیں)	بیشک ہم

ہم ایمان لاتے ہیں ○ ان کیلئے نصیحت ماننا کہاں ہو گا؟ حالانکہ

جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۳﴾ لا ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَ قَالُوۡا

قَالُوۡا	وَ	عَنۡهُ	تَوَلَّوۡا	ثُمَّ	رَسُوۡلٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۳﴾	جَآءَهُمۡ
کہنے لگے	اور	اس سے	انہوں نے منہ پھیر لیا	پھر	صاف بیان کرنے والا رسول	آچکا ان کے پاس

ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا ○ پھر وہ اس سے منہ پھیر گئے اور کہنے لگے:

مُعَلَّمٌ مَّجۡنُوۡنٌ ﴿۱۴﴾ م اِنَّا کَاشِفُوا الۡعَذَابِ قَلِیۡلًا

قَلِیۡلًا	کَاشِفُوا الۡعَذَابِ	اِنَّا	مَّجۡنُوۡنٌ ﴿۱۴﴾	مُعَلَّمٌ
تھوڑا (عرصہ)	عذاب دور کرنے والے (ہیں)	بیشک ہم	ایک دیوانہ (ہے)	(یہ تو) سکھایا ہوا

یہ تو سکھایا ہوا ایک دیوانہ ہے ○ ہم کچھ دنوں کیلئے عذاب دور کرنے والے ہیں۔

مشاہدۂ مصیبت کے بعد کفار کی دعا اور ایمان لانے کا وعدہ

کفارِ قریش کے عہدِ ایمان کی تردید

کفارِ قریش کی باتوں کا جواب

وقف لازم

1 اس دھوئیں سے مراد بھوک کی شدت سے آنکھوں کے سامنے چھا جانے والا اندھیرا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کفار نے مسلسل سرکشی کی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے خلاف دعا فرمائی جس سے وہ قحط میں مبتلا ہوئے اور بھوک کی شدت سے حال یہ ہوا کہ جب وہ آسمان کی طرف دیکھتے تو انہیں دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا تھا۔ یا، اس سے مراد وہ دھواں مراد ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ 2 قحط سالی سے تنگ آکر ابوسفیان نے بارگاہِ رسالت میں ایمان لانے کی شرط پر دعا کی درخواست کی تو فرمایا گیا کہ اگر ان سے عذاب دور کر دیا جائے تو بھی یہ کہاں ایمان لائیں گے کیونکہ یہ اس سے

روزِ قیامت کی گرفت کی یاد دہانی

اِنَّكُمۡ عَآىِٕدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ یَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى ۚ اِنَّا

اِنَّا	الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى	نَبۡطِشُ	یَوۡمَ (2)	عَآىِٕدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ (1)	اِنَّكُمۡ
بیشک ہم	سب سے بڑی پکڑ	ہم پکڑیں گے	(جس) دن	(پھر) لوٹنے والے (ہو)	بیشک تم

بیشک تم پھر لوٹنے والے ہو ○ اس دن کو یاد کرو جب ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے۔ بیشک ہم

کفارِ قریش اور قومِ فرعون کے حالات میں مشابہت کی طرف اشارہ

مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدۡ فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ وَ

وَ	قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ	قَبۡلَهُمۡ	فَتَنَّا	لَقَدۡ	وَ	مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾
اور	فرعون کی قوم (کو)	ان سے پہلے	ہم نے آزمایا	ضرور بیشک	اور	بدلہ لینے والے (ہیں)

بدلہ لینے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل کی واپسی کا مطالبہ

جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ كَرِیۡمٌ ﴿۱۷﴾ اَنۡ اَدُّوۡۤا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ

عِبَادَ اللّٰهِ	اَدُّوۡۤا اِلَیَّ	اَنۡ	رَسُوۡلٌ كَرِیۡمٌ ﴿۱۷﴾	جَآءَهُمۡ
اللہ کے بندوں (کو)	میرے حوالے کر دو	(اور کہا) کہ	ایک معزز رسول	آیا ان کے پاس

ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا ○ (اور کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون کو نصیحت

اِنِّیۡ لَكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۸﴾ وَّ اَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا

لَّا تَعۡلُوۡا	اَنۡ	وَّ	رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۸﴾	لَكُمۡ	اِنِّیۡ
تم سرکشی نہ کرو	یہ کہ	اور	امانت والا رسول (ہوں)	تمہارے لیے	بیشک میں

بیشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں ○ اور یہ کہ اللہ کے مقابلے میں

فرعون کی دھمکی پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّیۡۤ اٰتِیۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۹﴾ وَ اِنِّیۡ عُذۡتُ

عُذۡتُ	اِنِّیۡ	وَ	اٰتِیۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۹﴾	اِنِّیۡۤ	عَلَى اللّٰهِ
پناہ لی	بیشک میں (نے)	اور	لاتا ہوں تمہارے پاس روشن دلیل	بیشک میں	اللہ کے مقابلے میں

سرکشی نہ کرو۔ بیشک میں تمہارے پاس روشن دلیل لاتا ہوں ○ اور میں نے اس بات سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بڑی بڑی وہ علامات دیکھ چکے ہیں جن سے نصیحت حاصل کر کے ایمان قبول کر سکتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا۔

1 ...... اس خبر سے مقصود یہ تنبیہ کرنا ہے کہ وہ لوگ اپنا عہد پورا نہیں کریں گے کیونکہ وہ مصیبت کی وجہ سے عاجز ہو جانے پر تو بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑاتے ہیں اور مصیبت دور ہونے پر اپنے کفر اور آباء و اجداد کی اندھی پیروی کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صدقے ان کی مصیبت دور ہو جانے کے بعد ایسا ہی ہوا کہ وہ لوگ ایمان نہ لائے اور اپنے شرک و کفر پر ہی قائم رہے۔ 2 ...... اس دن سے قیامت یا غزوۂ بدر کا دن مراد ہے۔

بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ

لِیْ	لَّمْ تُؤْمِنُوْا	اِنْ	وَ	تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾	اَنْ	بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ
مجھ پر	تم یقین نہ کرو	اگر	اور	تم سنگسار کرو مجھے	(اس سے) کہ	اپنے اور تمہارے رب کی

اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لی کہ تم مجھے سنگسار کرو ○ اور اگر تم مجھ پر یقین نہ کرو

فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾	هٰۤؤُلَآءِ	اَنَّ	رَبَّهٗۤ	فَدَعَا	فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾
مجرم لوگ (ہیں)	یہ	کہ	اپنے رب (سے)	تو اس نے دعا کی	تو الگ ہو جاؤ مجھ سے

تو مجھ سے الگ ہو جاؤ ○ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ○

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ

وَ	مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾	اِنَّكُمْ	لَیْلًا	بِعِبَادِیْ	فَاَسْرِ
اور	پیچھا کئے جاؤ گے	بیشک تم	رات (میں)	میرے بندوں کو	تو (ہم نے فرمایا کہ) لے چلو

تو (ہم نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ، ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ○ اور

اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ

كَمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾	جُنْدٌ	اِنَّهُمْ	رَهْوًا (1)	الْبَحْرَ	اتْرُكِ
کتنے	غرق کر دیا جائے گا	لشکر	بیشک وہ	رکا ہوا، جگہ جگہ سے کھلا ہوا	دریا (کو)	چھوڑ دو

دریا کو جگہ جگہ سے کھلا ہوا چھوڑ دو بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا ○ وہ کتنے

تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ

وَّ	مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾	وَّ	زُرُوْعٍ	وَّ	عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾	وَّ	مِنْ جَنّٰتٍ	تَرَكُوْا
اور	عمدہ مکانات	اور	کھیت	اور	چشمے	اور	باغات	وہ چھوڑ گئے

باغ اور چشمے چھوڑ گئے ○ اور کھیت اور عمدہ مکانات ○ اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں فریاد

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بارگاہِ الٰہی سے ہدایات

فرعونیوں کے چھوڑے ہوئے مال و اسباب کی طرف اشارہ

الثلثة

(1)..... دریا پار کرنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چاہا کہ عصا مار کر دریا کو دوبارہ ملا دیں تاکہ فرعون اور اس کا لشکر اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا کہ دریا کو جگہ جگہ سے گزرنے کیلئے کھلا ہوا چھوڑ دو تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں، بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعونیوں کی موت کے وقت، جگہ اور کیفیت سے مطلع فرما دیا تھا اور یہ سب چیزیں ان پانچ علوم میں سے ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو علومِ خمسہ سے بھی نواز تا ہے۔

فرعونیوں کے مال کا بنی اسرائیل کو وارث بنانا

نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا

اَوْرَثْنٰهَا	وَ	كَذٰلِكَ	فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾	فِيْهَا	كَانُوْا	نَعْمَةٍ
ہم نے وارث بنادیا ان کا	اور	(ہم نے) یونہی (کیا)	عیش کرنے والے	ان میں	وہ تھے	نعمتیں

نعمتیں جن میں وہ عیش کرنے والے تھے ○ ہم نے یونہی کیا اور ان چیزوں کا

فرعونیوں کی تباہی پر آسمان و زمین نہ روئے

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا

مَا كَانُوْا	وَ	الْاَرْضُ	وَ	السَّمَآءُ	عَلَيْهِمُ	فَمَا بَكَتْ	قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ (1)
وہ نہ ہوئے	اور	زمین	اور	آسمان	ان پر	تو نہ روئے	دوسری قوم (کو)

دوسری قوم کو وارث بنادیا ○ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں

بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے نجات دینا

مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَ لَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	نَجَّيْنَا	لَقَدْ	وَ	مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾
بنی اسرائیل (کو)	ہم نے نجات دی	ضرور بیشک	اور	مہلت دیئے ہوئے

مہلت نہ دی گئی ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے

مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا

عَالِيًا	كَانَ	اِنَّهٗ	مِنْ فِرْعَوْنَ	مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ (2)
تکبر کرنے والا	تھا	بیشک وہ	فرعون سے	رسوا کن عذاب سے

نجات بخشی ○ فرعون سے، بیشک وہ متکبر،

بنی اسرائیل کا اپنے زمانے پر انتخاب

مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

عَلٰى عِلْمٍ	اخْتَرْنٰهُمْ	لَقَدِ	وَ	مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾
(اپنے) علم (کی بنا) پر	ہم نے چن لیا ان (بنی اسرائیل) کو	ضرور بیشک	اور	حد سے بڑھنے والوں میں سے

حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا ○ اور بیشک ہم نے انہیں جانتے ہوئے

(1)..... فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد مصر میں خود بنی اسرائیل آباد ہوئے تھے۔ کفار کی چھوڑی ہوئی بستیوں اور ان کے مکانات میں رہنا منع نہیں، ہاں جہاں عذابِ الٰہی آیا ہو وہاں رہنا منع ہے اور چونکہ فرعون کی قوم پر مصر میں عذاب نہ آیا بلکہ انہیں وہاں سے نکال کر دریا میں غرق کیا گیا، اس لئے بنی اسرائیل کا مصر میں رہنا درست ہوا۔

(2)..... یہاں رسوا کن عذاب سے مراد غلامی، مشقت سے بھرپور خدمتیں، محنتیں اور اولاد کو قتل کیا جانا ہے۔

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾

بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾	مَا فِیْهِ	مِّنَ الْاٰیٰتِ	اٰتَیْنٰهُمْ	وَ	عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾ (1)
واضح انعام (تھا)	وہ جن میں	نشانیوں میں سے	ہم نے عطا کیا انہیں	اور	(اس) زمانے والوں پر

اس زمانے والوں پر چن لیا○ اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح انعام تھا○

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَ

وَ	مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى	اِلَّا	هِیَ	اِنْ	لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾	هٰۤؤُلَآءِ	اِنَّ
اور	ہماری پہلی موت	مگر	یہ (موت)	نہیں	ضرور کہتے ہیں	یہ (کفارِ مکہ)	بیشک

بیشک یہ (کفارِ مکہ) ضرور کہتے ہیں○ بیشک موت تو صرف ہماری پہلی موت ہی ہے اور

مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾

صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	فَاْتُوْا بِاٰبَآىٕنَاۤ (2)	بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾	نَحْنُ	مَا
سچے	تم ہو	اگر	تو لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	اٹھائے جائیں گے	ہم	نہیں

ہم اٹھائے نہ جائیں گے○ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ○

اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍۙ وَّ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ

مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِیْنَ	وَّ	قَوْمُ تُبَّعٍ (3)	اَمْ	خَیْرٌ	اَهُمْ
ان سے پہلے (گزرے)	وہ لوگ جو	اور	تبع کی قوم	یا	بہتر (ہیں)	کیا وہ

کیا وہ بہتر ہیں یا تبع (نامی بادشاہ) کی قوم اور ان سے پہلے والے لوگ؟

اَهْلَكْنٰهُمْ٘ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

السَّمٰوٰتِ	مَا خَلَقْنَا	وَ	مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾	كَانُوْا	اِنَّهُمْ	اَهْلَكْنٰهُمْ
آسمانوں	ہم نے نہیں بنایا	اور	مجرم لوگ	تھے	بیشک وہ	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں

ہم نے انہیں ہلاک کر دیا بیشک وہ مجرم لوگ تھے○ اور ہم نے آسمان اور زمین

بنی اسرائیل کو اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت حاصل تھی

قیامت کے متعلق کفارِ مکہ کا ایک مطالبہ

کفارِ مکہ کے مطالبے کا جواب

زمین و آسمان کی تخلیق کا مقصد

(1) ......بنی اسرائیل کا افضل ہونا اپنے زمانے کے اعتبار سے ہے، لہٰذا اس آیت سے بنی اسرائیل کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت سے افضل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ (2) ......کفارِ مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو تو قُصَیّ بن کلاب کو زندہ کر دو۔ یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے پہلے وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے۔ (3) ......اس آیت میں جس تبع کا ذکر ہے یہ تبع حمیری تھے، یہ خود مومن اور یمن کے بادشاہ تھے لیکن ان کی قوم کافر تھی۔ اسی تبع نے مدینہ منورہ بسایا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾

لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾	بَیْنَهُمَا	مَا	وَ	الْاَرْضَ	وَ
کھیلتے ہوئے	ان دونوں کے درمیان (ہے)	جو کچھ	اور	زمین (کو)	اور

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا○

مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	اَكْثَرَهُمْ	لٰكِنَّ	وَ	بِالْحَقِّ	اِلَّا	مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ
نہیں جانتے	ان میں اکثر	لیکن	اور	حق کے ساتھ	مگر	ہم نے نہیں بنایا ان دونوں کو

ہم نے انہیں حق کے ساتھ ہی بنایا لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں○

روزِ قیامت کا حال

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾ۙ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًى

مَوْلًى	لَا یُغْنِیْ (1)	یَوْمَ	مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾	یَوْمَ الْفَصْلِ	اِنَّ
کوئی دوست	کام نہ آئے گا	(جس) دن	ان سب کا مقرر کیا ہوا وقت (ہے)	فیصلے کا دن	بیشک

بیشک فیصلے کا دن ان سب کا مقرر کیا ہوا وقت ہے○ جس دن کوئی دوست

روزِ قیامت اہلِ ایمان کے علاوہ کوئی کسی کے کام نہ آئے گا

عَنْ مَّوْلًى شَیْـٴًـا وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

رَّحِمَ	مَنْ	اِلَّا	یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾	هُمْ	لَا	وَّ	شَیْـٴًـا	عَنْ مَّوْلًى
مہربانی کرے	جس (پر)	مگر	ان کی مدد کی جائے گی	وہ	نہ	اور	کچھ	کسی دوست کے

کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی○ مگر جس پر اللہ

کفار کی غذا زقوم کی کیفیت

اللّٰهُؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾۠ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ۙ

شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ (2)	اِنَّ	الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾	الْعَزِیْزُ	هُوَ	اِنَّهٗ	اللّٰهُ
زقوم کا درخت	بیشک	مہربان (ہے)	عزت والا	وہی	بیشک وہ	اللہ

مہربانی فرمائے، بیشک وہی عزت والا، مہربان ہے○ بیشک زقوم کا درخت○

(بقیہ صفحہ گزشتہ) وَسَلَّم کو غائبانہ خط لکھ کر لوگوں کے سپرد کیا تھا کہ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ گر ہوں تو میرا یہ خط پیش کر دیا جائے۔

1 ...قیامت کے دن کفار کو نہ تو ان کا کوئی دوست کام آئے گا اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی البتہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے اور ان کی مدد بھی کی جائے گی۔ 2 ...جہنم میں ایک کانٹے دار اور انتہائی کڑوا درخت ہے جس کا نام زقوم ہے، یہ کافر کی خوراک ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ گلے ہوئے تانبے کی طرح کفار کے پیٹوں میں ایسے جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اگر زقوم

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾

فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾	يَغْلِيْ	كَالْمُهْلِ	طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾
پیٹوں میں	جوش مارتا ہوگا	گلے ہوئے تانبے کی طرح	گناہگار کی خوراک (ہے)

گناہگار کی خوراک ہے ○ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہوگا ○

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾

اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾	فَاعْتِلُوْهُ	خُذُوْهُ	كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾
بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف	پھر گھسیٹ کر لے جاؤ اسے	پکڑو اسے	کھولتے پانی کے جوش مارنے کی طرح

جیسا کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے ○ اسے پکڑو پھر سختی کے ساتھ اسے بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف گھسیٹتے لے جاؤ ○

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

اَنْتَ	اِنَّكَ	ذُقْ	مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾	فَوْقَ رَاْسِهٖ	صُبُّوْا	ثُمَّ
تو	بیشک تو	چکھ	کھولتے پانی کا عذاب	اس کے سر کے اوپر	ڈالو	پھر

پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو ○ چکھ۔ تو تو

الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

الْمُتَّقِيْنَ	اِنَّ	مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾	هٰذَا	اِنَّ	الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾	الْعَزِيْزُ (1)
ڈر والے	بیشک	وہ جس میں تم شک کرتے تھے	یہ (ہے)	بیشک	کرم والا (ہے)	بڑا عزت والا

بڑا عزت والا، کرم والا ہے ○ بیشک یہ وہ ہے جس میں تم شک کرتے تھے ○ بیشک ڈر والے

فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ	يَّلْبَسُوْنَ	فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾	فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ (2)
باریک ریشم اور موٹے ریشم کے	وہ لباس پہنیں گے	باغوں اور چشموں میں	امن والی جگہ میں (ہوں گے)

امن والی جگہ میں ہوں گے ○ باغوں اور چشموں میں ○ باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگانی خراب ہو جائے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔ (ترمذی، ۴/ ۲۶۳، الحدیث: ۲۵۹۴)

1 ... مفسرین فرماتے ہیں: ابوجہل نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: مکہ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ عزت والا اور کرم والا کوئی نہیں، تو خدا کی قسم! آپ اور آپ کا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے لئے وعید کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسے عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا۔

2 ... یعنی پرہیزگار لوگ آخرت میں ایسی جگہ میں ہوں گے جہاں رہنے والا آفات و بلیات، عذاب اور تکلیف دہ چیزوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿ۙۖ۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ زَوَّجْنٰهُمْ

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾	كَذٰلِكَ	وَ	زَوَّجْنٰهُمْ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے (ہوں گے)	اسی طرح (ہوگا)	اور	ہم نے نکاح کردیا ان کا

ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے ○ یونہی ہوگا اور نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے

بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿ؕ۵۴﴾ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾	یَدْعُوْنَ	فِیْهَا	بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے	وہ مانگیں گے	اس میں	ہر (قسم کا) میوہ

ہم نے ان کا نکاح کردیا ○ وہ جنت میں بے خوف ہو کر ہر قسم کا پھل میوہ

اٰمِنِیْنَ ﴿ۙ۵۵﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی ۚ

اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾	لَا یَذُوْقُوْنَ	فِیْهَا	الْمَوْتَ	اِلَّا	الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی (1)
بے خوف ہو کر	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	موت	سوائے	پہلی موت (کے)

مانگیں گے ○ اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت کا ذائقہ نہ چکھیں گے

وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿ۙ۵٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ

وَ وَقٰهُمْ	عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۵٦﴾	فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ	ذٰلِكَ
اور (اللہ نے) بچالیا انہیں	آگ کے عذاب (سے)	تمہارے رب کے فضل (سے)	یہی

اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا ○ تمہارے رب کے فضل سے، یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾	فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ (2)	بِلِسَانِكَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	تو ہم نے آسان کردیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں

بڑی کامیابی ہے ○ تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کردیا

قرآن کے آسان ہونے کا ایک پہلو

(1)..... اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں انہیں ایک مرتبہ جو موت آچکی، بس آچکی، اب جنت میں کوئی موت نہیں آئے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب جنتی جنت اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو چتکبرے مینڈھے کی صورت میں موت کو لایا جائے گا، پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو اس کی پہچان کروا کر اسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا! اے جنتیو! ہمیشگی ہے اور کوئی موت نہیں۔ اے جہنمیو! ہمیشگی ہے اور کوئی موت نہیں۔ (بخاری، ۳/۲۷۱، الحدیث: ۴۷۳۰) (2)..... اس کا معنی یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو آپ کی زبان عربی میں نازل کیا ہے تاکہ اہلِ مکہ اس قرآن کو آسانی سے سمجھ سکیں اور اس کے احکامات و تعلیمات پر عمل کریں۔

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾

لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾	فَارْتَقِبْ	اِنَّهُمْ	مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾
تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	تو تم انتظار کرو	بیشک وہ (بھی)	انتظار کرنے والے (ہیں)

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ تو تم انتظار کرو، بیشک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ○

آیات: 37 رکوع: 04

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّ

حٰمٓ ﴿١﴾	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾	اِنَّ
حٰمٓ	کتاب کا اتارنا	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	بیشک

حٰمٓ ○ کتاب کا اتارنا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○ بیشک

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	لَاٰيٰتٍ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ (1)	وَ	فِيْ خَلْقِكُمْ
آسمانوں اور زمین میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ایمان والوں کے لیے	اور	تمہاری پیدائش میں

ایمان والوں کے لیے آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ○ اور تمہاری پیدائش میں

قرآن کریم کی عظمت و اہمیت

وحدانیت الٰہی کی نشانیاں اور ان سے فائدہ اٹھانے والے لوگ

1 ... ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف نشانیاں بیان فرما کر ایک جگہ فرمایا گیا کہ "ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں، دوسری جگہ فرمایا گیا "یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں" تیسری جگہ فرمایا گیا "عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں" اس میں اسلوب کے تنوع کے علاوہ اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان نشانیوں سے کامل فائدہ وہی اٹھا سکتے ہیں جو ایمان لائیں اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں جو فی الحال اگرچہ ایمان نہ لائیں لیکن ان کے دل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا یقین کر لیں، یہ یقین کسی دن ان کے ایمان کا سبب بن سکتا ہے۔ یونہی وہ لوگ بھی ان نشانیوں سے

وَ مَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ

وَ	مَا	یَبُثُّ	مِنْ دَآبَّةٍ	اٰیٰتٌ	لِّقَوْمٍ
اور	جو	(زمین میں) وہ پھیلاتا ہے	جانور	(ان میں) نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

اور جو جانور وہ (زمین میں) پھیلاتا ہے ان میں یقین کرنے والوں کے لیے

یُّوْقِنُوْنَ ۴ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

یُّوْقِنُوْنَ ۴	وَ	اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
جو یقین رکھتے ہیں	اور	رات اور دن کی تبدیلیوں (میں)	اور	(اس میں) جو	اتارا	اللّٰه (نے)

نشانیاں ہیں ○ اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں اور اس میں جو اللّٰه نے

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

مِنَ السَّمَآءِ	مِنْ رِّزْقٍ	فَاَحْیَا	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا
آسمان سے	رزق (کا سبب پانی)	تو زندہ کیا	اس سے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد

آسمان سے رزق کا سبب بارش اتاری تو اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا

وَ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۵

وَ	تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ [1]	اٰیٰتٌ	لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ۵
اور	ہواؤں کی گردش (میں)	نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں

اور ہواؤں کی گردش میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۚ

تِلْكَ	اٰیٰتُ اللّٰهِ	نَتْلُوْهَا	عَلَیْكَ	بِالْحَقِّ
یہ	اللّٰه کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر	حق کے ساتھ

یہ اللّٰه کی آیتیں ہیں جو ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو تسلی اور کفار کو ملامت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فائدہ حاصل کرسکتے ہیں جو نہ توفی الحال مومن ہوں اور نہ یقین کرنے والے لیکن عقلِ سلیم رکھتے ہوں اور بصیرت کے ساتھ ان نشانیوں میں غور کریں۔ عقل وبصیرت کے ساتھ غور سے ایک دن ایمان ویقین پیدا ہو ہی جائے گا۔

[1] ...سائنس اور ریاضی کا علم اگر اللّٰه تعالٰی کی قدرت کے دلائل جاننے کی نیت سے سیکھا جائے تو یہ سیکھنا عبادت اور باعثِ ثواب کام ہے۔

گنہگار کے برے اوصاف اور اس کے لئے وعید کا بیان

فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ وَیۡلٌ

فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ[1]	بَعۡدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ	یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾	وَیۡلٌ
تو کون سی بات پر	اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	خرابی (ہے)

پھر لوگ اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟ ○ ہر

لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ﴿۷﴾ یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰی

لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ﴿۷﴾	یَّسۡمَعُ	اٰیٰتِ اللّٰهِ	تُتۡلٰی
ہر بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار کے لئے	(جو) سنتا ہے	اللہ کی آیتیں	(کہ) پڑھی جاتی ہیں

بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار کے لئے خرابی ہے ○ (جو) اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس کے سامنے

عَلَیۡهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡهَا ۚ

عَلَیۡهِ	ثُمَّ	یُصِرُّ	مُسۡتَکۡبِرًا	کَاَنۡ	لَّمۡ یَسۡمَعۡهَا
اس پر (کے سامنے)	پھر	وہ (کفر پر) قائم رہتا ہے	تکبر کرتے ہوئے	گویا کہ	اس نے نہیں سنا انہیں

پڑھی جاتی ہیں پھر تکبر کرتے ہوئے ضد پر ڈٹ جاتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں

فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۸﴾ وَ اِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰیٰتِنَا

فَبَشِّرۡهُ	بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۸﴾	وَ	اِذَا	عَلِمَ	مِنۡ اٰیٰتِنَا
تو تم خوشخبری سناؤ اسے	دردناک عذاب کی	اور	جب	اسے پتا چلتا ہے	ہماری آیتوں میں سے

تو ایسے کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ اور جب اسے ہماری آیتوں میں سے

شَیۡـًٔا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ﴿۹﴾ ؕ

شَیۡـًٔا اتَّخَذَهَا	هُزُوًا	اُولٰٓئِکَ	لَهُمۡ	عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ﴿۹﴾
کسی کا (تو) وہ بنالیتا ہے اسے	ہنسی	یہ لوگ	ان کیلئے	ذلیل کر دینے والا عذاب (ہے)

کسی کا علم ہوتا ہے تو اسے ہنسی بنالیتا ہے، ان کیلئے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے ○

[1] ...... یہاں "حدیث" سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان مراد نہیں بلکہ کفار کی اپنی باتیں مراد ہیں نہ کہ معاذ اللہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث مراد لی جائیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، نیز یہ ویسے بھی جہالت ہوگی کہ حدیث کا لفظ جو یہاں اپنے لغوی معنیٰ "بات" کے اعتبار سے بیان ہوا ہے اسے فنِ حدیث کی اصطلاح پر منطبق کر دیا جائے۔

مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُۚ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ	جَهَنَّمُ	وَ	لَا یُغْنِیْ	عَنْهُمْ	مَّا	كَسَبُوْا	شَیْــٴًـا	وَّ
ان کے پیچھے	جہنم (ہے)	اور	کام نہ دے گا	انہیں	جو (مال)	انہوں نے کمایا	کچھ	اور

ان کے پیچھے جہنم ہے اور ان کا کمایا ہوا مال انہیں کچھ کام نہ دے گا اور

لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَۚ وَ لَهُمْ

لَا	مَا	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْلِیَآءَ	وَ	لَهُمْ
نہ	وہ جنہیں	انہوں نے بنا رکھا ہے	اللہ کے سوا	مددگار	اور	ان کیلئے

نہ وہ جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾ؕ هٰذَا هُدًىۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾	هٰذَا	هُدًى (1)	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
بڑا عذاب (ہے)	یہ	عظیم ہدایت (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا

بڑا عذاب ہے ○ یہ عظیم ہدایت ہے اور جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ع

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	لَهُمْ	عَذَابٌ	مِّنْ رِّجْزٍ	اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾
اپنے رب کی آیتوں کا	ان کے لیے	عذاب (ہے)	سخت تر عذاب میں سے	دردناک

نہ مانا ان کے لیے سخت تر عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ○

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ

اَللّٰهُ	الَّذِیْ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الْبَحْرَ	لِتَجْرِیَ	الْفُلْكُ	فِیْهِ
اللہ (وہی ہے)	جس نے	تابع کر دیا	تمہارے	دریا (کو)	تاکہ چلیں	کشتیاں	اس میں

اللہ وہی ہے جس نے دریا کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں

(1)..... قرآن کریم ہدایت میں کمال کو پہنچا ہوا ہے تو گویا یہ عظیم ہدایت ہے البتہ یہ انہی کے لئے ہدایت ہے جو قرآن کو مانتے ہیں، انکار کرنے والوں کے لئے قرآن ہدایت نہیں۔

بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

بِاَمْرِهٖ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ(1)	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ
اس کے حکم سے	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اور

کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ○ اور

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

سَخَّرَ	لَكُمْ	مَّا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا
اس نے کام میں لگادیا	تمہارے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں

مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

مِّنْهُ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾
اپنی طرف سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں

لگادیا، بیشک اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں○

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ

قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	یَغْفِرُوْا	لِلَّذِیْنَ	لَا یَرْجُوْنَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	(کہ) وہ درگزر کریں	ان لوگوں سے جو	امید نہیں رکھتے

تم ایمان والوں سے فرماؤ کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی

اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اَیَّامَ اللّٰهِ(2)	لِیَجْزِیَ	قَوْمًا	بِمَا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
اللہ کے دنوں (کی)	تاکہ (اللہ) بدلہ دے	ایک قوم (کو)	(اس) کا جو	وہ کماتے تھے

امید نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کی کمائی کا بدلہ دے○

کفار کی ایذاؤں پر درگزر کرنے کی ترغیب

1 فضل تلاش کرنے سے کسبِ معاش کے لئے جِدوجُہد کرنا مراد ہوتا ہے، یہاں اس سے دریائی سفر کے ذریعے تجارت کرنا اور سمندر میں پیدا کی گئی نفع بخش چیزوں کو تلاش کرکے ان سے نفع حاصل کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ سمندر میں اس قدر معدنیات ہیں کہ اتنی خشک زمین میں بھی نہیں ہیں، انفرادی اور ملکی سطح پر انہیں تلاش کرکے ان سے بیش بہا فوائد حاصل بھی کئے جاتے ہیں۔ 2 یہاں اللہ تعالیٰ کے دنوں سے مراد وہ دن ہیں جو اس نے ایمان والوں کی مدد کیلئے مقرر فرمائے ہیں، یا ان دنوں سے وہ واقعات مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کی پکڑ فرماتا ہے اور ان دنوں کی امید

نیک اعمال کا فائدہ اور برے اعمال کا نقصان بندے کو ہوگا

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ اَسَآءَ

مَنۡ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفۡسِهٖ (1)	وَ	مَنۡ	اَسَآءَ
جس نے	عمل کیا	نیک	تو اپنی ذات کیلئے (کیا)	اور	جس نے	برا کام کیا

جو نیک کام کرے تو اپنی ذات کیلئے (ہی کرتا ہے) اور جو برائی کرے

بنی اسرائیل پر انعامات الٰہیہ

فَعَلَیۡهَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدۡ

فَعَلَیۡهَا	ثُمَّ	اِلٰی رَبِّکُمۡ	تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾	وَ	لَقَدۡ
تو (وہ) اسی پر (ہے)	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تو وہ اسی پر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے ○ اور بیشک

اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحُکۡمَ وَ النُّبُوَّۃَ وَ

اٰتَیۡنَا	بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	الۡکِتٰبَ	وَ	الۡحُکۡمَ	وَ	النُّبُوَّۃَ	وَ
ہم نے عطا کی	بنی اسرائیل (کو)	کتاب	اور	حکومت	اور	نبوت	اور

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور

رَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ ۚ وَ

رَزَقۡنٰهُمۡ	مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ	فَضَّلۡنٰهُمۡ	عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ (2)	وَ
ہم نے رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور	فضیلت دی انہیں	(ان کے) زمانے والوں پر	اور

ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں اور انہیں ان کے زمانے والوں پر فضیلت بخشی ○ اور

بنی اسرائیل کی ناقدری اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف

اٰتَیۡنٰهُمۡ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ

اٰتَیۡنٰهُمۡ	بَیِّنٰتٍ	مِّنَ الۡاَمۡرِ	فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا	اِلَّا	مِنۡۢ بَعۡدِ
ہم نے عطا کیں انہیں	روشن دلیلیں	(اس) کام کی	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	مگر	(اس کے) بعد

ہم نے انہیں اس کام کی روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ندر کھنے والوں سے مراد کفار ہیں۔ 1 ...اللہ تعالیٰ کو کسی کے نیک عمل سے نہ کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ کسی کے برے عمل سے کوئی نقصان ہوتا ہے، وہ نفع ونقصان سے پاک ہے، بندوں کے اخلاص کے ساتھ کئے گئے نیک اعمال کا فائدہ انہیں ہی ہوگا کہ وہی اس کا ثواب پائیں گے اور برے اعمال کا نقصان بھی انہیں ہی ہوگا کہ وہی ان پر عذاب پائیں گے۔ لہٰذا نیک آدمی کو چاہئے کہ وہ مزید نیک اعمال کرے اور برے آدمی کو چاہئے کہ وہ ان سے سچی توبہ کرکے نیک اعمال شروع کردے۔ 2 بنی اسرائیل کو یہ فضیلت ان کے اپنے زمانے میں حاصل تھی، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی امت پر انہیں فضیلت حاصل نہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دینِ الٰہی پر ثابت قدم رہنے کی تاکید

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

مَا	جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْیًا[1]	بَیْنَهُمْ	اِنَّ	رَبَّكَ
کہ	آگیا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	بیشک	تمہارا رب

آپس کے حسد کی وجہ سے اختلاف کیا تھا۔ بیشک تمہارا رب

یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ

یَقْضِیْ	بَیْنَهُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾	ثُمَّ
فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن	(اس بات) میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں	پھر

قیامت کے دن ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ○ پھر

جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ

جَعَلْنٰكَ	عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ	فَاتَّبِعْهَا	وَ
ہم نے رکھا تمہیں	امر (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر	تو تم پیروی کرو اسی کی	اور

ہم نے آپ کو اس معاملہ (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر رکھا تو تم اسی راستے پر چلو اور

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ

لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾	اِنَّهُمْ	لَنْ یُّغْنُوْا	عَنْكَ
پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کی خواہشات کی جو	علم نہیں رکھتے	بیشک وہ	ہرگز کام نہ دیں گے	تجھے

نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا ○ بیشک وہ اللہ کے مقابلے میں تمہیں

مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ

مِنَ اللّٰهِ	شَیْــٴًـا	وَ	اِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ
اللہ سے (کے مقابلے میں)	کچھ	اور	بیشک	ظالم لوگ	ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)

کچھ کام نہ دیں گے اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں

[1]……بنی اسرائیل کے علماء تورات میں بیان کی گئی علامات کی روشنی میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کو بخوبی پہچانتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے اختلاف کیا اور اس کا بنیادی سبب منصب و ریاست ختم ہو جانے کے اندیشے کی بنا پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد کرنا تھا۔ علماء میں حسد پیدا ہو جائے تو ان کا علم اختلافات ختم کرنے کی بجائے انہیں مزید بڑھا دیتا ہے، لہٰذا انہیں چاہئے کہ حسد جیسی خطرناک بیماری سے خود کو بچا کر رکھیں تاکہ ان میں باہمی اختلاف و انتشار نہ ہو اور ان کی وحدت برقرار رہے۔ فی زمانہ اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہے۔

وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآىِٕرُ

وَ	اللّٰهُ	وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾	هٰذَا	بَصَآىِٕرُ
اور	اللہ	پرہیزگاروں کا دوست (ہے)	یہ (قرآن)	آنکھیں کھول دینے والی نشانیاں

اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے ○ یہ قرآن لوگوں کیلئے آنکھیں کھول دینے والی

لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

لِلنَّاسِ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾
لوگوں کیلئے	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو یقین رکھتے ہیں

نشانیاں اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ

اَمْ	حَسِبَ	الَّذِیْنَ	اجْتَرَحُوا	السَّیِّاٰتِ	اَنْ
کیا	سمجھ لیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	ارتکاب کیا	گناہوں (کا)	یہ کہ

کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ

نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

نَّجْعَلَهُمْ	كَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
ہم کردیں گے انہیں	ان لوگوں جیسا جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا

سَوَآءً	مَّحْیَاهُمْ	وَ	مَمَاتُهُمْ (1)	سَآءَ	مَا
(کیا) برابر (ہوگی)	ان کی زندگی	اور	ان کی موت	کیا ہی برا ہے	جو

(کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا

(1)...... مومن اور کافر کی زندگی اور موت ایک جیسی نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے، مومن زندگی میں نیکیوں پر قائم رہتا اور کافر گناہوں میں سرگرم ہوتا ہے، مومن کو موت کے وقت بشارت دی جاتی اور اس پر رحم و کرم کیا جاتا ہے جبکہ کافر موت کے وقت مایوس اور نادم ہوتا ہے۔ اس سے انہیں نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنی صورت، سیرت اور زندگی کافروں کی طرح بنائے ہوئے اور دوسروں کو اس کی دعوت دینے میں مصروف ہیں، حالانکہ کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ صورت اور سیرت میں کفار کی طرح بنے بلکہ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں کفار سے ممتاز رہے۔

یَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

یَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ
وہ حکم لگاتے ہیں	اور	بنایا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)

حکم لگاتے ہیں ○ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

بِالْحَقِّ [1]	وَ	لِتُجْزٰى	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ
حق کے ساتھ	اور	تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کمایا

بنایا اور تاکہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے

وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

وَ	هُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ [2]	اَفَرَءَیْتَ	مَنِ	اتَّخَذَ	اِلٰهَهٗ
اور	وہ	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	بھلا دیکھو تو	جس نے	بنالیا	اپنا معبود

اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا

هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ

هَوٰىهُ	وَ	اَضَلَّهُ	اللّٰهُ	عَلٰى عِلْمٍ	وَّ	خَتَمَ
اپنی خواہش (کو)	اور	گمراہ کر دیا اسے	اللہ (نے)	علم کے باوجود	اور	مہر لگادی

بنالیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کے کان

عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةًؕ

عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ	وَ	جَعَلَ	عَلٰى بَصَرِهٖ	غِشٰوَةً
اس کے کان اور دل پر	اور	ڈال دیا	اس کی آنکھ پر	پردہ

اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا

[1] ...... حق کے ساتھ بنانے سے مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کو بے فائدہ نہیں بلکہ بامقصد بنایا گیا ہے تاکہ یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت کی ایک روشن دلیل بنے۔ [2] ...... بروزِ قیامت بندوں کے ثواب میں کمی اور عذاب میں زیادتی کر کے ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ ہوگا البتہ قیامت کے دن بعض مجرموں کو معافی دے دینا اور اطاعت گزاروں کو ان کے عمل سے زیادہ ثواب عطا فرما دینا اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہوگا، جبکہ بعض لوگوں کے اعمال ضبط ہو جانا ان کے اپنے قصور کی وجہ سے ہوگا نہ کہ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا ظلم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے سے پاک ہے۔

منکرینِ قیامت کا ایک قول اور اس کا جواب

فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾	مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ	یَّهْدِیْهِ	فَمَنْ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	اللہ کے بعد	راہ دکھائے گا اسے	تو کون

تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ

نَمُوْتُ	حَیَاتُنَا الدُّنْیَا	اِلَّا	هِیَ	مَا	قَالُوْا	وَ
ہم مرتے ہیں	ہماری دنیاوی زندگی	مگر	یہ (زندگی)	نہیں	انہوں نے کہا	اور

اور انہوں نے کہا: زندگی تو صرف ہماری دنیاوی زندگی ہی ہے، ہم مرتے ہیں

وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ

لَهُمْ	مَا	وَ	الدَّهْرُ[1]	اِلَّا	مَا یُهْلِكُنَاۤ	وَ	نَحْیَا	وَ
انہیں	نہیں (ہے)	اور	زمانہ	مگر	ہلاک نہیں کرتا ہمیں	اور	جیتے ہیں	اور

اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں

قرآنی دلائل کے مقابلے میں منکرینِ قیامت کی واحد دلیل اور اس کا جواب

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾	اِلَّا	هُمْ	اِنْ	مِنْ عِلْمٍ	بِذٰلِكَ
جب	اور	گمان کرتے ہیں	مگر	وہ	نہیں	کچھ علم	اس کا

اس کا کچھ علم نہیں، وہ صرف گمان دوڑاتے ہیں ○ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ

حُجَّتَهُمْ	مَّا كَانَ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	عَلَیْهِمْ	تُتْلٰى
ان کی (جوابی) دلیل	(تو) نہیں ہوتی	ہماری روشن آیتیں	ان پر	پڑھی جاتی ہیں

ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی (جوابی) دلیل

[1]..... مشرکین مرنے کے معاملے میں زمانے کو ہی مؤثر مانتے تھے جبکہ ملک الموت عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے اور ہر مصیبت کو دہر اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے۔ آج کل کے دہریوں کا بھی یہی حال ہے، وہ دہر یعنی زمانے کی طرف ہی سب کچھ منسوب کرتے ہیں اور خدا کا انکار کرتے ہیں، اگرچہ انہیں آج تک اس بات کی کوئی دلیل نہیں ملی کہ اگر کوئی خالق نہیں ہے تو مخلوق کیسے وجود میں آگئی؟ یہ لوگ قیامت تک دنیا کے وجود میں آنے کی کوئی توجیہ نہیں کرسکتے جب تک کہ خالقِ حقیقی کے وجود کو تسلیم نہیں کریں گے۔ مسئلہ: مصائب و آلام کو زمانے کی طرف

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوا	ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ	اِنْ	كُنْتُمْ
مگر	یہ کہ	وہ کہتے ہیں	تم لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	اگر	تم ہو

صرف یہ ہوتی ہے کہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	قُلِ	اللّٰهُ	یُحْیِیْكُمْ	ثُمَّ	یُمِیْتُكُمْ
سچے	تم کہو	اللہ	زندگی دیتا ہے تمہیں	پھر	وہ مارے گا تمہیں

لے آؤ ○ تم فرماؤ: اللہ تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہ تمہیں مارے گا

ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ

ثُمَّ	یَجْمَعُكُمْ	اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	لَا	رَیْبَ
پھر	اکٹھا کرے گا تمہیں	قیامت کے دن کی طرف	نہیں	کوئی شک

پھر تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک

فِیْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لِلّٰهِ

فِیْهِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	لِلّٰهِ
اس میں	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	اللہ ہی کیلئے (ہے)

نہیں، لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ○ اور آسمانوں

ع ۴ ۱۹

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	یَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) منسوب کرنا اور ناگوار مصیبتیں آنے پر زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے، حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ (کا خالق) میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔ (بخاری، ۴/۱۵۰، الحدیث: ۴۸۲۶)

روزِ قیامت لوگوں کا حال اور نامۂ اعمال

يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ

یَوْمَىِٕذٍ	یَّخْسَرُ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	تَرٰى	كُلَّ اُمَّةٍ
اس دن	خسارہ پائیں گے	باطل والے	اور	تم دیکھو گے	ہر گروہ (کو)

اس دن باطل والے خسارہ پائیں گے ○ اور تم ہر گروہ کو زانو کے بل گرے ہوئے

جَاثِيَةً ۛ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ

جَاثِیَةً[1]	كُلُّ اُمَّةٍ	تُدْعٰۤى	اِلٰى كِتٰبِهَا	اَلْیَوْمَ
زانو کے بل گرے ہوئے	ہر گروہ	بلایا جائے گا	اپنے نامۂ اعمال کی طرف	(اور کہا جائے گا کہ) آج

دیکھو گے، ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) آج

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا

تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	هٰذَا	كِتٰبُنَا[2]
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	یہ	ہمارا لکھا ہوا (ہے)

تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ یہ ہمارا لکھا ہوا ہے

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا

یَنْطِقُ	عَلَیْكُمْ	بِالْحَقِّ	اِنَّا	كُنَّا نَسْتَنْسِخُ	مَا
جو بولتا ہے	تم پر	حق	بیشک	ہم لکھتے رہے تھے	جو

جو تم پر حق بولتا ہے، بیشک ہم لکھتے رہے تھے جو

باعمل مسلمانوں کا اچھا انجام

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
تم عمل کرتے تھے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

تم کیا کرتے تھے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

1 قیامت کے دن لوگ خوف زدہ ہوں گے اور اپنے اعمال کے بارے میں سوالات کئے جانے اور حساب لئے جانے کی وجہ سے بے چین ہوں گے اس لئے زانو کے بل گرے ہوئے ہوں گے۔ 2 اس سے مراد اعمال نامہ ہے جسے لکھنے کا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ فرشتوں کا لکھنا چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا تو یہ گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے بعض کام اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں۔

الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	رَبُّهُمْ	فَيُدْخِلُهُمْ	الصّٰلِحٰتِ
یہی	اپنی رحمت میں	ان کا رب	تو داخل کرے گا انہیں	اچھے، نیک

کئے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫

كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	اَمَّا	وَ	الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ [1]	هُوَ
کفر کیا (ان سے فرمایا جائے گا)	وہ لوگ جنہوں نے	بہرحال	اور	کھلی کامیابی (ہے)	وہ

کھلی کامیابی ہے ○ اور جو کافر ہوئے (ان سے فرمایا جائے گا)

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	وَ	فَاسْتَكْبَرْتُمْ	عَلَيْكُمْ	تُتْلٰى	اٰيٰتِيْ	اَفَلَمْ تَكُنْ [2]
تم تھے	اور	تو تم تکبر کرتے	تم پر	پڑھی جاتی	میری آیتیں	تو کیا نہ تھیں

کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے اور تم

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ

السَّاعَةُ	وَّ	حَقٌّ	وَعْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	قِيْلَ	اِذَا	وَ	قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾
قیامت	اور	سچا (ہے)	اللہ کا وعدہ	بیشک	کہا جاتا	جب	اور	مجرم لوگ

مجرم لوگ تھے ○ اور جب کہا جاتا کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت

لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ

اِنْ	السَّاعَةُ	مَا	مَّا نَدْرِيْ	قُلْتُمْ	فِيْهَا	رَيْبَ	لَا
نہیں	قیامت	کیا چیز (ہے)	ہم نہیں جانتے	(تو) تم کہتے	اس میں	کوئی شک	نہیں

میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے: ہم نہیں جانتے، قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں تو

روزِ قیامت کفار کو ان کے برے افعال و اقوال کی یاد دہانی

[1] قیامت کے دن جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ نصیب ہو جانا ہی حقیقی طور پر بڑی کامیابی ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دنیا کی ناپائیدار کامیابی حاصل کرنے کے مقابلے میں آخرت کی ہمیشہ رہنے والی کامیابی حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کرے۔

[2] اس آیت میں ان کفار کا ذکر ہے جن تک نبی کی تعلیم پہنچی اور انہوں نے قبول نہ کی لیکن وہ لوگ جو فترت کے زمانہ میں گزر گئے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والے تھے تو نجات پائیں گے، اگر توحید کے اعتراف سے دور تھے تو ان کے بارے میں ائمہ اہلِ سنت کا اختلاف ہے۔

نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَ بَدَا

نَّظُنُّ	اِلَّا	ظَنًّا	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾[1]	وَ	بَدَا[2]
ہم گمان کرتے	مگر	کچھ گمان	اور	نہیں	ہم	یقین رکھنے والے	اور	کھل جائیں گی

یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں ہے ○ اور ان کیلئے

لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ

لَهُمْ	سَيِّاٰتُ	مَا	عَمِلُوْا	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
ان پر	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور	گھیر لے گا	ان کو

ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور انہیں وہی عذاب گھیر لے گا

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾	وَ	قِيْلَ	الْيَوْمَ	نَنْسٰىكُمْ
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	فرمایا جائے گا	آج	ہم چھوڑ دیں گے تمہیں

جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے ○ اور فرمایا جائے گا: آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے

كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ

كَمَا	نَسِيْتُمْ	لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا	وَ	مَاْوٰىكُمُ	النَّارُ	وَ
جیسے	تم نے بھلا دیا تھا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور	تمہارا ٹھکانہ	آگ (ہے)	اور

جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھلایا ہوا تھا اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور

مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ

مَا	لَكُمْ	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾	ذٰلِكُمْ	بِاَنَّكُمُ	اتَّخَذْتُمْ
نہیں (ہے)	تمہارے لئے	مدد کرنے والوں میں سے	یہ	(اس) لیے کہ تم	تم نے بنایا

تمہارا کوئی مدد گار نہیں ○ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا

1. ..... عقائد کے معاملے میں بے یقینی کی کیفیت تباہ کن ہوتی ہے، اس سے بچنا اور اپنے عقائد پر پختہ یقین ہونا بہت ضروری ہے۔

2. ..... اعمال کی برائیاں کھلنے سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں کفار کے سامنے ان کے دنیا کے برے اعمال انتہائی بری شکلوں میں ظاہر ہوں گے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ

اٰیٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا	وَّ	غَرَّتْكُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
اللہ کی آیتوں (کو)	ہنسی مذاق	اور	فریب دیا تمہیں	دنیا کی زندگی (نے)

ٹھٹھا مذاق بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا

فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ

فَالْیَوْمَ	لَا یُخْرَجُوْنَ	مِنْهَا	وَ	لَا	هُمْ
تو آج	انہیں نہ نکالا جائے گا	اس (آگ) سے	اور	نہ	وہ (ان سے)

تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ ان سے

یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾	فَلِلّٰهِ	الْحَمْدُ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ	وَ
(اللہ کو) راضی کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا	تو اللہ ہی کیلئے (ہیں)	تمام خوبیاں	(جو) آسمانوں کا رب	اور

اللہ کو راضی کرنے کا مطالبہ ہو گا ○ تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں جو آسمانوں کا رب اور

رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِیَآءُ

رَبِّ الْاَرْضِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	لَهُ	الْكِبْرِیَآءُ [1]
زمین کا رب	سارے جہانوں کا رب (ہے)	اور	اسی کے لئے	بڑائی (ہے)

زمین کا رب، سارے جہان کا رب ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۪ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾ ع

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾
آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)

اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○

ع ۴ / ۲۰ / ۱۱

[1] ..... آسمانوں اور زمین میں بڑائی سے مراد یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اس کی عظمت، قدرت، سلطنت اور بڑائی کے آثار ظاہر ہیں تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ حدیث پاک میں ہے: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" (مسلم، ص۱۱۸۱، الحدیث: ۱۲(۲۱۳۷))